

شہیدات اسلامہ مورخ اسلام
علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید
کے بیس خطبات کا حسین مجموعہ

صدائے فاروقی

پسند فرمودہ
مولانا منظور احمد صابونی

پسند فرمودہ
جرنیل سپاہ صحابہ
حضرت مولانا محمد اعظم طارق

مترجم: محمد مساجد

مکتبہ عمر فاروق اہل شاہ فیصل کالونی کراچی

صداۓ فاروقی

علامہ
ضیاء الرحمن فاروقی شہید
کلمتیں مجسومہ

فکرِ اعظم طارق

پسند فرمودہ
جرنیل سپاہ صحابہ
حضرت محمد ابراہیم طارق
مولانا
پسند فرمودہ
مولانا منظور احمد مدنی

مرتب: محمد مساجد

مکتبہ عمر فاروق

بالمقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کانونی، کراچی ۲۵

جُتْلَہ حُقُوق مَحْفُوظ ہِیں

اشاعت سوم ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

تعداد ۱۱۰۰

طابع ————— الفادر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر ————— فیاض احمد فون: 4594144

مکتبہ غفر فاروق ۴/۵۰۱ شاہ فیصل کالونی، کراچی

قیمت: -/۸ روپے

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ قاسمیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ العارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور

کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی

مکتبہ المعارف قصہ خوانی بازار پشاور شہر

مکتبہ بخاری گلستان کالونی لیاری ٹاؤن کراچی



فہرست

- ☆ دیباچہ..... ۲۳
- ☆ (تقاریظ) مولانا محمد اعظم طارق صاحب..... ۲۷
- ☆ مولانا عبدالسلام صاحب..... ۳۰
- ☆ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب..... ۳۲
- ☆ مولانا حافظ محمد صدیق صاحب..... ۳۲
- ☆ مولانا قاضی ارشد الحسینی صاحب..... ۳۵
- ☆ مولانا محمد اسحاق صاحب..... ۳۸
- ☆ حافظ محمد عمر صاحب..... ۳۹
- ☆ حافظ عریف الرحمن صاحب..... ۴۲
- ☆ حافظ عبدالوہاب راشد صاحب..... ۴۲

عظمت صحابہ کا نفرنس اٹک شہر

- ☆ ایران کی ایماء پر گڑھ مہاراجہ میں قرآن کو آگ لگائی گئی..... ۴۸

☆ سپاہ صحابہؓ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی ۵۰

☆ شیعوں نے خانہ کعبہ میں ہنگامہ برپا کیا ۵۱

پہلی انٹرنیشنل حقو از کا نفرنس

☆ مولانا حقو از شہیدؒ کا مشن زندہ ہے ۵۶

☆ حقو از مجدد الف ثانیؒ کی تمناؤں کا پیغامبر تھا ۵۷

☆ خمینی کی کفریات ۵۹

☆ شیعو! او مجھ پر مقدمہ کرو ۶۲

☆ یا مر جائینگے یا شیعہ کونا کوں چنے چو جائینگے ۶۳

شان علی المر تفضی و شان عائشہؓ (ماں بیٹا کا نفرنس)

☆ سپاہ صحابہؓ علیؓ و عائشہؓ دونوں کی نوکر ہے ۶۸

☆ صدیق کا پہلا نمبر ۶۹

☆ علیؓ نے خلفاء ثلاثہؓ کو اپنا مقتداء مانا ہے ۷۰

☆ عائشہؓ عظمت اسلام کی تصویر ہے ۷۱

☆ عائشہؓ محمدؐ کا لباس ہے ۷۲

☆ واقعہ اقل..... ۷۲

☆ شیعہ کی مغالطات..... ۷۷

☆ اگر عائشہؓ کے دوپٹے کیلئے موت آجائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہے..... ۷۹

جھنجھوئی کی یادیں اور مشن جھنجھوئی

☆ ابو بکرؓ و عمرؓ آج تک ملزم کی حیثیت سے عدالت کے کٹھڑے میں کھڑے رہے.. ۸۲

☆ حقو اڑنے آکر لائن تبدیل کردی..... ۸۳

☆ حق و صداقت کی آواز بلند کرنے والا حقو اڑ چلا گیا.....

☆ میں نے حق نواز جیسا جری انسان نہیں دیکھا..... ۸۶

☆ تم سرکوں اور فیکٹریوں کے لئے لڑتے ہو سپاہ صحابہؓ تمہیں صحابہؓ کیلئے لڑنے کی

دعوت دیتی ہے..... ۹۰

☆ سپاہ صحابہؓ سعیت کے جائز حقوق مانگتی ہے..... ۹۱

دوسری انٹرنیشنل حقو از شہید کا نفرنس

☆ سپاہ صحابہؓ اہل سنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتی ہے..... ۹۶

☆ ملک اسلام کے نام پر ہمارا، تین دستور بنے، لیکن اسلام نہیں آیا..... ۹۷

☆ سپاہ صحابہؓ چاہتی ہے کہ تم دستور امریکہ سے نہیں صدیق و عمرؓ سے مانگو..... ۹۸

☆ عیسائی صدیقؑ کے دروازے پر جانے سے نہیں روکتا لیکن..... ۱۰۰

☆ صدیقؑ کا دفاع مجھ پر فرض ہے..... ۱۰۱

☆ سپاہ صحابہؓ سنیت کی محافظ ہے..... ۱۰۳

☆ ایران آستین کا سانپ..... ۱۰۳

☆ یوم شہادت فاروق اعظمؓ..... ۱۰۵

☆ شیعہ کے بارے میں ہانگ کانگ کی عدالت کے ایک انگریز عیسائی جج کا فیصلہ..... ۱۰۶

تاریخی کارنامہ

☆ اے اللہ مجھے شہادت دے لیکن..... ۱۱۰

☆ نواز شریف کی طرف سے سپاہ صحابہؓ کو دعوت..... ۱۱۱

☆ تاریخ کبھی کبھی مرتب ہوتی ہے..... ۱۱۳

☆ مفتی محمودؒ کا تاریخی کارنامہ..... ۱۱۳

☆ لفظ ”شیعہ“ میں نکلتے..... ۱۱۶

☆ لفظ ”قرنی“ میں نکلتے..... ۱۱۶

☆ مولانا ضیاء القاسمی کا رقت آمیز خطاب..... ۱۱۷

☆ مولانا عبد الرحمن اشرفی کا اشکال اور میرا جواب..... ۱۱۸

☆ ہر اہل قبلہ مسلمان نہیں ہوتا..... ۱۱۹

☆ ہمارا موقف سننے کے بعد مجلس کارنگ بدل گیا..... ۱۲۰

☆ ریاض حسین نقوی کا جھوٹ..... اور جھوٹ فاش..... ۱۲۱

☆ ریاض حسین نقوی کی شاطرانہ گفتگو..... ۱۲۱

☆ میری طرف سے ریاض حسین نقوی کی تقریر کا جواب..... ۱۲۲

☆ بریلویت نے ہمارے موقف کی تائید کر دی..... ۱۲۳

☆ وزیراعظم کی طرف سے کمیٹی کا اعلان..... ۱۲۴

☆ قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید.....

تیسری انٹرنیشنل حقو از شہید کا نفرنس

☆ سپاہ صحابہؓ ایک فکر کی بنیاد پر کام کر رہی ہے..... ۱۲۸

☆ جو بھی اپنا حق مانگتا ہے اسے دہشت گرد کہا جاتا ہے..... ۱۲۹

☆ کتاب پر ابو بکرؓ کا نام لکھ کر کتے کا فوٹو بنایا گیا..... ۱۳۱

☆ ایران کا پیغام میرے نام اور میرا پیغام ایران کے نام..... ۱۳۲

☆ حکومت کی طرف سے سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگانے کا فیصلہ اور ہماری تیاری..... ۱۳۳

☆ ساجد نقوی کا ہمیشہ مذاکرات سے فرار..... ۱۳۶

☆ امت مسلمہ کے مسائل کا حل خلافت میں مضمر ہے ۱۳۷

میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے

☆ اللہ کے بعد محمد رسول اللہ سب سے مقدس ہستی ہیں ۱۴۲

☆ ہم صحابہ کے محل کی تفصیل کے پریدار ہیں ۱۴۴

☆ میرا نبی بھی اعلیٰ اس سے وابستہ ہر چیز بھی اعلیٰ ۱۴۸

☆ میرا نبی جہاں جہاں گیا قرآن وہاں وہاں گیا ۱۴۸

☆ میرے نبی کے آنے سے پہلے دنیا کی حالت اور بعد کی حالت ۱۴۹

☆ مولانا قاسم نانوتوی سے حضور کے بارے میں عیسائی کا سوال ۱۵۲

☆ پیغمبر کی ہر ادا اور ہر چیز کا ذکر قرآن میں ۱۵۱

☆ پیغمبر کے لئے جگہ اور خاندان کا انتخاب ۱۵۲

☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے گھر اور داد کا انتخاب ۱۵۳

☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے والد کا انتخاب ۱۵۳

☆ رسول اللہ ﷺ کے والدہ کا انتخاب ۱۵۴

☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے دائی کا انتخاب ۱۵۴

☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے بیویوں کا انتخاب ۱۵۵

- ☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے اولاد کا انتخاب ۱۵۵
- ☆ رسول اللہ ﷺ کے لئے ساتھیوں کا انتخاب ۱۵۶
- ☆ ایرانی صدر کو ثالثی کی پیشکش ۱۵۸
- ☆ فیصل آباد میں قرآن کی سوزش ۱۵۹
- ☆ نواز شریف کی بنائی جانیوالی کمیٹی کا گستاخ صحابہؓ کے لئے سزائے موت کا فیصلہ ۱۶۰
- ☆ ہماری جدوجہد اپنوں کے خلاف نہیں ہے ۱۶۲
- ☆ میں خاموش ہو جاؤں تو رسول اللہ کو کیا جواب دوں گا ۱۶۳
- ☆ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے سپاہ صحابہؓ کا کردار ۱۶۴

سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

- ☆ (خانپور) یہ حریت فکر کے تاجداروں کا مرکز و محور ہے ۱۶۸
- ☆ لفظ ”سپاہ صحابہؓ“ کا معنی اور حقیقت ۱۷۰
- ☆ سپاہ صحابہؓ چوکیدار ہے اور چوکیدار دہشت گرد نہیں ہوتا ۱۷۰
- ☆ ہم وہ کام کرتے ہیں جو خدا نے کیا ہے ۱۷۲
- ☆ نابینا صحابیؓ کے ہاتھوں گستاخ رسولؐ یسودی سردار کا قتل ۱۷۳
- ☆ کم سن صحابیؓ چوں نے محمدؐ کا دفاع کیا ۱۷۶

- ☆ صحابہؓ دفاع سنت خداوندی ہے ۱۷۷
- ☆ اللہ نے صحابہؓ کا دفاع کیوں کیا؟ ۱۷۹
- ☆ صحابہؓ کی وجہ سے شریعت اسلام عظمت اسلام باقی ہے ۱۷۹
- ☆ پیغمبرؐ کی رقت آمیز اور سبق آموز دعاء ۱۸۰
- ☆ اگر قرآن سچا تو تینوں خلفاء سچے اگر تینوں خلفاء غلط تو قرآن غلط ۱۸۳
- ☆ دو تاریخی کتب جس نے صحابہؓ دشمنوں کو آج تک لاجواب کر رکھا ہے ... ۱۸۵
- ☆ شیعہ نے اپنے آپ کو کیسے چھپایا ۱۸۶
- ☆ شیعہ مذہب کا بنیادی اصول ۱۸۷
- ☆ شیعہ کیونکر سامنے آئی اور کب آئی؟ ۱۸۹
- ☆ حضورؐ کا فرمان اور امت مسلمہ کا فرض ۱۸۹
- ☆ مولانا حقوڑ کا کردار ۱۹۰
- ☆ فرقہ واریت کسے کہتے ہیں ۱۹۱
- ☆ فرقہ واریت مسلمانوں کی باہمی لڑائی نہیں ۱۹۲
- ☆ صحابہؓ دشمن کے بارے میں ایک سرکاری افسر کے جذبات ۱۹۳
- ☆ گورنر ہاؤس لاہور میں سپاہ صحابہؓ کا موقف ۱۹۴

☆ آسمان کیوں نہیں پھٹا ۱۹۶

☆ غلام حسین نجفی کی وہ کتاب جس پر مولانا حقو از پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ۱۹۷

☆ تاریخی دستاویز ۲۰۰

☆ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک جیل کی تاریکیوں میں کہا! ۲۰۴

☆ سیلاب کیسے آیا؟ ۲۰۷

تیرا عکس کرم

☆ حضورؐ کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے ۲۱۲

☆ کائنات کی کوئی لغت رسول اللہؐ کے حسن کا احاطہ نہیں کر سکی ۲۱۲

☆ ایک عرب شاعر کا حضورؐ کو چالیس ہزار اشعار میں خراج عقیدت ۲۱۴

☆ رسول اللہ ﷺ کی شان میں ساڑھے چار سو عنوانات ۲۱۴

☆ ظفر علی خان کا خراج عقیدت ۲۱۶

☆ حسین احمد مدنیؒ حضورؐ کے روضے کو خطاب ۲۱۶

☆ اقبال سہیل (شاعر) کا حضورؐ کو خراج عقیدت ۲۱۶

☆ حضورؐ کا عکس کرم ۲۱۷

☆ عکس کرم کا معنی ۲۱۷

- ☆ عکس کرم کس کو کہا گیا..... ۲۱۹
- ☆ نبیؐ نے کے بعد سب سے پہلے حضورؐ کو کس نے دیکھا..... ۲۲۰
- ☆ حضورؐ صدیقؑ کا عکس کرم... مگر کیسے؟..... ۲۲۰
- ☆ حضورؐ کے کمالات لامتناہی ہیں..... ۲۲۲
- ☆ حضرت ابراہیمؑ کے چار امتحانات..... ۲۲۲
- ☆ حضرت ابراہیمؑ کی چاروں امتحانات میں کامیابی..... ۲۲۳
- ☆ ابراہیمؑ کی کامیابی پر اللہ کی طرف سے انعام..... ۲۲۳
- ☆ ابراہیمؑ نے اللہ سے دو مانگے... حوض کوثر والا، اور زمزم والا..... ۲۲۴
- ☆ حضورؐ عرب میں کیوں پیدا کئے گئے..... ۲۲۵
- ☆ حضورؐ قریش میں کیوں پیدا کئے گئے..... ۲۲۷
- ☆ حضورؐ بنو ہاشم میں کیوں پیدا کئے گئے..... ۲۲۷
- ☆ حضورؐ کا والد حضرت عبد اللہ کو کیوں بنایا گیا..... ۲۲۷
- ☆ حضرت آمنہؑ کا انتخاب کیوں کیا گیا..... ۲۲۸
- ☆ حضورؐ کا نام ”محمدؐ“ کیوں رکھا گیا..... ۲۳۱
- ☆ لفظ احمد اور محمد میں فرق..... ۲۳۲

☆ جس کی نسبت نبیؐ کے ساتھ آئی وہ اونچا ہو گیا..... ۲۳۸

☆ سپاہ صحابہؓ ناموس صحابہؓ کے لئے آئینی جد و جہد کر رہی ہے..... ۲۴۱

چوتھی انٹرنیشنل حقو از شہیدؓ کانفرنس

☆ مولانا حقو ازؒ نے جو مظالم سے وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں..... ۲۴۴

☆ سپاہ صحابہؓ بننے کے پانچ سال بعد تک کوئی قتل کا واقعہ پیش نہیں کیا..... ۲۴۵

☆ ہم آئینی طور پر اپنا مطالبہ منوانا چاہتے تھے..... ۲۴۵

☆ حکومتی وعدوں کے باوجود آج تک یہ گستاخانہ لٹریچر ضبط نہیں ہوا..... ۲۴۶

☆ عمرؓ سے زیادہ انسانیت کو فلاح و بہبود دینے والا روئے زمین پر آج تک کوئی

شخص نہیں گذرا (جرمن ریسرچ کمیٹی)..... ۲۴۷

☆ ایران میں اہل سنت کو ذبح کیا جا رہا ہے..... ۲۵۰

☆ چالیس ہزار علماء کو ذبح کر کے ایران کو شیعہ اسٹیٹ بنایا گیا..... ۲۵۰

☆ عرب کے تین ہزار علماء کو ذبح کر کے شام کو شیعہ اسٹیٹ بنایا گیا..... ۲۵۰

☆ خلافت کے خاتمے نے مسلمانوں کو ذلیل کر دیا..... ۲۵۱

رحمۃ للعلمین (پیغمبرانقلاب کانفرنس کراچی)

☆ کوئی شخص حضورؐ کی سیرت کا حق ادا کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا..... ۲۵۶

☆ ہر طبقے کے لئے حضور رحمت ہیں ۲۵۷

☆ جہاں حضور گئے قرآن وہاں گیا ۲۵۸

☆ رحمت کی حقیقت کیا ہے؟ ۲۵۹

☆ ہر چیز کا علاج محمدؐ کے قدموں سے وابستہ ہے ۲۶۰

☆ ہندو شاعر جگر ناتھ آزاد کا حضورؐ کو خراج عقیدت ۲۶۱

☆ حضورؐ کے آنے سے پہلے عورت کی حالت کیا تھی ۲۶۲

☆ عورت کی چار حیثیتیں ہیں (فرمان نبویؐ) ۲۶۳

☆ زمانہ جاہلیت کا دردناک اور فکر انگیز واقعہ ۲۶۴

☆ میرا پیغمبرؐ جانوروں کے لئے رحمت ہے ۲۶۵

☆ میرا پیغمبرؐ مزدوروں کے لئے رحمت ہے (ایک مزدور کا واقعہ) ۲۶۶

☆ کافرہ قیدی لڑکی کیساتھ حضورؐ کا سلوک ۲۶۷

☆ میرا پیغمبرؐ یتیموں کے لئے بھی رحمت ہے ۲۶۸

☆ صحابہؓ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے ۲۶۹

☆ کائنات کی ہر اچھائی نبیؐ کی رحمت ہے ۲۷۰

☆ ولیوں کا استقلال نبیؐ کی رحمت ہے ۲۷۱

- ☆ مشن پھیل رہا ہے نبی کی رحمت ہے ۲۷۱
- ☆ شیخ السند کا جنت کو خطاب ۲۷۲
- ☆ تخریب کار کون ؟ ۲۷۴
- ☆ معاویہؓ بن ابی سفیان کے فضائل و مناقب (یار غار کا نفرس)
- ☆ معاویہؓ بن ابی سفیان صحابہؓ کا دروازہ ہے ۲۸۰
- ☆ حضرت معاویہؓ کا اصل اختلاف علیؓ سے نہیں قاتلان عثمانؓ سے ہوا ۲۸۱
- ☆ حضرت معاویہؓ و دیگر صحابہؓ کو تولد کے لئے قرآن کے ترازو کی ضرورت ہے ۲۸۲
- ☆ صحابی کے خلاف کوئی حدیث بھی ہو تو اسکی تاویل واجب ہے ۲۸۲
- ☆ تاریخ کا معنی کیا ہے ۲۸۳
- ☆ حضرت موسیٰ اور ہارونؑ کی لڑائی ۲۸۴
- ☆ حضرت معاویہؓ کی حضور ﷺ سے رشتہ داریاں ۲۸۴
- ☆ سب سے زیادہ حضورؐ کے خط امیر معاویہؓ نے لکھے ۲۸۷
- ☆ امیر معاویہؓ قرآن کے ترازو میں ۲۸۷
- ☆ تین طبقوں سے خدا کی رضا کا اعلان ۲۸۹
- ☆ حضرت امیر معاویہؓ احادیث کے پڑے میں ۲۹۰

☆ گستاخ معاویہؓ کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد..... ۲۹۳

☆ امیر معاویہؓ حضور ﷺ کی بشارت کے مصداق..... ۲۹۴

☆ میرے میزان (قرآن) کا دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی..... ۲۹۷

☆ امیر معاویہؓ نے دنیا کے نصف سے زائد حصہ زمین پر حکومت کی..... ۲۹۷

☆ امیر معاویہؓ اور ان کے گستاخ کے بارے میں بزرگوں کا فیصلہ..... ۲۹۸

☆ امیر معاویہؓ کے بارے میں شیعہ کا بھواس..... ۲۹۸

☆ سپاہ صحابہؓ پر حکومتی مظالم..... ۲۹۹

شان فاروق اعظمؓ و حسینؓ (عشرہ فاروقؓ و حسینؓ)

☆ کردار فاروقؓ و حسینؓ ہمارا نصب العین ہے..... ۳۰۴

☆ حسینؓ گلشن رسالتؐ کا مہکتا ہوا پھول ہے..... ۳۰۵

☆ گرا ابو بکرؓ مسلمان نہیں تھے تو علیؓ نے ”زہرؓ کے“ جنازے پر کیوں کھڑا کیا..... ۳۰۸

☆ شیعہ کی دشمنی ابو بکرؓ کے ساتھ یا فاطمہؓ کے ساتھ..... ۳۰۹

☆ ایک جرمن لڑکی نے نمائش میں فاروق اعظمؓ پر سات ہزار کتابیں لائیں.. ۳۱۰

☆ نعیم صدیقی (شاعر) کا فاروق اعظمؓ کو خراج عقیدت..... ۳۱۳

☆ حضرت عمرؓ کا ذکر تورات میں اور حضرت عمرؓ کا عجیب واقعہ..... ۳۱۴

☆ مولانا اعظم طارق کے قتل پر پانچ لاکھ کا انعام ۳۱۸

☆ ناموس صحابہؓ بل ۳۱۶

پانچویں انٹرنیشنل حق نواز شہید کا نفرنس

☆ بلوچستان انتظامیہ کا رویہ ۳۲۲

☆ غلبہ اسلام کا آغاز پیغمبر ﷺ نے اختتام خلفاء راشدین نے کیا ۳۲۶

☆ غلبہ اسلام فاروق اعظمؓ کی طرح جہاد سے ہوگا ۳۲۷

☆ خلافت راشدہ اسلام کی بنیاد ہے ۳۲۸

☆ اے بلوچستان کے پہاڑوں! گواہ رہنا ۳۳۱

شان صدیق اکبرؓ

☆ سیدنا صدیق اکبرؓ اسلام کی کشتی کا پہلا ناخدا ہے ۳۳۸

☆ خلافت صدیقؓ کا انکار چڑھتے سورج کے انکار کی طرح ہے ۳۳۸

☆ اگر صحابہؓ مرتد و کافر ہو گئے تو علیؓ نے (قرآن کے فرمان کے مطابق) ان سے جہاد

کیوں نہ کیا ۳۴۰

☆ دو جزو الے کلمے والا مسلمان یا پانچ والا؟ ۳۴۲

☆ صدیق اکبرؓ (رشتے میں) پیغمبرؐ کے باپ کی جگہ پر اور علیؓ پیغمبرؐ کے بیٹے کی جگہ پر ۳۴۳

☆ علیؑ کو بستر ملا اور صدیقؓ کو بستر والا ۳۴۴

☆ مشکل کشا کون اللہ یا علیؑ ہجرت کی رات نے فیصلہ کر دیا ۳۴۱

☆ نبی ﷺ کی زندگی میں دوراتیں عجیب تھیں ۳۴۶

☆ وفادار کون ... ہجرت والا ... یا ... معراج والا ۳۴۶

☆ صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ نے منفرد اعزاز عطا کیا ۳۴۷

☆ حکومت اور انتظامیہ کی بے بسی ۳۴۹

شان و شہادت عثمان غنیؓ (مظلوم مدینہ کانفرنس)

☆ حضرت عثمان غنیؓ بعض فضائل میں تمام صحابہؓ سے ممتاز ہیں ۳۸۶

☆ عثمان غنیؓ کو 11 مرتبہ جنت کی بشارت ۳۵۷

☆ حضرت عثمانؓ کی حضورؐ سے رشتہ داریاں ۳۵۸

☆ کافروں کے ساتھ بیٹھ کر پیغمبرؐ نے بھی معاہدہ کیا ۳۶۱

☆ حضرت عثمان غنیؓ کی وجہ سے امت کو پانچ انعام ملے ۳۶۳

☆ حضرت عثمانؓ کے لئے حضورؐ نے جان بھی پیش کر دی ۳۶۴

☆ عثمان غنیؓ کی سخاوت و فیاضی ۳۶۸

☆ خلافت علیؓ کا سب سے پہلے نعرہ ابن سبا یہودی نے لگایا ۳۶۹

☆ حضرت عثمانؓ کے خلاف سازش... اور واقعہ شہادت..... ۲۷۰

☆ قاتلان عثمانؓ کا عبرتناک انجام..... ۲۷۸

☆ سپاہ صحابہؓ اتمام حجت کے لئے ملی بیعتی کو نسل میں شامل ہوئی..... ۳۱۰

شان حسینؓ (جھنگ)

☆ دس محرم کو میری جھنگ آمد پر پابندی..... ۳۱۷

☆ علیؓ و خاندان نبوتؑ کی محبت جزو ایمان ہے..... ۳۸۷

☆ حضرت حسینؓ کی چار نسبتیں ہیں..... ۳۱۸

☆ اصل نسبت ”صحابیت“ ہے..... ۳۱۵

☆ کفر کے ساتھ معاہدہ امن و امان روکنے کے لئے ہوتا ہے نہ کہ نظریے پر..... ۳۵۳

ختم نبوتؐ کا نفرتس

☆ ساری عمر گزر جائے پیغمبرؐ کا حسن بیان نہیں کیا جاسکتا..... ۴۰۳

☆ اللہ نے دو جلے کئے..... ۴۰۴

☆ اللہ کی ”توحید“ کا نفرتس..... ۴۰۵

☆ اللہ کی ”رسالت“ کا نفرتس..... ۴۰۶

☆ حضورؐ کا استقبال..... ۴۰۶

☆ تحریک ختم نبوت کا مشن اور سپاہ صحابہ کا مشن ایک ہے..... ۴۱۳

شان صحابہؓ

☆ صحابہؓ کی ہر لڑاکا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا..... ۴۱۸

☆ صحابہؓ سول ﷺ کی کہانی قرآن کی زبانی..... ۴۱۹

☆ اصحاب سول ﷺ کی ہجرت..... ۴۲۰

☆ واقعہ غزوہ موتہ..... ۴۲۸

☆ صدیق اکبرؓ کی جانثاری و فیاضی..... ۴۳۱

☆ ایک صحابیؓ کا واقعہ..... ۴۳۲

☆ شیعہ سنی تنازعہ کا منصفانہ حل..... ۴۳۶

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انہیں ڈھونڈتی ہیں نگاہیں ہماری
جو خود چھپ گئے ساری محفل سجا کے
وہ اٹھے تو انفرادی چھائی ایسی
دیے بزم کے چھ گئے جھللا کے

رب ذوالجلال نے علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کو نہایت ہی اعلیٰ ذوق عطا کیا تھا۔ آپ کا بیان اس قدر دل نشین ہوتا کہ عوام ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی زبان سے نکلنے والے بولوں کو سنتے، آپ کی زبان میں ایک خاص قسم کی شیرینی تھی۔ آپ دورانِ تقریر اشعار کا استعمال اس انداز سے اور موقع کی مناسبت سے کرتے کہ سننے والے درط حیرت میں ڈوب جاتے، امیرِ عزیمت علامہ حق نواز جھنجھویؒ کی شہادت کے بعد ان کی جانشینی کا حق اس طرح ادا کیا کہ ہر دم ان کے مشن کو دنیا میں عام کرنے کی دھن سوار رہتی، جھنجھوی شہیدؒ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک جلسے میں کسی نے آپ کے نام کے ساتھ امیرِ عزیمت کہہ کر نعرہ لگا دیا تو کہنے لگے ”یہ بات آئندہ کبھی منہ پہ نہ لانا“ میں میانوالی کی جیل میں نو ماہ نہیں رہا ہوں میں امیرِ عزیمت کیسے بن گیا“

مجھ پر دوسو مقدمے نہیں ہوئے، میں امیرِ عزیمت کیسے ہو گیا۔

میں نے مجھ کی جیل نہیں دیکھی، میں امیرِ عزیمت کیسے ہو گیا

میں نے چھ مہینے لاہور کی جیل میں نہیں گزارے..... ایک قیص ہے ایک چادر ہے، ڈیڈھ مہینہ حق نواز اسی کو دھوتا ہے اسی کو پہنتا ہے..... کوئی ملاقات کرنے والا نہیں..... امیرِ عزیمت علامہ حق نواز جھنجھویؒ کی شہادت کی صورت میں جدائی کا صدمہ کارکنانِ سپاہ صحابہؓ کے دلوں میں درد کی لہریں پیدا کر رہا تھا۔ اس کڑے وقت میں فاروقی شہیدؒ نے اپنی خداداد تقریری صلاحیتوں کو حسن و خوبی کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے کارکنوں کو نہ صرف سنبھالا

بلکہ انہیں نظم و ضبط سے کام کرنے کے اعلیٰ طریقے سکھائے۔ آپ کی خطابت کی گھن گرج دنیا کے تیس ممالک تک پہنچ گئی۔ آپ نے جماعت کی قیادت سنبھالنے کے بعد اپنے خطبات کے ذریعے مشن جھنکوی کو عوام کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ ایرانی استعمار کے مکروہ چہرے کی اصل حقیقت کھل کر دنیا کے سامنے آگئی..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑا حوصلہ عطا کیا تھا..... آپ کو حق گوئی کے جرم میں پریشان کیا جاتا تو فرماتے ہم کیا ہیں..... ہم سے پہلے بڑی بڑی شخصیات کو اس حق گوئی کے جرم میں ازیتیں دی جا چکی ہیں..... فرماتے ہیں کہ

”امام ابو حنیفہؒ کا جنازہ جیل سے اٹھا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی پشت پر کوڑے مارے گئے۔

امام مالکؒ کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا۔

امام غزالیؒ کو بغداد کے جنگلوں میں 9 سال تک مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔

امام بخاریؒ کو دھکے دے کر خزار سے نکالا گیا۔

امام نسائیؒ کو مسجد کے صحن میں شہید کر دیا گیا“

فرماتے ہیں کہ میں قتل ہو سکتا ہوں۔ تختہ دار پہ چڑھ سکتا ہوں۔ جس جگہ میرا قائد

مجھے کھڑا کر چکا ہے۔ میں ایک انچ پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ میری جان حق نواز سے قیمتی نہیں ہے۔

میں نے اپنی والدہ سے کہہ دیا ہے کہ میں مرجاؤں تو مجھے حق نواز کے قدموں میں دفن کرنا۔

محترم قارئین!..... علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی تقاریر عقائد و نظریات کی

اصلاح، کفر و شرک کی..... ضلالت و گمراہی اور رسوم و رواج کے خلاف ہوتی..... علمی

وجاہت دلائل وبراہین اور جرأت و بہادری سے مزین سحر انگیز خطابت..... وسعت مطالعہ اور

بے پناہ صلاحیتوں کی وجہ سے پڑھا لکھا اور باشعور نوجوان طبقہ آپ کے گرد جمع رہتا.....

مولانا نعروں کی جائے عمل پر زور دیتے تھے۔ آپ عجب شان بے نیازی اور بے خوف طبیعت کے

مالک تھے..... حق کی بات کو بغیر کسی مصلحت اور لگی لپٹی کے عوام کے سامنے پیش

کرتے..... نبی کریمؐ..... صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کی عقیدت و محبت آپ کے دل میں

کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی..... آپ فرقہ واریت کے سخت خلاف اور اتحاد بین المسلمین

کے عظیم علمبردار تھے..... یہی وجہ تھی کہ آپ نے ہر اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا کہ جب بھی حکومت نے دونوں فریقین کو دعوت دی تو آپ فوراً میدان میں اتر آئے..... اور دلائل وبراہین سے دشمن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا..... یاد دشمن آپ کے سامنے آنے کی جرأت ہی نہ کر سکا۔

آپ کے خطبات سننے کے بعد میرے خواہش ہوتی تھی کہ اگر ان کو تحریری شکل دیدی جائے تو اس سے ایسے بہت سے لوگ مشن جھٹکوی سے وابستہ ہو سکتے ہیں جو کسی جلسے میں نہیں جاسکتے یا وہ لوگ جن کے پاس کیسٹ سننے کا بھی وقت نہیں ہے، وہ ایک کتاب آسانی سے پڑھ کر ہمارے مشن اور موقف کو سمجھ سکتے ہیں.... لیکن اس کام کے لئے میں حوصلہ نہیں کر پار ہاتھا۔ نومبر 1999ء میں میری ملاقات رائے ونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع میں برادر م فیاض احمد سے ہو گئی تو انہوں نے مجھے یہ کام کرنے کی تجویز دی۔ رائے ونڈ سے واپسی پر اس بارے میں سوچا رہا۔ بلاخرا اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا بظاہر تو یہ کام شروع کرتے وقت خاصا کٹھن معلوم ہوا لیکن الحمد للہ میں اس کام کو اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے پایا تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔

میں یہاں برادر م حافظ عریف الرحمان صاحب کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے ان خطبات کی درستی مشکل الفاظ، اشعار اور خصوصاً قرآن پاک کی آیات اور احادیث کی عربی عبارات کو درست کرانے میں میرے ساتھ بہت زیادہ تعاون کیا میں دل کی گہرائیوں سے ان کا ممنون ہوں۔

اس کے ساتھ میں ان علماء کرام کا بھی بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ جن کی خدمت میں جب اس کتاب کا مسودہ لے کر گیا تو انہوں نے خصوصی شفقت فرمائی اور میری اس حقیر سی محنت کو بہت زیادہ سراہا اور پھر اپنے خیالات بھی خوشی تحریر فرما کر میری حوصلہ افزائی فرمائی، میں ان علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے علماء سے ہمیشہ وابستہ رکھے اور حق والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قیامت تک قائم رکھے (آمین)

جر نیل سپاہ صحابہؓ جبل استقامت مولانا محمد اعظم طارق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہید ملت اسلامیہ ضیاء الرحمن فاروقی نور اللہ مرقدہ ایک عہد ساز شخصیت، عظیم خطیب، ادیب، مفکر اور مورخ اسلام تھے۔ تاریخ اسلام سے لیکر تاریخ علماء دیوبند تک انہیں محققانہ دسترس بھی حاصل تھی۔ انہوں نے اس موضوع کو اپنی خطابت کی زبان دیکر چار چاند لگائے۔ یہی وجہ تھی کہ انکا طرز خطابت عوام و خواص کیلئے اپنے اندر کئی قسم کی دلچسپیاں رکھتا تھا۔ انہوں نے حضورؐ کی سیرت طیبہ خلفائے راشدین کے نظام خلافت، اصحاب رسولؐ کے حالات و واقعات سے لیکر تاریخِ برصغیر تحریک آزادی اور علماء دیوبند کے تاریخ ساز کردار سے قوم کو آشنا کیا۔ اور ان کی خطابت کا ڈنکا پاک و ہند سے لیکر امریکہ، یورپ کے کفرستانوں میں بھی جتنا رہا۔

حضرت فاروقی شہیدؒ کی شہادت کے حادثہ کے بعد نہ صرف سپاہ صحابہؓ اپنے عظیم قائد سے محروم ہوئی بلکہ پورا عالم اسلام ایک عظیم مورخ صاحب طرز خطیب سے محروم ہو گیا۔ انکی شہادت کے بعد انکے خطبات سے قوم کو مستفید کرنے کا صرف یہی طریقہ باقی رہ گیا تھا کہ انکی نقاری کی کیسٹوں کو زیادہ سے زیادہ پھیلا یا جاتا اور انکے خطبات و مواعظ کو کتابی شکل سے عام کیا جاتا۔

حمد اللہ تعالیٰ اس میدان میں سپاہ صحابہؓ کے کئی محنتی کارکنوں نے دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس علمی اور تاریخی اثاثے کو محفوظ کر دیا۔ انہی قابل قدر دوستوں میں سے برادر عزیز جناب محمد ساجد صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حضرت فاروقی شہیدؒ کے خطابات کو بڑی محنت و کاوش سے قلمبند کرنے کے بعد خوبصورت

کتاب کی شکل دی۔ یہ خطبات بلاشبہ سپاہ صحابہؓ کے سرفروش کارکنوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہیں اور سنی قوم کے ہر فرد تک ان کو پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔
اللہ تعالیٰ برادر عزیز محمد ساجد صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

محمد اعظم طارق

شیر اسلام فاتح قادیانیت مولانا منظور احمد چنیوٹی

سیکریٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

فاضل نوجوان محمد ساجد صاحب آف انک نے بڑی محنت اور جانفشانی سے مورخ اسلام، مقرر شعلہ نواء فاضل نوجوان مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تقریروں کو کیسٹوں سے نقل کر کے ”صدائے فاروقی“ کے نام سے ایک کتاب شائع کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی فہرست مطالعہ کی ہے۔ عظمت صحابہ کرامؓ ازواجِ مطہراتؓ شہیدنا موسیٰ صاحبہ مولانا حق نواز مرحوم (شہید) کے مشن کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ مولانا فاروقی بڑی خوبیوں کے مالک تھے کم عمری میں اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا کام لیا ہے وہ تحریر و تقریر دونوں میدانوں کے شاہسوار تھے۔ یہ دونوں خوبیاں کسی کسی میں جمع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دونوں خوبیوں سے مالا مال کیا تھا۔ حافظہ ماشاء اللہ بہت مضبوط تھا۔ اسلامی تاریخ ازبر یاد تھی۔ اپنے اقران میں ہر لحاظ سے ممتاز تھے۔ پھر مولانا حق نواز اور ایثار قاسمی کی شہادت کے بعد ان کی نیابت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات کو تا قیامت قائم و دائم رکھیں۔

محمد ساجد کی یہ محنت قابلِ قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ اسے قبول فرما کر امت کو اس سے نفع فرمائے۔ اور مولانا شہید فاروقی کی حسنت اور صدقات جاریہ میں اس کا اضافہ فرمادیں۔

احقر منظور احمد عفاء اللہ عنہ

08-03-2000

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد السلام صاحب

جامعہ اشاعت القرآن حضرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی اصحابہ اجمعین۔

پیش خدمت کتاب 'صدائے فاروقی جو شہید ناموس صحابہؓ سرمایہ اہل سنت علامہ ضیاء الرحمن فاروقی نور اللہ مرقدہ 'سرپرست سپاہ صحابہؓ پاکستان کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جسے ان کے مختلف موضوعات پر کی جانے والی تقاریر کی کیسٹوں سے محترم محمد ساجد صاحب اٹک نے قلم بند کر کے افادہ عام کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید بلند پایہ ادیب بے مثال خطیب تحریر و تقریر کے شہنشاہ، مورخ اسلام، اخلاص و قربانی کے پیکر جواں سال عالم ربانی اور اسم با مسکلی ضیاء الرحمن تھے۔ ان کے قلم سے ہر باطل کے خلاف مدلل اور لاجواب کتابیں شائع ہوئیں۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ آپ کا قلم اتنا تیز تھا کہ تھوڑے سے وقت میں کتاب لکھ دیتے تھے 'سفر اور حضر میں ان کا قلم حرکت میں رہتا تھا' جیل میں بھی آپ نے لاجواب اور نئے موضوعات پر گراں قدر تصانیف لکھیں 'دفاع صحابہؓ کے محاذ پر ان کا بے مثال تصنیفی کارنامہ "ہارینچی دستاویز" ہے، جس میں انہوں نے دشمنان اصحاب رسول ﷺ کے چھپے ہوئے کفر و نفاق جو سینکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحات پر پھیلا ہوا تھا، فوٹو اسٹیٹ کر کے "تقیہ" کا پردہ چاک فرمادیا۔

"ہارینچی دستاویز" ہر شیعہ کے چودہ سو سالہ اسلام دشمنی، سیاہ کاریوں کی ایک

تصویر ہے، ہر عالم کے پاس اور ہر کتب خانہ میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔
 عشقِ صحابہؓ کے سچے جذبہ کی وجہ سے علامہ ضیاء الرحمن فاروقی ناموس صحابہؓ کی
 خاطر شہید ہوئے، سپاہِ صحابہؓ کے جاں نثار محترم محمد ساجد صاحب سیکرٹری جنرل سپاہِ صحابہؓ
 ضلع اٹک نے ”صدائے فاروقی“ کے نام سے علامہ فاروقی کے خطاب کیسٹوں سے جمع فرما کر
 ”عظیم کارنامہ“ انجام دیا ہے

اللہ کریم مرتب کی اس سعی کو قبول فرمائے، اور اسے قبولیت عام نصیب فرمائے۔ آمین
 سپاہِ صحابہؓ کے جاں نثار ”ممتاز راٹھور“ اور خان عبدالرحمن خان اور گزنی نے اس کام پر مبارکباد
 پیش کی ہے۔

از شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام صاحب
 دامت فیوضہم

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

جامعہ ابو ہریرہؓ نوشہرہ

بسم الرحمن الرحیم

شہید ناموس صحابہؓ حضرت علامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی ایک مخلص خادم دین عظیم داعی اسلام کے پر جوش مبلغ اور شمع رسالت کے پروانے اور اپنے وقت کے بے لوث مجاہد تھے ان کا بیان تقاریر اور مواعظ علوم و معارف کے خزانے تھے۔ جو بات دل سے نکلتی تھی دل پر اثر کرتی تھی، میری خواہش تھی بلکہ بہت سے احباب سے کہا بھی تھا کہ کوئی مرد میدان کوئی باہمت نوجوان آگے بڑھے اور مولانا کی علمی، دینی اور تاریخی مواعظ کو مرتب کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

خدا کا شکر ہے کہ عزیز القدر نوجوان سال اہل قلم برادر محمد ساجد صاحب نے اس صعب ترین اور مشکل کام کا بیڑ اٹھایا اور جلد اول مرتب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مرداں چنیں مے کنند۔

مثل شمع بزم ہستی میں بسر کر زندگی

تاکہ تیرے سوز سے سارے جہاں میں نور ہو

جستہ جستہ مختلف مقامات سے کتاب دیکھی، الحمد للہ عمدہ، لائق تحسین اور عظیم علمی و تاریخی کاوش ہے۔ اللہ کریم اسے مولانا شہید اور مرتب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ اساتذہ علماء خطیب اور طلباء سب کے لئے یکساں مفید اور بے حد نافع ہے۔ مسلک اہل سنت والجماعت اکابر علماء دیوبند عظمت اور دفاع صحابہؓ اس کا مرکزی مضمون ہے۔

خدا کرے کہ قارئین بھی اس کی بھرپور قدر افزائی کر سکیں۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

خادم جامعہ اہل ہریرہ خالق آباد نوشہرہ

۲۰۰۰-۲-۲۳ مطابق ۶ ازی قعدہ ۱۴۲۰ھ

حضرت مولانا حافظ محمد صدیق صاحب

سرپرست سپاہ صحابہؓ ضلع اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”صدائے فاروقی“ کو دیکھا جو برادر عزیز محمد ساجد صاحب کی سعی سے پایہ تکمیل

کو پہنچی۔

علامہ ضیاء الرحمان فاروقیؒ شہید تقریر و تحریر کے بے تاج بادشاہ تھے تھوڑی عمر میں اللہ تعالیٰ نے ان سے بہت کام لیا، انہوں نے جو عملی ذخیرہ آڈیو کیسٹ کے ذریعے سے چھوڑا، عزیزم محمد ساجد صاحب کی کوشش سے اب ایک مکمل کتاب ”صدائے فاروقی“ کے نام سے منظر عام پر آگئی ہے جو رہتی دنیا تک ”انشاء اللہ“ سیرت النبیؐ اور مقام و عظمت صحابہؓ کرام و اہل بیت عظام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی کرتی رہے گی۔

”صدائے فاروقی“ سے جہاں عام مسلمان مستفید ہونگے وہاں انشاء اللہ سپاہ صحابہؓ کے موقف کو بھی تائید و حمایت ملے گی۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی فضل و کرم سے اس سعی کو قبول فرمائے اور تادیر صدقہ جاریہ باقی رکھے (آمین ثم آمین)

حافظ محمد صدیق

مہتمم جامعہ تعلیم القرآن

”واہ کینٹ“

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب

مدینہ مسجد اٹک شہر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ

الرحمن الرحیم

الرحمان علم القرآن، خلق الانسان علمہ البیان صدق

اللہ العظیم

اظہار مافی الضمیر کے لئے خطاب 'ہیان' تقریر رب تعالیٰ کا عظیم عطیہ ہے اور یہ ساری مخلوقات میں سے صرف حضرت انسان کو عطا فرمایا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب تبلیغ کے لئے اپنے ساتھ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھیجنے کی درخواست رب تعالیٰ کے حضور پیش کی تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا "ہو ا فصیح منی لساناً" وہ مجھ سے زیادہ فصیح اللسان ہے۔ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی موجود ہے "ان من البیان لسحراً" (بیشک کئی بیان جادو کی طرح ہوتے ہیں) اسلام کی تاریخ خطباء کے خطیبانہ کارناموں سے روشن ہے، مسجد مدرسہ و خانقاہ یا میدان جہاد خطیب کی آواز دل کی دنیا میں اسلام کی حقانیت روشن کرتے ہوئے اور عمل کی دعوت دیتے ہوئے نظر آتی ہے صحابہ کرامؓ میں خلفائے راشدینؓ، حضرت حسنؓ بن علیؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت ابوذرؓ غفاری رضی اللہ عنہم اجمعین حضرات اپنے وقت کے بڑے بڑے خطیب بھی تھے۔

خیر القرون اور اس کے بعد کی صدیوں پر محیط تاریخ، خطباء اسلام کے زور استدلال سے روشن ہے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی اپنے وقت میں سید الاولیاء ہونے کے ساتھ

ساتھ زبردست خطیب بھی تھے، حضرت گنگوہی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عاشق الحق میر خلی لکھتے ہیں کہ آپ کا وعظ 'ربانی فتوحات' یزدانی السمات' اور سحابی ارشادات و ہدایات کا سند رہتا ہے، جس وقت جوش میں آتے تو سامعین بے تاب ہو جاتے، بسا اوقات مجلس وعظ سے کئی کئی جنازے اٹھ جاتے تھے (فیوض یزدانی ۱۳)

برصغیر میں اللہ تعالیٰ نے اکابر دیوبند رحمہم اللہ سے دین کے ہر شعبے میں بے مثال خدمات لیں۔ دارالعلوم دیوبند نے جہاں 'محدث' مفسر، فقیہ اور پیران طریقت پیدا کئے ہیں وہیں امت کو عظیم خطیب بھی دیئے..... مولانا محمد یوسف کاندھلوی، مولانا محمد منظور نعمانی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا دوست محمد قریشی اور مولانا احتشام الحق تھانوی، کو کون نہیں جانتا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، کو اس صدی کا سب سے بڑا خطیب مانا گیا ہے۔ مولانا حق نواز تھکوی، مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور مولانا اعظم طارق انیس اکبر کے خطیبانہ اور عالمانہ کارناموں کی بازگشت ہیں، مولانا فاروقی شہید کا شمار اپنے وقت کے بے مثل خطباء میں ہوتا ہے۔ آپ فقط ایک مقرر ہی نہ تھے بلکہ ایک محقق عالم دین، کتبہ مشق مصنف، صاحب طرز ادیب، اور حقانیت اسلام کے سفیر تھے۔ آپ ایک وسیع المطالعہ عالم دین تھے، حالات کی نزاکت اور عصری تقاضوں سے باخبر ہونے کی وجہ سے آپ کا بیان صرف ایک مقررانہ آواز نہ تھا بلکہ علوم و معارف کے موتی، زبان و بیان کی تاروں میں آپ یوں پروتے ہوئے گویا۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

آپ کا خطاب سامعین کے دلوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے عمل کی امنگ پیدا کر دیتا تھا، آپ کی تقریر سننے والے محض وقت گزاری کے لئے نہیں آتے تھے بلکہ جب اٹھتے تو دل کی دنیا بدلی ہوتی تھی۔ مولانا حق نواز شہید سے سپاہ صحابہ کے ساتھ جماعتی تعلق کے بعد آپ کے فکر و عمل میں واضح تبدیلی آئی۔

ایران کے ضمنی انقلاب کے بعد عالم دنیا میں شیعہ ایک نئے پیراہن اور نئی سوچ

سے سامنے آچکی تھی، ایران کی مرکزیت کی سرپرستی میں شیعیت پوری دنیا اور بالخصوص عالم اسلام میں شیعہ قبضہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا محسوس کر رہی تھی۔ ان حالات میں مولانا حق نواز شہیدؒ راہ عزیمت کے شاہسوار بن کر اٹھے اور اس راستے میں ناموس صحابہؓ پر قربان ہو گئے۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کو جھٹکوی شہید کا جانشین تسلیم کیا گیا، آپ جھٹکوی شہیدؒ کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔ ناموس اصحاب رسولؐ کے لئے آپ نے طریقہ عزیمت کو اپنایا، آپ کی فکر، تحریر اور تقریر کا محور یہی عنوان بن گیا۔ سپاہ صحابہؓ کی سرپرستی اور ناموس صحابہ کے تحفظ کا حق ادا کرتے ہوئے آپ بھی اپنے پیش روؤں کی روش پر چلتے ہوئے شہادت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔

آپ کی گرانقدر تصانیف اور سنسنی خیز خطبات آپ کا صدقہ جاریہ، ورثہ اور امت کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے، آپ کی تصانیف کی طرح آپ کے خطبات بھی اس لائق تھے کہ انہیں صلیب قرطاس پر منتقل کر کے محفوظ کر دیا جائے۔

برادر م محمد ساجد لائق صد تحسین ہیں کہ انہوں نے حضرت فاروقی شہیدؒ کے خطبات کیسٹوں سے بلاغہ نقل کر کے ”صدائے فاروقی“ کے نام سے شائع کر دیئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خطبات کو امت مسلمہ کی رہنمائی اور حضرت فاروقی شہیدؒ کے لئے رفع درجات کا سبب بنائے آمین۔ جہاں النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا: قاضی محمد ارشد الحسینی

خادم خانقاہ مدنی۔ انک شہر

۹ ازوالقعدہ ۱۴۲۰ھ

۲۶ فروری ۲۰۰۰ء

استاد محترم علامہ شعیب ندیم شہیدؒ اور مولانا حبیب الرحمن صدیقی شہیدؒ

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے تقریباً تمام تقاریر شہید الاسلام علامہ الزماں جناب ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کی دیکھی ہیں جو عزیز محترم جناب محمد ساجد صاحب شرائف نے بڑی کاوش سے جمع فرمائیں ہیں۔

عزیز کا یہ عمل واضح کرتا ہے کہ مذہب اسلام سے از حد محبت ہے۔ اور خصوصاً جناب محمد خاتم النبیین ﷺ کے صحابہؓ وہم نشین جو کہ اسلام کی بنیادی شناخت تھے۔ جن کی عظمتوں کو فرشتے بھی سلام کرتے تھے ان پر نہایت مدلل تقاریر کا جمع کرنا اس دور کے کارناموں میں عظیم مذہبی کارنامہ ہے۔ دعا ہے کہ رب العزت اس نوجوان جیسا جذبہ تمام دنیا کے مسلمان نوجوانوں کو عنایت فرمائے۔

ناچیز

محمد اسحاق عفی عنہ

خطیب مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ

29 شوال مطابق 6 فروری 2000

6-2-200

الحیدری عید پارسیل

06/05/2024

الحیدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حافظ محمد عمر

برادر م محترم محمد ساجد صاحب نے ”صدائے فاروقی“ شہید پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا ہے تو بقول شورش کاشمیری۔

میرے قلم میں ادیبوں کی آب و تاب کہاں
متاع دیدہ خونبارے کے آیا ہوں
غم حیات، غم آروز، غم ملت
تمام عمر کے افکار لے کے آیا ہوں
تحریر وہ ہوتی ہے جو اچھوتی اور معنی خیز ہو صرف فکر آرائی کا کرشمہ نہ ہو بلکہ
حقائق سے لبریز ہو۔

فاروقی شہید کی تحریر و تقاریر اپنے انداز، معانی و تاریخی حقائق کا سمندر سموئے
ہوئے تھیں ”سلیقہ انتہا کا چاہئے موتی پرونے میں جھٹکوی شہید مدح اصحاب رسول میں فنا
تھے، جہاں اصحاب رسول کا نام لینا جرم تھا۔ وہاں اصحاب پیغمبر کی محبت کے پھریرے لہرائے
اور

ناقد! وقت کے افکار بدلنے کے لئے
میں نے مجبور زبانوں کو نوا بخشی ہے
لیکن وقت کے حکمرانوں نے جھٹکوی شہید اور فاروقی شہید پر قلم و جور کے پہاڑ
توڑے، تشدد و بدبریت کے نہ صرف ہر طریقے ان پر آزمائے بلکہ تشدد کے نئے طور
و طریقے بھی ایجاد کئے بقول شورش کاشمیری۔

قید بے جرم کی زنداں میں دہائی مچنا

کفر کے ہاتھوں میں ایمان کا گریبان ہونا

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی ایک بے مثال شخصیت کے مالک تھے 'قانون فطرت کے نکتہ شناس جانتے ہیں کہ فضائل انسانی کی مختلف انواع ہیں 'اور ہر فضیلت کا راستہ جدا ہے۔ سکندر بہت بڑا فاتح تھا لیکن حکیم نہ تھا۔ ارسطو حکیم تھا لیکن کشور کشا نہ تھا۔ بڑے بڑے کمالات تو ایک طرف 'چھوٹی چھوٹی فضیلتیں بھی ایک شخص میں مشکل سے جمع ہوتی ہیں۔ بہت سے نامور گزرے ہیں جو بہادر تھے لیکن پاکیزہ اخلاق نہ تھے بہت سے پاکیزہ اخلاق تھے لیکن صاحب تدبیر نہ تھے۔ بہت سے دونوں کے جامع تھے لیکن علم و فضل سے بے بہرہ تھے۔ فاروقی شہید ایک بے مثال انسان تھے 'جن میں خوبیوں کا ایک جہاں موجود تھا۔ عظیم مرشد و قائد 'امام سنی انقلاب علامہ حق نواز جھنجھوی شہید کی شہادت کے بعد فاروقی شہید میں ایک انقلابی تبدیلی دیکھنے میں آئی 'فاروقی شہید سے نزدیکی و دوری جیسے تعلقات کی سعادت نصیب ہوئی 'دونوں صورتوں میں اس عظیم شخصیت کو عظیم تر ہی پایا۔ فاروقی شہید بے مثال اور متاثر کن شخصیت کے حامل تھے۔

وقت کا احمد بن حنبل 'ابن تیمیہ و ابو حنیفہ اور عزم و ہمت کا پہاڑ حالت اسیری میں لاہور کی ایک عدالت میں ایران کی طاغوتی و تخریبی سازشوں کا شکار ہو کر نظریہ جھنجھوی کو ایک بار پھر عالم افتخار پر زندہ کر گئے۔ فاروقی شہید ایک فکری 'نظریاتی و تعمیری انسان تھے۔ آپ بے پایہ خوبیوں اور عمدہ اخلاق و سپہ سالاری اور معاملہ فہمی میں لازوال دولت سے آراستہ تھے ایک جہاں خوبیوں کا اپنے اندر سموئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حق رحمت کرے کہ بڑا عجب انسان تھا

ان خوبیوں کے باوصف ان کی نقاریہ ایک بیش قیمت خزانہ ہے جو کہ "سنی نظریات" کے حامل ہر انسان کے لئے ایک بہترین "راہنما" ہیں ان کا کیسٹوں سے نقل کر کے کتابی شکل میں شائع کرنا ایک نہایت مشکل کام تھا مگر خداوند ذوالجلال جس سے چاہے کام لے۔

لہذا اس سلسلے میں ہم اور م محمد ساجد صاحب کو اللہ پاک نہایت ہی جزائے خیر عطا

فرمائے جنہوں نے اس صعب ترین کام کو کرنے کا بیڑا اٹھایا اور نہایت قلیل عرصے میں "پہلی جلد" شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ ان کی سعی کو قبول و منظور فرمائے اور اس محنت کو "سنی قوم" کی پید لری اور "سنی انقلاب" کا ذریعہ بنائے آمین۔

افتخار کی سرخ قبا سے سراغ ملتا ہے
ہمارا خون ستروں میں جگرگائے گا
ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

حافظ محمد عمر

حافظ عریف الرحمن صاحب

خطیب مسجد سیدنا امیر معاویہؓ اٹک شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت علامہ فاروقی رحمۃ اللہ کے خطبات کے متعلق کچھ لکھنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے اپنے پرانے سب اس بات کے معترف ہیں کہ علامہ فاروقیؒ ایک عظیم مؤرخ، ایک جلیل القدر مفکر، بے مثل مقرر اور بے مثال مفسر اور بے کنار محدث تھے۔ خداوند ذوالجلال نے ان کے اندر بے شمار خوبیاں اکٹھی فرمادیں تھیں، حسن و جمال میں بھی بے مثال تھے۔ علم و عمل میں بھی یکتا تھے۔ علماء حق کے پرزور اور پر جوش مبلغ تھے۔ مشرکین، ملحدین ہوں یا متبدعین اور رافضیہ ہوں، ہر ایک کیلئے ”سیف بے نیام“ تھے اور قدرت خداوندی نے آپ کو عجیب ملکہ عطا فرمایا تھا کہ آپ کے ”دشمن“ اور آپ سے نفرت کرنے والے بھی جب آپ کے دلائل و براہین سنتے تو آپ کے مدد میں جاتے۔

اللہ رب العزت برادر مکرم جناب ساجد صاحب کو نہایت ہی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنی گوں ناگوں مصروفیات سے وقت نکال کر حضرت فاروقی شہید کے بیانات کو کیسٹوں سے ہو بہو نکل کر کے افادہ عام کے لئے شائع کرادیئے اور نام ”صدائے فاروقی“ رکھ دیا۔ جو کہ ہر موضوع پر ہیں، نہ صرف علماء کے لئے بلکہ طلباء اور کالج کے اسٹوڈنٹس اور اسکالر حضرات، غرض زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے

نہایت مفید اور نہایت مدلل دستاویز ہے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو قبول عام عطا فرمائے اور حضرت فاروقی شہید کے لئے سرمایہ آخرت بنائے آمین۔

اور اس ”نیک کام“ میں ہر قسم کی خدمت کرنیوالوں کو اپنی جناب سے بہترین ہدیہ عطا فرمائے آمین۔

از خادم علماء حق علماء دیوبند: ناچیز عریف الرحمن

28-2-2000

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حافظ عبدالوہاب راشد

شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید تاریخ کی وہ ہستی ہیں جو اپنے اندر ایک وقت میں اتنی زیادہ خوبیوں کو سمیٹے ہوئے ہے کہ خوبیوں کی ایسی مالا تاریخ میں کیس کیس مشکل سے دیکھنے کو ملتی ہے۔ بیک وقت صرف خطیب نہ تھے بلکہ وہ اگر اسٹیج کے دہن تھے تو ساتھ ساتھ تحریک کے بے تاج بادشاہ بھی تھے وہ جہاں ایک دانشور تھے تو وہاں علم کا گمر اسمنڈر بھی تھے وہ قرآن و حدیث کے ایسے غوطہ زن تھے کہ جب کبھی وہ غوطہ لگاتے تو ایسے نایاب موتی ڈھونڈ نکالتے جو کسی اور کے بس کی بات نہ ہوتی۔

صدائے فاروقی حضرت کی انہی صفات کی عکاسی ہے

اس میں مقرر کیلئے اچھوتا انداز بیانی ہے تو طالب علم کیلئے بے بہا علمی خزانہ ہے، تاریخی معلومات کا انمول ذخیرہ ہے تو ایک تحریکی کارکن کیلئے عمدہ رہنمائی بھی اور مزید بہت کچھ ہے۔ عرصہ دراز سے ہر طرف سے اس کی ضروریات پر زور دیا جا رہا تھا ہر نعمت رب العزت کی طرف سے برادر م ساجد صاحب کے حصہ میں آئی یقیناً وہ اس پر لائق مبارکباد ہیں۔ رب العزت اس کو ہر عام و خاص کیلئے نفع مند بنائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

احقر عبدالوہاب راشد

امیر مرکزی مجلس شورائی سپاہ صحابہ اسٹوڈنٹس پاکستان

صدائے فاروقی

پیشکش

الحیدری میڈیا سیل

سرپرست اعلیٰ

حافظ اظہار الحق درانی

عظمت صحابہؓ کا نفرنس

ریلوے گراؤنڈ اٹک شہر

26-10-1989

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حقیقت کروں گا یہاں دوستو

چاہے کٹ جائے میری زباں دوستو

جس زمین پر نبوت کی توہین ہو

گر پڑے نہ کہیں آسمان دوستو

جو خلاف شریعت ہمیں حکم دے

بدل دیں گے وہ حکمراں دوستو

اپنی منزل کی دھن میں رہے گا رواں

خاری کا یہ کارواں دوستو

ایران کی ایماء پر گڑھ مہاراجہ میں قرآن کو آگ لگائی گئی

میرے واجب الاحترام ضلع انک کے غیور نوجوانوں اور دوستو! یہ عظیم الشان

تاریخی خلافت راشدہ اور عظمت صحابہ کا نفرنس..... بریلوی..... دیوبندی اور اہل حدیث کے

اجتماع کا منظر ہے۔ آپ حضرات بڑے ذوق اور شوق سے تشریف لائے ہیں یہ جلسہ ہر سال

شہدائے شہیدان کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے..... مجھے یہاں آکر بڑا

افسوس ہوا کہ ضلع انک کی انتظامیہ نے مولانا حق نواز جھنگوی کا داخلہ یہاں بند کر دیا ہے.....

میں اس کی مذمت کرتا ہوں..... اور میں انک کے ڈی سی صاحب سے کہنا چاہتا ہوں..... کہ

یہاں کے حالات ایسے ہیں..... ورنہ حق نواز جھنگوی کو یہاں آنے سے تیرا باپ بھی روک

نہیں سکتا۔ ڈی سی صاحب تمہیں واسطہ نہیں پڑا۔ تمہیں بھول ہے۔ ہمارا تعلق اس قافلہ

حریت سے ہے جس نے انگریز کو لاکار کے کہا تھا..... کہ

منہ چھپا کے جیئے نہ سر جھکا کے جیئے

ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیئے

ایک رات کم چپے تو حیرت، گیوں

ہم ان کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کے چپے

ب۔ مبنی کی ذریت تمہاری پابندیوں سے اپنا تحفظ نہیں کر سکتی۔ سپاہ صحابہؓ اور پاکستان کا سنی میدان میں آچکا ہے۔ شیعہ کا کفر ہر گلی میں..... ہر کوچے میں..... ہر بستی میں نمایاں ہو چکا ہے اب یہ کفر سیشن کورٹ میں ہو گا۔ ہائی کورٹ میں ہو گا سپریم کورٹ میں ہو گا پاکستان کی پارلیمنٹ میں ہو گا۔ اب شیعہ کو نہ مبنی چا سکتا ہے نہ بے نظیر چا سکتی ہے۔ مولانا حق نواز کا یہ قصور ہے؟ سپاہ صحابہؓ کا یہ قصور ہے؟ تحریک نفاذ خلافت راشدہ کا یہ قصور ہے؟ کہ اس نے صحابہؓ کے دشمنوں کو زندہ کیا..... اور تمہیں اس سے تکلیف ہو گئی۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔ تم نے ان کتابوں پر تو پابندی نہیں لگائی..... جن میں ابو بکرؓ و عمرؓ کو فرعون اور ہامان لکھا گیا..... اور لاہور میں غلام حسین نجفی جامعہ النظر کا مدرس ہے..... آج بھی کتاب اس کی موجود ہے..... اور تین مہینے پہلے وہ کتاب چھپی ہے..... نعوذ باللہ جس میں وہ لکھتا ہے..... کہ عمر فاروقؓ کو نعوذ باللہ بد فعلی کی عادت تھی۔ یہ کتاب لاہور سے چھپی ہے۔ اس ابو بکرؓ اور عمرؓ کے خلاف..... جو آج بھی گنبد خضریٰ کے سائے میں ہیں..... جو آج بھی جنت میں ہیں..... ان کے خلاف تم کتابیں لکھو..... اور تمہیں روکنے والا کوئی نہ ہو!..... شیعہ کا کفر کتابوں میں بند تھا۔ شیعہ کا کفر شاہ عبدالعزیزؒ کی تحریروں میں اور فتوؤں میں تھا۔ مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں تھا۔ امام مالکؒ کے فتاویٰ میں تھا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی غنیۃ الطالبین میں تھا۔ شیعہ کا کفر تمام آئمہ کی کتابوں میں متفق علیہ تھا۔ لیکن 1979ء سے پہلے یہ کفر سڑکوں پر نہیں آیا تھا۔ گلیوں میں نہیں آیا تھا۔ چوراہوں میں نہیں آیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان..... شیعہ کو مسلمان سمجھتا رہا..... لڑکیوں کے رشتے بھی دیتا رہا..... اس سے معاملہ بھی مسلمانوں کا کرتا رہا..... لیکن جب 11 فروری 1979ء کے انقلاب کے بعد مبنی ایران میں برسر اقتدار آیا۔ اور وہ کفر تیرہ زبانوں میں چھپ کر گلیوں میں پہنچا۔ بازاروں میں پہنچا۔ ہماری لائبریریوں میں پہنچا۔ اس کفر نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا..... مبنی کی یہ کتاب چھپ کر تیرہ زبانوں میں آئی..... جس کتاب کا نام ہے..... ”الحکومت الاسلامیہ“ کتاب کا نام یاد رکھو..... وہ

مولوی - وہ پیر - وہ چوہدری - وہ سیاستدان - وہ لیڈر جو ہمیں کہتے ہیں کہ تم تشدد کرتے ہو تم فرقہ واریت کی بات کرتے ہو تم شیعہ کے کفر کی بات کرتے ہو میں ان کے ضمیروں کو جھنجھوڑنا چاہتا ہوں میں انکو حرکت دینا چاہتا ہوں میں ان کے گریبانوں کو ہلانا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم نے خمینی کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا یہ شین باغ میں شیعہ کو جرات کیوں ہوئی کہ دو مسلمانوں کو ذبح کر ڈالے گولیوں کا نشانہ بنائے اس لئے کہ خمینی نے ایران سے پاکستان کے شیعوں کو اسلحہ سپلائی کیا پیسے سپلائی کیئے ان کو حوصلہ دیا - جس کی بنا پر گڑھ مہاراجہ میں قرآن کو آگ لگائی گئی - جس کی وجہ سے فاضل پور میں سنی شہید کئے گئے - جس کی وجہ سے شین باغ میں مسلمان شہید کئے گئے - جس کی وجہ سے کوسٹہ کے اندر بانیس پولیس والوں کے سر کاٹ کر ان کے سروں کو فنبال بنا دیا گیا اور مسلمان لڑکیوں کے پستانوں کو کاٹ کر ان کی عزتوں کو لوٹا گیا یہ سب کچھ خمینی کے اشارے پر ہوتا رہا - میرے دوست لیکن سنی سویارہا سنی غفلت میں رہا سنی یہ کہتا رہا کہ یہ فرقہ واریت ہے او مولویو تشدد نہ کرو او پیرو تشدد نہ کرو ہمیں ڈی سی بھی روکتا رہا ایس پی بھی روکتا رہا جاگیر دار بھی روکتا رہا ملا بھی روکتا رہا پیر بھی روکتا رہا لیکن وہ کفر جو خمینی کی کتابوں میں تھا وہ کفر کتابوں سے نکلا ایرانی ریڈیو اور ٹیلی ویژن صبح سے لے کر شام تک اب کفر بھتا ہے کہ قرآن شراب خور خلفاء کی کتاب ہے - وہ یہ کفر بھتا ہے کہ ابو بکرؓ مسلمان نہیں عمرؓ مسلمان نہیں عثمانؓ مسلمان نہیں وہ یہ کفر کہتا ہے کہ نعوذ باللہ نبیؐ کی بیوی کا فر بھی ہو سکتی ہے - وہ پیغمبرؐ کی بیویوں پر تنقید کرتا ہے لیکن میں غفلت کی چادر تان کے سویارہا جس وقت پورا پاکستان غفلت کی چادر

آگیا بھٹی آگیا حق نواز آگیا

جیوے جیوے حق نواز

سنیوں کا بادشاہ حق نواز حق نواز

سپاہ صحابہؓ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی

شیر اسلام آچکا ہے..... ڈی سی صاحب ہونزدس..... تیرا پیو آگیا اے..... اٹک کے دوستو!..... آپ نے تقریر سنی ہے..... ایک منٹ میں بیٹھ جائیں..... مولانا حق نواز جھکوی تشریف لاکھکے ہیں..... اور میں یہاں کی انتظامیہ سے صرف مؤدبانہ یہ بات کرنا چاہتا ہوں..... کہ جناب پاکستان ہمارا ملک ہے..... اٹک ہمارے ملک کا شہر ہے..... یہاں پاکستان کی زمین کے کسی ٹکڑے پر جانے سے سپاہ صحابہؓ کو اور ان کے قائدین کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ یاد رکھیے..... شہدائے شہین باغ کا یہ پیغام سنو..... میں علامہ بشیر احمد چشتی اور مولانا حافظ صدیق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس پورے علاقے کے ایک ایک گاؤں سے سہیت کو لا کر..... بیدار کر کے یہاں جمع کر دیا..... اٹک کے دوستو!..... شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہے..... خمینی کی کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“..... نوٹ کرو..... نوٹ کرو..... جو آدمی خمینی کی بات کرے..... شیعہ کی بات کرے..... اس کو بتاؤ کہ خمینی اپنی کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“ کے صفحہ 121 پر کہتا ہے کہ..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبے کو نہیں پاسکے جس کو ہمارے بارہ اماموں نے پایا ہے..... خمینی کی کتاب ”تحریر الوسیلہ“..... نام یاد رکھیں اس میں خمینی کہتا ہے..... کہ اس نبیؐ کی ولادت کی بات کیوں کرتے ہو جو نبیؐ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوا..... خمینی کی کتاب..... ”کشف الاسرار“..... اس کے 119 صفحے پر خمینی کہتا ہے..... کہ عمرؓ کافر اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ) اور خمینی کی یہ کتاب ”کشف الاسرار“ اس کے 107 صفحے پر خمینی کہتا ہے..... کہ میں ایسے خدا کو خدا کیسے مانوں جس نے معاویہ اور عثمان جیسے (نعوذ باللہ) بد قماش لوگوں کو خلیفہ بنا دیا۔ اگر آج دنیا کا مسلمان رشدی کے خلاف برسر پیکار ہے۔ قادیانی کے خلاف برسر پیکار ہے۔ رشدی بھی کافر ہے۔ قادیانی بھی کافر ہے۔ لیکن..... مجھے بتاؤ..... جو عمرؓ کو کافر کہے..... جو پیغمبرؐ کا رتبہ بارہ اماموں سے کم بتائے اس کے کفر میں کیا شک ہے!؟

شیعیت نے خانہ کعبہ میں ہنگامہ برپا کیا

اٹک کے دوستو!.....

پاکستان کے علماء، پاکستان کا سنی..... اب بیدار ہو چکا ہے، یہ کفر اب اٹک کے بازار

میں نہیں رہے گا، اب یہ کفر پاکستان کی پارلیمنٹ میں آئے گا، پاکستان کی سپریم کورٹ میں آئے گا، پاکستان کی ہائی کورٹ میں آئے گا، اور شیعہ کو اقلیت قرار دیے جانے سے نہ ہٹائی جائے گی۔ کوئی باپ روک سکتا ہے..... نہ بے نظیر روک سکتی ہے..... بے نظیر کا اپنا سلاسن ڈول رہا ہے بے نظیر شیعہ کی لڑکی ہے۔ بے نظیر شیعہ حکمران ہے، بے نظیر کا شوہر شیعہ ہے، بے نظیر..... جس طرح خمیت دفن ہو گئی اسی طرح اتوار کے دن تو اور تیری حکومت دفن ہو جائے گی۔

میرے دوستو!..... ایک کے نوجوانوں..... آپ اسی طرح متحد ہو کر شیعہ کے خلاف تحریک چلاتے رہیں گے؟ شیعہ کے خلاف آپ متحد ہیں؟ قادیانی کے بعد اب شیعہ کی باری ہے..... دنیا کی کوئی طاقت شیعہ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتی۔ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ شیعہ کے کفر پر آچکا ہے، مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ ”رد الرفضہ“ میں شیعہ کے کفر پر آچکا ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ شیعہ کے کفر پر آچکا ہے۔ مدینہ یونیورسٹی کا فتویٰ شیعہ کے کفر پر آچکا ہے۔ ہندوستان کے چالیس علماء کے فتوے چھپ چکے ہیں۔ شیعہ لاشک کافر ہے۔ ابو بکرؓ کو برا کہنے والا لاشک کافر ہے۔ عمرؓ کو برا کہنے والا لاشک کافر ہے۔ قرآن کا دشمن لاشک کافر ہے۔ شیعہ کے کفر کو اسلام ثابت کرنے والا بھی کافر ہے۔ شیعہ کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ شیعہ پہلے بھی کافر تھا۔ شیعہ آج بھی کافر ہے۔

میرے بھائیو!..... اس اتنے بڑے اجتماع میں۔ میں بریلویوں سے، اہل حدیثوں سے، دیوبندیوں سے..... درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اس اسٹیج پر جتنے علماء بیٹھے ہیں سب ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیں میں عوام سے درخواست کروں گا۔ آپ بریلوی ہیں، آپ اہل حدیث ہیں، آپ دیوبندی ہیں، آپ شیعہ کے کفر کے خلاف..... شیعہ کے تشدد کے خلاف بیک زبان ہیں؟

میرے دوستو!..... میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں..... جس کا مولانا غلام محمود صاحب نے اعلان کیا..... کہ شیعہ سعودی سفارت خانے کے سامنے دونو ممبر کو مظاہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں شیعہ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں..... کہ تمہارا باپ بھی سعودی سفارت خانے

کے سامنے مظاہرہ نہیں کر سکتا..... میں خود دو نو مبر کے مظاہرے کی قیادت کروں گا..... میں دیکھو گا سعودی سفارتخانے کے سامنے ٹیمپنی کی کون سی ذریت آتی ہے..... تم نے خانہ کعبہ میں ہنگامہ کیا، تم نے سموں کے دھماکے کئے، جو کچھ شاہ فہد نے کیا ہے..... ہم اس کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں..... اور ہم شاہ فہد سے کہتے ہیں..... شاہ جی! آپ بھی ذرا سختی کریں..... جس طرح قادیانی تمہارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتا..... یہودی نہیں آ سکتا..... اسی طرح شیعہ کا داخلہ بھی سعودی عرب میں بند کیا جائے..... یہ مطالبہ ہم سعودی عرب کے سفارتخانے کے سامنے کریں گے۔ آپ اس مطالبے کی تائید کیلئے وہاں آئیں گے؟

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین



پہلی انٹر نیشنل

دفاع صحابہؓ و حق نواز شہید کا نفرنس

مینار پاکستان لاہور

16.03.1990

نحمدہ ونصلی علی رسولہ

الکریم

اٹھ کے میکدے سے چل دیا ساقی
وہ مے وہ خم وہ صراحی وہ جام باقی ہے
خوف اندیشہ و تعزیر و سزا رہنے دے
میرے ہونٹوں پہ سدا حق کی صدا رہنے دے
مالک روز مکافات کو راضی کر لے
حاکم وقت خفا ہے تو خفا رہنے دے
مولانا حق نواز جھنکوی کا مشن زندہ ہے

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام علماء کرام!

پاکستان میں سپاہ صحابہؓ کا یہ تاریخ ساز اجتماع مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد
شیعہ کو یہ باور کرانے کے لئے کافی ہے..... کہ جس جگہ پر شہید ناموس صحابہؓ نے ہمیں کھڑا
کیا تھا..... ہم اسی جگہ پر موجود ہیں۔

میرے ساتھیو!..... شیعہ کا کفر پوری دنیا میں سورج کی طرح روشن ہو چکا ہے۔
اس سلسلے میں سب سے کٹھن کام..... سب سے مشکل کام شیعہ کے کفر کو پاکستان کے اسٹیج پر
بلند کرنا تھا..... تو اس کفر کو چوراہے میں ننگا کر کے حق نواز جھنکوی خلفاء راشدین کی وکالت
کرنے والا..... خود انہیں کے حضور پہنچ چکا ہے۔

میرے ساتھیو!..... آج کی یہ کانفرنس پاکستان اور ایران کے شیعہ کو یہ باور
کرانے کے لئے کہ مولانا حق نواز جھنکوی کا

مشن زندہ ہے..... شیعہ کو کافر جس طرح حق نواز جھنکوی نے کہا..... اسی طرح

ان کے کفر کا مقدمہ۔

ان کے کفر کا اعلان۔

ان کے کفر کا دعویٰ۔

ان کے کفر کا کیس..... سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں پیش کر کے رہے گی۔

خمینی قبر سے بھی نکل کر آجائے۔

اور پاکستان کا شیعہ المائیک جائے۔

سپاہ صحابہؓ کے ایک چچے کو بھی اپنے موقف سے روک نہیں سکتا۔

سپاہ صحابہؓ کو امن کا۔

خاموشی کا۔

پیار کا درس دینے والو!

سپاہ صحابہؓ کے راستے میں روڑے اٹکانے والو!

سپاہ صحابہؓ سے اختلاف رکھنے والو!

اس سے بڑا کیا جرم ہو گا..... کہ خمینی نے اسلام کے نام پر ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء میں

انقلاب برپا کیا..... اس انقلاب کو پاکستان کے بہت سارے مسلمانوں نے غلط فہمی کی بنا پر

اسلامی انقلاب کہا..... لیکن اس کی پہلی کتاب ”اسلامی حکومت اور ولایت فقہیہ“ جب تیرہ

زبانوں میں چھپ کر پوری دنیا میں عام ہوئی..... اور اس کے ۱۲۱ صفحے پر جب خمینی کی یہ بات

دنیا کے سامنے آئی..... جس میں اس نے لکھا کہ۔

ہمارے بارہ اماموں کا درجہ اتنا بلند ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھی اس مقام

کو نہیں پاسکے۔

حقوق اڑ مجدد الف ثانیؒ کی تمناؤں کا پیغامبر تھا

جس وقت خمینی کی یہ کتاب چھپ کر پاکستان میں پہنچی..... اس وقت ضروری تھا

کہ مولوی اٹھ کر کھڑا ہوتا۔

پیر اٹھ کھڑا ہوتا۔

چوہدری اٹھ کھڑا ہوتا۔

مدرسے کا مولوی اٹھ کھڑا ہوتا۔

اور پیغمبرؐ کے اس حکم کی تعمیل کرتا..... جس میں نبوت نے فرمایا

إذا ظهرت الفتن أو البدع وسبت أصحابي فليظهر العالم علمه
جب فتنے عام ہو جائیں..... جب بدعتیں عام ہو جائیں..... اور جب صحابہؓ کو گالی دی
جانے لگے تو مولوی کو چاہئے کہ میدان میں اتر آئے..... پیر کو چاہئے کہ کفن باندھ لے
میدان میں اتر آئے..... اگر ایسے وقت میں مولوی چپ کر گیا..... پیر چپ کر گیا..... پیغمبرؐ
نے فرمایا۔

فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين۔

نبیؐ نے فرمایا..... اس پر اللہ کی لعنت..... فرشتوں کی لعنت..... دنیا کی لعنت۔

حق نواز جھٹکوی پاکستان کا وہ مرد قلندر تھا..... جو مجدد الف ثانی کی تمناؤں کا

پیغامبر تھا۔

شاہ ولی اللہ کی آرزوؤں کا محور تھا۔

امام غزالی کے فلسفہ اسلام کا حدی خواں تھا۔

ابو حنیفہ کی عظمت کا پیکر تھا۔

احمد بن حنبل کے استقلال کا پیکر تھا۔

صحابہؓ کی عظمت کا نقش تھا۔

اس نے مصلحت کو چھوڑا۔

اس پر قتل کے مقدمے قائم ہوئے۔

اس کو گالیاں دی گئیں۔

اس کو برا کہا گیا۔

اس کا راستہ روکا گیا۔

اس کے داغے بند کیے گئے۔

اس کو جیل میں ڈالا گیا۔
 لیکن وہ جیل میں جا کر بھی۔
 وہ قتل کے مقدمے سہہ کر بھی۔
 وہ دکھ اٹھا کر بھی۔
 نبوت کے اس مشن کی تکمیل کرتا رہا۔
 شیعہ کو لٹکا رہا۔
 ایران کو لٹکا رہا۔
 اس کے پاس اخبار ہوتا۔۔۔۔۔ وہ اخبار میں چیختا۔
 اس کے پاس ریڈیو ہوتا۔۔۔۔۔ وہ ریڈیو پہ چیختا۔
 اس کے پاس ٹیلی ویژن ہوتا۔۔۔۔۔ وہ ٹیلی ویژن پہ چیختا۔
 اس کے پاس کتابیں ہوتیں۔۔۔۔۔ وہ کتابوں میں چیختا۔
 اس کے پاس اسٹیج تھا۔۔۔۔۔ اس نے کفن باندھا۔۔۔۔۔ میدان میں اتر آیا۔۔۔۔۔ وہ سر پر کفن
 باندھ کر بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اور جب اس نے جان دے دی تو پاکستان کا مصلحت پسند سنی کہنے
 لگا۔۔۔۔۔ حق نواز سچا تھا۔۔۔۔۔ اور اب اس کو ہوش آیا کہ حق نواز تو نبوت کی ڈیوٹی پوری کر رہا تھا۔
خمینی کی کفریات
 میرے بھائیو!۔۔۔۔۔ یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“ ہے۔

اخبار کے نمائندو۔

ایڈیٹرو۔

مولویو۔

چوہدریو۔

یہ خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“ تیرہ زبانوں میں چھپی ہے۔۔۔۔۔ اس کتاب کے

۱۰۷ صفحے پر لکھا گیا ہے۔۔۔۔۔ کہ

میں ایسے خدا کو خدا کیسے مانتوں جس نے عثمانؓ اور معاویہؓ جیسے بد قماش لوگوں کو

ظلیفہ بنادیا۔

یہ کتاب پاکستان میں مفت تقسیم ہوئی..... پاکستان میں ایرانی قولصلیٹ..... علی قلی
آج چیختا ہے کہ مجھے برا کہا گیا۔

تیرے اس ملعون پیر نے۔

ملعون امام نے۔

تمہارے ملعون رہبر نے۔

عمرؓ کو کافر لکھا..... عثمانؓ کو کافر لکھا..... اسی کتاب کے ۱۱۵ صفحے پر ٹہنی کہتا ہے کہ
..... ابو بکرؓ قرآن کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

مصلحت پسند سیاستدانوں۔

دیکھو یہ کتاب ہے..... اسی کتاب کے ۱۱۹ صفحے پر ٹہنی حضرت فاروق اعظمؓ کو کیا

لکھتا ہے۔

وہ فاروق اعظمؓ جو بیت المقدس کا فاتح تھا۔

وہ فاروق اعظمؓ جس نے کعبے میں سب سے پہلے خدا کا نام بلند کیا تھا۔

وہ فاروق اعظمؓ جس نے ایران کے کسریٰ کا تخت اڑا دیا تھا۔

جس نے قیصر روم کے پرچے اڑا دیئے تھے۔

جس عمرؓ کو ایڈورکین ایک عیسائی مؤرخ کہتا ہے کہ دنیا میں ایک عمرؓ اور آجاتا..... تو

قلم مٹ جاتا۔

عیسائی عمرؓ کی تعریف کرے۔

یہودی عمرؓ کی تعریف کرے۔

ہندو عمرؓ کی تعریف کرے۔

اور یہ ملعون اسلام کے نام پر انقلاب لانے والا..... یہ کالا کافر فاروق اعظمؓ کو کہتا

ہے کہ۔

عمرؓ کافر اور زندیق تھا۔

اس کتاب کا نام ہے ”صحیفہ انقلاب“..... دیکھیے..... یہ ٹینی کا فلولو ہے..... اور ٹینی کی آخری ملعون تحریر ہے..... کئی مصلحت پسند سیاست دان کہتے ہیں کہ اس نے شروع میں عمرو کا فر کہا تھا..... بعد میں نہیں کہا..... یہ ٹینی کی آخری کتاب ہے..... اس کتاب کے ۳۶ صفحے پر ٹینی بکتا ہے..... ٹینی بجواس لکھتا ہے کہ میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضورؐ کے دور کے محلہ سے کروڑ درجہ بہتر ہے۔

یہ کتاب پاکستان میں چھپی ہے..... ساجد نقوی نے چھاپی..... اس کے بعد تم کو گے کہ تم شیعہ کے بارے میں سختی کرتے ہو۔

اس کتاب کا نام ”حق الیقین“ ہے..... چھاپہ دیکھو..... لکھائی دیکھو..... ایران کے پارلیمنٹ کے خرچ سے یہ کتاب ٹینی نے چھاپی ہے..... اس کتاب کے ۲۸۵ صفحے پر ملا باقر مجلسی بکتا ہے کہ امام مہدی آئے گا..... مکے سے مدینے جائے گا..... اور مدینے جا کر حضورؐ کے روضے کے سامنے امام مہدی کھڑا ہو جائے گا۔

لوگوں سے کہے گا..... حضورؐ کی قبر کے ساتھ یہ اور دو قبریں کس کی ہیں؟۔
لوگ کہیں گے..... یہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی قبریں ہیں۔!
امام مہدی کہے گا..... ان کو یہاں دفن کیوں کیا گیا؟
لوگ کہیں گے..... یہ رسول اللہ ﷺ کے رشتے دار تھے..... نبیؐ کے سر

تھے۔!

وہ کہے گا..... یہ سارا کام غلط ہوا..... وہ آگے بڑھے گا..... اور امام مہدی حضورؐ کے روضے کی دیوار توڑے گا..... اس کے بعد قبر اکھاڑے گا..... ابو بکرؓ اور عمرؓ دونوں کو قبروں سے نکالے گا..... نکال کر ان پر کوڑے برسائے گا..... کوڑے برسائے کے بعد ان سے کہے گا..... اے ابو بکرؓ! دنیا میں چودہ سو سال سے جتنے گناہ ہوئے وہ تمہاری وجہ سے..... جتنے زنا ہوئے وہ تمہاری وجہ سے..... جتنی بد معاشی ہوئی وہ تمہاری وجہ سے..... اگر تم علیؓ کو خلافت دے دیتے تو یہ زنا نہ ہوتے یہ بد معاشی نہ ہوتی..... نعوذ باللہ اس کے بعد وہ ملعون کہتا ہے کہ امام مہدی ابو بکرؓ اور عمرؓ کو زندہ کر کے ایک دہخت پر لٹکا دے گا..... اس کے بعد ان کے کفن

اتارے گا اور کہے گا کہ تمہارا سارا قصور ہے..... وہ ہاتھ جوڑ کر کہیں گے..... واقعی ہمارا قصور ہے..... اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ زندہ کرے گا..... ایک ہزار مرتبہ مارے گا..... اسی طرح قیامت تک وہ قتل ہوتے رہیں گے۔

یہ ہے کتاب ”حق الیقین“ ۲۸۵ صفحہ ایران سے چھپ کر آئی ہے.....

اس کفر کے بعد۔

اس دجل کے بعد۔

اس فریب کے بعد۔

جو سیاستدان۔

جو مولوی۔

جو پیر۔

جو ایران کے ٹکٹ پر حج اور عمرہ کرنے والا۔

ایران کی ٹاؤٹی کرنے والا۔

شیعہ کو کافر نہیں کہتا۔

خمنی کو مرتد نہیں کہتا۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں میں وہ شیعہ کا ایجنٹ ہے..... نہ وہ پہلے مسلمان تھا..... نہ

وہ آج مسلمان ہے۔

شیعو! آؤ مجھ پر مقدمہ کرو

ان دلائل کے بعد میں آج اس اجتماع میں اپنے مرحوم قائد مولانا حق نواز کا وہ

مقدمہ پیش کرنا چاہتا ہوں..... شیعہ نے پورے ملک میں شور مچایا..... لیکن آج میں اس

اجتماع میں.....

ساجد نقوی کو۔

ایران کے رفسنجانی کو۔

ایرانی حکومت کو۔

پاکستان کے شیعوں کو چیلنج دیتا ہوں..... کہ تم

توحید کے دشمن۔

رسول کے دشمن۔

صحابہ کے دشمن۔

اہلبیت کے دشمن۔

حق نواز جھٹکوی کی شہادت کے بعد ضیاء الرحمن فاروقی تم پر کفر کا فتویٰ لگاتا

ہے..... اور حق نواز کی طرح چیلنج کرتا ہوں کہ..... آؤ

سپریم کورٹ میں مجھ پر مقدمہ کرو۔

ہائی کورٹ میں مجھ پر مقدمہ کرو۔

سیشن کورٹ میں مجھ پر مقدمہ کرو۔

اگر تم مقدمہ نہیں کرتے۔

بے نظیر مقدمہ کرے۔

نواز شریف مقدمہ کرے۔

عابدہ مقدمہ کرے۔

اسلامی اتحاد مقدمہ کرے۔

پیپلز پارٹی مقدمہ کرے۔

کہ یہ سپاہ صحابہ کا نیا سربراہ ہمیں کافر کہتا ہے..... آؤ تم بھی عدالت میں آؤ.....

میں بھی عدالت میں آؤں گا..... میں حق نواز کے شاگرد اور رفیق کی حیثیت سے تمہارا کفر

سپریم کورٹ میں ثابت نہ کروں تو میری سزا گولی ہے..... مجھے تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔

یا مر جائینگے یا شیعہ کونا کوں چنے چبوا جائینگے

ایک بات یاد رکھو! مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد اب شیعہ کے کفر کو نئی ٹیکنیک سے پوری

دنیا میں پہنچایا جائے گا..... اور میں سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے آج اعلان

کرتا ہوں کہ آج کے بعد۔

سپاہ صحابہؓ طلبات قائم کی جا رہی ہے۔
سکولوں اور کالجوں میں لڑکیاں سپاہ صحابہؓ قائم کریں گی۔
سپاہ صحابہؓ ریلوے میں قائم ہوگی۔
پی آئی اے میں قائم ہوگی۔

اساتذہ اور کالجوں کے

لیکچراروں میں قائم ہوگی۔

سپاہ صحابہؓ ملوں کے مزدوروں میں قائم ہوگی۔
سپاہ صحابہؓ ڈرائیوروں میں قائم ہوگی۔
کنڈیکٹروں میں قائم ہوگی۔
سپاہ صحابہؓ بچوں میں قائم ہوگی۔
سپاہ صحابہؓ عہدیداروں میں قائم ہوگی۔
سپاہ صحابہؓ ایم۔ این۔ اوؤں میں قائم ہوگی۔
اور ایم۔ پی۔ اوؤں میں قائم ہوگی۔
اس کے ساتھ سپاہ صحابہؓ نے چار صوبائی کنونشنوں کا فیصلہ کیا ہے۔

پہلا کنونشن ۳۱ مئی کو صوبہ سرحد میں ہوگا۔
دوسرا کنونشن ۴ جون کو صوبہ سندھ کراچی میں ہوگا۔
تیسرا کنونشن ۶ جون کو کوئٹہ بلوچستان میں ہوگا۔
چوتھا کنونشن پنجاب ملتان یا جھنگ میں ۱۱ جون کو ہوگا۔
اس کے بعد آزاد کشمیر میں کنونشن ہوگا۔

اس کے بعد پاکستان میں مرکزی سطح پر تین روزہ تربیتی کنونشن ۶، ۷، ۸

کو ہوگا۔

ہم سپاہ صحابہؓ کو ہر سطح پر منظم کریں گے۔ اور کئی زبانوں میں لاکھوں کی تعداد

لڑ پچر کے ذریعے شیعہ کے کفر کا چرچا گلی گلی میں کریں گے..... کوچے کوچے میں کریں 45
گے..... اسی راستے میں مرجائیں گے یا شیعہ کو ناکوں پنے چبوا جائیں گے۔

اور ۲۳ مارچ کو پورے پاکستان میں اصل سازش کرنے والے اور مولانا حق نواز
کے بڑے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے سپاہ صحابہ احتجاج کرے گی۔

آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

جلے بھی ہوں گے۔

جموں میں احتجاج ہوگا۔

مظاہرے ہوں گے۔ کہ چار آدمیوں کے علاوہ جو اصل پیچھے قاتل ہیں ان کو

گرفتار کیا جائے۔ آپ اس احتجاج میں شریک ہوں گے؟

سپاہ صحابہ کے اس مشن کی تکمیل کے لئے کارکنوں کو چاہیے کہ گلی گلی میں.....

کوچے کوچے میں پھیل جائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

مال بیٹا کا نفرنس

شان علی المرتضیٰ ^{رض} و

شان عائشہ صدیقہ ^{رض}

واہ کینٹ

19.4.1990

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

سپاہ صحابہؓ علیؓ وعائشہؓ دونوں کی نوکر ہے

صاحبِ صدر۔ گرامی قدر سامعین!

مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ رمضان المبارک میں دوپہر کے وقت آپ حضرات کثیر تعداد میں یہاں جمع ہیں..... مجھے آپ کی والہانہ محبت..... آپ کا جذبہ..... شوق اور دیر تک انتظار کی زحمت پر داد دینا پڑ رہی ہے..... اس کانفرنس کا عنوان ”ماں بیٹا کانفرنس“ ہے..... اور یہ ایک ایسا خوبصورت اور جامع عنوان ہے کہ جس کی تفصیل اگر بیان کی جائے تو یہی سپاہ صحابہؓ کا پروگرام ہے..... ماں سے مراد ساری امت کی ماں..... قیامت کی صبح تک آنے والے انسانوں کی ماں..... پیغمبرؐ کی عفت..... نبیؐ کا لباس..... نبیؐ کی طہارت..... جگر گوشہ صدیق اکبرؓ..... زوجہ رسولؐ..... ام المؤمنین حضرت سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہؓ ہیں..... اور بیٹا سے مراد..... امام المتقین..... شیر خدا..... اسد اللہ الغالب حضرت علی المرتضیٰؓ ہیں۔

حضرت علیؓ کا یوم شہادت 21 رمضان ہے۔

حضرت عائشہؓ کا یوم شہادت 17 رمضان ہے۔

اس مناسبت کی وجہ سے یہ ماں بیٹا کانفرنس اپنے عنوان کی عکاسی کر رہی ہے..... سپاہ صحابہؓ ایک طرف حضرت علیؓ کی غلام ہے تو دوسری طرف عائشہ صدیقہؓ کی نوکر ہے۔

علیؓ شیر خدا ہیں۔

علیؓ اسد اللہ الغالب ہیں۔

علیؓ اماموں کا پیشوا ہے۔

علیؓ متقیوں کا پیشوا ہے۔

- علیؓ مجاہدوں کا پیشوا ہے۔
- علیؓ علم نحو کا بانی ہے۔
- علیؓ ولایت کے چاروں سلسلوں کا امام ہے۔
- علیؓ شیریز داں ہے۔
- علیؓ فاتح خیبر ہے۔
- علیؓ جنگ بدر کا مہرہ ہے۔
- علیؓ جنگ احد کا شجاع ہے۔
- علیؓ جنگ حنین کا محور ہے۔
- علیؓ اسلام کا بے مثال سپوت ہے۔
- علیؓ بہادر ہے۔
- علیؓ مولود کعبہ ہے۔
- علیؓ پیغمبر کا داماد ہے۔
- علیؓ امام وقت ہے۔
- علیؓ پیغمبر کی چالیس بشارتوں کا محور ہے۔
- علیؓ قرآن کی کسی آیات کا مصداق ہے۔
- علیؓ اسلام کی عظمت کا درخشندہ ستارہ ہے۔
- علیؓ عظمت کردار کا گوہر تابدار ہے۔
- علیؓ ساری عظمتوں کا پیکر ہے۔

صدیقؓ کا پہلا نمبر

ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں علیؓ کا مقام بہت بلند ہے..... لیکن ساری

عظمتوں کے باوجود

علیؓ ابو بکرؓ کا مقتدی ہے۔

علیؓ عمرؓ کا مقتدی ہے۔

علیؓ عثمانؓ کا مقتدی ہے۔

ہم ابو بکرؓ کو پہلا خلیفہ مانتے ہیں تو ہم سب سے پہلے ابو بکرؓ کو پہلا خلیفہ علیؓ مان چکا ہے۔

دوسرا خلیفہ عمرؓ کو مانتے ہیں تو علیؓ ان کو دوسرا خلیفہ مان چکا ہے۔

آج میں کہتا ہوں کہ صدیقؓ کا پہلا نمبر..... شیعہ کو تکلیف ہوتی ہے..... خمینی کو

تکلیف ہوتی ہے..... لیکن مجھے بتاؤ ہم نے تو اب کہا ابو بکرؓ کا پہلا نمبر..... ہم سے چودہ سو سال

پہلے یہی نعرہ علیؓ لگا چکا ہے۔

یہی نعرہ حسینؓ لگا چکا ہے۔

یہی نعرہ حسنؓ لگا چکا ہے۔

یہی نعرہ عباسؓ لگا چکا ہے۔

ابو بکرؓ پہلے نمبر پر تھا علیؓ مقتدی تھا۔

عمرؓ دوسرے نمبر پر تھا علیؓ مقتدی تھا۔

عثمانؓ تیسرے نمبر پر تھا علیؓ مقتدی تھا۔

ایک دن کی اقتداء نہ تھی۔

دو سال صدیقؓ امام رہا..... دو سال علیؓ مقتدی رہا۔

دس سال تک عمرؓ امام رہا..... دس سال تک علیؓ مقتدی رہا۔

بارہ سال تک عثمانؓ امام رہا..... بارہ سال تک علیؓ مقتدی رہا۔

علیؓ نے خلفاء ثلاثہؓ کو اپنا مقتداء مانا ہے

علیؓ چوبیس سال تک جن خلفاء کی اقتداء کرتا ہے..... علیؓ چوبیس سال تک جن

خلفاء کو امام کہتا ہے..... پیشوا کہتا ہے..... مقتدا کہتا ہے..... اپنا امام کہتا ہے..... ان خلفاء کو

خمینی کافر اور منافق لکھے..... تو مجھے کہنے دیجئے کہ خمینی کی دشمنی ابو بکرؓ سے بعد میں ہے علیؓ سے

پہلے ہے..... اس لئے کہ ہم سے بھی پہلے علیؓ نے صدیقؓ کو امام مانا تھا..... اگر تم ابو بکرؓ کو برا کہو

گے تو.....

علیؓ کی نمازیں کہاں جائیں گی۔

حسنؓ کی نمازیں کہاں جائیں گی۔

حسینؓ کی نمازیں کہاں جائیں گی۔

شیعہ ابو بکرؓ کا دشمن بعد میں ہے علیؓ کا دشمن پہلے ہے..... شیعہ کو اور خمینی کو اگر سپاہ صحابہؓ و اشکاف لفظوں میں کافر کہتی ہے تو شیعہ کو تکلیف ہوتی ہے..... کئی سنی مسلمانوں کو بھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ کیوں کافر کہا جا رہا ہے..... لیکن اے شک میں پڑنے والے بھولے بھالے سنی!..... کاش تو خمینی کے لڑیچر کا مطالعہ کرتا..... تجھے پتا ہوتا کہ کشف الاسرار کے 107 صفحے پر خمینی نے یہ لکھا ہے کہ..... میں ایسے خدا کو خدا نہیں مانتا جس نے عثمان جیسے بد قماش لوگوں کو خلیفہ بنا دیا..... (نعوذ باللہ)

خمینی نے اسی کتاب ”کشف الاسرار“ کے 119 صفحے پر لکھا کہ عمر کافر اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ)

عائشہؓ عظمت اسلام کی تصویر ہے

اسی کتاب کشف الاسرار کے 117 صفحے پر خمینی کہتا ہے کہ ابو بکر قرآن کا سب سے

بڑا دشمن تھا۔

خمینی کی یہ کتاب نہ ہو..... پاکستان میں تقسیم نہ ہوئی ہو..... ایران کی چھپی ہوئی نہ ہو..... اس میں یہ عبارت نہ ہو..... آپ میرا گریبان پکڑیں..... آپ مجھے چیلنج کریں..... آپ مجھے ہائی کورٹ میں لے جائیں..... لیکن اگر یہ کتاب خمینی کی ہو..... اس میں یہ عبارت ہو..... پاکستان میں تقسیم ہوئی ہو..... ایران سے چھپی ہو..... تو پھر.....

مصلحت کی چادر اتار دے۔

اعتدال کا سبق دینا چھوڑ دے۔

ہمیں بزدل مت بنا۔

ہمیں صحابہؓ کی غلامی کرنے دے۔

چوکیداری کرنے دے۔

ہمیں صدیقین کا دفاع کرنے دے۔

ہمیں عمرؓ کا دفاع کرنے دے۔

ہمیں عثمانؓ کا دفاع کرنے دے۔

بیچھے ہٹ جا ہمارا راستہ مت روک..... تیرے باپ کو بازار جاتے ہوئے ایک چہ روزا مارے..... تیرے باپ کے منہ پہ لگے..... تو اس چہ کو طمانچہ مارتا ہے اور وہ سفید داڑھی والا بوڑھا اس چہ کو کہتا ہے کہ یہ حرامی ہے..... تیری عزت پہ چہ نے حملہ کیا تو وہ حرامی ہو گیا..... ابو بکرؓ کی عزت پہ جو حملہ کرے اس کو میں کچھ بھی نہ کہوں..... عمرؓ کو کوئی کافر کے میں کچھ بھی نہ کہوں..... تیری داڑھی پہ روڑا لگے تو تیری عزت جاگ اٹھتی ہے..... عائشہؓ کو منافقہ کہا جائے تو میں چپ کر جاؤں۔

میرے دوستو! سپاہ صحابہؓ ایسی رواداری اور ایسی مصلحت کو پاؤں کی ٹھوک سے ٹھکراتی ہے جو مصلحت ہمیں صحابہؓ کے تقدس سے روکتی ہو..... حضرت عائشہؓ عظمت اسلام کی تصویر ہے..... عائشہؓ کوئی عام عورت نہیں..... ابن حزم اندلسی نے بڑی خوبصورت بات لکھی ہے کہ عائشہؓ اسلام کی وہ خاتون ہے..... مائے حواسے لے کر قیامت کی صبح تک اس مرتبہ والی خاتون دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتی..... عائشہؓ کوئی عام عورت ہوتی تو اور بات تھی..... عائشہؓ صرف صدیقؐ کی بیٹی ہوتی تو اور بات تھی۔

عائشہؓ محمدؐ کا لباس ہے

عائشہؓ تو محمدؐ کا لباس ہے۔

عائشہؓ تو محمدؐ کی طہارت ہے۔

عائشہؓ تو محمدؐ کی عفت ہے۔

عائشہؓ تو محمدؐ کی عصمت ہے۔

اور پھر یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ حضرت عائشہؓ کی صفائی میں قرآن کی ستر

آتیں۔

واقعہ اُفک

جب مدینے کے منافقوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تو قرآن کی کون کا

آیت اتری..... کہ

ان الذین جاؤ وابالافک عصبۃ منکم لاتحسبوه شراً لکم بل هو خیر لکم لکل امریء منہم ما اکتسب من الاثم والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم۔

کیا مطلب ہے؟..... علماء سے پوچھو..... سورۃ نور اٹھا رہاں پارہ اٹھاؤ..... سورۃ نور کہتی ہے کہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگی اور دنیا نے دیکھا کہ تہمت لگانے والا والذی تولی کبرہ

کبر سے مراد عبداللہ بن ابی ہے..... جو بڑا تھا منافقوں میں..... اس نے تہمت لگائی تھی کہ عائشہؓ کا دامن ٹھیک نہیں..... عائشہؓ صفوان بن معطلؓ کے ساتھ رات کی تاریکی میں آئی ہے..... اس مرتبہ پیغمبرؐ غزوہ بنی مصطلق میں قرعہ اندازی کر کے حضرت عائشہؓ کا نام نکلا تھا تو ان کو ساتھ لے گئے تھے۔ جس جنگ میں آپ تشریف لے جاتے تو قرعہ ڈالتے..... جس بیوی کا نام نکلتا اس کو جنگ میں لے جاتے..... پیغمبرؐ عائشہؓ کو ساتھ لے کر چلے گئے..... غزوہ بنی مصطلق سے واپس آئے تو راستے میں پڑاؤ ڈالا..... نماز عشاء کے بعد کا وقت ہے..... سارے صحابہؓ نے پڑاؤ ڈالا..... تھوڑی دیر قیام کے بعد اماں عائشہؓ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئی ہیں..... قافلہ آرام سے بیدار ہوا..... غلاموں نے سمجھا کہ عائشہؓ کجاوے میں ہیں..... عائشہؓ کا وزن تھوڑا تھا..... غلط فہمی سے کجاوا اٹھایا اور اونٹ پہ رکھا..... قافلہ چلا گیا..... اماں قضائے حاجت سے واپس آئیں..... آدھی رات کا وقت ہے..... چاند کی چاندنی بے شک چمک رہی تھی..... اماں نے دیکھا کہ یہاں پر قافلہ موجود نہیں تو اللہ پڑھا..... اور اسی جگہ قیام کیا جہاں سے قافلہ گیا تھا..... اماں فرماتی ہیں کہ ایک چادر میرے پاس تھی تو آدھی چادر کو میں نے نیچے چھایا اور آدھی کو میں نے اوپر لیا اور آرام کرنے لگی..... صحابہؓ کا طریقہ تھا کہ جب کہیں لشکر جاتا تو ایک صحابیؓ دو میل پیچھے پیدل آتا کہ گری پڑی چیزوں کو اٹھائے..... صفوان بن معطلؓ آئے تو انہوں نے دور سے دیکھا کہ سفید پٹرا ہے..... جب وہ قریب گئے تو انہوں نے کہا کون ہے؟..... لیکن پاؤں کی آہٹ پا کر

اماں نے کپڑا چہرے سے ہٹایا..... پردے کی آیتیں آنے سے پہلے صفوانؓ کہتے ہیں کہ میں اماں کا چہرہ دیکھ چکا تھا..... جب میں نے دیکھا کہ اماں عائشہؓ ہے تو میرے منہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا..... یہ کہا اور اپنی اونٹنی کو نیچے بٹھایا..... اماں فرماتی ہیں کہ صفوانؓ کی زبان سے میں نے صرف انا للہ سنا..... میں اونٹنی پر بیٹھ گئی..... سارا راستہ بیٹھی رہی لیکن صفوانؓ کی زبان سے کوئی لفظ نہ سنا..... دوسرا دن دوپہر کا وقت ہوا پیغمبرؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو قافلے کے ساتھ ہماری اونٹنی مل گئی..... ہم بھی قافلے میں چلے گئے..... دو دن گزر گئے..... تین دن گزر گئے..... رات کو قضائے حاجت کے لئے اماں مدینہ سے باہر جانے لگی تو راستے میں ام مفتاحؓ جو نوکرانی تھی..... اس کا پاؤں پھسلا تو اس نے کہا مفتاحؓ تجھ پہ ہلاکت ہو..... اماں نے فرمایا ام مفتاحؓ!..... تو اپنے بڑے مفتاح کے لئے کیوں بدعا کرتی ہے؟..... تو ام مفتاحؓ نے کہا عائشہؓ..... تو تو بڑی بھولی بھالی ہے..... تجھے پتا نہیں مدینہ میں کھرام مچ چکا ہے..... مدینہ میں قیامت برپا ہے..... منافقوں نے تجھ پر تہمت لگائی ہے کہ صفوانؓ کے ساتھ تیرے تعلقات ٹھیک نہیں ہیں..... جو تہمت لگانے والے ہیں ان میں میرا بیٹا بھی شامل ہے..... اس لئے میں بیٹے پر بدعا کرتی ہوں..... اماں کہتی ہیں کہ مجھے قضائے حاجت بھول گئی..... واپس چلی آئی..... گھر آگئی..... رسول ﷺ کا چہرہ دیکھا..... اماں فرماتی ہیں کہ پیغمبرؐ کی وہ نگاہ مہر و محبت نہ رہی تھی..... رات گزر گئی..... دوسرے دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اپنے گھر چلی جاؤں..... تو حضور ﷺ نے اجازت دے دی..... اماں فرماتی ہیں کہ میں پہلے جب بھی اجازت مانگتی تو حضورؐ پوچھتے عائشہؓ گھر جا کر کیا کرو گی؟..... لیکن آج میں نے اجازت مانگی تو حضورؐ نے پہلی آواز میں اجازت دے دی..... مجھے رونا آگیا کہ پیغمبرؐ کہیں مجھ سے تنگ نہ آگئے ہوں..... میں اپنے گھر چلی گئی..... گھر پہنچی دروازہ کھٹکھٹایا..... دروازہ کھلا..... میرا بوڑھا والد ابو بکرؓ قرآن کی تلاوت کرتا ہے..... مجھے دیکھ کر زار و قطار رونے لگ گیا..... میری ماں رونے لگی..... کہنے لگی عائشہؓ! تیرے دامن پہ داغ آگیا..... مدینہ میں تجھ پر تہمت لگ چکی ہے..... لوگ باتیں کرتے ہیں..... عائشہؓ تو نے کیا کیا؟ عائشہؓ کہتی ہے کہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں..... میں مکان کے پچھلے کمرے

میں چلی گئی..... مصلیٰ بچھایا اور اللہ کے دروازے پہ رونا شروع کر دیا..... میں نے کہا اے اللہ!..... یوسف پہ تہمت لگی تو تین مہینے کے چچے نے صفائی دی تھی..... مریم پہ تہمت لگی تو ایک مہینے کا چہرہ بول اٹھا تھا..... اے اللہ! میں تیرے محمدؐ کی بیوی ہوں..... میں تو محمدؐ کا لباس ہوں..... اے سوا میری صفائی دینے والا کوئی نہیں..... عائشہؓ مصلے پہ رونے لگی..... دو دن گزر گئے..... رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور عائشہؓ کے قریب بیٹھ گئے..... بخاری شریف کے الفاظ ہیں کہ فرمایا اے عائشہؓ! اگر تجھ سے غلطی ہو گئی ہے تو خدا سے معافی مانگ لے میں بھی تیرے ساتھ دعا کروں گا اور تجھے معافی لے دوں گا..... اماں کہتی ہیں کہ میں نے رو کر کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ!..... انما اشکو ابثی و حزنی الی اللہ

میرا غم خدا کے سامنے..... میرے آنسو خدا کے سامنے..... میں تو کسی کے سامنے صفائی نہیں پیش کر سکتی اس لئے کہ میرے معاملے کو اللہ جانتا ہے..... رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے گئے..... آپؐ نے صحابہؓ کا اجلاس بلایا..... مسجد نبویؐ صحابہؓ سے کچھ کھج بھر گئی..... صحابہؓ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں..... ابو بکرؓ رو کر کہتے ہیں..... عائشہؓ! میں تو مدینے کی گلیوں میں آج چلنے کے قابل نہیں رہا..... لوگ انگلیاں اٹھا کے کہتے ہیں کہ یہ عائشہؓ کا باپ ہے جس کے دامن پہ داغ آیا ہے..... حضورؐ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ عائشہؓ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ سلمان فارسیؓ نے فرمایا..... یا رسول اللہ! آپؐ اور تحقیق کر لیں..... بریرہؓ سے پوچھیں جو عائشہؓ کی نوکرانی ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا! اگر عائشہؓ پر تہمت لگ گئی تو عورتوں کی کوئی کمی نہیں عورتیں اور بھی بڑی ہیں۔

آخر میں حضرت عمرؓ سے حضورؐ نے پوچھا..... عمرؓ تیری کیا رائے ہے؟..... تو فاروق اعظمؓ نے فرمایا..... اے اللہ کے نبیؐ! میں تو ایک خلاصے کی بات کرتا ہوں کہ عائشہؓ کا نکاح آپؐ کے ساتھ ہم نے پڑھایا تھا خدا نے پڑھایا تھا۔

حضورؐ نے فرمایا..... عائشہؓ کے ساتھ میرا نکاح عرش پر ہوا تھا خدا نے پڑھایا

تھا۔

فاروق اعظم نے عرض کیا..... کہ عائشہؓ کے ساتھ اگر آپ کا نکاح خدا نے پڑھایا تھا تو پھر خدا اتنا بھولا بھالا نہیں ہے..... جو آپ کے جسم پر گندی مکھی نہیں بیٹھنے دیتا وہ آپ کے بستر پر بھی غلط عورت کو آنے نہیں دے سکتا..... اے اللہ کے نبیؐ..... آپ عائشہ صدیقہؓ کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں۔ حضورؐ نے فرمایا..... جزاک اللہ ابن خطاب..... اے خطاب کے بیٹے تو نے پیغمبرؐ کے دل کی گرانی کو دور کر دیا..... میں معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں..... حضورؐ ابو بکرؓ کے گھر گئے..... فرمایا میں نے عائشہؓ کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا۔ تھوڑی دیر میں وحی آئی..... پیغمبرؐ کے ماتھے پہ پسینے کے قطرے آئے..... وحی کے آثار ختم ہوئے تو حضورؐ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا..... آپؐ نے فرمایا..... ابو بکرؓ تجھے مبارک ہو..... عائشہؓ تجھے مبارک ہو..... قرآن کی سترہ آیتوں نے عائشہؓ کی صفائی دے دی ہے..... اور فرمایا۔

سبحانک هذا بہتان عظیم

عائشہؓ پر بہتان عظیم ہے۔

اور قرآن نے ایک اصول بنادیا کہ۔

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ

لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مُبَرَّثُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ

مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

مجھے بتا..... قرآن جس عائشہؓ کو قیامت کی صبح تک عفت کا مرکز کہے..... اس کو

پاکستان کی سنع کی لولاد..... ثمنی کا چیلہ..... بد معاش..... دجال اور شیطان کہے کہ یہ بازاری

عورت ہے..... اب مجھے بتا..... میں اپنی ماں کی عزت کیلئے..... اسے کتنے کہوں تو کیا کہوں؟

اسے کافر نہ کہوں تو کیا کہوں؟

اسے بد معاش نہ کہوں تو کیا کہوں؟

لاشک جو علیؓ کا منکر ہے وہ بھی کافر ہے..... جو عائشہؓ کا منکر ہے وہ بھی کافر

ہے..... سپاہ صحابہؓ اس کفر کو..... اس دجل کو چوراہے میں ننگا کرنا چاہتی ہے۔

سیاست دانوں! مہنگائی پر جلوس نکالتے ہو۔

پر مٹوں کیلئے تحریک التواء پیش کرتے ہو۔

تمہیں عائشہؓ کی عزت کا کوئی پاس نہیں..... ساجد نقوی کہتا ہے کہ ہمیں کافر کہا جا رہا ہے..... تمہیں کیا کہا جائے؟..... جو عمرؓ کا اور عثمانؓ کا دشمن ہے اس کو مسلمان کہا جائے؟..... تم اتحاد کی بات کرتے ہو..... لاشرقیہ ولا غریبہ..... اسلامیہ اسلامیہ..... کوئی شیعہ سنی میں فرق نہیں..

شیعہ کی مغالطات

لیکن لکھتے یہ ہیں کہ عمر شہابی تھا..... کتاب نہ ہو ہم مجرم ہیں..... کتاب کا نام ہے ”سم مسموم“..... یہ کتاب پاکستان میں موجود ہے..... اس میں لکھا ہے کہ عمرؓ نے آخری دم تک شراب نہیں چھوڑی..... (نعوذ باللہ) غلام حسین نجفی بد معاش نے ”خصائل معاویہ“ میں نعوذ باللہ لکھا ہے کہ عمر زانی تھا..... یہ کتابیں پاکستان میں مفت تقسیم ہو رہی ہیں..... جو نوجوان سپاہ صحابہؓ کے پلیٹ فارم پر آچکے ہیں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ صحابہؓ کا سپاہی بننا اس دور کی سب سے بڑی ضرورت ہے..... صحابہؓ اسلام کی بنیاد ہیں..... کوئی آدمی کہے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں..... تو تیرے پاس قرآن اللہ کا کلام ہونے کی کیا دلیل ہے؟۔ نبیؐ پر قرآن اترا..... صحابہؓ نے دیکھا۔ پیغمبر نے حدیثیں بیان کیں..... صحابہؓ نے سنیں۔

اگر کوئی کہے..... صحابہؓ نعوذ باللہ کافر ہو گئے تھے..... تو آپ بتاؤ..... قرآن قرآن کیسے رہے گا..... حدیث حدیث کیسے رہے گی..... ایران کا لڑیچہ..... ایران کی دولت پاکستان میں تقسیم کی جا رہی ہو..... اسلحہ شیعوں کے امام باڑوں کے لئے تقسیم کیا جا رہا ہو..... میں نے لاہور..... پنڈی اور جھنگ میں بھی ایران کے پاکستانی سفارت خانے پر الزام لگایا ہے کہ ایرانی سفارت خانہ پاکستان میں شیعہ کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے..... اور مولانا حق نواز کے قتل کی سازش میں ایران کا سفارت خانہ ملوث

ہے..... میرے اس الزام کا سفارت خانہ جواب نہیں دے سکا ہے..... وقت آنے پر ہم انشاء اللہ ثبوت فراہم کریں گے..... اگر اس کے بعد بھی ملازموں کو نہ پکڑا گیا تو پھر سپاہ صحابہؓ ان سفارت خانوں کو آگ لگائے گی اور ان کا محاصرہ کرے گی۔

شیعہ کہتے ہیں کہ ہمیں کافر کہا جا رہا ہے..... اگر یہاں کوئی شیعہ کا ایجنٹ ہو تو آج میں اس کی وساطت شیعہ لیڈروں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ..... مولانا حق نواز شہیدؒ نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر شیعہ کے کفر کو پاکستان کی گلیوں اور چوراہوں میں طشت از بام کر دیا ہے..... اور مولانا کی شہادت کے بعد ہماری منزل قریب آچکی ہے..... جو لوگ کل ہمارے موقف کی مخالفت کرتے تھے آج ان کو حق نواز شہیدؒ کے خون نے اپنا موقف سمجھا دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ کافر کافر کا نعرہ کیوں لگاتے ہو؟ ہم اور کیا نعرہ لگائیں۔

ہمارے پاس ٹیلی ویژن ہوتا تو ہم اس میں ایران کا جواب دیتے۔

اخبارات ہوتے تو ان میں جواب دیتے۔

ریڈیو ہوتا تو اس میں جواب دیتے۔

اسلحہ اور ڈالر ہوتے تو ان سے جواب دیتے۔

جب ابو بکرؓ کو کافر لکھ کر پیس پیس ہزار کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے جائیں تو اس

کا جواب میں کیسے دوں؟..... میرے پاس ڈالر نہ ہو..... میرے پاس تیل نہ

ہو..... میرے پاس ریڈیو نہ ہو..... میرے پاس ٹیلی ویژن نہ ہو..... تو پھر

میں اس کفر کو چوکوں میں بنگا کیوں نہ کروں..... بازاروں میں اس کفر کو بنگا کیوں نہ

کروں..... میرا فرض ہے کہ میں دنیا کو بتاؤں کہ کفر علیحدہ ہے..... اسلام علیحدہ

ہے..... شیعہ علیحدہ ہے..... مسلمان علیحدہ ہے۔

شیعہ عیسائیوں سے بڑا کافر ہے..... یہودیوں سے بڑا کافر ہے..... قادیانیوں سے

بڑا کافر ہے۔ اس لئے کہ شیعہ نے لکھا ہے کہ عمر شراہی تھا۔

شیعہ نے لکھا کہ لواطت جائز ہے..... غیر فطری فعل جائز ہے۔

شیعہ نے لکھا کہ عائشہ کی قبر پر امام ممدی کوڑے برسائے گا اور حد جاری کرے گا۔
شیعہ نے لکھا کہ امام ممدی آئے گا تو الف ننگا ہو گا اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کرنے والا محمد رسول اللہ ہو گا۔

شیعو!..... تم روتے ہو کہ ہمیں کافر کہا جاتا ہے..... یاد رکھو اگر خدا نے میری زندگی لکھی تو میں پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں لڑچکر کے ذریعے..... انگریزی..... اردو اور عربی میں پوری دنیا میں تمہارے کفر کو اتانگ کر دوں گا کہ

پاکستانی ڈپٹی کمشنر بھی کہیں گے کہ شیعہ کافر ہے۔

ایس پی بھی کہیں گے شیعہ کافر ہے۔

وزیر بھی کہیں گے شیعہ کافر ہے۔

اسمبلی کا ممبر بھی کہے گا شیعہ کافر ہے۔

ملازم بھی کہے گا شیعہ کافر ہے۔

پاکستان کا ہر چوک..... اسمبلی کے ایوان..... سپریم کورٹ کی عدالت

اور ہائی کورٹ کا کثرا بھی تمہارے کفر کا اعلان کرے گا۔

اگر عائشہؓ کے دوپٹے کیلئے موت آجائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہے

اگر شیعہ غنڈہ گردی پر آکر مجھے قتل کر ڈالے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے.....

کہ میں حق نواز شہید کے قدموں میں جا کر سو جاؤں گا۔

میرے واہ کے دوستو..... موت و حیات کا ایک دن متعین ہے مجھے قتل کی

دھمکیاں مل رہی ہیں..... یاد رکھو!..... حق نواز شہید ہوا تو پورے ملک میں صدا

تمہارے کفر کیلئے گونج اٹھی ہے..... تم مجھے قتل کرو گے تو تمہارا کفر سورج کی طرح ننگا

ہو کر سامنے آئے گا۔ لیکن یاد رکھو!..... جو گولی ہماری طرف آئے گی..... اب وہ

گولی تمہاری طرف بھی آسکتی ہے۔

آپ سپاہ صحابہؓ کے پروگرام کے ساتھ ہیں؟

نوجوان ہوں۔

بڑھے ہوں۔

بزرگ ہوں۔

ایکسٹنژن میں لوگ نہیں مرتے؟

ہسپتالوں میں نہیں مرتے؟

روزانہ ڈکیتیاں نہیں ہوتیں؟

روزانہ سڑکوں پہ لاشیں نہیں بکھرتیں؟

اگر عائشہؓ کے دوپٹے کیلئے موت آجائے تو اس سے بڑی سعادت کیا ہے؟

اس سے بڑی سعادت کوئی ہو سکتی ہے؟

تو پھر آج اللہ کے گھر میں رمضان المبارک میں میرے ساتھ وعدہ کرو کہ جب

تک ہماری زندگی ہے ہم سپاہ صحابہؓ کے مشن پر قائم رہیں گے..... اس پر جان دے دیں

گے..... کھڑے ہو کر وعدہ کریں۔

واہ فیکری کے جوانوں..... صحابہؓ کے لئے..... قرآن کے

لئے..... عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کے لئے..... علی المر تقضیؓ کی حرمت کے لئے

آپ سپاہ صحابہؓ کے ساتھ ہیں؟

مصلحتیں چھوڑ..... اعتدال کا راستہ یہ نہیں ہے کہ صحابہؓ کو بھونکنے والا کتا

بھونکتا رہے..... اور مولوی اور پیر چپ کر کے تسبیح کرتا رہے..... ہم ایسے

اعتدال کو نہیں مانتے۔

وقت بہت زیادہ ہو چکا ہے..... چونکہ میں تھکا ہوا ہوں اور تفصیلی تقریر انشاء اللہ رات

کو انک میں ہوگی۔ اس لئے میں انہیں الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

(عظمت صحابہؓ کا نفرنس)

حق نواز جھنگویؒ کی یادیں

اور مشن جھنگویؒ

ریلوے گراؤنڈ اٹک شہر

16.10.90

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمدؐ سے محبت کی ہے
آج تک ابو بکرؓ و عمرؓ ملزم کی حیثیت سے
عدالت کے کٹہرے میں کھڑے رہے
میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام علماء کرام!

انک کے غیور نوجوانوں اور دوستو!

آج کی یہ کانفرنس سالانہ عظمت صحابہؓ کانفرنس ہے..... اور ہر سال غالباً اسی
16 تاریخ کو اسی مقام پر یہ کانفرنس منعقد ہوتی ہے..... مجھے آج وہ منظر یاد آرہا ہے کہ جب
پچھلے سال اسی وقت..... اسی دن میرے قائد کی آمد آمد تھی..... راستے بند تھے..... پولیس
تعینات تھی..... لیکن وہ نہ رکنے والا..... نہ جھکنے والا قائد پھر اسٹیج پر پہنچ چکا تھا..... اس کی لٹکار
اور یلغار آج بھی کانوں میں گونج رہی ہے۔

میرے بھائیو!..... پاکستان کی یہاں تینتالیس سالہ تاریخ میں جتنی گالیاں صحابہؓ
کودی گئی ہیں..... اتنی گالی

نہ یہودیوں کو دی گئی

نہ عیسائیوں کو دی گئی

نہ سکھوں اور ہندوؤں کو دی گئی۔

یہاں زبان اور قلم سے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو ماں بہن کی گالی دی گئی..... ایک طبقہ صدیق

اکبرؓ کو کافر کہتا رہا۔

فاروق اعظمؓ کو کافر لکھتا رہا۔

اور پاکستان کا سنی بریلوی..... اہل حدیث اور دیوبندی مولوی ابو بکرؒ اور عمرؓ کی صفائی پیش کرتا رہا..... پاکستان کی طویل تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ یہاں کے مقررین اور خطبات کی اکثریت صحابہ کرامؓ کی وکالت کرتی رہی..... ان کے فضائل بیان کرتی رہی..... ان کے کارنامے لوگوں کو بتاتی رہی..... ہماری پرانی روایت یہی ہے..... کہ ابو بکرؒ..... عمرؓ..... عثمانؓ..... عائشہؓ اور حفصہؓ بطور ملزم کے عدالت کے کٹھرے میں کھڑے رہے اور رافضی ان کو بھونکتا رہا۔

کتا بھونکتا رہا۔

سور بھونکتا رہا۔

خنتر بر بھونکتا رہا۔

اور علماء سامنے کھڑے ہو کر ان کی صفائی دیتے رہے..... بیالیس سال تک ہمارا

یہی رویہ رہا۔

حقو از نے آکر لائن تبدیل کر دی

لیکن ایک آدمی اسی آپ کے ملک سے ایسا اٹھا..... جس نے یہ لائن تبدیل کر دی۔ اس نے کہا..... کہ جس جگہ پہ ابو بکرؒ اور عمرؓ کو ملزم کی حیثیت سے کھڑا کیا گیا ہے۔ اسی جگہ پہ رافضی کو کھڑا کیوں نہ کیا جائے۔

اس جگہ پر شیعہ کو کیوں نہ کھڑا کیا جائے۔

اس جگہ پر خمینی کو کیوں نہ کھڑا کیا جائے۔

بیالیس سال تک ابو بکرؒ اور عمرؓ پر الزام لگایا جاتا رہا۔ اور مولوی صفائی دیتا رہا.....

لیکن آج سے چھ سال پہلے سپاہ صحابہؓ کے قائد مولانا حق نواز شہیدؒ نے جب سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی..... تو انہوں نے اسی کٹھرے میں۔

خمینی کو کھڑا کیا۔

عارف الحسینی کو کھڑا کیا۔

صدائے قاروتی حق نواز شہید کی یادیں اور مشن جھجکوی

ساجد نقوی کو کھڑا کیا۔

اس کٹہرے میں پوری دنیا کے کافروں کو کھڑا کر کے کہا کہ.....

تمہیں تو بھی کافر ہے۔

نقوی تو بھی کافر ہے۔

عارف الحسینی تو بھی کافر ہے۔

اور چودہ سو سال سے سارے شیعہ کافر ہیں۔

اب جناب..... وہی کافر..... جو چودہ سو سال سے ابو بکرؓ کو کافر کہتا تھا..... جب اس

پر کٹر آیا تو وہ صفائی دینے لگا..... پہلے ابو بکرؓ کی صفائی مولوی دیتا تھا..... اب شیعہ خود اپنی

صفائی دینے لگا۔

حق نواز نے کہا..... ادا چکے..... او کافر.....

تو کون ہوتا ہے عائشہؓ پر الزام لگانے والا۔

تو کون ہوتا ہے ابو بکرؓ کا ایمان پوچھنے والا۔

تو کون ہوتا ہے عمرؓ کا ایمان پوچھنے والا۔

آ..... کٹہرے میں تجھے کھڑا کر کے میں چیلنج کروں گا..... کہ

تو بھی کافر

تیرا باپ بھی کافر

تو بھی لعنتی

تیرا باپ بھی لعنتی

اب جناب..... جب حق نواز نے اس لائن کو تبدیل کیا..... اور ملزم شیعہ کو بتایا

کہ شیعہ تم سے بڑا کافر

نہ عیسائی ہے

نہ یہودی ہے

نہ ہندو ہے

نہ پار کیا ہے

نہ مجوسی ہے

تم سے بڑا کافر کوئی نہیں..... جب یہ لائن تبدیل ہو گئی..... تو پورے ملک میں
مہلبلی مچ گئی..... پورے ملک میں کھرام مچ گیا۔

عدالتوں میں ججوں نے کہا کہ یہ فرقہ واریت ہے۔

ڈپٹی کمشنروں نے کہا فرقہ واریت ہے۔

ایس پی نے کہا کہ یہ لڑائی ہے۔

راستہ روکا..... حق نواز کا راستہ روکا..... حق نواز کا جرم یہ تھا..... کہ اس نے

عدالت کے کٹہرے میں شیعہ کو کھڑا کیا تھا۔

عدالت کے کٹہرے میں کافر کو کھڑا کیا تھا۔

عدالت کے کٹہرے میں بد معاش کو کھڑا کر کے ننگا کر کے بتایا تھا۔

اودنیا کے لوگو!

صدیق کا ایمان پوچھنے والو!

عمر کا ایمان پوچھنے والو!

شیعہ کل بھی کافر تھا..... شیعہ آج بھی کافر ہے۔

حق و صداقت کی آواز بلند کرنے والا حق نواز چلا گیا

یہ لائن تبدیل ہوئی تو کھرام مچ گیا..... سفید داڑھیوں والے میرے بزرگ

راستے میں کھڑے ہو گئے..... انہوں نے کہا کہ یہ تلخ راستہ ہے..... حق نواز نے کہا کہ یہ تلخ

راستہ ہے لیکن میں صدیق کو گالی برداشت نہیں کر سکتا۔

راستہ کیسا تلخ ہے؟

جیلوں کا راستہ ہے..... اس نے کہا کہ میں جیل جاؤں گا۔

ہتھکڑی کا راستہ ہے..... اس نے کہا کہ پہنوں گا۔

بیڑی کا راستہ ہے..... اس نے کہا پہنوں گا۔

داخلہ بندیوں کا راستہ ہے..... اس نے کہا داخلہ ہندیاں قبول کروں گا۔
اور اسے کہا گیا کہ اس راستے میں جان جائے گی..... اس نے کہا قبول کروں گا۔
اسی سٹیج پر ایک سال پہلے..... مجھے خدا نہ بھلائے..... کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ آج
اسی جگہ پہ میرا قائد آنے والا ہے..... اور جب ایک سال کے وقفے کو میں تسلیم کروں گا..... تو
پھر مجھے نظر آئے گا کہ وہ حق و صداقت کی آواز کو منفرد انداز سے بلند کرنے والا دنیا سے چلا گیا
..... اور پھر مجھے کہنا پڑے گا کہ.....

کئی دماغوں کا ایک انساں میں سوچتا ہوں کہاں گیا ہے
قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے زباں کا زور بیاں گیا ہے
اتر گئے کئی منزلوں کے چہرے میرا کیا کارواں گیا ہے
مگر تیری مرگ ناگماں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
یہ کون اٹھا کر دھرو کعبہ شکستہ دل خستہ گام پہنچے
جھکا کے دلوں کے پرچم خواص پہنچے عوام پہنچے
تیری لحد پہ خدا کی رحمت تیری لحد پہ سلام پہنچے
مگر تیری مرگ ناگماں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
اور پھر مجھے یہ بھی کہنے دیجئے کہ.....

تو میرے خوابیدہ آنسوؤں کو اے مرنے والے جگا چکا ہے
زمین کے تاروں سے ایک تارہ فلک کے تاروں میں جا چکا ہے
مگر تیری مرگ ناگماں کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے
میں نے حق نواز جیسا جری انسان نہیں دیکھا

میں آج آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کی بیالیس سالہ تاریخ میں ایک عالم ہٹاؤ
..... اعتراف عظمت کے باوجود..... جس پر تین سو مقدمے تقریر کے قائم کئے گئے ہوں
..... حق نواز کے علاوہ..... جس کا داخلہ چھ سو مرتبہ ضلعوں میں بند کر دیا گیا ہو..... ریکارڈ
موجود ہے..... داخلہ بندیوں کے کاغذ موجود ہیں..... ایک آدمی ہٹاؤ..... عالم ہو اور اس پر تین

قتل کے مقدمے قائم کئے گئے ہوں..... تین مرتبہ قاتلانہ حملہ ہو..... 15 فروری کو اطلاع ملتی ہے کہ 25 تاریخ سے پہلے تجھے دنیا سے رخصت کر دیا جائے گا..... 15 کو اطلاع ملی اور وہ 16 کو پھر اسی بد معاش کو کافر کہتا ہے..... سترہ کو پھر لٹکارتا ہے..... اور 18 تاریخ کو اس نے اپنی زندگی کی آخری تقریر کی ہے۔ فیروزہ ضلع رحیم یار خان میں..... وہ تقریر سنو..... وہ تقریر بتاتی ہے کہ حق نواز شہادت کے قریب پہنچ چکا ہے..... اس کے بعد شہادت سے دو دن پہلے لاہور میں ایک مکان میں قیام کیا ہے..... تھوڑی دیر کے بعد فون آیا کہ مولانا حق نواز یہاں موجود ہیں؟ حالانکہ اس گھر کا کسی کو پتہ نہ تھا..... مولانا ایثار القاسمی ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں مولانا نہیں..... مولانا حق نواز دوسری جگہ پہنچے..... تھوڑی دیر بعد وہاں فون آیا کہ مولانا یہاں پہنچے یا نہیں پہنچے..... انہوں نے کہا کہ مولانا یہاں موجود نہیں..... اتنی بات سنی تو مولانا حق نواز نے کہا کہ یار چھوڑو یہ بات نہ کہو..... کہہ دو یہاں موجود ہے..... دروازے کھول دو..... جب سر پہ آگئی ہے تو کون ٹال سکتا ہے۔

میرے بھائیو! میں نے حق نواز کو اتنا قریب سے دیکھا تھا کہ شاید اتنا قریب سے ان کے معاصرین میں سے کسی نے نہیں دیکھا..... میں طالب علمی سے شہادت سے تین دن پہلے تک ان کے ساتھ رہا ہوں..... میں نے ایسا جری انسان نہیں دیکھا..... میں کبھی کبھی حیران ہوتا تھا کہ سب لوگ مخالف ہو گئے..... سب دشمن ہو گئے..... سب سدراہ ہیں..... لیکن اس کے عزم و استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا..... میں ان سے کہتا تھا کہ ہم تھوڑی سی نرمی کر لیں..... کچھ حکمت عملی کی بات کر لیں..... حق نواز کہتا تھا..... ضیاء الرحمن! جس جگہ پر میں پہنچ چکا ہوں موت آئے گی تو مجھے ہٹائے گی۔..... میں پیچھے نہیں ہٹوں گا..... اور میں نے مولانا حق نواز سے کہا تھا کہ دیکھئے! اس وقت ہمارے اپنے لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں..... تو میرا قائد مجھے کہتا تھا کہ ضیاء الرحمن اگر میں مخلص ہوا..... اگر میری جدوجہد صرف خدا کے لئے ہوئی تو کامیاب ہوگی..... میں مر گیا تب بھی کامیاب ہوگی..... اور اگر میرے اندر نمود و نمائش ہوگی تو پھر مجھے ویسے ہی ختم ہو جانا چاہئے۔ میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ پاکستان میں حق نواز شہید کا پیغام اس وقت کہاں تک پہنچ چکا

ہے..... میں اس دفعہ حج پر گیا تو میں نے مکہ مکرمہ میں سینکڑوں نوجوان دیکھے..... حق نواز کا نام آتا ہے تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگ جاتے ہیں..... امام کعبہ نے مجھے کہا کہ ایسا آدمی ہم نے بھی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔

امام کعبہ کہتا ہے کہ میں نے حق نواز کا چہرہ نہیں دیکھا..... لیکن اتنے عمرے اور طواف کسی عالم کے لئے نہیں کئے گئے..... جتنے حق نواز کے لئے کئے گئے۔

مولانا حق نواز کو میانوالی جیل سے رہائی کے بعد ایک لڑکے نے..... جس کا نام میں یہاں نہیں لینا چاہتا..... اس نے ٹکٹ دیا..... پیسے دیئے کہ آپ عمرے پر آئیں..... حق نواز شہید نے کہا کہ کیسے آؤں..... ابو بکرؓ اور عمرؓ کے روضے پر کیسے جاؤں؟

اس ملک میں ابو بکرؓ کو ماں بہن کی گالی دی گئی اور میں ابو بکرؓ کے روضے پر جاؤں.....؟ کیسے ہوگا!

اور میں اس مرتبہ رسول اللہؐ کے روضے پر سلام کے لئے پیش ہوا..... میں نے سلام پڑھا۔ ابو بکرؓ کے روضے پر آیا میری چیخیں نکل گئیں..... میرے دل میں خیال آیا..... اے اللہ!..... تیری کیا تقسیم ہے؟ دو دفعہ قائد حق نواز کو ٹکٹ آیا لیکن وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے روضے پر نہیں آسکا۔

جس کی وکالت کرتا رہا۔

جس کی وکالت کے جرم میں اسے ذبح کر دیا گیا۔

جس کی وکالت کے جرم میں اسے شہید کر دیا گیا۔

میں مسجد نبویؐ سے باہر نکلا۔ ایک کار کھڑی ہے..... میں قریب سے گزرا تو اس گاڑی میں حق نواز کی کیسٹ چل رہی ہے..... میرا قائد فاروق اعظمؓ کی شان بیان کر رہا تھا..... فاروق اعظمؓ کا مزار سامنے تھا..... عمرؓ کی شان بیان ہو رہی تھی۔

میرے بھائیو! میرے قائد حق نواز شہیدؓ نے ایک راستہ متعین کیا ہے..... اس راستے پر چل کر انشاء اللہ رافضیت کا جنازہ نکال دیا جائے گا..... اور دنیا کی کوئی طاقت اس سے ہمیں روک نہیں سکتی۔

ایک کے غیور سنیوں!

مجھے جس طرح ضلع اٹک میں علامہ بشیر چشتی..... حافظ صدیق اور ان کے معاونین جیسے رفقاء میسر آئے ہیں..... اگر پاکستان کے ہر ضلع میں ایسے ہی دو چار چشتی اور حافظ صدیق مجھے میا ہو جائیں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ صرف تین مہینے میں رافضیت پاکستان چھوڑ کر اپراں چلے جائے۔

ہم نے عہد کیا ہے کہ 27 اکتوبر کے بعد سپاہ صحابہ کا دائرہ وسیع کر کے اس میں پاکستان کے تمام گدی نشینوں کو پاکستان کے تمام شیخ الحدیثوں کو پاکستان کے تمام مقررین کو

بلا تفریق اہل حدیث..... بریلوی..... دیوبندی..... تمام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے پاکستان میں رافضیت کا جنازہ نکالنے کے لئے متحد کیا جائے گا۔ اور آج میں اٹک کے اس جلسے میں شیعہ کو وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ شیعو!..... 27 اکتوبر کے بعد جو اسمبلی پاکستان میں قائم ہوگی۔ اس اسمبلی میں ایثار القاسمی تمہارے کفر کی قرارداد پیش کرے گا۔

میرے بھائیو! مجھے سرگودھا میں ایک اخبار نویس نے پوچھا..... کہ قومی اسمبلی میں آپ شیعہ کے کفر کی قرارداد کیسے پیش کریں گے؟ میں نے کہا کہ مولانا مفتی محمودؒ نے 1974ء میں قادیانیوں کے کفر کی قرارداد پیش کی تو کھلبلی مچ گئی..... لیکن

مولانا شاہ احمد نورانی

مولانا معین الدین لکھنوی

اور پاکستان کے تمام علماء کی جدوجہد سے مفتی محمودؒ کی قرارداد کے بعد مرزا ناصر کو طلب کیا گیا..... مناظرہ ہوا..... مناظرے میں وہ ناکام ہوا..... تو دلی خان اور بھٹو جیسے لادین سیاستدانوں نے بھی قادیانیت کے کفر پر دستخط کئے..... اور 1974ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا..... 90 سال کا مسئلہ اسمبلی میں چند دنوں میں حل ہو گیا۔

تم نالیوں اور فیکٹریوں کیلئے لڑتے ہو سپاہ صحابہؓ

تمہیں صحابہؓ کیلئے لڑنے کی دعوت دیتی ہے

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان میں خمینی کی وہ کتاب چھپ چکی ہے..... جس کا نام ”تحریر الویلہ“ ہے۔

جس میں خمینی نے کہا کہ..... تم کس محمدؐ کی بات کرتے ہو جو اپنی زندگی میں کبھی کامیاب ہی نہیں ہوا۔

خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“

خمینی کی کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“

خمینی کی کتاب ”صحیفہ نور“

خمینی کی کتاب ”صحیفہ انقلاب“

خمینی کی کتاب ”توضیح الوسائل“

اور اس کے علاوہ خمینی کی ستر کتابیں..... جو آج تک ایران میں تیرہ زبانوں میں چھپی تھیں..... وہ کتابیں سپاہ صحابہؓ نے منگوالی ہیں..... صرف اس لئے کہ 24 اکتوبر کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں خمینی کا وہ تمام کفریہ لڑچر اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

میرے بھائیو! سپاہ صحابہؓ اس کفر کو آئینی طور پر منوائے گی..... سپاہ صحابہؓ خمینی کے کفر کا بل پیش کرے گی۔

تم نالیوں کے لئے جھگڑتے ہو۔

فیکٹریوں کے آرڈینیسوں کے لئے جھگڑتے ہو۔

سڑکیں بنانے کے لئے بل پیش کرتے ہو۔

اور پاکستان میں مختلف محکموں کے لئے قانون بنانا چاہتے ہو..... لیکن سپاہ صحابہؓ یہ چاہتی ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں شیعہ کے کفر کی قرارداد پیش کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے

لئے رافضیت کو نیست و نابود کر دیا جائے۔

سپاہ صحابہؓ سیت کے جائز حقوق مانگتی ہے

میرے بھائیو! اس وقت پورے پاکستان میں 54 شیعہ قومی اسمبلی کا الیکشن لڑ رہے ہیں..... اس کے ساتھ 27 صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن لڑ رہے ہیں..... سپاہ صحابہؓ نے ان تمام کے مقابلے میں سنی امیدواروں کی حمایت کا اعلان کیا ہے..... یاد رکھئے! سپاہ صحابہؓ اور تحریک نفاذ خلافت راشدہ چاہتی ہے کہ پاکستان میں کسی شیعہ کو یہ حق نہیں پہنچتا..... کہ پاکستان کی کسی اسمبلی میں جائے.....

ایران میں 35 فیصد سنی ہے..... لیکن
ایران کی پارلیمنٹ میں کوئی سنی نہیں جاسکتا۔
سنی وزیر نہیں بن سکتا۔
وزیر اعظم نہیں بن سکتا۔
مشیر نہیں بن سکتا۔

حتیٰ کہ ایران کے سولہ سوبلدیاتی ادارے ہیں لیکن کسی بھی بلدیہ کے ادارے کا چیئرمین سنی نہیں بن سکتا..... جبکہ وہاں پونے دو کروڑ سنی رہتے ہیں..... ایران کی کل آبادی پونے پانچ کروڑ ہے..... لیکن پونے دو کروڑ سنیوں کے لئے نہ پارلیمنٹ کی ممبری..... نہ مشیری..... نہ سفارت..... نہ ہائی کورٹ کی ججی..... نہ وزارت..... نہ وزارت عظمیٰ..... نہ صدارت..... یہ ایران کا وہ آئین ہے جس کو 1983ء میں خمینی نے پاس کیا تھا..... لیکن پاکستان میں پچھلی حکومت کے دور میں.....

بیالیں قومی اسمبلی کے ممبر شیعہ تھے۔
تراسی صوبائی اسمبلیوں کے ممبر شیعہ تھے۔
سیکرٹری داخلہ ایس کے محمود شیعہ تھا۔
سیکرٹری دفاع جس کے پاس ساڑھے سات لاکھ پاکستانی فوج ہے وہ شیعہ تھا۔
سیکرٹری ایجوکیشن مسٹر قربان علی شیعہ تھا۔

بیکریٹری ڈیو پلینٹ اتھارٹی مسٹر کاظمی شیعہ تھا۔
 پاکستان کے ۹۵ ڈپٹی کمشنروں میں ستائیس ڈی سی شیعہ تھے۔
 ۱۹۵۵ ایس پی اوز میں ۱۳۶ ایس پی شیعہ تھے۔
 کیوں..... پاکستان سنیوں کا ملک ہے۔
 سنیوں کا چہ ایف اے پاس کرے تو کلرک بنے۔
 ایف اے پاس کرے تو سپاہی بنے۔
 ایف اے پاس کرے تو چپڑا سی بنے۔
 لیکن شیعہ کا چہ ایف اے پاس کر کے نائب تحصیلدار کیوں لگے؟
 اے ایس آئی کیوں لگے؟

ہر محکمے میں سنیوں پر ظلم کرنے والو!..... سپاہ صحابہؓ سیت کے حقوق تم سے چھین کر رہے گی..... سپاہ صحابہؓ اس بد معاشی کو..... اس عیاشی کو ختم کر کے سیت کا غلبہ قائم کر کے رہے گی.....

سنیوں کا چہ ریڑھی لگائے۔

سنیوں کا چہ چھابڑی لگائے۔

سنیوں کا چہ کلرک بنے۔

اور شیعہ ایس پی ہو۔

شیعہ ڈی سی ہو۔

شیعہ کمشنر ہو۔

کیوں؟ سپاہ صحابہؓ اس بد معاشی کو مٹانے کے لئے اور شیعہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرے گی۔

اس مشن کیلئے تختہ دار پر چڑھ سکتا ہوں

اسی اسٹیج پر..... جس پر ایک سال پہلے میرے قائد نے جس عزم کا اظہار کیا تھا.....
 آج میں بھی اسی عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ حق نواز کے اسی مشن کی تکمیل کے لئے.....

جھکری پن سکتا ہوں۔

بڑی پن سکتا ہوں۔

تختہ دار پر چڑھ سکتا ہوں۔

بچے یتیم کر سکتا ہوں۔

بیوی کو بیوہ کر سکتا ہوں۔

میری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔

لیکن..... حق نواز کے مشن سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

میں آپ سے پھر کہنا چاہتا ہوں کہ.....

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا

میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

دوسری انٹرنیشنل
دفاع صحابہؓ و حق نواز شہیدؒ کا نفرنس
اسلام آباد

02-06-1991

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اک اک آیت قرآن کی تلاوت کرنا

جان پر کھیل کر اظہارِ صداقت کرنا

جھگ والے نے بتایا بزبانِ جرأت

زندگی کیا ہے؟ تمنائے شہادت کرنا

اس نے جو لفظ سرسبز صحرا لکھا

مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا

اس نے ایماں سے چمکتی ہوئی پیشانی پر

خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

سپاہ صحابہؓ اہل سنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتی ہے

برادران محترم!

انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس کا یہ تاریخ ساز اجتماع اسلام آباد پاکستان کے

دارالحکومت میں منعقد ہو رہا ہے..... اس عظیم اجتماع میں پاکستان کے نامور خطباء اور

مشائخ نے آپ کے سامنے خطاب کیلئے..... ابھی میرے بعد مکہ مکرمہ کی علمی شخصیت

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دعائیہ کلمات سے اور خطبہٴ صدارت سے اختتام فرمائیں

گے..... آپ حضرات نے انتہائی صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرے دو تین اہم

فیصلوں کا اعلان سنتا ہے۔

میرے بھائیو!..... میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا ہوں..... آپ

کو معلوم ہے..... مولانا حق نواز جھٹکوی کو شہید ہوئے ایک سال سے زیادہ عرصہ

گزر چکا ہے..... سپاہ صحابہؓ نے منزل بہ منزل ترقی کی ہے..... سپاہ صحابہؓ، پاکستان

کی وہ جماعت ہے جس نے دیوبندی..... بریلوی اور الحمدیث کے تنازعات کو ختم کر کے

تمام اہل سنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا ہے..... میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ اس ملک کی نمائندہ سنی تنظیم ہے۔

سپاہ صحابہؓ حکومت سے کوئی بھیک نہیں مانگتی۔

سپاہ صحابہؓ حکومت سے کوئی بے جا مطالبات نہیں کرنا چاہتی۔

سپاہ صحابہؓ صرف یہ چاہتی ہے کہ ایران میں چالیس فیصد اہل سنت ہیں.....

لیکن دس لاکھ کی تہران کی آبادی میں ایک مسجد بنانے کی بھی سنیوں کو اجازت نہیں

ہے..... ایران میں پونے پانچ کروڑ آبادی ہے..... جس میں کل آبادی سنیوں کی

پونے دو کروڑ ہے..... پونے دو کروڑ کی مسلمان آبادی یعنی سنی آبادی کیلئے۔

نہ کوئی وزارت ہے۔

نہ سفارت ہے۔

نہ کوئی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کا عہدہ ہے۔

پارلیمنٹ کی ممبری بھی نہیں۔

حتیٰ کہ بلدیاتی ادارے کا کوئی ممبر اور چیئر مین بھی پورے ایران میں سنی نہیں بن

سکتا۔

ملک اسلام کیلئے بنا... لیکن... چھپن... باسٹھ.

تہتر. تین دستور بنے اور اسلام نہیں آیا

میرے بھائیو!..... ایران کے دستور کی شق نمبر 12 میں درج ہے کہ ایران

کا صدر..... وزیراعظم..... وزراء..... سفراء اور ہائی کورٹ کے جج شیعہ اثنا

ع عشری ہوں گے..... اگر ایران کے دستور میں یہ بات شامل ہو سکتی ہے تو پاکستان کے

دستور میں یہ بات کیوں شامل نہیں ہو سکتی..... جبکہ یہ ملک اسلام کی بنیاد پر بنا

ہے..... اسلام کے نظریے پر مبنی ہے..... اس پاکستان کے لئے..... صرف
اسلام نافذ کرنے کے لئے لاکھوں انسان جانیں دے چکے ہیں۔ تینتالیس (43) سال
ہو چکے اس ملک کو قائم ہوئے..... اسلام کے نام پر بنا۔

چھپن کا دستور بنا..... نام اسلام کا لیا گیا..... اسلام نہیں آیا۔

باشٹھ کا دستور بنا..... نام اسلام کا لیا گیا..... اسلام نہیں آیا۔

تہتر کا آئین بنا..... پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار پایا۔ اسلام نہیں آیا۔

جنرل ضیاء اس ملک میں اقتدار پہ آئے..... زکوٰۃ آرڈیننس جاری

کیا گیا..... صلوٰۃ آرڈیننس جاری کیا گیا..... لیکن اس ملک میں اسلام نہیں آیا۔

نواز شریف آئے..... شریعت بل کی بنیاد پر آئے..... پانچ مہینے

ہو گئے..... شریعت کو چاہنے کے باوجود..... نماز پڑھنے کے

باوجود..... اسلام نہیں آیا۔

سپاہ صحابہؓ کہتی ہے دستور، اسلام، امریکہ سے نہیں صدیق و عمرؓ سے مانگو

میں سوال کرنا چاہتا ہوں..... کہ

اسلام چاہتے ہو..... اسلام نہیں آتا۔

اسلام مانتے ہو..... اسلام نہیں آتا۔

اسلام بلاتے ہو..... اسلام نہیں آتا۔

اسلام کیلئے حکومت لیتے ہو..... اسلام نہیں آتا۔

تحریکیں چلاتے ہو..... اسلام نہیں آتا۔

اس لئے نہیں آتا..... کہ

آئین چھپن کا بنایا..... دستور میں اسلام لکھا اور دستور فرانس سے مانگا۔

باشٹھ کا دستور بنایا..... دستور میں اسلام لکھا اور جائزہ طانیہ سے مانگا۔

تہتر کا آئین بنایا..... آئین میں اسلام لکھا اور دستور امریکہ سے مانگا۔

سپاہ صحابہؓ کہتی ہے کہ اسلام کی بات کرتے ہو تو.....

تم فرانس کے پاس نہ جاؤ۔

تم روس کے پاس نہ جاؤ۔

تم امریکہ کے پاس نہ جاؤ۔

برطانیہ میں نہ جاؤ..... اسلام کا نام لو..... اور.....

اسلام صدیقؑ سے مانگو۔

اسلام عمرؓ سے مانگو۔

اسلام عثمانؓ سے مانگو۔

اسلام علیؓ سے مانگو۔

اسلام معاویہؓ سے مانگو۔

تم فرانس کی پارلیمانی جمہوریت کے لئے اور امریکہ کے ابراہم لنکن کی مغربی جمہوریت کیلئے قانون بناتے ہو۔ تم دوسروں کے گھروں کے چھہ ہوئے چراغ سے روشنی لیتے ہو..... تمہیں خلافت راشدہ کا چڑھتا ہوا سورج نظر کیوں نہیں آتا؟

سپاہ صحابہؓ تمہیں صدیقؑ کے دروازے پر لائیگی

میرے بھائیو!..... پاکستان کے مولویو..... پیرو.....

چوہدریو..... بریلویو..... دیوبندیو..... اور میں صرف نواز شریف سے نہیں..... یہ انٹرنیشنل کانفرنس ہے..... میں تینتالیس اسلامی ملکوں کے سربراہوں سے کہتا ہوں کہ بات قرآن کی کرتے ہو..... قرآن نافذ کیوں نہیں ہوتا؟..... اس لئے کہ

قرآن کی بات کر کے تم صدیقؑ کے دروازے پر نہیں جاتے۔

قرآن کی بات کر کے تم عمرؓ کے دروازے پر نہیں جاتے۔

قرآن کی بات کر کے تم عثمانؓ کے دروازے پہ نہیں جاتے۔

سپاہ صحابہؓ کہتی ہے کہ قرآن کی بالادستی کہتے ہو..... قرآن کو سپریم لاء تسلیم کرتے ہو تو پھر اس قرآن کو جس کو صدیقؑ نے سب سے پہلے اس زمین کے سینے پہ نافذ کیا تھا..... اس صدیقؑ سے پوچھو کہ اسلام تو کیسے لایا تھا؟.....

عمرؓ سے پوچھو تم نے بائیس لاکھ مربع میل پہ اسلام کیسے نافذ کیا تھا؟
قیصر و کسریٰ کے ٹکڑے کیسے کئے تھے؟
انطاکیہ فتح کیسے کیا تھا؟

عثمانؓ سے پوچھو کہ تم نے چوالیس لاکھ مربع میل کیسے فتح کیا تھا؟
معاویہؓ سے پوچھو کہ تیری فوجیں شام سے چلی تھیں..... درہ خیبر پر پہنچی تھیں..... روس اور افغانستان کو فتح کر کے پشاور میں کیسے پہنچی تھیں؟
اگر معاویہؓ سے تم پوچھتے تو پھر یقیناً پاکستان کی فوج امریکہ تک پہنچ جاتی.....
برطانیہ تک پہنچ جاتی۔

نواز شریف!..... سپاہ صحابہؓ قرآن کی بالادستی کے اعلان کے بعد تمہیں فرانس نہیں جانے دے گی..... امریکہ نہیں جانے دے گی..... تمہیں قرآن کی بالادستی کے بعد.....

صدیقؑ کے دروازے پہ لائے گی۔

عمرؓ کے دروازے پہ لائے گی۔

عثمانؓ کے دروازے پہ لائے گی۔

عیسائی صدیق کے دروازے پر جانے سے منع نہیں کرتا لیکن....

اور سپاہ صحابہؓ شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟

اس لئے کہ عیسائی صدیقؑ کے دروازے پہ جانے سے نہیں روکتا۔

یہودی نہیں روکتا۔

سکھ نہیں روکتا۔

ایڈورڈ کمین کہتا ہے کہ عمرؓ کا نظام لاؤ۔

شاستری کہتا تھا عمرؓ کا نظام لاؤ۔

برٹاؤ شاہ کہتا تھا عمرؓ کا نظام لاؤ۔

لارڈ میکالے نے کہا تھا کہ عمرؓ کا نظام بہت اچھا ہے۔

عیسائی..... یہودی اور سکھ عمرؓ کے نظام کی بات کرتے ہیں..... اور

شیعہ کہتا ہے کہ جس ابو بکرؓ نے..... جس عمرؓ نے محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے کے

بعد..... محمدؐ کے اسلام کو زمین پر نافذ کیا تھا..... وہ صدیقؓ تو کافر تھا..... وہ

عمرؓ تو کافر تھا..... وہ عثمانؓ تو کافر تھا (نعوذ باللہ)

لوگ کہتے ہیں تم۔

کافر کافر عیسائی کافر کیوں نہیں کہتے؟

کافر کافر یہودی کافر کیوں نہیں کہتے؟

کافر کافر سکھ کافر کیوں نہیں کہتے؟

اس لئے نہیں کہتا..... کہ

کبھی عیسائی نے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہا۔

کبھی یہودی نے اپنے آپ کو اسلام کا علم بردار نہیں کہا۔

کبھی سکھ نے اپنے آپ کو اسلام کا علم بردار نہیں کہا۔

ہاں! عیسائی اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور عیسائیت پھیلاتا تو ہم اس کے خلاف جہاد

کرتے..... یہودی اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور یہودیت پھیلاتا..... ہم اس کے خلاف بھی

جہاد کرتے۔

صدیقؓ کا دفاع مجھ پر فرض ہے

11 فروری 1979ء کو خمینی کے انقلاب کے بعد خود خمینی نے کہا کہ میں اسلام کا علم بردار

ہوں۔

جبکہ اسلام وہ ہے..... جی.....

صدیقؓ سے آیا ہے۔

عمرؓ سے آیا ہے۔
 عثمانؓ سے آیا ہے۔
 لیکن خیمہ نے اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہنے کے بعد کہا..... کہ
 ابو بکرؓ تو کافر تھا۔
 عمرؓ تو کافر تھا۔
 عثمانؓ تو کافر تھا۔
 معادیہؓ تو کافر تھا۔
 عائشہؓ تو کافرہ تھی۔
 نعوذ باللہ جس وقت خیمہ نے یہ کفر بکا..... تو پھر مجھ پر فرض ہے کہ۔
 میری منزل اسلام ہے۔
 میری منزل مدینہ ہے۔
 میری منزل کعبہ ہے۔
 میری منزل صدیقؓ ہے۔
 لیکن صدیقؓ کے راستے میں جو رکاوٹ ہے اسے ٹھوکر سے اڑا دوں..... جو
 رکاوٹ ہے
 اسے توڑ ڈالوں..... یہ رکاوٹ توڑنے کے لئے
 ہتھکڑی پہننا پڑتی ہے..... پس لوں گا۔
 تختہ دار پر چڑھنا پڑتا ہے..... چڑھ جاؤں گا۔
 حق نواز مدینے کی طرف چلا تھا..... صدیق کی طرف چلا تھا..... اس
 نے دیکھا کہ رکاوٹ خیمہ ہے..... وہ ٹکرا گیا..... اس نے دیکھا رکاوٹ شیعہ
 ہے..... وہ ٹکرا گیا..... شیعہ ہو گیا..... ایثار القاسمی آیا..... وہ بھی شیعہ
 ہو گیا..... آج ضیاء الرحمن فاروقی اسی جگہ پر کھڑا ہے جہاں حق نواز نے کھڑا
 کیا تھا..... بلکہ وہ منزل عبور کر کے کچھ آگے چلا ہے..... اسی قائد کے خون کی

برکت سے چلا ہے..... رکاوٹ دور ہوتی چلی جا رہی ہے..... مسلمانوں.....
تم نے دیکھا نہیں..... میرا قائد زندگی میں اسلام آباد میں داخل نہیں
ہو سکتا تھا..... آج ہم پاکستان کے دل میں کھڑے ہو کر ایران کے سینے پہ موگ دل
رہے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ سعیت کی محافظ ہے

میرے بھائیو!..... ایران میں چالیس فیصد سنی ہے..... لیکن ان کے
لئے کوئی حق نہیں..... کوئی رعایت نہیں..... اور پاکستان کا ڈھائی فیصد شیعہ ہر گلی
میں امام بڑھ مانگے..... ہر بستی میں ایمان بگاڑہ مانگے..... ہر شہر میں نمائندگی
مانگے۔

شیعو!..... یہ ملک تمہارے باپ کا نہیں ہے؟
اسلام آباد کے سیکریٹریٹ میں بیٹھنے والے سرکاری ملازمو!..... سنی
ملازمو!..... سپاہ صحابہؓ تمہاری محافظ بن کر
تمہاری وارث بن کر۔

تمہاری چوکیدار بن کر میدان میں اتر آئی ہے..... تم نے دیکھا نہیں کہ ہم
اسلام آباد کے آہارہ چوک میں پہنچ چکے ہیں..... سیکریٹریٹ کا فاصلہ تھوڑا سا رہ گیا ہے۔
ایران آستین کا سانپ ہے

ایران آستین کا سانپ

آج یہ میرے سامنے بیس ملکوں کے نمائندے ہیں..... بیس ملکوں کے
ذرائع ابلاغ کے نمائندے نوٹ کر لیں..... میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان سنی
اکثریت کا ملک ہے..... اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ خمینی کا محمدؐ کے اسلام سے کوئی تعلق
نہیں۔

امریکہ کے جارح ہش۔

فرانس کے صدر۔

انڈیا کے چندر شیکر اور پوری دنیا کے غیر مسلم حکمرانوں!..... خمینی بھی تمہاری طرح کا کافر تھا..... ہم جارج بش کے خلاف جلسہ نہیں کرتے..... گورباچوف کے خلاف نہیں کرتے..... اس لئے کہ وہ کافر ہیں منافق نہیں ہیں..... خمینی کا جانشین خامنہ ای اعلان کر دے کہ ہمارا انقلاب شیعہ کا انقلاب ہے..... تو ہم سمجھ لیں گے کہ جس طرح 1917ء میں بش شیر کمیونسٹ انقلاب آیا تھا اسی طرح کا یہ ایک شیعہ انقلاب ہے..... چلو شیعہ انقلاب بھی آسکتا ہے..... کمیونسٹ انقلاب بھی آسکتا ہے۔

لیکن اگر ایرانیو!..... شیعو!..... تم ایرانی انقلاب کو اسلام کا انقلاب کہو گے تو ہم تمہارے ساتھ ٹکرائیں گے۔

اسلام آباد کے افسر..... یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔
بی بی سی کے نمائندو!

وائس آف امریکا اور وائس آف جرمنی کے نمائندو!

امریکن ٹیلی ویژن کے نمائندو!

آؤ دیکھو!..... یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ہے..... ”کشف الاسرار“ کتاب کا نام ہے..... اس کتاب کے 119 صفحے پہ خمینی نے ایک کفر بکا ہے..... جس کفر کی وجہ سے خمینی کا پوری دنیائے اسلام سے تعلق کٹ چکا ہے..... تم ایران کو اسلام کی صف میں شامل کرو گے تو ہم تمہیں بھی دجال اور منافق کہیں گے..... اس کتاب میں خمینی نے کہا کہ عمرؓ اصلی کافر اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ)

فاروق اعظمؓ کو کافر لکھ کر خمینی مسلمان قرار پاسکتا ہے؟

اسلامی اتحاد کے سربراہو!

شیعہ اور خمینی سے ہماری جائیداد کی لڑائی نہیں ہے..... خمینی نے عمرؓ کو

کافر لکھا ہے..... اس لئے اس کو کافر کہنا میرا مذہبی فرض ہے..... کیونکہ شیعہ کے پاس ریڈیو ہے..... ٹیلی ویژن ہے..... اخبارات ہیں..... ہمارے پاس یہ وسائل نہیں ہیں تو ہم نے ان وسائل کا توڑ یہ کیا ہے کہ چوکوں میں ان کو کافر کہو۔

وزیراعظم نواز شریف..... اور صدر اسحق! میں تمہیں اتنے بڑے لاکھوں کے اجتماع میں پیشکش کرتا ہوں کہ ہمیں ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے اس کفر کا اعلان کرنے دو..... ہم کافر کافر کا نعرہ چھوڑ دیں گے..... ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہمیں بتانے دو کہ خمینی مسلمان نہیں ہے..... یہ ہمیں دلائل سے بتانے دو کہ ابو بکرؓ کو کافر لکھنے والا خود کافر ہے۔

نواز شریف!..... اگر تمہارے ٹیلی ویژن پر کتھریوں کے انٹرویو آسکتے ہیں تو حق نواز کا پیغام کیوں نہیں آسکتا۔

یوم شہادت فاروق اعظمؓ

اس انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس میں آئے ہوئے لاکھوں نوجوانو!..... سپاہ صحابہؓ نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم محرم فاروق اعظمؓ کی شہادت کا دن ہے..... سپاہ صحابہؓ یکم محرم کو کراچی سے کافغان کی چوٹیوں تک فاروق اعظمؓ کی شان میں جلوس نکالے گی۔ یہ جلوس کوئی عبادت کا جلوس نہیں ہے..... یہ جلوس کوئی شریعت کا حصہ نہیں ہے..... یہ جلوس مطالبات کا ہے..... کہ فاروق اعظمؓ کے یوم شہادت پر چھٹی کی جائے..... اگر حکومت یکم محرم سے پہلے چھٹی کا اعلان کر دے تو یہ جلوس ملتوی کر دیں گے..... یہ جلوس احتجاج کا ہے تم حضرت حسینؓ کی شہادت پر دو چھٹیاں کرتے ہو اور اسی مہینہ میں یکم محرم کو فاروق اعظمؓ مسجد نبویؐ میں شہید ہوتا ہے..... لیکن اس کے لئے کوئی چھٹی نہیں کرتے..... سپاہ صحابہؓ اب تمہاری یہ زیادتی برداشت نہیں کر سکتی۔

سپاہ صحابہؓ آنے والے محرم میں پورے ملک کے ہر بڑے شہر میں فاروق اعظمؓ کے حق میں مطالبات کا یہ جلوس نکالے گی۔

مذاکرے ہوں گے۔

جلے ہوں گے۔

فاروق اعظمؓ کے کارنامے ایک ایک چوک میں میان کئے جائیں گے۔
دوسرا اعلان یہ ہے کہ سپاہ صحابہؓ آنے والے بلدیاتی انتخابات میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔..... یہ نہیں کہ ہر جگہ پر سپاہ صحابہؓ اپنے نمائندے کھڑا کرے گی۔ یہ فیصلہ نہیں کیا..... بلکہ سپاہ صحابہؓ ایسے لوگوں کو کامیاب کرائے گی جو حلف دے کر وعدہ کریں گے کہ ہم الیکشن جیت کر اپنے شہر کے ہر چوک کا نام صحابہؓ کے ناموں پر رکھیں گے۔

شیعہ کے بارے میں ہانگ کانگ کی

عدالت کے ایک انگریز عیسائی جج کا فیصلہ

تیسری ایک خوشخبری کی بات، بتانا چاہتا ہوں..... ایران کا ریڈیو ولور ٹیلی ویژن آج کل ہمارے خلاف بڑا پروپیگنڈہ کرتا ہے..... کہ

یہ دہشت گرد تنظیم ہے۔

ضیاء الرحمن فاروقی وہابیوں کا لیڈر ہے۔

یہ خواہ مخواہ مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔

لیکن ایران کے ریڈیو کے نمائندے اس اجتماع میں موجود ہیں..... ہمیں معلوم ہو چکا ہے..... میں ان نمائندوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم پاکستان کو روتے ہو کہ ہمیں یہاں کافر کہا جاتا ہے..... ہانگ کانگ کی ایک انگریزی عدالت نے..... جس کے جج کا نام مسٹر جیمس ہے اس نے شیعہ کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ کا محمدی شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے..... یہ فیصلہ ایک عیسائی جج نے کیا ہے..... اور وہ فیصلہ میں نے منگو الیا ہے..... اور وہ فیصلہ بہت جلد ہم پاکستان کے ہر شہر میں لاکھوں کی تعداد میں عام کر دیں گے کہ عیسائی کو تو یہ سمجھ آ گیا کہ ابو بکرؓ کو کافر کہنے والا محمدیؐ نہیں ہو سکتا..... اسلام کے نام پر ملک ہانے والو..... تمہیں یہ سمجھ کیوں نہیں آتی آخری بات..... شیعو! میں اہل سنت علماء کی موجودگی میں کہتا ہوں کہ سپاہ

صحابہؓ بہت جلد پوری دنیا کے تینتالیس اسلامی ملکوں کے بڑے بڑے جید علماء پر مشتمل ایک بین الاقوامی اجلاس بلوار ہی ہے..... جن علماء کے سامنے شیعہ کا کفر پیش کر کے فتویٰ حاصل کیا جائے گا..... اور جب شیعہ کے کفر کا فتویٰ تینتالیس اسلامی ملکوں کے مفتی دیں گے تو پھر میں دیکھوں گا کہ پاکستان کی حکومت کس طرح شیعہ کو مسلمان کہتی ہے.....

میرے بھائیو!

آپ حضرات اپنے اپنے علاقوں میں سپاہ صحابہؓ کا کام پہلے سے تیز کریں گے؟

سپاہ صحابہؓ کے دفاتر بنائیں گے؟

سپاہ صحابہؓ بنائیں گے؟

ہر علاقے میں بنائیں گے؟

ہر بستی میں بنائیں گے؟

جھنڈے لہرائیں گے؟

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

”تاریخی کارنامہ“

چار سو علماء کی موجودگی میں
28 ستمبر 1991 کو گورنر ہاؤس لاہور میں نواز شریف کے سامنے
مسجد حق نواز شہید جہنگ صدر
4-10-91

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
 آخری رات ہے سر نہ جھکانا لوگو
 حسن ادراک کی شمعیں نہ بجھانا لوگو
 کٹ گئے جو صحابہ کی عظمت و تقدس کے لئے
 گلی کوچوں میں دوہراؤ ان کا افسانہ لوگو
 اے اللہ مجھے شہادت دے لیکن.....

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام جھنگ کے غیور نوجوانوں اور دوستو!
 آج مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج ہم آپ سے ایسی صورت میں ملاقات کر رہے ہیں کہ ہم نے
 مولانا حق نواز کا مشن حکومت کے اعلیٰ ایوانوں تک پہنچا دیا ہے..... اور میں نے پچھلی دفعہ حج
 کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے خانہ کعبہ میں یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ!..... مجھے شہادت کی موت
 عطا فرما لیکن تھوڑا سا وقفہ ضرور دے دیں کہ میں تیرے حق نواز کی بات جہاں وہ چاہتا تھا وہاں
 پہنچا دوں۔

میرے بھائیو!..... رافضیت اس وقت زخمی سانپ کی طرح تڑپ رہی ہے۔
 لاہور میں مم دھماکہ ہوا۔

شیعہ نے خان گڑھ میں مم کا دھماکہ کیا۔
 شیعہ نے کوٹ لاہ موسیٰ احمد پور شرقیہ میں مولانا عبدالعزیز اور ان کی بیوی کو
 قتل کیا۔

شیعہ نے جھنگ میں پانچ علماء کو قتل کیا۔
 شیعہ سنے کل جنرل فضل حق کو قتل کیا۔
 یہ باتیں سن کر کبھی کبھی ہمارے کارکن پریشان ہو جاتے ہیں..... ہمارے کارکن
 کہتے ہیں کہ وہ تو مار رہے ہیں تم کیا کر رہے ہو..... وہ مار نہیں رہے بلکہ وہ اپنی موت کی طرف

بڑھ رہے ہیں..... آپ صرف اتنی بات دیکھیں کہ

مولانا حق نواز کو قتل کرنے کے بعد وہ بڑھے ہیں یا ہم بڑھے ہیں؟

مولانا حق نواز کو شہید کرنے کے بعد رخصت کا چہرہ نکا ہوا ہے یا چھپایا گیا ہے؟

مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہؓ آگے بڑھی ہے یا پیچھے ہٹی ہے؟

شیعہ جو بھی کارروائی تشدد کی کرے گا حقیقت میں وہ اپنے آپ کو تباہی کے

کنارے پہ پہنچائے گا..... لیکن یہ بات بھی شیعہ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جو گولی فضل حق کے سینے

میں لگی ہے۔ وہ گولی ساجد نقوی کے سینے میں بھی لگ سکتی ہے..... اور یہ راستہ خود شیعہ ہمارا

ہے..... علماء کو قتل کیا گیا اور حکومت نے سرگرمی نہیں دکھائی..... اب پاکستان کے ایک

جنرل کو قتل کیا گیا..... اب بھی اگر حکومت نے سرگرمی نہ دکھائی تو شاید پاکستان کی حکومت

کے کسی اعلیٰ آدمی کو قتل کیا جائے تو پھر یہ سرگرمی دکھائیں..... ہمارے لئے تو سودا منگا

نہیں ہے۔

نواز شریف کی طرف سے سپاہ صحابہؓ کو دعوت.. اور دعوت قبول کر لی

میرے بھائیو!..... 28 ستمبر کو لاہور میں سپاہ صحابہؓ کو پہلی مرتبہ وزیراعظم نے

بلایا..... جب انھوں نے ہمیں دعوت دی تو ہمارے ذہن میں یہ تھا کہ ہمارا جانا مناسب نہیں

ہے..... اس لئے کہ وہاں شیعہ بھی موجود ہیں..... لیکن جب قرآن کی یہ آیت میرے

سامنے آئی کہ قرآن نے کہا۔

قل یا اهل الكتب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم

کہ اللہ نے اپنے رسول کو فرمایا تھا..... اے محمد ﷺ..... یہودیوں کو بلاؤ عیسائیوں

کو بلاؤ اور ان کو کہو آؤ میرے ساتھ آکر بات کریں کہ تم سچے ہو یا ہم سچے ہیں۔

جب قرآن کا یہ استدلال ہمارے سامنے آیا تو ہم نے کہا کہ اس سے اچھا کوئی موقع

نہیں ہوگا..... یہ گولڈن چانس ہے..... کہ وزیراعظم سامنے بیٹھا ہے

پاکستان کا میڈیا موجود ہے

جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ موجود ہیں۔

جماعت اسلامی موجود ہے

جمیعت اہل حدیث موجود ہے

مشائخ موجود ہیں۔

پاکستان کے پینتیس بریلوی حضرات کے سجادہ نشین موجود ہیں۔

جو کہتے تھے کہ تم سختی کرتے ہو..... تم تلخ لہجہ اختیار کرتے ہو..... سپاہ صحابہؓ فساد کرنا چاہتی ہے..... فرقہ واریت چاہتی ہے..... سپاہ صحابہ زیادتی کرتی ہے..... ان کی موجودگی میں ہمیں موقع ملا..... اور یہ بڑا اعلیٰ موقع تھا..... وہاں ایک سازش بھی کی گئی..... میں اس کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں..... چونکہ وہاں کا جو انتظامی عملہ تھا..... وہ شیعہ تھا..... اس کا ہمیں بعد میں پتا چلا..... انہوں نے کہا کہ ایک ایک تقریر کراؤ اور آخر میں دو تقریریں شیعہ کی کراؤ..... بس شیعہ اپنی بات کہیں گے اور اجلاس ختم ہو جائے گا تو شیعہ کا نقش حکمرانوں پر بیٹھ جائے گا..... لیکن شیعوں کو بھی نہیں پتا کہ تقیہ زبانی تو چل سکتا ہے تحریر میں نہیں چل سکتا..... چکر دیا جاسکتا ہے..... لیکن تحریر میں کیا چکر ہے۔ مولانا ضیاء القاسمی میرے اور آپ کے مخدوم ہیں..... میں ان کی جرأت اور رسالت کو سلام کرتا ہوں..... کہ انہوں نے ایسے حالات میں سپاہ صحابہؓ سے تعاون کیا جب مولانا حق نواز جھکوی میانوالی جیل کے سناٹوں میں تھے اور ملتان کی تاریک کوٹھڑی میں تھے..... اس وقت بھی مولانا ضیاء القاسمی سپاہ صحابہؓ کے ساتھ تھے..... اب جب مولانا حق نواز شہید کو شہید ہوئے پونے دو سال ہو گئے..... ہم کوئی کرسی پر نہیں بیٹھے..... ہم کوئی پھولوں کی سج پر نہیں بیٹھے..... ہم نے ایک لمحہ بھی چین سے نہیں گزارا..... ہم نے کبھی گھر سے نکل کر یہ نہیں سوچا کہ ہم زندہ واپس جائیں گے..... بلکہ یقین ہوتا ہے کہ ہماری لاش جائے گی..... اور میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر میں راستے میں قتل کر دیا گیا تو میری لاش پہلے سمندری جائے گی اور پھر جھنگ آکر حق نواز کے پڑوس میں مجھے دفن کیا جائے گا..... یہ بات ذہن میں رہتی ہے..... لیکن خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی دل میں پریشانی نہیں آئی..... اللہ کے گھر میں کہتا ہوں کہ کبھی پریشانی نہیں آئی..... اس لئے کہ مشنری لوگ..... نظریاتی لوگ اور پیغام پہنچانے والے لوگ موت و حیات کے فاصلے

مٹا کر اس وادی میں قدم رکھتے ہیں..... جس آدمی نے موت و حیات کا فاصلہ نہ مٹایا ہو وہ سپاہ صحابہ کے ساتھ نہیں چا سکتا۔

تاریخ کبھی کبھی مرتب ہوتی ہے

میرے بھائیو!..... اجلاس ہوا..... ہماری جماعت نے فیصلہ کیا کہ ہمیں جانا چاہئے..... اس وقت میں نے سپاہ صحابہ کے ذمہ دار افراد سے کہا کہ ہمیں اس تاریخی اجلاس میں تاریخی کام کرنا چاہئے..... دیکھئے..... تاریخ میں تاریخی کام کبھی کبھی ہوتے ہیں..... اور جو لوگ تاریخ کے طالب علم رہے ان کو پتا ہے کہ تاریخ ہمیشہ مرتب نہیں ہوتی..... تاریخ کا معنی ہے نقوش..... تو نقوش صفحہ قرطاس پر کبھی کبھی رقم ہوتے ہیں..... جو رہتی دنیا تک نئی نسلوں کے لئے مشعل اور قندیل کا کام دیتے ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ترین (۵۳) کی تحریک میں ایک تاریخی کام کیا تھا..... جسٹس منیر نے کہا تھا کہ عطاء اللہ شاہ! تم قادیانیوں کو کافر کہتے ہو؟..... انھوں نے کہا کافر کہتا ہوں..... کافر کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں..... ان رگوں میں جب تک خون گردش کرے گا اس وقت تک کہتا ہوں گا..... یہ ایک تاریخی کام تھا..... 1926ء میں میرے بزرگ اور مرشد مولانا سید حسین احمد مدنی نے کراچی کے خالق دینا ہال میں انگریز جج کے سامنے کہا تھا کہ میں نے فتویٰ دیا ہے کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے..... اس نے کہا اس کی سزا تو موت ہے..... تو حسین احمد نے فرمایا کہ جب حسین احمد گھر سے چلا تھا تو کفن ساتھ لے کر چلا تھا..... یہ تاریخی جملہ تھا..... تو تاریخ کبھی کبھی مرتب ہوتی ہے..... سید حسین احمد مدنی نے تاریخی کام کیا تھا..... عطاء اللہ شاہ بخاری نے تاریخی کام کیا تھا.....

مفتی محمود کا تاریخی کارنامہ

1974ء میں مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی میں تاریخی کام کیا تھا..... قومی

اسمبلی کے دو سواڑ تیس ممبر تھے..... دو سواڑ تیس ممبران میں آٹھ ممبران کے حامی تھے..... سو تیس مخالف تھے..... دو سو تیس یہ کہتے تھے کہ مولویو! تمہارا کام تو لوگوں کو کافر بنانا

قادیانیوں کا کلمہ وہی۔

قادیانیوں کا قرآن وہی۔

قادیانیوں کا خدا وہی۔

قادیانیوں کا ایمان وہی۔

سب کچھ وہی..... اور تم صرف کافر بنانا جانتے ہو..... تو مفتی محمود نے 4 ستمبر کو علماء بلائے اور ان علماء سے کہا کہ ہمیں ایک ایسی دستاویز تیار کر کے دی جائے..... جو دستاویز اسمبلی کے پہلے اجلاس میں ٹیبل پر ہر آدمی کے سامنے میں رکھوں..... اور وہ فیصلہ کرنے اور رائے دینے سے پہلے دستاویز کا مطالعہ کرے..... چنانچہ مولانا سید نفیس انور شاہ صاحب کو اسلام آباد بلایا گیا..... انھوں نے چالیس کاتبوں کی ایک ٹیم بٹھائی..... جنہوں نے ایک رات میں اڑھائی سو (250) صفحات پر مشتمل ایک دستاویز تیار کی..... جس کا نام ”ملت اسلامیہ کا موقف“ رکھا..... وہ موقف تیار کر کے اگلے دن صبح دس بجے اسمبلی کی ٹیبل پر کئی ہزار کی تعداد میں رکھ دیا..... اس کے بعد اجلاس ہوا۔

ولی خان کو کیا پتا تھا کہ قادیانی کون ہیں۔

بھٹو کو کیا پتا تھا کہ قادیانی کون ہیں۔

بیر سٹروں کو کیا پتا تھا۔

انگریز سے تعلیم حاصل کرنے والوں کو کیا پتا تھا۔

انگریز سے مراعات لینے والوں کو کیا پتا تھا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والوں کو کیا پتا تھا کہ اسلام کا مسئلہ ختم نبوت کیا ہے۔

لیکن مفتی محمود نے وہ ٹیکنیک استعمال کی کہ تاریخی کام کر دیا..... ان گریجویٹ

لوگوں کے سامنے دستاویز آئی..... وہ دستاویز پڑھتے اور پریشان ہو جاتے تھے..... جب

پڑھتے تھے کہ مرزا یوں کا کلمہ - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب وہ پڑھتے ہیں تو اس سے مرا

کا محمد مرزا غلام احمد قادیانی ہوتا ہے..... جب انھوں نے یہ دستاویز پڑھی تو پیٹ پٹے

والے اور ٹائی پہننے والے سب لوگوں کا دماغ چکرا گیا..... ایک گھنٹے میں پوری اسمبلی کا ذہن بدل گیا۔

میرے بھائیو!..... یہ ایک تاریخی لمحہ تھا 1974ء کا..... کہ مفتی محمود نے دو دنوں کے اندر اپنے پیغام اور مشن کو کامیابی سے ہمکنار کیا..... بھٹو نے کہا مفتی صاحب! آپ تو یہ کہتے ہیں لیکن کیا ہم مرزا ناصر کو بلا سکتے ہیں؟..... انھوں نے کہا بلاؤ..... اسی وقت خصوصی طیارے کے ذریعے مرزا ناصر کو بلایا گیا..... مرزا ناصر اسمبلی میں آیا..... ایک طرف مفتی محمود ہے ایک طرف مرزا ناصر ہے۔

مفتی محمود نے کہا..... بتائیے مرزا صاحب تم اپنے دادا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو مانتے ہو؟

اس نے کہا..... مانتے ہیں۔

مفتی صاحب نے کہا..... یہ کتاب ”خطبہ الہامیہ“ تمہارے بابا جی کی کتاب ہے؟

اس نے کہا..... جی بابا جی کی کتاب ہے۔

انھوں نے کہا..... کہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ میں محمد ہوں..... یہ کتاب صحیح

ہے یا تمہارا مؤقف صحیح ہے؟

مفتی صاحب نے جب کتاب پیش کی تو مرزا ناصر چکرا گیا۔

وہ کہنے لگا..... یہ کتاب ہماری نہیں ہے۔

انھوں نے کہا..... ابھی تم نے کہا یہ ہمازی ہے ابھی کہتے ہو ہماری نہیں ہے؟

اس نے کہا..... کسی اور نے چھاپ دی ہوگی۔

مفتی صاحب نے کہا..... ابھی وزیراعظم ریوے فون کریں اور اپنے اسٹنٹ

کمشنر کو کہیں کہ ”خطبہ الہامیہ“ نامی کتاب ریوہ کے دس کتب خانے ہیں جس کتب خانے کے پاس جاؤ وہاں مل جائے گی۔

ڈیڑھ گھنٹے کے بعد اسٹنٹ کمشنر نے چنیوٹ سے فون کیا کہ دس کتب خانوں سے

میں دس کتابیں خرید لایا ہوں۔

تو مفتی صاحب نے کہا..... ہاؤ کس نے چھاپی.....؟

میں نے..... 28 ستمبر کے دن جب گفتگو کا آغاز کیا تو مجھے کہا گیا کہ یہ را کے ایجنٹوں کا کام ہے..... مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ میری بھی معلومات ہیں کہ یہ کتاب صحیح ہیں۔ لیکن یہ سیکرٹری صاحب نہیں مانتے..... یہ سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ انڈیا کے را کے ایجنٹ صحابہؓ کے خلاف کتابیں چھاپ کر شیعہ کے نام پر پھیلاتے ہیں..... تاکہ لڑائی ہو۔ میں نے کہا دیکھو! یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے..... کتاب کا نام ہے ”ہدایت اسلام“..... اور کتاب کے نیچے لکھا ہے ”شیعہ جنرل اسٹور ریلوے روڈ لاہور“..... اگر یہ کتاب پندرہ روپے کی وہاں سے مل گئی تو میں سچانہ ملی تو میں جھوٹا..... پھر پتا چل جائے گا..... اگر وہاں سے نہ ملی تو میں سمجھ لوں گا کہ رانے چھاپی ہے۔

لفظ شیعہ میں نکلتے

مولانا نے کہا را کے مقابلے میں ”ش“..... بالکل ٹھیک ہے..... ویسے لفظ شیعہ میں نقطہ علماء نے بڑا عجیب نکالا..... کہ لفظ شیعہ بڑا جامع ہے..... میں کہتا ہوں اور کچھ بھی نہ ہو..... ایک آدمی کسی کو کہے کہ تو شیعہ ہے..... ایک تو یہ ہے کہ فوراً آپ کا دماغ جائے گا پٹینے کی طرف..... ایک لفظ ہے ”شیعہ“..... کیا مطلب؟

شیعہ میں جو ”ش“ ہے وہ شیطان سے ہے۔

جو ”یا“ ہے وہ یہودی سے ہے۔

جو ”ع“ ہے وہ عیسائی سے ہے۔

جو ”ہا“ وہ ہندو سے ہے۔

لہذا تو شیعہ ہے یعنی چاروں کافر..... اگر یہ لفظ تم نے عام کر دیا تو خدا کی قسم شیعہ اپنے آپ کو شیعہ کہنا چھوڑ دے گا..... اللہ تعالیٰ نے ترتیب بھی بڑی عجیب رکھی..... پہلے ”ش“ ہے..... کیونکہ پیدائش اس کی ان سے پہلے ہے..... اور ہر ایک لفظ شروع کا لیا.....

لفظ ”قرنی“ میں نکلتے

اور جب میرے نبی ﷺ نے فرمایا خیر القرون قرنی کہ سب سے بہترین زمانوں میں میرا زمانہ - ق ر ن ی یہ لفظ چار ہیں۔ اور یہ لفظ آخر سے لئے کہ

”ق“ سے مراد صدیق ہے آخر سے لیا۔

”ر“ سے مراد عمر ہے آخر سے لیا۔

”ن“ سے مراد عثمان ہے آخر سے لیا۔

”ی“ سے مراد علی ہے آخر سے لیا۔

آخر سے کیوں لیا؟ شروع سے کیوں نہیں لیا؟ اس لئے آخر سے لیا کہ پوری ہسٹری ابو بکرؓ کی پڑھو ساری بات روشن ہو جائے گی۔ لفظ آخری لیا تاکہ صدق بھی شامل ہو جائے اور ان کے لئے لفظ شروع سے لیا کہ اسی ایک لفظ کو چنانچہ تو بڑی بات ہے یہ شیعہ کتنا جامع لفظ ہے شیعہ کہیں گے کہ اس کا معنی گروہ ہے ہم کہیں گے کہ چار گروہ

ان الذین فرقوا دینہم - وہ لوگ جو دین میں تفریق کرتے ہیں۔
وکانوا شیعاً لست منہم - اے نبی! یہ جو آپس میں گروہ ہوں گے تم ان میں سے نہ ہونا۔

اللہ تعالیٰ نے دماغ میں بات بڑی عجیب ڈالی کہ اتنی کتابوں کو لانے کی ضرورت نہیں میں وزیر اعظم کے سامنے ایک سو دس کتابیں لے گیا لیکن دماغ میں یہ بات بھی آئی کہ اگر کسی موقع پر کتاب پیش نہ کرو تو لفظ شیعہ ہی کافی ہے۔

مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا رقت آمیز خطاب

اب دیکھئے - وہاں پروگرام ان کا یہ تھا کہ مولانا ضیاء القاسمی صاحب کا اعلان ہوا
تو قاسمی صاحب نے ازراہ محبت و شفقت مجھے کہا کہ تم تقریر کرو تو میں نے کہا نہیں آپ

تقریر کریں۔ اس پر دو تین منٹ لگ گئے۔ وزیراعظم نے مجھے بھی کہا کہ قاسمی صاحب اگر کہتے ہیں تو آپ تقریر کر دیں۔ تو میں نے کہا نہیں قاسمی صاحب کا اعلان ہوا ہے تو وہ تقریر کریں گے۔ چنانچہ وہ اٹھے اور انہوں نے بڑے والہانہ اور عاشقانہ انداز میں تقریر کی۔ جس طرح کوئی آدمی ماں کا نام لے کر رونے لگ جاتا ہے۔ تو وہ وہاں ساری حکومت کے سامنے عائشہ صدیقہ کا نام لیکر اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ انہوں نے کہا میں سب کچھ لٹا سکتا ہوں اپنی ماں کی آبرو نہیں لٹا سکتا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے فرمایا کہ مطالبہ ہمارا یہ ہے کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ جب صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت کا مطالبہ کیا تو پورے مجمع میں ایک دم حیرت چھا گئی۔ کہ حضور ﷺ کے گستاخ کو تو سزائے موت ہو، لیکن صحابہؓ کے گستاخ کو کیسے سزائے موت ہو۔

مولانا عبدالرحمن اشرفی کا اشکال اور میرا جواب

میرے قریب حضرت مولانا عبدالرحمن جامعہ اشرفیہ والے بزرگ بیٹھے تھے۔ انہوں نے دستاویز کھول کر مجھے دکھائی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک ضابطہ اخلاق بنایا ہے۔ جس کی مطابق صحابہؓ کے گستاخ کی لئے ہم نے عمر قید تجویز کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمر قید کی جو سزا ہے یہ احادیث سے ثابت ہے۔ روایات سے ثابت ہے۔ لیکن سزائے موت روایات سے ثابت نہیں ہے۔ وہ میرے قریب بیٹھے تھے۔ جید عالم ہیں۔ تو میں نے ایک بات ان کے سامنے کہی۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ کے گستاخ کی کیا سزا ہے؟ تو انہوں نے کہا سزائے موت۔ میں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ کے جو توں کی توہین کرے؟ انہوں نے کہا یہ تو نبی ﷺ کی توہین ہے۔ تو میں نے کہا جو توں کی توہین نبی ﷺ کی توہین ہے۔ تو صدیقؓ کی توہین نبی ﷺ کی توہین نہیں ہے۔ میں نے کہا میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ پیغمبر ﷺ کے حکم سے کہتا ہوں۔ میں نے استدلال پیش کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم من بعدی غرضاً

لوگو! میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

الفاظ کیا ہیں پیغمبر کے..... کہ

من احبهم فبحبی احبهم

جس نے صحابہؓ سے محبت کی تو اس نے اس لئے محبت کی کہ اس کو چونکہ میرے

تھ محبت تھی اس لئے صحابہؓ سے محبت کی۔

ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم

جس نے صحابہؓ سے بغض رکھا وہ اس لئے رکھا کہ اس کو چونکہ میرے ساتھ بغض

اس لئے صحابہؓ سے بغض رکھا گیا۔

اور آگے پیغمبر نے فرمایا..... کہ

من اذاهم فقد اذانی۔

جس نے صحابہؓ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی

ومن اذانی فقد اذی اللہ۔

جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ۔

جس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ وہ اس کو پکڑ کر سزا دے، جہنم میں ڈال

دے۔ میں نے کہا دیکھو!..... پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ صحابہؓ کی تکلیف میری تکلیف ہے صحابہؓ

کو برا کہنا مجھے برا کہنا ہے..... صحابہؓ کو گالی دینا مجھے گالی دینا ہے..... اس لئے کہ صحابہؓ کا مرتبہ

نہیں بنتا جب تک محمد ﷺ کا تصور نہ ہو..... ہم تو پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کو صحابہؓ ہی اس لئے

مانتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں..... وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں..... وہ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھی نہ ہوں ان کی نسبت نبی ﷺ کے ساتھ نہ ہو تو ان کو کون جانے

ہر اہل قبلہ مسلمان نہیں ہوتا

ایک مولوی صاحب نے وہاں ایک نیا کتہ اٹھایا..... اس نے کہا جی! اہل قبلہ کو برا نہ

کہنا جائے..... اہل قبلہ کو کافر نہیں کہنا چاہئے..... میں نے کہا اہل قبلہ سے کیا مراد ہے؟.....

نے کہا کہ پوری امت میں سے جو جو آدمی خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے، اس قبیلہ ہے۔ تو میں نے کہا ابو جہل کا قبیلہ کونسا تھا؟..... ابو لب کا قبیلہ کونسا تھا؟..... میں نے کہا جاؤ کتابیں اٹھاؤ..... کسی جاہل ملا کو چکر دے سکتے ہو حق نواز کے رضا کار کو چکر نہیں دے سکتے۔ قبلہ قبلہ کی رٹ لگاتے ہیں۔ اصل میں یہ رٹ لگانے والے کا نام ہے۔ ہذا الماجد دریا آبادی..... اس نے بڑی کتاب لکھی ہے..... جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ قادیانی جو ہیں یہ صاحب قبلہ ہیں..... قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اس لئے ان کو کافر نہ کہا جائے..... تو اس وقت بھی علماء نے ان کو کئی جواب دیئے..... لیکن سب سے مؤثر یہ جواب تھا کہ اگر کسی کے مسلمان ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اہل قبلہ ہو تو پھر ابو جہل کا قبیلہ بھی یہی خانہ کعبہ تھا..... عتبہ کا قبیلہ بھی یہی خانہ کعبہ تھا..... ابو لب کا قبیلہ بھی یہی خانہ کعبہ تھا..... ان کو بھی آپ کو اسلام لینے دینا چاہئے۔

ہمارا موقف سننے کے بعد محفل کارنگ تبدیل ہو گیا

تو میں بات یہ کر رہا تھا کہ جس وقت مولانا ضیاء القاسمی نے خطاب فرمایا تو پوری محفل کارنگ بدل گیا..... پہلے جو بھی مولوی صاحب آتے کہتے جی کسی کا دل نہ دکھایا جائے..... ایک مولوی صاحب کے کان میں میں نے بعد میں کہا اور وہ پریشان بھی ہوا..... میں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے مت گرائے تھے تو کسی کا دل نہ دکھایا لوگ خوش ہوئے تھے؟..... اس نے کہا یہ پرانی بات ہے..... میں نے کہا ہم بھی پرانے لوگ ہیں..... میں نے کہا جب آمنہ کے لعل نے فاران کی چوٹی پر کہا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں، تو مجھے بچپن میں نے پتھر مارے تھے..... خوش ہو کر مارے تھے یا تنگ ہو کر مارے تھے..... میں نے ایک آدمی سے کہا کہ مولوی جی..... ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو دھکے دیکر اس کی قوم نے باہر نہ نکالا ہو..... اور دوسری خصوصیت ہر نبی کی ہے..... بخاری شریف میں ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بحریاں نہ چرائی ہوں..... یہ علیہا عنفت ہے..... لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہر پیغمبر نے جب تبلیغ کی تو اکثر نے مخالفت کی۔

ایک مولوی صاحب آئے انھوں نے کہا کہ بدگمانی نہ کرو۔ بدزبانی نہ کرو۔ میں نے کہا تو ہمارے حق میں ہے۔ سپاہ صحابہؓ نے اہل بیت پر نہ بدگمانی کی نہ بدزبانی کی۔ شیعہ نے سب کے خلاف بدگمانی بھی کی اور بدزبانی بھی کی۔

ریاض حسین نقوی کا جھوٹ.... اور جھوٹ کا فاش ہونا

مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی تقریر کے بعد پھر ہوا یہ کہ آخر میں شیعہ کو انھوں نے ٹائم دیا کہ ان دونوں شیعہ ذاکروں کے بعد بات ختم ہو جائے گی۔ کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے یہی دو نمائندے ہیں افتخار حسین نقوی اور ریاض حسین نقوی۔ اور ان کا جو مرکزی نائب صدر ہے یعقوب تو صلی وہ وہاں موجود تھا جو ان کا نمائندہ بن کر گیا تھا۔ وہاں انھوں نے جھوٹ بولا کہ سکھر سے آنے والی فلائٹ چونکہ لیٹ ہو گئی ہے تو ساجد نقوی صاحب نہیں پہنچ سکے۔ وہ فلائٹ بارہ بجے تک نہیں آئی۔ ہم نے پتا کرایا تو انھوں نے بتایا کہ آج سکھر سے فلائٹ آنا ہی کوئی نہیں تھی۔ تقیے اور جھوٹ کے علاوہ بات ہے ہی کوئی نہیں۔ یہ جھوٹ اتنا بولتے ہیں کہ ارد گرد بھی نہیں دیکھتے جھوٹ بولتے ہوئے۔ اس لئے وہ جلدی فاش ہو جاتا ہے۔

ریاض حسین نقوی کی شاطرانہ گفتگو

اب ریاض حسین نقوی صاحب آئے۔ انھوں نے بڑی لمبی تقریر کی اور بڑے شاطرانہ انداز میں گفتگو کی۔ انھوں نے پوری تقریر کے ہر لفظ پر کہا کہ یہ آخری بات ہے۔ پھر آگے بات شروع کر رہا ہے۔ اس نے ایک عجیب و غریب بات کی۔ جھنگ کے لوگوں وہ تم نے بھی کبھی نہیں سنی ہوگی۔ یہاں کے شیعہ نے بھی شاید نہ سنی ہو۔ اس نے کہا۔ ہمارا جھگڑا بریلویوں سے ہے۔ نہ اہل حدیثوں سے ہے۔ نہ دیوبندیوں سے ہے۔ ہمارا جھگڑا صرف سپاہ صحابہؓ سے ہے۔ بلکہ اس نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ سے بھی اس لئے کہ یہ لوگ یزید کور ضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا ان سے جھگڑا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اسلام آباد میں ان کا ایک پمفلٹ چھپا ہے جس میں یزید کور ضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ ہماری لڑائی ان کے ساتھ اس لئے ہے۔ باقی بات ابو بکرؓ و عمرؓ کی ہے۔ تو ہم ان کو تسلیم کرتے

ہیں اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے جو کچھ کہا کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت دو تو ہم اس کی صرف تائید نہیں کرتے بلکہ اگر صحابہؓ کے گستاخ کو موت سے بڑی کوئی سزا ہو تو وہ بھی منظور کرو ہم ساتھ ہیں..... اس نے یہ تقریر کی اور بیٹھ گیا..... افتخار حسین نقوی بعد میں آیا اور اس نے بھی اسی قسم کی گفتگو کی۔

ریاض حسین نقوی کی تقریر کا جواب

جب اس کی تقریر ختم ہوئی تو اسٹیج سیکرٹری نے کہا کہ یہ مجلس اختتام کو پہنچتی ہے..... میں نے کہا میری تقریر کے بغیر اختتام کو نہیں پہنچ سکتی۔

انہوں نے کہا جناب آپ کو تو پہلے ٹائم دیا تھا قاسمی صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ تقریر کریں تو آپ نے کہا نہیں۔

میں نے کہا مجھے تقریر آئی ہی اب ہے..... اس لئے آئی ہے کہ یہ جو ریاض حسین نقوی نے تقریر کی ہے میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں..... جب تک یہ جواب نہیں ہوگا آپ یہاں سے نہیں جائیں گے..... اور یہ محفل برخواست ہی نہیں ہو سکتی میری گفتگو آپ کو سننا پڑے گی..... اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فضل کیا کہ جب میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تو میں اسی جگہ پر جانا چاہتا تھا جہاں تقریر ہوئی..... لیکن اللہ تعالیٰ مجھے وہاں نہیں لے گیا..... کیونکہ وہاں پر شیعہ نے جھوٹ بولا تھا..... تو وزیراعظم نے مجھے کہا کہ آپ یہیں کھڑے ہو کر بات کریں..... تو میں نے اسی جگہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ بڑی باتیں آپ نے سنی ہیں لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ یزید کے بارے میں رضی اللہ عنہ کا لفظ جب سے سپاہ صحابہؓ بنی ہے آج تک تحریر میں..... تقریر میں کوئی دنیا کا آدمی ثابت کر دے ہم جھوٹے..... یہ کہتے ہیں کہ اصل جھگڑا ہے کہ یہ یزید کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں..... یزید کے بارے میں ہمارا موقف وہی ہے..... جو جمہور اہل سنت کا ہے

جو احمد رضا خان بولیوی کا ہے

جو مولانا رشید احمد گنگوہی کا ہے۔

بریلویت نے ہمارے موقف کی تائید کر دی

جب میں نے یہ کما تو بریلوی علماء نے کہا کہ ہمیں منظور ہے..... اور انہوں نے داد حسین دی..... انہوں نے کہا کہ ہم تو اس غلط فہمی میں تھے کہ واقعی آپ یزید کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا..... نہیں..... جو موقف اعلیٰ حضرت کا یزید کے بارے میں ہے..... وہی ضیاء الرحمن فاروقی کا..... میں نے کہا کہ یہ تو انہوں نے زبانی کہہ دیا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو ماننے ہیں۔ تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ تقیہ زبانی طور پر تو چل سکتا ہے تحریر میں نہیں چل سکتا..... لہذا میرے ہاتھ میں یہ خمینی کی کتاب ہے..... میں نے اس بھرے اجلاس میں کھڑے ہو کر کہا کہ یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ہے..... جس کا نام ہے ”کشف اسرار“..... اس کے 119 صفحے پہ خمینی نے لکھا..... کہ

عمر اصلی کافر اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ)

جس وقت یہ موقف ہم نے پیش کیا تو ساری مجلس میں سناٹا طاری ہو گیا..... شیخہ بیچے بیٹھے ہوئے چیخنے لگے کہ یہ عالم اسلام کے لیڈر کی توہین ہے ہم برداشت نہیں کریں گے..... حالانکہ ان کو کہنا یہ چاہے تھا کہ جو کتاب تم پیش کر رہے ہو یہ خمینی کی کتاب نہیں ہے..... بلکہ انہوں نے کہا ہم یہ توہین نہیں برداشت کریں گے..... اوائے عمرؓ کو کافر خمینی کہنے..... میں توہین عمرؓ کی برداشت کروں..... تو خمینی کی وکالت کرتا ہے..... میں محمد ﷺ کے نو کردوں کی وکالت کرتا ہوں..... ہم نے اپنی گفتگو کی..... اس کے بعد میں نے وہ کتاب پیش کی جو غلام حسین نجفی کی لکھی ہوئی لاہور سے چھپی ہوئی کتاب ہے..... جس کتاب میں اتنی بڑی غلاظت ہے..... جب یہ حوالہ میں نے بھری محفل میں پیش کیا تو مولانا عبدالستار خان نیازی کی رگ ایمانی پھڑک اٹھی..... اس نے سرخ چہرے کے ساتھ جلال میں اس کی آنکھوں سے ایسے معلوم ہوا جیسے آنسو پکٹنے لگیں..... اس نے کہا کہ اس حرام زادے سے ہم بدلہ لیں گے..... اس کو سزا ملے گی..... لاؤ کتاب..... میرے ہاتھ سے فوراً کتاب لے کر چلے گئے۔

وزیراعظم کی طرف سے کمیٹی کا اعلان

اسی وقت وزیراعظم نے اعلان کیا کہ میں ایک کمیٹی بناتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ کہہ دیا کہ ہمارے پاس وہ ساری کتابیں موجود ہیں۔ اور بعد میں ایک ایک کو بتایا کہ ان سو دس کتابیں شیعہ کی لکھی ہوئی۔ پاکستان کی چھپی ہوئی۔ صحابہؓ کو ماں بہن کی گالی دینے میں دی گئی۔

جن کتابوں پر احتجاج کے جرم میں میرے قائد حق نواز نے پچھتیم کرائے۔
 جن کتابوں پر احتجاج کے جرم میں ایثار القاسمی کی بیوی بیوہ ہو گئی۔
 جن پر احتجاج کے جرم میں چالیس بچوں کے جنازے کند ہوں پر اٹھائے
 آج وہ کتابیں لے کر میں تمہارے دروازے پر آیا ہوں۔ صرف کتابیں نہیں بلکہ
 ان کتابوں کے اصل صفحات کا فوٹو اسٹیٹ ہم نے کر لیا جو دو سو ساٹھ صفحات تھے۔ اور
 دو سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک دستاویز تیار کی۔ پچاس اس کے سیٹ تیار کیے۔ چار دن
 پہلے سپاہ صحابہؓ کی ایک ٹیم نے وہ سارا کیس تیار کیا۔ اس کے بعد ہم نے وہ کتابیں مولانا
 عبدالستار خان نیازی کے سامنے پیش کیں۔ اور آپ حیران ہوں گے کہ اس محفل میں
 کمیٹی بنائی گئی۔ اور کمیٹی یہ تھی کہ سپاہ صحابہؓ کے دو آدمی اور ہر جماعت کے دو دو آدمی بہت
 جلد بیٹھ کر ان کتابوں کے بارے میں فیصلہ کریں گے اور صحابہؓ کے گستاخ کے لئے سزائے
 موت کا فیصلہ اور اس کی تائید و توثیق بھی یہ کمیٹی کرے گی۔ ان کتابوں کو ہمیشہ کیلئے صفحہ
 ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ جو مصنف ان کو لکھے گا اس کو سزائے موت ہوگی۔

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

جھنگ کے لوگو!..... آج تمہیں یہ بات سن کر خوشی ہوگی کہ قائد حق نواز کو شہید
 دوئے دو سال پورے نہیں ہوئے۔ ہم نے حق نواز کا مقدمہ وزیراعظم کی ٹیبل پر رکھ کر
 اپنا پیغام اور مشن پیش کر دیا ہے۔ اب اس کی تکمیل کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے
 رہیں گے۔ شیعہ یہ تو کہہ چکا کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت کی تائید کرتے ہیں۔
 لیکن اب وہ ایسے جال میں پھنس گیا ہے کہ خمینی کا باپ بھی اسے نکال نہیں سکتا۔

اور دیکھے! کہ 28 ستمبر کو اگر واقعتاً دل سے انہوں نے یہ کہا ہوتا کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت دو۔ تو 30 ستمبر کو ساجد نقوی لاہور میں یہ نہ کہتا کہ جو پولیس کا آدمی ہمیں گرفتار کرنے کے لئے آئے گا ہم اس کو گولی ماریں گے..... اور سپاہ صحابہؓ کا جو آدمی ہمیں کافر کہے گا ہم اس کی زبان پر گولی ماریں گے..... کیا پدی کیا پدی کا شور با..... میں نے رات پندی چالیس ہزار کے اجتماع میں لوگوں سے کہا کہ ہر آدمی سو سو مرتبہ یہیں شیعہ کو کافر کہے..... اور آج اسے میں یہاں بھی چیلنج کرتا ہوں کہ ساجد نقوی اگر تو حلالی ماں کا بیٹا ہے..... اگر تجھے کسی اور نے نہیں جنا..... تو اس عہد پہ تو نے پکا رہنا ہے..... ہم بھی اپنے عہد پہ پکے ہیں..... کہ جو ابو بکرؓ کو کافر کہے گا ہم اس کو کافر کہیں گے۔

چو کوں میں کہیں گے۔

چور ہواں میں کہیں گے۔

بازاروں میں کہیں گے۔

جو صحابہؓ کی گستاخی کرے گا اس کو ہم.....

کافر کہیں گے۔

منافق کہیں گے۔

شیطان کہیں گے۔

مرتد کہیں گے۔

تو کیا ہے..... تیرا باپ ضمنی بھی قبر سے نکل کر آجائے تو بھی ہمیں اپنے موقف سے روک نہیں سکتا..... ساجد نقوی نے اس تقریر میں کہا کہ مجھے فضل حق کا سر چاہئے..... اس تقریر کے تیسرے دن جزل فضل حق کو شیعہ نے گولی ماردی..... اور میں نے رات پندی کے جلے میں کہا اور یہاں بھی کہتا ہوں کہ

شیعو!..... سپاہ صحابہؓ جس طرح پانچ علماء کے لئے اور محموں کے دھماکوں کے لئے

تمہارے ساتھ لڑے گی اور ان کیسوں کی پیروی کرے گی..... اسی طرح فضل حق کے

قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھی تمہارا مقابلہ کرے گی..... تمہارے ساتھ جنگ لڑے

گئی۔ جنرل فضل حق کا لڑکا سپاہ صحابہ کا ایک حلقے کا سرپرست ہے۔۔۔۔۔ جنرل فضل حق
 تھا۔۔۔۔۔ سچائی تھا۔۔۔۔۔ اس کو سنی ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔
 شیعو!۔۔۔۔۔ جنرل فضل حق کو قتل کرنے کے بعد اب تمہیں زندہ درگور ہونا پڑا
 گا اور جنرل فضل حق کی ایف۔ آئی۔ آر میں ساجد نقوی کا نام درج کر لیا گیا ہے۔۔۔۔۔ تین
 ایف۔ آئی۔ آر میں ہٹائے گئے ہیں۔
 ساجد نقوی۔

ایرانی سفارت خانے کا کونسل جنرل۔
 اور فقہ جعفریہ کا جنرل سیکرٹری انور علی اخونزادہ۔
 اور میں اس بڑے اجتماع میں وزیراعظم سے کہتا ہوں کہ
 نواز شریف!۔۔۔۔۔ ایران کی لونڈی مت ہو۔۔۔۔۔ ایران کے سامنے اس ملک کو بچا
 گے تو نیست و نابود ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔ یاد رکھو۔۔۔۔۔ تینوں ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

تیسری انٹرنیشنل

دفاع صحابہ و حق نواز شہید کا نفرنس

نشتر پارک کراچی

24-4-1992

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
 اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
 خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
 اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا
 سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
 تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
 بھیر میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے
 ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
 ٹھو کریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے
 سپاہ صحابہؓ ایک فکر کی بنیاد پر کام کر رہی ہے

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام علماء کرام اکابرین اہل سنت حضرت
 خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب نقشبندی حضرت مولانا اسفندیار صاحب - قائد جمعیت
 حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور پاکستان بھر سے آئے ہوئے علماء و اکابرین - نوجوانان
 ملت 'سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں - مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام کراچی میں
 یہ منفرد اور تاریخ ساز اجتماع منعقد ہو رہا ہے..... جو نشتر پارک کی عظیم جگہ پر منعقد کیا گیا
 ہے..... اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں جن راستوں سے ہمیں گزرنا پڑا..... وہ
 بڑے تلخ ہیں..... سندھ کی حکومت ایک مہینے سے پریشان ہے..... بلکہ وفاقی حکومت
 پریشان ہے کہ اتنی بڑی کانفرنس کراچی میں ہوگی..... تو نیچے کی زمین اوپر آجائے گی.....
 اوپر کی زمین نیچے آجائے گی..... رافضیت کے قلعوں میں شکاف پڑ جائے گا، خمینی قبر میں
 ناراض ہو جائے گا - اس کا باپ ایران میں ناراض ہو جائے گا - دنیا بھر کے شیعوں پر موت

طاری ہو جائے گی۔ لیکن ان کو نہیں علم کہ یہ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ یہ جائیداد ہماری ہے سنی قوم کا سرمایہ یہ ملک ہے۔ اس کی املاک ہماری ہیں۔ اس کی تمام چیزیں ہماری ہیں اس کی عمارتوں کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے اس شہر اور ملک کی املاک کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے۔ پروپیگنڈہ ایرانی ریڈیو کی طرف سے ہوتا ہے..... حکومت پریشان ہو جاتی ہے..... جھنگ میں ہم نے الیکشن لڑا..... ایرانی ریڈیو نے پروپیگنڈہ کیا کہ یہ غنڈوں کی جماعت ہے..... تخریب کاروں کی جماعت ہے..... یہ دہشت گردوں کی جماعت ہے..... اس پروپیگنڈے سے پاکستان کے اخبار نویس بھی متاثر ہوئے..... بڑے بڑے مشائخ اور علماء بھی متاثر ہوئے..... لیکن دنیا نے دیکھا کہ ایک لاکھ انسانوں نے جھنگ میں ہمیں ووٹ دے کر ثابت کر دیا کہ سپاہ صحابہ..... ایک نظریے کی بنیاد پر۔ ایک مشنری کی بنیاد پر۔ ایک تحریک کی بنیاد پر۔ ایک فکر کی بنیاد پر کام کر رہی ہے.....

جو بھی اپنا حق مانگتا ہے اسے دہشت گرد کہا جاتا ہے

حریت فکر کی جو تحریک بھی اس امت میں اٹھی ہے اس کو دہشت گرد کہا گیا..... اس کو تخریب کار کہا گیا..... فلسطین کے مجاہدین نے تحریک شروع کی تو مجاہدین فلسطین کو اسرائیل نے دہشت گرد قرار دیا۔ افغانستان کے مجاہدین نے بارہ سال پہلے جہاد کا آغاز کیا تو روس نے ان کو بھکوڑا کہا..... روس نے ان کو دہشت گرد کہا روس نے ان کو تخریب کار کہا۔ روس نے ان کو جھگڑالو کہا۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں..... کشمیر کے حریت پسندوں نے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا..... تو انہیں دہشت گرد کہا گیا۔ انہیں چھاپہ مار جماعت کہا گیا۔ دور نہ جائے..... اس کراچی کے اندر ایم کیو ایم نے مہاجر حقوق کی بات کی تو اہماء میں ایم کیو ایم کے بارے میں یہی الزامات لگائے گئے..... کہ وہ اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں، فلسطین کا مجاہد اپنے حق کی بات کرے تو کوئی جرم نہیں..... مقبوضہ کشمیر کا مجاہد اپنے حق کی بات کرے تو کوئی جرم نہیں..... فلپائن کا مسلمان اپنے حق کی بات کرے تو کوئی جرم نہیں..... افغانستان کا مجاہد کلاشکوف لے کر سڑکوں پر آئے روس کا مقابلہ کرے..... کوئی جرم نہیں..... کہ اپنا حق مانگے پوری دنیا کا غیرت مند انسان اپنے حقوق کا مطالبہ کرے تو

کوئی جرم نہیں قرار پاتا۔ کوئی آدمی ملک کی بھاپا ہوتا ہے۔ کوئی آدمی اپنے ملک کی اساس کیلئے لڑتا ہے۔ کوئی آدمی معیشت کیلئے لڑتا ہے۔ کوئی سڑکوں کیلئے لڑتا ہے۔ کوئی شخص اپنے شہر کی آبادی کیلئے لڑتا ہے اور ملک میں ایم این اے لائسنسوں کیلئے لڑتے ہیں سوئی گیس کے پر مٹوں کیلئے لڑتے ہیں۔

میرے بھائیو!..... پوری دنیا کی ہر حریت پسند قوم نے اپنے حقوق کیلئے.....
جان کے نذرانے دیئے..... جیلوں کو آباد کیا..... تختہ دار پر چڑھے..... زندانوں میں
گئے..... پستیوں میں اترے۔ پاکستان قائم ہوا پندرہ لاکھ انسان خون کا سمندر عبور کر کے
آئے..... آپ کو وہ دہشت گرد نظر نہیں آئے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں علماء نے
ملک کی بقا کیلئے جنگ لڑی..... وہ دہشت گرد نہیں تھے۔ 1947ء میں پاکستان کی بقاء کی
جنگ لڑی..... وہ دہشت گرد نہیں تھے مقبوضہ کشمیر میں جو اپنے وطن کی آزادی کیلئے جنگ
لڑ رہے ہیں..... وہ دہشت گرد نہیں ہیں..... افغانستان کے مجاہد کو آپ سلام کرتے ہیں۔
میرے بھائیو!..... وطن کے لئے..... قوم کیلئے..... بقا کیلئے..... معیشت
کیلئے..... اپنے اقتدار کیلئے..... اپنی کرسی کیلئے..... اپنی ذات کیلئے جو جنگ لڑے اس کو
سلام کرتے ہو..... میں عائشہؓ کی جنگ لڑوں..... تخریب کار کھلاؤں..... میں صدیقؓ کی
بات کروں..... تخریب کار کھلاؤں۔ میں ابو بکرؓ کی ناموس کی بات کروں..... تخریب کار
کھلاؤں۔ میں فاروق اعظمؓ کی بات کروں..... تخریب کار کھلاؤں۔ میری جنگ تو اپنی ذات
کیلئے نہیں کرسی کیلئے نہیں سوئی گیس کیلئے نہیں میری ذات..... میرا مشن..... میرا
پر وگرام صرف یہ ہے کہ اس ملک میں عائشہؓ کو گالی نہ دی جائے عمرؓ کو گالی نہ دی جائے۔ یہ
جنگ میری نہیں..... میرے قائد کی نہیں..... یہ جنگ ہر مسلمان کی ہونی چاہئے.....
ہر مولوی کی..... ہر پیر کی..... ہر چوہدری کی ہونی چاہئے..... جس ڈیپارٹمنٹ میں تم
بیٹھے ہو اس ڈیپارٹمنٹ میں صحابہؓ کی یہ جنگ تمہیں لڑنی چاہئے..... سپاہ صحابہؓ اس جنگ میں
..... بریلوی..... دیوبندی..... اہل حدیث اور پوری قوم کو شریک کرنا چاہتی ہے۔

اس جنگ میں میرا قائد حق نواز قبر میں اتر گیا..... ایثار القاسمی قبر میں اتر.....

عیدالضحیٰ آرزو قبر میں اترا..... میاں اقبال قبر میں اترا..... صادق شاہ قبر میں اترا..... پچاس جنازے اٹھاپکے ہیں اسی صحابہ کی جنگ میں مجھے بھی قبر میں اتنا ہے۔ میرے اور قائد بھی شہادت کی آرزو لئے پھرتے ہیں۔ ہم سب کچھ لڑیں گے..... یو جی کی اس جنگ سے باز نہیں آئیں گے۔

میرے بھائیو!..... ہم نے جب اس نصب الحین کا پوری دنیا میں اعلان کیا تو ہمارے راستے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں..... اور کہا گیا کہ یہ فرقہ واریت ہے..... ابو بکرؓ کو کافر کہنا فرقہ واریت نہیں کہلاتی۔ عائشہؓ کو طوائف لکھنا فرقہ واریت نہیں کہلاتی۔ صحابہؓ کو مرتد لکھنا فرقہ واریت نہیں کہلاتی میں نے احتجاج کیا تو فرقہ واریت کہلایا..... میں نے چیخ ماری تو فرقہ واریت کہلایا..... یہ تمہارے امن کا فلسفہ ہے؟

کتاب پر ابو بکرؓ کا نام لکھ کر کتے کا فوٹو بنایا گیا

حکمرانو!..... شیعہ نے میری اس ماں کو..... جس کو اللہ کے قرآن نے میری ماں کہا..... اس ماں عائشہؓ کو شیعہ نے طوائفہ کہا ہے..... کتبوں میں لکھا ہے..... اور وہ کتبیں تیرے ملک میں تقسیم ہو رہی ہیں۔ سندھ کے گورنر صاحب..... سندھ کے وزیر اعلیٰ صاحب..... کمشنر صاحب..... ڈی آئی جی صاحب..... ہوم سیکریٹری صاحب..... چیف سیکریٹری صاحب!..... مجھے بتاؤ..... کراچی سے علی اکبر شاہ کی کتاب ابو بکر صدیقؓ کے بارے میں لکھی گئی..... اس کتاب کا نام ہے ”شیخ مفیدہ“..... اس کتاب کے ٹائٹل پر ابو بکرؓ کا نام لکھ کر کتے کا فوٹو بنایا گیا۔ تم نے یہ کتاب ہند نہیں کی مصنف کو سزا نہیں دی، میں احتجاج کرتا ہوں..... میرا جلسہ روکتے ہو۔ میں احتجاج کرتا ہوں..... میرے غریب کارکنوں پر پابندیاں لگاتے ہو۔ میں احتجاج کرتا ہوں..... قادی تاج محمد مکی..... طارق مدنی۔ حافظ احمد خٹک ایڈووکیٹ اور محمد احمد مدنی کو تم ضمانتوں کا پابند بناتے ہو۔ نعوذ باللہ۔ ابو بکرؓ کے بارے میں یہ توہین کرنے پر تمہارا قانون حرکت میں کیوں نہیں آیا؟ کراچی سے کتاب چھپی ہے تم نے اس کیلئے کیا کیا؟ اس پر کیا اقدام کئے؟ بتاؤ تو سہی..... اگر تم یہ کتاب نہیں روکتے ہو..... یہ لڑپچر نہیں روکتے ہو..... اس مصنف کو سزا نہیں دیتے

ہو تو میں کھلے عام اس کتاب کے لکھنے والے کو کافر کہوں گا..... بد معاش کہوں گا۔ منافق کہوں گا۔ دجال کہوں گا۔ دنیا کا کالا کافر کہوں گا۔ گنداکیزا کہوں گا۔ فوج آئے تب بھی کہوں گا۔ پولیس آئے تب بھی کہوں گا۔ تختہ دار پر چڑھاؤ تب بھی کہوں گا۔

سندھ کے حکمرانوں!..... مجھے بتاؤ..... جی ایم سید نے پاکستان کے خلاف کتاب لکھی..... تم نے اس پر مقدمہ بنایا کہ وہ ملک کا دشمن ہے، جب اسی جی ایم سید نے عائشہ صدیقہ کو گالی دی تو اس پر تمہارا قانون حرکت میں کیوں نہیں آیا۔

ایران کا پیغام میرے نام..... میرا پیغام ایران کے نام

میرے بھائیو!..... امریکا کا نیوورلڈ آرڈر جب سے جاری ہوا اس وقت سے پاکستان یہ چاہتا ہے کہ ایران کو ساتھ ملا کر امریکہ کے نیوورلڈ آرڈر کا مقابلہ کیا جائے..... امریکہ کے نیوورلڈ آرڈر کا آپ کیسے مقابلہ کریں گے۔ کہ ایران نے افغانستان کے بارے میں وہ پالیسی اپنائی..... جو پالیسی امریکہ کی ہے..... امریکہ کہتا ہے کہ ظاہر شاہ کو واپس لاؤ..... ایران بھی کہتا ہے ظاہر شاہ کو واپس لاؤ..... گلبدین حکمت یار کا انٹرویو چند ہفتے پہلے پاکستان کے معروف ہفت روزہ ”تکبیر“ میں چھپ چکا ہے..... جس میں حکمت یار نے کہا کہ بارہ سال تک ایران کی حکومت خفیہ طور پر کابل کے فوجیوں کو تیل فراہم کرتی رہی..... اس انکشاف کے بعد ایران کی حکومت نے اس کی تردید نہیں کی..... ابھی تازہ ترین جو ہدایت ایران کی اس ملک میں آئی ہیں..... وہ یہ ہیں کہ ایرانی حکومت کی وزارت خارجہ نے پاکستان کی وزارت خارجہ کو ایک مراسلہ لکھا ہے..... جس میں اس نے کہا کہ سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمن فاروقی نے ایران کے خلاف تقریریں کی ہیں..... اور وہ چار تقریریں کراچی لاہور فیصل آباد اور اسلام آباد کی بطور ثبوت کے انہوں نے پیش کی ہیں..... کہ اس سے پاکستان کے ساتھ ایران کے تعلقات خراب ہو جائیں گے..... آپ اس کو روکو..... چنانچہ وزارت خارجہ نے پنجاب حکومت کے ذریعے ایران حکومت کا یہ پیغام مجھے پہنچا یا..... تو اس پنجاب کے افسر سے میں نے کہا کہ آپ ایران کا پیغام مجھے پہنچا رہے ہیں..... لیکن آپ میں اگر اخلاقی جرات ہے تو آپ میرا پیغام بھی ایران حکومت کو پہنچائیں..... میں

نے اسے کہا کہ میں تمہارا پیغام اس وقت وصول کروں گا جب تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تمہارا پیغام بھی ہم ایران تک پہنچائیں گے۔ چنانچہ میں چند دن پہلے لاہور گیا تو پنجاب حکومت کے اس اعلیٰ افسر نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کا پیغام ایران حکومت تک پہنچاؤں گا..... بتاؤ آپ کا کیا پیغام ہے..... میں نے خمینی کا تمام لٹریچر نشان لگا کر پنجاب حکومت کو پیش کیا..... وہ کتاب پیش کی جس کا نام کشف اسرار ہے..... جس کے 107 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ..... میں اس رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمان جیسے بدتماش آدمی کو خلیفہ بنا دیا..... اسی کتاب کے 119 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ..... عمرؓ اصلی کافر اور زندیق تھا..... اسی کتاب کے 115 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ..... ابو بکرؓ سے بڑا قرآن کا دشمن کوئی نہیں تھا۔ اور میں نے اس کی کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“ کا حوالہ بھی پیش کیا..... جس کے 40 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ مل کر بھی بارہ اماموں کا مقابلہ نہیں کر سکتے..... میں نے وہ پیغام پنجاب حکومت کو دیا ہے..... تاکہ وہ ایران تک پہنچائیں..... اور میں نے اس پیغام میں لکھا ہے کہ اگر ایران کی حکومت یہ لٹریچر پاکستان میں بھجے گی تو سپاہ صحابہؓ اس لٹریچر کے لکھنے والے کو کافر کہے گی..... میں نے کہا جناب! ابو بکرؓ کو کافر لکھ کر آپ ہم سے توقع رکھیں کہ ہم خاموش ہو جائیں..... یہ نہیں ہوگا.....

حکومت کی طرف سے سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگانے کا فیصلہ اور ہماری تیاری اور میں آج نشر پارک کے اس عظیم اجتماع میں کہنا چاہتا ہوں..... جس میں مجھے یقین ہے کہ ایرانی ریڈیو کے نمائندے بھی موجود ہیں..... اور ایران کے گماشتے بھی میری تقریر سن رہے ہیں..... اگر ایران کی حکومت کو اس بات پر تشویش ہے کہ میں خمینی کو اسلام کا علم بردار نہیں مانتا۔ خمینی کو اسلام کا ٹھیکیدار نہیں مانتا۔ خمینی کو اسلام کا نام لیوا نہیں مانتا۔ تو میں آج اس عظیم اجتماع میں ایران کی حکومت سے کہنا چاہتا ہوں۔

ایران کے حکمرانو!..... جب تک ایران سے صحابہؓ کے خلاف ایک پرچہ بھی چھپے گا..... اور میری جماعت کا آٹھ سال کا چہ بھی اس دھرتی پر موجود ہو گا تو وہ تمہیں کافر کہتا

رہے گا۔۔۔۔۔ ایران کی حکومت کو یہ میری کھلی پیش کش ہے۔ دیکھئے۔۔۔۔۔ آج سے چھ مہینے پہلے پاکستان کی حکومت نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سپاہ صحابہؓ پر اس ملک میں پابندی لگائی جائے۔۔۔۔۔ آپ کو اس کا علم نہیں۔۔۔۔۔ ہمیں ایجنسیوں نے بتادیا تھا۔ اور میں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس کر کے اعلان کیا تھا۔۔۔۔۔ اگر سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگائی گئی تو پہلے سے دس گنا زیادہ کام ہوگا۔ اگر وہ کام زمین کے اوپر نہ ہوا تو زمین کے نیچے ہوگا۔۔۔۔۔ میں نے کہا۔۔۔۔۔ ایران کی حکومت کو پاکستان کی حکومت خوش کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم اس پابندی کو قبول کریں گے۔۔۔۔۔ لیکن پاکستان میں شیعہ پر بھی پابندی لگاو۔۔۔۔۔ اور ان مصنفین کو جنہوں نے صحابہؓ کو کافر لکھا ان کو سزائے موت دو۔۔۔۔۔ تو ہم خوشی سے تمہاری پابندی قبول کر لیں گے۔۔۔۔۔ لیکن جب حکمرانوں نے اس رفتار کو دیکھا کہ کام پہلے سے زیادہ ہونے کی توقع بھی ہے۔۔۔۔۔ اور ہم نے نیا نام بھی تجویز کر لیا تھا آپ کو یاد ہو گا۔ میں نے جماعت کی عاملہ کا اجلاس بلا کر نیا نام بھی تجویز کر لیا تھا۔ پرچم بھی نیا بنا لیا تھا۔ دفتر بھی تیار کھ لیا تھا۔ تمام فیصلے ہم نے کر لیے تھے۔۔۔۔۔ پابندی کا اعلان دور روز بعد ہونا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اللہ بھلا کرے۔۔۔۔۔ ایک بہت بڑے پاکستان کے افسر نے وزیراعظم کی موجودگی میں کہا کہ اس پابندی سے وہ طوفان اٹھے گا جس طوفان میں تمہاری حکومت بہہ جائے گی۔۔۔۔۔ اس نے کہا کہ بتاؤ اس کا کیا حل ہے؟ تو فیصلہ ہوا کہ آپ سپاہ صحابہؓ کو بلاؤ۔ پاکستان کے تمام علماء کو بلاؤ۔ سبیلوی دیوبندی اور اہل حدیثوں کو بلاؤ اور اس میں شیعہ کو بھی بلاؤ۔۔۔۔۔ اور سپاہ صحابہؓ سے پوچھو کہ تم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہو۔ فیصلہ ہو گیا۔۔۔۔۔ آٹھ دن کے بعد مجھے اور میری جماعت کے سپریم کونسل کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی کو دعوت نامہ آیا کہ وزیراعظم پاکستان نے لاہور میں 28 ستمبر کو گورنر ہاؤس میں صبح دس بجے تمہیں بلایا ہے۔

ہم نے کہا کہ اس میں شیعہ بھی ہوں گے؟۔۔۔۔۔ تو ہمیں بتایا گیا کہ اس میں شیعہ بھی ہوں گے اور اس میں ساجد نقوی بھی ہوگا۔۔۔۔۔ ہم نے سوچا کہ شیعہ کے ساتھ ہم کیسے بیٹھیں گے۔۔۔۔۔ اس پر غور کیا۔۔۔۔۔ اور یہ شیعہ کے ساتھ بیٹھنا ہمارے مزاج کے خلاف تھا۔ لیکن ہم نے بڑی مجبوری کے ساتھ کہ کل کو شیعہ یہ نہ کہیں کہ اگر یہ بچے ہوتے تو ہمارے

مقابلے میں آتے ہم نے منظور کر لیا کہ ہم جائیں گے چنانچہ 28 ستمبر 1991ء کو لاہور میں پاکستان کے ڈیڑھ سو مختلف مکاتب فکر کے علماء کی موجودگی میں ہم پر شیعہ کے بارے میں سوال ہوا تو میں نے وہاں خمینی کی یہی کتاب ”کشف اسرار“ پیش کی اور اس کے بعد لاہور سے ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام ہے ”تھتھ حنفیہ“ اس کتاب کے 250 صفحے پر غلام حسین نجفی نے وہ غلیظ بات لکھی ہے جس کے ذکر کرنے کے بعد پورے مجمع میں لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔

وزراء روپڑے

علماء چیخنے لگے

مشائخ نے آنکھیں بند کر لیں

غلام حسین نجفی وہ ملعون ہے جو نواز شریف کی کوٹھی سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر جس کا مدرسہ جامعہ النظر ہے اس کی کتاب کاجب میں نے حوالہ پڑھا تو اس پر مولانا عبدالستار خان نیازی چیخ اٹھے چہرہ سرخ ہوا انھوں نے کہا کہ اس ملعون کو ہم جہنم رسید کریں گے وہ وزیراعظم جو کہتے تھے کہ تم تشدد کرتے ہو تم زیادتی کرتے ہو وہ وزیراعظم جو سپاہ صحابہؓ کو تخریب کار اور دہشت گرد کہتے تھے اسی وزیراعظم نے اسی جگہ پر کہا کہ ان کتابوں پر غور کرنے کیلئے اور ان مصنفین کو سزا دینے کیلئے عبدالستار خان نیازی کی قیادت میں میں ایک کمیٹی بناتا ہوں چنانچہ وہ کمیٹی بنائی گئی اس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو ہوا اس میں بھی تمام بڑے بڑے شیعہ کو دعوت دی گئی اس میں مولانا ضیاء القاسمی نے جو مطالبہ کیا تھا کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے جب مولانا نیازی کی موجودگی میں میں نے وہ ساری شیعہ کی کتابیں پیش کیں تو مولانا عبدالستار خان نیازی نے یہ سفارشات منظور کیں کہ آج کے بعد جو شخص صحابہؓ کی گستاخی کرے تو اسے سزائے موت دی جائے یہ سفارش منظور کر کے وزیراعظم کو بھیج دی گئی۔ ایک بات میں آپ سے کہتا ہوں پاکستان کے شیعو! تمہارا لیڈر ساجد نقوی ہے۔

ساجد نقوی کا ہمیشہ مذاکرات سے فرار

وزیراعظم نے 28 ستمبر کو ساجد نقوی کو بلایا کہ ضیاء الرحمن فاروقی کے ساتھ آکر بیٹھو..... پوچھو کہ یہ تمہیں کافر کیوں کہتا ہے..... ساجد نقوی تم بھاگ گئے..... وزیراعظم کے سامنے ہمارے مقابلے پر نہیں آئے۔

20 جنوری کو مولانا نیازی نے تمہیں بلایا..... ہم نے کہا کہ تم نے صحابہؓ کو گالی دیں..... آؤ..... میدان میں آؤ..... تم نہیں آئے۔ 19 ستمبر کو جنگ فورم میں..... جنگ..... نمائندوں نے ساجد نقوی کو اور مجھے بلایا کہ آئے سامنے بیٹھ کر بات کرو..... اس موقع پر ہم ساجد نقوی نہیں آیا۔

ساجد نقوی اور پاکستان کے شیعو!.....

وزیراعظم کی موجودگی میں تمہیں بلایا گیا..... تم نہیں آئے۔

جنگ فورم میں بلایا گیا..... تم نہیں آئے۔

عبدالستار نیازی نے بلایا..... تم نہیں آئے۔

تین مرتبہ تم نہیں آئے..... ہم تمہیں کافر کہتے ہیں..... کافر کہتے رہیں گے..... تم نے صحابہؓ کو گالی دی..... صحابہؓ کو برا کہا..... اگر تم سچے ہو تو آج اس نشر پارک کے لاکھوں کے اجتماع میں..... میں تمہیں ایک مرتبہ پھر چیلنج کرتا ہوں..... کہ

چوالیس اسلامی ملکوں کے مفتیوں کو بلاؤ

اس اجلاس میں مجھے بھی بلاؤ

ساجد نقوی کو بلاؤ۔

نواز شریف اس اجلاس کا اہتمام کرے

ہائی کورٹ کے جج آئیں

سپریم کورٹ کے جج آئیں

مدینہ یونیورسٹی کا مفتی آئے

جامعہ ازہر کا مفتی آئے

پاکستان کے بچے آئیں
شیعہ لیڈر آئیں۔

اور مجھے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے پوچھیں کہ شیعہ کو کافر کیوں کہتے
ہو؟..... اگر خمینی کی اور شیعہ کی کتابوں سے میں اسے کافر ثابت نہ کر سکوں تو اسی اجلاس میں
مجھے گولی مار دو..... مجھے مٹا ڈالو..... اور اگر چوتھی مرتبہ بھی یہ چیلنج تم منظور نہیں کرتے ہو تو
ایک نشتر پارک نہیں..... سپاہ صحابہؓ عدالتوں میں تمہیں کافر کہے گی۔

جوں میں تمہیں کافر کہے گی۔

چوکوں میں کہے گی۔

چوراہوں میں کہے گی۔

بازاروں میں کہے گی۔

اور پاکستان کی پارلیمنٹ میں بھی کہے گی۔

اگر شیعہ ٹیبل پر نہیں آتا۔

اس گستاخی کو نہیں چھوڑتا۔

اس پر توبہ نہیں کرتا۔

ان کتابوں کو نہیں جلاتا۔

ایران کے لڑکچہ پر پابندی نہیں لگاتا۔

تو مجھے بتاؤ! عائشہؓ کو طوائفہ لکھا جائے میں چپ کیسے کر جاؤں؟

میں تیرے حقیقی باپ کو کنجر کہوں..... تو چپ کر کے دکھا..... میں تیری حقیقی

ماں کو طوائفہ کہوں..... تو چپ کر کے دکھا..... جس عورت کو تیرے باپ نے تیری ماں

کہا..... اس کی غیرت رکھتا ہے..... اور جسے تیرے قرآن نے تیری ماں کہا..... اس کی غیرت

نہیں رکھتا..... یہ ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔

امت مسلمہ کے مسائل کا حل خلافت میں مضمر ہے

آپ سپاہ صحابہؓ کے مشن کے ساتھ ہیں؟

آپ ہر سوسائٹی میں سپاہ صحابہ بنائیں گے؟

ہر محلے میں بنائیں گے؟

ہر بستی میں بنائیں گے؟

سپاہ صحابہ امریکا کے نیو ورلڈ آرڈر کے مقابلے میں خلافت ورلڈ آرڈر کا اعلان کرتی ہے..... کہ پوری دنیا کے چوالیس اسلامی ممالک مل کر خلافت راشدہ فورم قائم کریں..... کیونکہ چوالیس اسلامی ملک جب تک پوری دنیا میں خلافت پر جمع نہیں ہوتے اس وقت تک پوری امت مسلمہ کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

میرے بھائیو!..... سپاہ صحابہ نے مرکزی اور صوبائی محکموں میں اہل سنت کے کام کو منظم کرنے کیلئے آج سے ایک نئے فورم کا اعلان کیا ہے..... آج کے بعد پورے ملک میں ہر محکمے میں سپاہ صحابہ کے ہم خیال نوجوان ”پاکستان سنی ایمپلائز“ کے نام سے کام کریں گے۔ پاکستان کے تمام وکلاء کیلئے میں ”سپاہ صحابہ وکلاء فورم“ کا اعلان کر رہا ہوں۔ کالج، اسکول اور یونیورسٹیوں میں اساتذہ کیلئے ”پاکستان سنی اساتذہ“ کے نام پر ایک نیا ڈھانچہ تشکیل دے رہے ہیں۔

میرے بھائیو! میں آپ سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں..... کہ آپ پر امن طریقے سے سپاہ صحابہ کی جدوجہد کریں گے؟

کوئی شخص فائرنگ نہیں کرے گا۔

کوئی شخص پر تشدد کا رویہ نہیں کرے گا۔

ہم پر امن لوگ ہیں۔

ہمارا احتجاج پر امن ہے..... یہ ہمارے نوجوان اس مجمع میں جو نعرے لگاتے ہیں کافر کافر کا..... یہ نعرہ اصل میں ہمارے دکھ کا اظہار ہے..... ہمارا اوویلا ہے..... ہمارا احتجاج ہے۔ ہماری چیخ و پکار ہے..... اگر پاکستان کی حکومت شیعہ کے لڑیچر پر پابندی لگائے اور یہ کتابیں لکھنے والوں کو سزائے موت دے..... تو پھر یہ تنازعہ مستقل طور پر ختم ہو جائے گا..... ہم حکومت کو کئی مرتبہ پیش کش کر چکے ہیں..... آپ ہمارے احتجاج کو مت روکیں..... ڈپٹی

کمشرو..... ایس پی اور انتظامیہ والو!..... ہماری تمہارے ساتھ کوئی جگہ نہیں..... تم سنی ہو..... سنی افسران ہمارے بھائی ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں..... ہم نے پوری جماعت کے نوجوانوں سے کہا ہے کہ کسی قسم کی بد امنی مت کرو۔

میرے نوجوان بھائیو!..... کالجوں میں، اسکولوں میں، یونیورسٹیوں میں، محلوں میں سپاہ صحابہؓ کے یونٹ بناؤ گے؟

آپ اگر وکیل ہیں تو سپاہ صحابہؓ و کلاء فورم قائم کریں گے؟

اگر آپ اسکول ٹیچر ہیں تو آپ سنی اساتذہ کا ڈھانچہ بنائیں گے؟

مولانا حق نواز کے مشن پر ساری زندگی قائم رہیں گے؟

مولانا حق نواز کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ گے؟

پرامن طریقے سے کام کرو گے؟

بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث ایک ہو کر کام کرو گے؟

اگر کوئی آدمی تمہارے بیڑ پھاڑے، چاکلنگ مٹائے اور کوئی سنی تمہیں برا کہے اس کا

بھی جواب دینے کی اجازت نہیں۔ پھر بھی اپنے مشن کا کام کرو گے؟

اور اب پر من ہو کر جاؤ گے؟

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا

میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

پیغمبر انقلاب ﷺ کا نفرنس

”میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے“

سپاہ صحابہؓ کا موقف، سیلاب زدگان کی

امداد اور حکومت کا کردار

دھوبی گھاٹ فیصل آباد

17-9-92

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
مجھ چہروں کا زنگ اترتا چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس درے گر نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ دوریشی چہ سلطانی

اللہ کے بعد سب سے مقدس ہستی محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے

میرے واجب الاحترام..... قابل صدا احترام علماء کرام..... فیصل آباد دھولی
گھاٹ کے غیور نوجوانوں اور دوستوں..... اور اس پیغمبر انقلاب تاریخ ساز کافر نس کے سنی
بھائیو..... سپاہ صحابہ کے کارکنوں..... مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج شہید قائد مولانا حق نواز
شہید کی تمنا کو اللہ نے پورا کر دیا..... اور دھولی گھاٹ کے اس پنڈال میں سپاہ صحابہ تاریخی
جلسہ منعقد کر رہی ہے..... اس جلسہ کے انعقاد سے ہمارے مخالفین کی نیندیں تو کافی دنوں
سے اڑی ہوئی تھیں..... لیکن اس کا عملی مظاہرہ آج انہوں نے فائرنگ کر کے کیا ہے.....
ہم یہ بات نہیں مانتے کہ یہ فائرنگ یہاں شیعہ کر رہا ہے..... بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ فائرنگ
یہاں کی انتظامیہ کروا رہی ہے..... کہتے ہیں جی..... تم نے شیعہ کو کافر کہا..... اس لئے
فائرنگ ہو گئی..... شیعہ کو کافر تو تمہارے بابا نواز شریف صاحب کی موجودگی میں بھی کہا
گیا..... انہوں نے فائرنگ کیوں نہیں کی؟..... میاں نواز شریف صاحب کی موجودگی میں
جنرل ضیاء صاحب کی برسی کے موقع پر بھی شیعہ کو کافر کہا گیا..... وہاں تو فائرنگ نہیں

ہوئی..... اور نعرہ تو وہاں بھی لگا تھا..... اور نعرہ تو لگ رہا ہے..... یہ بات یاد رکھیں..... اس نعرے پر ہم نے جان دی ہے..... اور جان دے رہے ہیں..... اس نعرے سے تمہیں گھبراہٹ نہیں چاہئے..... خوش دلی سے اب اسے قبول کرو..... اسی میں بہتری ہے.....

میرے بھائیو!..... میں اپنی تقریر میں سپاہ صحابہؓ کی موجودہ پالیسی اور شیعہ کے ساتھ مسلمانوں کا بنیادی اختلاف..... اور ہمارا شیعہ کے بارے میں موقف کیا ہے؟..... اس پر بھی انشاء اللہ اپنی تقریر میں گفتگو کروں گا..... لیکن اس سے پہلے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے رسول کا ذکر کروں..... اپنے پیغمبرؐ کی بات کروں..... اپنے نبیؐ کی بات کروں..... جس کے بدلے میں ماہر القادری کہتا ہے۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤدؑ میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوبؑ میں جن کا افسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطن
وہ آئے جن کے قدموں کیلئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پانا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

یہ پیغمبر انقلاب کا نفرنس ہمیں یہ سبق دیتی ہے..... کہ دنیا میں اللہ کے بعد سب سے مقدس ہستی..... محمد رسول اللہؐ کی ہستی ہے۔ آپ کا اس پر ایمان ہے یا نہیں؟..... (ہے)۔ ہے اس بات پر آپ کا ایمان؟ (ہے)۔ اللہ کے بعد سب سے اونچا مقام محمد رسول اللہؐ کا ہے..... اور تھوڑی سی توجہ میری بات کی طرف کریں..... انشاء اللہ آپ کو معلوم ہوگا..... کہ سپاہ صحابہؓ جو حقیقت میں اللہ کے رسولؐ کے عشق کا دعویٰ کر رہی ہے..... اس کا اصل موقف کیا ہے؟..... میں اپنے آپ کو سپاہ صحابہؓ میں کہتا ہوں تو سپاہ صحابہؓ کیا چیز ہے؟..... صحابہؓ کی سپاہی ہے..... ایک آدمی کہتا ہے کہ تم صحابہؓ کے سپاہی ہو اور ہم مکملی والے کے سپاہی

ہیں..... تو میں ان سے کہتا ہوں کہ صحابہؓ کا سپاہی ہونا..... یہ کملی والے کے سپاہی ہونے پر زیادہ بڑی دلیل ہے..... ایک شخص کسی پیر سے کہتا ہے کہ میں تیرا غلام ہوں..... دوسرا کہتا ہے کہ میں تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں..... ایک آدمی کہتا ہے کہ اے پیر صاحب! میں تیرا نوکر ہوں..... دوسرا کہتا ہے کہ میں تیرے نوکروں کا بھی نوکر ہوں..... ایک آدمی کہتا ہے کہ میں کملی والے کا غلام ہوں..... اور میں کہتا ہوں کہ میں تو کملی والے کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔ یہی ہے معنی سپاہ صحابہؓ کا۔

ہم صحابہؓ کے محل کی تفصیل کے پیریدار ہیں

اور سپاہ صحابہؓ کے ساتھ نہ لڑو..... اس لئے کہ یہ جماعت سپاہیوں کی ہے..... لیڈروں کی نہیں ہے..... قائدین کی نہیں ہے..... یہ تو سپاہیوں کی جماعت ہے..... اور جو سپاہی ہوتا ہے..... وہ دربان ہوتا ہے..... وہ چوکیدار ہوتا ہے..... وہ نوکر ہوتا ہے..... وہ پیریدار ہوتا ہے..... اور پیرہ دیتا ہوا وہ مارا بھی جاسکتا ہے..... اس کو کوئی پروا نہیں ہوتی..... پروا اس کو ہے..... جو قائد ہے..... جو لیڈر ہے..... ایئر کنڈیشن کو ٹھیوں میں بیٹھ کر جو لیڈری چمکاتا ہے..... اس کو خطرہ ہونا چاہئے..... مجھے کیا خطرہ..... میں تو سپاہی ہوں..... اور سپاہی جس کا میں ہوں..... میں اس محل کی تفصیل پر کھڑا ہوں..... میں اس محل کے دروازے پر کھڑا ہوں..... میں اس محل کی چوکھٹ پر کھڑا ہوں..... مجھے اس محل کی چوکھٹ پر جس نے کھڑا کیا ہے..... وہ حق نواز تھا..... اس نے ایک فوج تیار کی تھی..... اس نے کہا تھا یہ صحابہؓ کا محل ہے..... اس محل کی چوکیداری تمہیں کرنی ہے..... اس محل کیلئے میں نے فوج بنائی ہے..... او فوجیو!..... او سپاہیو!..... آؤ دیکھو..... ایک پاکستان کا فوجی ہے..... آصف نواز کا ماتحت ہے..... ایک آئی جی پنجاب کا سپاہی ہے..... ایک بینک کا سپاہی ہے..... ایک فوج کا سپاہی ہے..... ایک حکومت کا سپاہی ہے..... لیکن..... میں کسی حکومت کا سپاہی نہیں ہوں..... میں تو گنبد خضریٰ کا سپاہی ہوں..... دیکھو تو سہی..... اور جو سپاہی ہوتا ہے..... اس کیلئے جان دینا کوئی بڑی بات نہیں..... اس کی ڈیوٹی ہے جان دینا..... اس کی ڈیوٹی ہے مار کھانا..... اس کی ڈیوٹی ہے پیرہ دینا..... اس کی ڈیوٹی ہے غلامی کرنا..... اس کی ڈیوٹی ہے نوکری کرنا..... اور جو

چوکیدار ہوتا ہے..... اس کا اور کوئی دشمن نہیں ہوتا..... سوائے چور کے..... سوائے ڈاکو کے..... چور کو خطرہ ہے کہ یہ پیریدار ہے..... مجھے اندر نہیں جانے دے گا..... چور کو خطرہ ہے..... ڈاکو کو خطرہ ہے..... کہ یہ تو پیریدار ہے..... مجھے شکاف نہیں لگانے دے گا..... لیکن یاد رکھو چورو!..... یہ بہت بڑے پیریدار ہیں ان پیریداروں نے تمہاری کھوج بوی لگا رکھی ہے..... ہمارا ابھی کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے..... کہ ان سپاہیوں کو میں یہ کہوں کہ ان چوروں سے براہ راست لڑو..... نہیں..... چور حملہ آور ہوگا..... ہم لڑائی کریں گے..... چور شکاف لگانا چاہئے گا..... ہم جنگ کریں گے..... اور اس چور کو پتا ہونا چاہئے..... کہ..... چورو..... اوچورو..... اوڈاکوڈ..... تمہیں نہیں پتا سپاہ صحابہؓ نے چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں۔ میں فیصل آباد کی انتظامیہ سے کہنا چاہتا ہوں..... فیصل آباد کی انتظامیہ کے لوگوں..... اور شیعو!..... اگر تم نے اب فائرنگ کی تو پھر میں ضمانت نہیں دوں گا..... کہ اس امام باڑے سے کوئی شخص زندہ بچ کے جائے گا..... یاد رکھو..... میں نے اگر تمہارے ساتھ اختلاف کیا ہے تو دلیل سے کیا ہے..... کل کو تم بھی اس کا جواب دے دینا..... تم نے بھی ہمیں بہت تنقید کا نشانہ بنایا..... لیکن میں تمہیں تنقید کا نشانہ اپنی ذات کی وجہ سے نہیں..... محمدؐ کے صحابہؓ کے وجہ سے بناتا ہوں..... انتظامیہ کے لوگو..... تمہارے کہنے پر ہم نے پورے شہر میں..... پورے جلسے میں اسلحہ نہیں لہرایا..... تمہارے ساتھ وعدہ تھا..... اور جلسہ بھی اجازت لے کر کیا ہے..... بغیر اجازت کے نہیں کیا..... اور اس کے بعد..... جناب ہمارا مخالف اپنے عبادت خانے پر بیٹھ کر میرے جلسے پر فائرنگ کرے..... کب تک صبر ہو گا؟ کب تک خاموشی ہوگی؟ فیصل آباد کے شیعو..... جھنگ نہ بناؤ..... تہاڑے سو سومریاں دے جاگیردار کھڈیانچ واڈرتن..... اونے واڑے کہ نہیں واڑے گل کر؟..... کھڈیانچ واڑے لہ نہیں واڑے؟..... اونے بڑے بڑے نولباں ڈبیاں ماریاں کہ نہیں ماریاں؟..... ہاں..... کسی تے باغ دی مولیٰ کوئی نہیں..... میرا جلسہ آج یہاں روکو گے تو اس شہر میں کوئی مجلس نہیں ہونے دوں گا..... یہ یاد رکھو..... حوصلہ کرو..... میری تنقید سننے کا حوصلہ رکھو..... میری تقریر سننے کا حوصلہ رکھو..... میں جو تقریر کروں گا اپنے نبیؐ کی سیرت بھی بیان کروں

گا..... تمہارے نقاب سے پردہ بھی ہٹاؤں گا..... تمہیں اختلاف ہے میری تقریر سے تو تمہیں
کل کو جواب دے دینا..... تم بھی جلسہ کر لینا..... تم بھی مجلس پڑھ دینا..... تم فائرنگ کر
ہو میری تقریر پر..... تمہارے پاس اگر کرائے کے کھلونے ہیں تو میرے پاس کرائے
نہیں ہیں..... یہ یاد رکھو..... اور تمہیں اس کا پتا ہے..... اور فیصل آباد کی انتظامیہ کو بھی
ہے..... یہ کوئی بیمار دہری نہیں..... کہ جلسے سے ایک آدمی نہتا واپس آ رہا تھا..... ہر
یوسف..... اسے بے دردی سے چھپ کر مار دیا..... مولانا اعظم طارق نے فرمایا.....
خوبصورت بات کہی کہ آج دلائل کی بات ہے..... اگر گولی کی بات ہے تو اس کیلئے
آجاؤ..... بات تو کرو کہ ہم لڑنا چاہتے ہیں..... جے ہیں نہ مکا داتاں..... گل تے کر.....
توں لڑائی گولی دی کرناں چاہناں ایں..... تے میرے نال مک لا..... کر سودا.....
اپنڑیں وڈیریاں نوں..... لے آتے سہی..... مک لا کہ میں گولی نال لڑناں..... تو گولی
آ..... توں مہاں نال لڑناں ایں..... توں مہ نال آ..... توں دوشے نال لڑناں ایں..... دوشے
آ..... توپاں نال لڑناں ایں..... توپاں نال آ..... اوئے میری جماعت پشاب کرے تو
لہو..... طوفان بد تمیزی ہے؟ مولانا رفیق جامی تمہارے پڑوس میں ہے..... یہ میری
جماعت کا جرنیل ہے..... فیصل آباد کا جرنیل ہے..... ہاتھ بڑھاؤ گے ہاتھ توڑ دیں گے.....
پاؤں بڑھاؤ گے پاؤں توڑ دیں گے..... شیعو..... میں کلمہ طیبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں..... آج تک
میں نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ میں نے تم سے گولی کی جنگ لڑنی ہے..... جو کچھ ہوا.....
میرے کہنے کے بغیر ہوا..... جو کچھ ہوا..... وہ میری پالیسی کے بغیر ہوا..... مجھے مجبور
کر دے میں کوئی عسکری قوت ہٹاؤں..... اور تمہارا بیچ ختم کر دوں۔

میرا نبی بھی اعلیٰ اس سے وابستہ ہر چیز بھی اعلیٰ

میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... اگر ذوق تازہ ہے تو اپنے نبی کی بات کرتا ہوں
نبی کے ذکر سے بہتر کسی کا ذکر نہیں..... اسی لئے ظفر علی خان کہتا ہے.....

دیارِ شرب میں گھومتا ہوں نبی کی دہلیز چومتا ہوں

شرابِ عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

اسی لئے میرے پیرومرشد سید حسین احمد مدنی کہتے ہیں

ہزاروں بار تجھ پر اے مدینہ میں فدا ہوتا

جو بس چلتا تو مر کر بھی نہ تجھ سے میں جدا ہوتا

میرے بھائیو!..... میرے پیغمبرؐ کی شان اعلیٰ ہے..... میں آپؐ کو پیغمبرؐ کی سیرت

کا ایک نیا پسلودینا چاہتا ہوں..... ایک نئی بات آپؐ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں..... کہ میرے

نبیؐ کا مقام سب سے اعلیٰ ہے..... یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی کہے..... کہ نبیؐ کا مقام اعلیٰ

ہے..... لیکن نبیؐ کے کپڑے کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔ نبیؐ کی چادر کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔ نبیؐ

کے نعلین کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔ نبیؐ کی ٹوپی کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔ پیغمبرؐ کے لباس کا مقام اعلیٰ

نہیں ہے۔ نبیؐ کے مدینے کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔ نبیؐ کے سینے کا مقام اعلیٰ نہیں ہے۔

میرے بھائیو!..... جب نبیؐ کا مقام اعلیٰ ہے..... تو اس نبیؐ کی وجہ سے جس شر میں

نبیؐ آیا..... وہ شر سب سے اعلیٰ۔ جس گلی میں آیا..... وہ گلی سب سے اعلیٰ..... جس رات کو

آیا..... وہ رات سب سے اعلیٰ۔ جس گود میں آیا..... وہ گود سب سے اعلیٰ۔ جس سال میں

آیا..... وہ سال سب سے اعلیٰ..... جس خاندان میں آیا..... وہ خاندان سب سے اعلیٰ۔ جس والد

کے گھر میں آیا..... وہ والد سب سے اعلیٰ۔

میرے بھائیو!..... میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ میرے محمدؐ نے جس پتھر پر قدم

رکھا..... وہ پتھر سب سے اعلیٰ..... جس سواری پر نبیؐ کا وجود آیا..... وہ سواری سب سے اعلیٰ۔

جس شہر میں نبیؐ آیا..... وہ شہر سب سے اعلیٰ۔ مجھے کہنے دو کہ محمدؐ مصطفیٰؐ کو دنیا سے رخصت ہو

ئے چودہ صدیاں بیت گئیں..... حاجی حج کرنے جاتا ہے..... حج کر کے واپس آیا..... کہتا ہے کہ

یہ مدینے کی کھجور لایا ہوں..... مدینے کی کھجور میں برکت کیوں ہے؟..... کہ محمدؐ مصطفیٰؐ کے

شہر سے کھجور آئی ہے..... نبیؐ کے شہر سے رومال آیا..... اس میں برکت ہے..... نبیؐ کے شہر

سے کپڑا آیا..... اس میں برکت ہے..... مکہ سے پانی آیا..... اس میں برکت ہے..... مدینہ سے

خاک شفاء آئی..... اس میں برکت ہے۔ مسلمانو! اس محمدؐ کے مدینے میں برکت ہے.....

ہواؤں میں برکت ہے..... کپڑوں میں برکت ہے..... سینے میں برکت ہے..... خاک شفاء

میں برکت ہے..... کھجوروں میں برکت ہے..... اوئے جو نبی کے ساتھ سویا ہوا ہے اس میں برکت نہیں مانتا..... میرے نبی کا مقام سب سے اعلیٰ ہے..... میرے نبی کا مقام اتنا اعلیٰ ہے..... کہ اللہ نے قرآن میں میرے نبی کا بار بار ذکر کیا ہے..... میرے نبی کا مقام اتنا اونچا ہے۔

میرا نبی جہاں جہاں گیا قرآن وہاں وہاں گیا

آسمانوں سے کتابیں چار اتریں..... ان کتابوں کے اترنے کو دیکھو..... تورات موسیٰؑ پر اترنے لگی..... اللہ نے موسیٰؑ سے فرمایا..... طور پہاڑ پر جاؤ..... چالیس دن کا چلہ کرو..... وہاں تمہیں کتاب ملے گی..... انجیل کا وقت آیا..... عیسیٰؑ سے فرمایا..... عبادت خانے میں بیٹھ جاؤ..... وہاں تمہیں کتاب ملے گی..... داؤدؑ پر زبور اترنے کا وقت آیا..... ان سے کہا اپنے معبد میں بیٹھ جاؤ..... وہاں تمہیں کتاب ملے گی..... یعنی کتاب کیلئے نبیوں کو پاہند کیا..... کہ فلاں فلاں جگہ پر تم چلے جاؤ..... تمہیں کتابیں ملیں گی..... لیکن جب میرے محمدؐ مصطفیٰؐ کی باری آئی..... تو میرے مصطفیٰؐ کو کہیں پاہند نہیں کیا گیا..... میرا نبی مکے میں تھا..... قرآن کو مکے میں بھیج دیا..... قرآن کو مدینے میں بھیج دیا..... میرا نبی پہاڑ پر تھا..... قرآن کو پہاڑ پر بھیج دیا..... میرا نبی بازار میں تھا..... قرآن کو بازار میں بھیج دیا..... میرا نبی غار میں تھا..... قرآن کو غار میں بھیج دیا..... حتیٰ کہ..... میرا نبی بدر میں..... قرآن بدر میں..... میرا نبی احد میں..... قرآن احد میں..... میرا نبی خندق میں..... قرآن خندق میں..... میرا نبی تبوک میں..... قرآن تبوک میں..... میرا نبی عایشہ کے بستر پر..... قرآن بھی عایشہ کے بستر پر۔

میرے بھائیو!..... میرا نبی سب سے اعلیٰ ہے..... یہ نہیں ہو سکتا کہ میرا نبی تو سب سے اعلیٰ ہے..... لیکن اس سے وابستہ کسی چیز کا مقام اعلیٰ نہ ہو..... دنیا میں چادریں بڑی ہیں..... لیکن اس چادر کا ذکر قرآن میں کیوں آیا جو نبی کے جسم پر آئی..... اس چادر کا ذکر قرآن میں آیا جو نبی کے جسم پر آئی..... اس کبیل کا ذکر قرآن میں آیا جو نبی کے جسم پر آیا..... کیونکہ نبی کا مقام سب سے اعلیٰ ہے۔

میرے نبی کے آنے سے پہلے دنیا کی حالت اور بعد کی حالت

جب نبی دنیا میں نہیں آئے تھے تو دنیا کی کیا حالت تھی؟.....

وہی یونان کھلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر تھا آج تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
افلاطون کی خرد سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعۂ سیلاب نور آیا
جہاں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمت للعالمین آیا

میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... اقبال سہیل نے کتنی خوبصورت بات کہی..... کہ

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغِ حق سے نگاہ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا
اؤ..... شاعر مشرق علامہ اقبال کے دروازے پر آؤ..... اقبال اسی فلسفے کو بیان کرتا ہے
یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا

یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نبض ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخت بردوش میں سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم تو حید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے ہیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پہ پہنچے

مولانا قاسم نانوتویؒ سے حضورؐ کے بارے میں عیسائی کا سوال

میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ..... دارالعلوم دیوبند کابانی
ہے..... ایشیاء کی سب سے بڑی یونیورسٹی کابانی ہے..... ان کے سامنے ایک عیسائی نے آکر
سوال کیا..... کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ تو مردوں کو زندہ کر دیتے تھے..... تمہارے نبی محمدؐ رسول
اللہؐ نے کسی مردے کو زندہ نہیں کیا؟ مولانا نانوتویؒ نے فرمایا..... ایک آدمی مر جاتا ہے.....
اس کو زندہ کرنا اتنا بڑا کمال نہیں..... وہ انسان تو ہوتا ہے صرف روح نکل گئی..... تمہارے
پیغمبرؐ نے انسان جو فوت ہو گیا..... اس کو زندہ کیا..... ہمارے نبیؐ کو دیکھو..... جس نے
درختوں کو زندہ کر دیا..... پتھروں کو کلمہ پڑھا دیا..... اس نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰؑ کی والدہ
مریم کو قرآن نے کہا کہ

وامہ صدیقہ

کہ عیسیٰؑ کی ماں مریمؑ پاک دامن تھی..... اور تمہارے پیغمبرؐ حضورؐ کی والدہ آمنہؓ کو
تو قرآن پاک نے پاک دامن نہیں کہا۔ مولانا قاسم نانوتویؒ نے عشق رسولؐ کے لہجے میں
ڈوب کر کہا..... کہ اوپا گلو!..... تمہارے نبی عیسیٰؑ کی والدہ پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا۔ اس لئے
اس شک کو ہمارے قرآن نے دور کیا..... اور ہمارے نبیؐ کی ماں پر کسی کو شک ہی نہیں پڑا.....

پیغمبر کی ہر اد اور ہر چیز کا ذکر قرآن میں

میرے بھائیو!..... میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے..... اور جس شخص کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا..... جس کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا..... اور میں اگلی بات کرتا ہوں..... کہ جس کا عقیدہ ہے..... کہ نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... پیغمبر کی چادر اعلیٰ ہے..... نبی کا کپڑا اعلیٰ ہے..... یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ یہ کہے..... کہ پیغمبر کا ابو بکرؓ اعلیٰ نہیں۔ نبی کا عمرؓ اعلیٰ نہیں۔ نبی کا عثمانؓ اعلیٰ نہیں۔ نبی کا علیؓ اعلیٰ نہیں۔ نبی کے صحابہؓ اعلیٰ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا..... کہ پیغمبرؐ تو اعلیٰ ہے..... لیکن جو ساتھ سویا ہوا ہے..... وہ کافر ہو گیا ہے..... جو ساتھ سویا ہوا ہے..... وہ منافق ہو گیا..... جس کو بیٹھی دی ہے..... وہ نعوذ باللہ بد قماش ہو گیا ہے..... یہ نہیں ہو سکتا..... جس نے دعویٰ کیا کہ میرا نبی اعلیٰ ہے..... اس کو ماننا پڑے گا..... کہ جب نبی اعلیٰ ہے..... تو نبی کے قدم جس پتھر پر آئے..... وہ پتھر بھی اعلیٰ ہے..... نبی کا شہر بھی اعلیٰ ہے..... میرے پیغمبرؐ کا مرتبہ اتنا اونچا ہے..... کہ قرآن میں میرے نبی ﷺ کے چہرے کا ذکر آیا تو قرآن نے..... والضحیٰ..... کہہ دیا۔ نبی کی زلفوں کا ذکر آیا تو قرآن نے..... واللیل..... کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا قرآن نے..... والعصر..... کہہ دیا۔ نبی کے شر کا ذکر آیا قرآن نے..... کہہ دیا۔ لا اقسم بهذا لبلد..... کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کے اخلاق کا ذکر آیا قرآن میں..... انک لعلیٰ خلق عظیم..... کہہ دیا۔ نبی کی رحمت کا ذکر آیا قرآن نے..... وما ارسلناک الا رحمة للعالمین..... کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کے ہونٹوں کا ذکر آیا قرآن نے..... لا تحرك به لسانک لتعجل به..... کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا قرآن نے..... ما زاغ البصر وما طغی..... کہہ دیا۔ نبی کے صحابہؓ کا ذکر آیا قرآن نے..... اولئک هم المفلحون..... کہہ دیا۔ اولئک هم الفائزون..... کہہ دیا۔ اولئک هم الراشدون..... کہہ دیا۔ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان..... کہہ دیا۔ پیغمبرؐ کی صفوں کا ذکر آیا قرآن نے..... انا ارسلناک شاهدا..... کہہ دیا۔ مبشراً..... کہہ دیا۔ نذیراً..... کہہ دیا۔ داعیاً الی اللہ..... کہہ دیا۔ بآذنه وسراجاً منیراً.....

رسول اللہ ﷺ کیلئے ہر چیز اعلیٰ منتخب کی گئی

میرے نبی کا مقام اعلیٰ ہے..... اب آئیے..... میرے نبی کا جب مقام اعلیٰ ہے
تو میرے نبی کے لئے اللہ نے کائنات کا انتخاب کیا ہے..... کہ جب یہ ساری کائنات سے اعلیٰ
ہے..... تو اس کو وہاں بھیجا جائے گا جو جگہ سب سے اعلیٰ ہے..... دنیا میں جگہیں دو تھیں۔
ایک عرب تھا۔ ایک عجم تھا۔ عرب میں نبی کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا..... اس لئے کہ عجم کا معنی ہے
گوزگ..... عرب کا معنی فصیح و بلیغ ہے..... میرا نبی چونکہ فصیح و بلیغ تھا..... اس لئے جگہ وہ منتخب
کی گئی جو پہلے فصیح و بلیغ تھی..... میری بات پر غور کریں..... میں سیرت کا ایک نیا پہلو لانا چاہتا
ہوں..... کہ پیغمبر کے ساتھ نسبت جس چیز کی ہو گئی..... وہ چیز اعلیٰ ہے..... خواہ وہ جگہ
ہے..... خواہ وہ کپڑا ہے..... خواہ وہ رشتے دار ہے..... خواہ وہ بیوی ہے..... خواہ وہ دایہ ہے.....
اور جو اس دایہ کا نام ہے اس میں بھی نبی کی شان ہے..... جو بیٹی کا نام ہے اس میں بھی نبی کی
شان ہے۔ جو خاندان کا نام ہے اس میں بھی نبی کی شان ہے۔ پیغمبر کے سارے خاندان میں
ایک ایک چے کا نام لے لو..... جو چے کا نام ہو گا..... وہ صفت نبی میں ضرور پائی جائے
گی..... بیوی کا نام ہو گا..... بیوی کی وہ صفت نبی میں ضرور پائی جائے گی

رسول اللہ ﷺ کیلئے جگہ اور خاندان کا انتخاب

اؤ..... میں تری جھولی میں پیغمبر کی سیرت کا ایک نیا پہلو ڈالنا چاہتا ہوں..... پیغمبر
کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا..... اور نبی کو عرب میں بھیجا گیا..... اور شہر اور بھی عرب میں بڑے
تھے..... اس شہر میں بھیجا گیا جس کا نام مکہ تھا..... اور مکہ عربی زبان میں بچہ کو کہتے ہی..... بچہ کا
معنی درمیانی جگہ..... کیونکہ محمد ساری کائنات کا رسول تھا..... اس لئے وہاں بھیجا گیا جو
درمیانی جگہ تھی..... اس کے بعد قبیلہ منتخب کیا گیا..... قبیلہ کون سا تھا..... قریش کا قبیلہ.....

قریش قریش سے ہے..... اس کا معنی پختہ ہونا..... نبیؐ اپنے موقف میں پختہ تھا اس لئے قریش میں بھیجا گیا..... قریش کی کون سی شاخ میں بھیجا جائے..... جس شاخ کا نام ہوا ہاشم تھا..... ہاشم حضورؐ کے پردادا کا اصلی نام نہیں ہے..... ہاشم عربی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں کہ جو بہت سارے مہمانوں کو ایک جگہ جمع کرے اور شور باہا کر اس میں روٹی ڈال کر ان کو کھلائے..... ثرید کا سالن کھلائے..... اسے ہاشم کہتے ہیں..... یعنی بہت بڑے مہمان نواز کو عربی میں ہاشم کہتے ہیں..... چونکہ محمدؐ مہمان نوازوں کا سردار تھا..... اس لئے پردادا وہ چنا جس کا نام ہاشم تھا۔ میں ابھی اپنے موضوع کی طرف آ رہا ہوں..... توجہ کیجئے..... رسول اللہؐ کیلئے مکے کا انتخاب ہوا۔ رسول اللہؐ کے لئے قریش کا انتخاب ہوا۔ رسول اللہؐ کیلئے ہاشم کا انتخاب ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے داد اور گھر کا انتخاب

اب رسول اللہؐ کو کس کے گھر میں بھیجا جائے۔ نبیؐ کا دادا کس کو بنایا جائے؟..... فیصلہ یہ بھی عرش پر ہوا..... اس کو بنایا جائے جس کا نام عبد المطلب ہے۔ عبد المطلب کے گھر میں کیوں آئے؟..... اس کا پوتا کیوں بنے؟..... اس لئے کہ عبد المطلب کعبے کا متولی تھا..... تو خدا کا نبیؐ ساری کائنات کا متولی تھا..... اس لئے محمدؐ کو اس گھر میں بھیجا گیا جو پہلے سے کعبے کا متولی تھا۔ عبد المطلب کے دوبارہ بیٹھے تھے..... کس بیٹے کو نبیؐ کا والد بنایا جائے..... اس بیٹے کو بنایا جائے جس کا نام عبد العززیٰ ہے..... عبد العززیٰ ابو لب کو کہتے ہیں..... عبد العززیٰ کا معنی..... مت کا بندہ۔ عبد مناف کا معنی..... مت کا بندہ۔ عبد اللات کا معنی..... مت کا بندہ۔ عبد الشمس کا معنی..... سورج کا بندہ۔ عبد الحارث کا معنی..... کھیتی کا بندہ۔ نوفل کا معنی..... سخت جگہ۔ حمزہ کا معنی..... لمبی جگہ۔ عباس کا معنی..... پتھر ملی جگہ۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے والد کا انتخاب

ان سارے ناموں میں وہ نام محمدؐ کا والد بنانے کیلئے چنا..... جو نام عبد اللہ تھا..... یعنی اللہ کا بندہ..... کیوں..... خدا اپنے نبیؐ کے والد کیلئے اگر عبد العززیٰ کو چنا..... عبد مناف کو چنا..... عبد الحارث کو چنا..... لوگ کہتے کہ محمدؐ کے والد کا وہ نام ہے..... جو بتوں کے بندوں

کانام ہے..... یہ توہمیں کا بندہ ہے..... یعنی خدا دنیا کو بتانا چاہتا تھا..... کہ میرا جو دنیا میں سب سے بڑا بندہ ہے..... وہ امت کے بندے کے گھر میں نہیں آسکتا..... وہ آئے گا تو خدا کے بندے کے گھر میں آئے گا..... میرے پیغمبرؐ کے والد کیلئے خدا نے عرش پر نام کا بھی انتخاب کیا۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے والدہ کا انتخاب

اب میرے پیغمبرؐ کی والدہ کا انتخاب ہوتا ہے..... اور بھی بڑے قبیلے تھے مدینہ کی بڑی بستیاں تھیں..... ابواء کی بستستی ہے..... جہاں خضاء کا قبیلہ ہے۔ شیبہ کا قبیلہ ہے۔ خزرج کا قبیلہ ہے۔ نضیر کا قبیلہ ہے۔ لیکن..... ان سارے قبیلوں میں میرے نبیؐ کی اماں کیلئے وہ قبیلہ چنا..... جس کا نام زہرہ تھا..... زہرہ کس کو کہتے ہیں؟..... عربی زبان میں زہرہ تروتازگی کو کہتے ہیں..... چونکہ نبیؐ بھی تازگی کا پیغام لارہا تھا..... اس لئے ماں کا قبیلہ بھی تروتازہ چنا گیا..... اس زہرہ قبیلے میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں۔ ایک کانام نبہ تھا۔ ایک کانام حربہ تھا۔ ایک کانام لبینہ تھا۔ ایک کانام لبنی تھا۔ یہ سارے نام تھے..... لیکن ان لڑکیوں میں اپنے نبیؐ کی اماں بنانے کیلئے اللہ نے کسی لڑکی کو نہیں چنا۔ صرف اس لڑکی کو چنا..... جس کا نام آمنہ تھا..... تاکہ خدا دنیا کو بتائے کہ آمنہ امانت والی ہے..... یعنی خدا کی جو امانت عرصہ دراز سے پڑی ہے..... وہ آمنہ کی گود میں آسکتی ہے اور کسی گود میں نہیں آسکتی۔ میرے نبیؐ کا مقام اعلیٰ ہے میرے پیغمبرؐ کیلئے خدا نے والد کا انتخاب کیا۔ والدہ کا انتخاب کیا۔ قبیلے کا انتخاب کیا۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے دایہ کا انتخاب

آؤ..... میں آپ کو اور بتانا چاہتا ہوں..... لوگ کہتے ہیں اور دایاں لے کر نہیں گئیں..... میں نے کہا..... محمد مصطفیٰؐ نے خود دایوں کو چھوڑ دیا..... اس لئے کہ گود کا انتخاب تو عرش پر ہوتا ہے..... خدا نے اپنے پیغمبرؐ کی دایہ کیلئے بھی سب سے پہلے قبیلہ چنا..... قبیلہ وہ چنا..... جس قبیلے کا نام یوسعد تھا..... سعد کس کو کہتے ہیں..... سعد کا معنی نیک خت..... کیونکہ پیغمبرؐ خت والوں کا سردار تھا..... اس لئے دایہ کا قبیلہ بھی ختوں والا بنادیا..... اور پھر یوسعد

سعد قبیلے میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں..... اس عورت کو پیغمبرؐ کی دایہ بنانے کیلئے چنا..... جس کا نام حلیمہ تھا..... کیونکہ حلیمہ کا معنی حلم والی..... نبیؐ بھی حلم والا تھا..... دایہ بھی حلم والی تھی..... یہ نبیؐ کی شان ہے..... پیغمبرؐ کیلئے خدا نے والد کو چنا۔ پیغمبرؐ کیلئے خدا نے والدہ کو چنا۔ قبیلوں کو چنا۔ شہروں اور بستیوں کو چنا۔ دایہ کا قبیلہ چنا اور آگے بڑھیں۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے بیویوں کا انتخاب

اسی محمد مصطفیٰؐ کیلئے خدا نے پہلی بیوی کا انتخاب کیا..... جس کا نام خدیجہؓ ہے..... خدیجہؓ کا معنی حاجیوں کی خدمت کرنے والی..... نبیؐ امت کی خدمت کرنے والا..... بیوی حاجیوں کی خدمت کرنے والی۔ ایک بیوی وہ چنی جس کا نام سودہؓ ہے..... سودہؓ کا معنی زندہ رہنے والی..... نبیؐ بھی زندہ رہنے والا..... بیوی بھی زندہ رہنے والی۔ پیغمبرؐ کیلئے اللہ نے ایک اور بیوی کا انتخاب کیا..... بیوی کا نام حصہؓ ہے..... حصہؓ کا معنی راتوں کو قیام کرنے والی..... نبیؐ بھی قیام کرنے والا..... بیوی بھی قیام کرنے والی..... ایک بیوی وہ چنی جس کا نام زینبؓ ہے..... زینبؓ کا معنی استغفار والی..... نبیؐ بھی استغفار والا..... بیوی بھی استغفار والی۔ ایک بیوی وہ چنی جس کا نام صفیہؓ ہے..... صفیہؓ کا معنی منتخب ہونے والی..... نبیؐ بھی منتخب ہے..... بیوی بھی منتخب ہے۔ ایک بیوی وہ چنی جس کا نام ہے میمونہؓ..... میمونہؓ کا معنی خنوں والی..... نبیؐ بھی خنوں والا..... بیوی بھی خنوں والی..... ایک بیوی وہ چنی جس کا نام ہے ام حبیبہؓ..... ام حبیبہؓ کا معنی سلامتی والی..... نبیؐ بھی سلامتی والا..... بیوی بھی سلامتی والی۔ ایک بیوی کا نام ہے جویریہؓ..... جویریہؓ کا معنی پڑوس میں رہنے والی..... جو بہت زیادہ قرب میں ہو..... اس کو کہتے ہیں۔ ایک بیوی کا نام ہے ریحانہؓ..... ریحانہؓ کا معنی خوشبو والی..... نبیؐ بھی خوشبو والا..... بیوی بھی خوشبو والی۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے اولاد کا انتخاب

اولاد کو دیکھو۔ پیغمبرؐ کی ایک بیٹی کا نام زینبؓ ہے..... زینبؓ کا معنی استغفار والی۔ اس کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا..... بیٹے کا نام قاسمؓ..... قاسمؓ کا معنی تقسیم کرنے والا۔ نبیؐ نے فرمایا

انما انا قاسم واللہ يعطی

کہ میں بھی تقسیم کرنے والا ہوں..... بیٹا بھی تقسیم کرنے والا..... یعنی دینے والا
 اللہ ہے..... ہم تقسیم کرنے والے ہیں..... بیٹا بھی تقسیم کرنے والا--- نبیؐ بھی تقسیم کرنے
 والا..... ایک بیٹا دیا جس کا نام ہے طاہر طیب..... طاہر کا معنی پاک ہے طیب کا معنی بھی پاک
 ہے..... نبیؐ بھی پاک ہے..... بیٹا بھی پاک ہے۔ ایک بیٹا دیا جس کا نام ابراہیمؑ ہے..... ابراہیمؑ
 کا معنی بزرگی والا..... نبیؐ بھی بزرگی والا..... بیٹا بھی بزرگی والا..... ایک بیٹی وہدی جس کا نام
 رقیہؑ ہے..... رقیہؑ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی..... نبیؐ امت کی خدمت کرنے والا.....
 بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی۔ ایک بیٹی وہدی جس کا نام ہے ام کلثومؑ..... ام کلثومؑ کا
 معنی بچوں کی تربیت کرنے والی..... نبیؐ امت کی تربیت کرنے والا..... بیٹی بچوں کی تربیت
 کرنے والی۔ ایک بیٹی وہدی جس کا نام ہے فاطمہؑ..... فاطمہؑ کا معنی دوزخ سے آزاد..... نبیؐ
 بھی دوزخ سے آزاد ہے..... بیٹی بھی دوزخ سے آزاد ہے۔ مسلمانوں..... مجھے بتاؤ..... جس
 پیغمبر ﷺ کیلئے خدا ہیوی کا انتخاب کرے۔ جس پیغمبر کیلئے خدا بیٹی کا انتخاب کرے۔ جس
 پیغمبر کیلئے خدا بیٹیوں کے ناموں کا انتخاب کرے۔ بیوی کے ناموں کا انتخاب کرے۔ میں
 کیسے نہ کہوں؟..... کہ اس پیغمبر کیلئے والد کو منتخب کیا گیا۔ اس نبیؐ کیلئے والدہ کو منتخب کیا
 گیا۔ دایہ کو منتخب کیا گیا۔ سوار یوں کو منتخب کیا گیا۔ بیٹیوں کو منتخب کیا گیا۔ خاندان کو منتخب کیا
 گیا۔ تو پھر مجھے کہنے دو۔

رسول اللہ ﷺ کیلئے ساتھیوں کا انتخاب

اسی محمد کیلئے صدیق کو منتخب کیا گیا۔ عمرؓ کو منتخب کیا گیا۔ عثمانؓ کو منتخب کیا گیا۔ علیؓ کو
 منتخب کیا گیا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار محمدؐ کے صحابہؓ کو اور حبشہ کے بلالؓ کو بھی منتخب کیا گیا۔

ہمارا موقف

میرے بھائیو!..... سپاہ صحابہؓ انہیں صحابہؓ کے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہے.....
 انہیں صحابہؓ کی عظمت کی جنگ لڑ رہی ہے..... جن کا انتخاب عرش پر ہوا۔ آج سے ڈیڑھ
 سال پہلے..... بلکہ ایک سال پہلے میاں نواز شریف صاحب نے ہمیں لاہور بلایا تھا..... اس

نے کہا تھا تم شیعہ سے کیوں اختلاف کرتے ہو۔ تم کافر کافر کے نعرے کیوں لگاتے ہو۔ ہم نے کہا۔۔۔ ہمارا موقف سنو۔۔۔ چار سو علماء حکومت نے بلائے۔۔۔ گورنر ہاؤس لاہور میں بلائے۔۔۔ 28 ستمبر کو ان چار سو علماء کے سامنے ہم سے پوچھا گیا۔۔۔ کہ شیعہ سے کیا اختلاف ہے۔۔۔ آج شیعوں کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ جب میں ان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔۔۔ لیکن میں یہ بھی سوال کرتا ہوں۔۔۔ کہ شیعو! جب نواز شریف نے ساجد نقوی کو اور مجھے لاہور بلایا تھا۔۔۔ اگر ساجد نقوی کو ہمارے کافر کہنے پر اعتراض تھا۔۔۔ تو اس کو چاہئے تھا کہ وزیراعظم کے سامنے آکر ہمارے سوالوں کا جواب دیتا۔۔۔ وزیراعظم کے سامنے جب ہم نے اپنا موقف پیش کیا۔۔۔ اور جب میں نے ٹینیسی کی کتاب۔۔۔ کشف الاسرار۔۔۔ پیش کی۔۔۔ جس کے 119 صفحے پر حضرت عمر فاروقؓ کو ٹینیسی نے۔۔۔ کافر اور زندیق لکھا۔۔۔ جب وہ کتاب پیش کی تو پورے مجمع میں ہر عالم نے کہا۔۔۔ جو اس کا قائل ہے۔۔۔ وہ کافر ہے۔۔۔ اس کے بعد ایک آدمی نے کہا۔۔۔ جناب یہ تو ایران سے چھپ کر آئی ہے۔۔۔ چنانچہ میں نے۔۔۔ تحفہ حنفیہ۔۔۔ غلام حسین نجفی کی کتاب وزیراعظم کے سامنے پیش کی۔۔۔ جس کے 250 صفحے پر غلام حسین نجفی ملعون نے یہ تحریر کیا تھا۔۔۔ (تحریر لکھنا ایمانی غیرت اجازت نہیں دیتی) نعوذ باللہ جب میں نے تحریر دکھائی۔۔۔ تو علماء کی چیخیں نکل گئیں۔۔۔ اور کئی حکمران رو پڑے۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔ ایسی غلیظ تحریر کے بعد ان کا اسلام ہمیں نظر نہیں آتا۔۔۔ یہی بات اگر میں اسٹیج پر کہتا ہوں۔۔۔ تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ مجھے یہ تو بتاؤ۔۔۔ کہ صحابہ کرامؓ کو۔۔۔ پیغمبرؐ کے خلفاء کو۔۔۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کو تم نے کافر لکھا۔۔۔ کیوں کافر لکھا؟ تمہارے ملاؤں نے پیشواؤں نے۔۔۔ خود ٹینیسی نے کیوں کافر لکھا؟ مجھے جواب دو۔۔۔ تمہیں کافر کہتا ہوں۔۔۔ تمہیں چڑھتی ہے۔۔۔ تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ تم ابو بکرؓ کو کافر لکھتے ہو۔۔۔ مجھے کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔ تم فاروقؓ کو کافر لکھو۔۔۔ ہمیں کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔ تم عثمانؓ کو کافر لکھو۔۔۔ ہمیں کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔ یاد رکھو۔۔۔ یہ لڑیچہ۔۔۔ یہ کہتا ہیں۔۔۔ یہ بے ہودہ تحریریں جب تک تم چھاپتے رہو گے۔۔۔ تمہارے کفر کا اعلان ہوتا رہے گا۔

سپاہ صحابہؓ کی طرف سے ایرانی صدر کو ثالثی کی پیشکش

میرے بھائیو!..... ہمارا موقف ہے..... جان اس موقف پر دی جاسکتی ہے..... اس موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی..... میں آج بھی کہتا ہوں..... میاں نواز شریف..... وزیر اعلیٰ..... اور حکمرانو!..... اگر تم یہ تنازعہ مٹانا چاہتے ہو..... تو آؤ..... شیعہ کو بھی بٹھاؤ..... ہمیں بھی بٹھاؤ..... میں نے ایرانی صدر سے کہا..... کہ تم روشن خیال مٹتے ہو..... تمہارا دعویٰ ہے کہ میں شیعہ سنی اتحاد چاہتا ہوں..... آؤ..... میں تمہیں ثالث مانتا ہوں..... میرا باپ ابو بکرؓ ہے..... اسے گالی دی گئی ہے..... اسے گالی دی جائے..... تو بتا ہمیں کیا کرنا چاہئے..... تو فیصلہ کر..... جب میں نے ایرانی صدر کو ثالث مانا..... تو میرے کچھ دوستوں کو بھی اعتراض تھا۔ لیکن پاکستان کے تمام طبقوں نے ہماری اس پیشکش کی تائید کی۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ سپاہ صحابہؓ نے کتنے کھلے دل سے اسے ثالث مانا۔ لیکن ایرانی صدر نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں آج پھر کہنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ آئینی جدوجہد کر رہی ہے۔ مولانا اعظم طارق صاحب نے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ کا بل پیش کیا۔ میں منہ پر تعریف نہیں کرتا۔ لیکن مولانا اعظم طارق کی جرأت کو سلام کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ اس جرنیل کی زندگی دراز فرما۔ (آمین) جس نے اہل سنت کی صحیح ترجمانی کی اور حق ادا کر دیا۔ اور مولانا اعظم طارق صاحب اس دن 8 ستمبر کو قومی اسمبلی میں ایرانی صدر کے سامنے۔ براہ راست نہیں۔ بلکہ اسپیکر قومی اسمبلی کے ذریعے سے ایک یادداشت پیش کرنا چاہتے تھے۔ اسپیکر کے ذریعے سے یادداشت پیش کرنا کوئی غیر قانونی بات نہیں تھی۔ قانونی راستہ تھا لیکن اس قانونی راستے سے بھی مولانا اعظم طارق صاحب کو روک دیا گیا۔ اور انہیں گرفتار ایئر پورٹ سے کر لیا گیا..... یہ کتنی بڑی زیادتی ہے..... اختلاف ایرانی صدر سے میرا تھا..... اور میں نے تو کہا..... میں ثالث مانتا ہوں..... لیکن ثالث ماننے کے بعد مولانا اعظم طارق نے بھی فرمایا..... کہ میں کوئی بات وہاں نہیں کرنا چاہتا..... صرف یادداشت اسپیکر کے ذریعے پیش کروں گا۔ اس کے بعد ان کی گرفتاری کا کوئی جواز تھا؟ لیکن پاکستان کی موجودہ حکومت نے یہ بڑی زیادتی کی ہے..... اصل میں مولانا اعظم طارق نے چونکہ اگلے روز

ناموس صحابہؓ کے بل پر بحث کرنا تھی۔ ناموس صحابہؓ کے بل پر بحث کو روکنے کیلئے انہیں گرفتار کیا گیا۔ لیکن حکمرانوں! یاد رکھو..... سپاہ صحابہؓ تشدد پر یقین نہیں رکھتی..... سپاہ صحابہؓ تخریب کاری پر یقین نہیں رکھتی..... یہ ہمارا ملک ہے..... ہم اس ملک کے رہنے والے ہیں..... ہماری اکثریت ہے ہماری 98 فیصد آبادی ہے..... ہم 98 فیصد آبادی کو خاک و خون میں نہیں تڑپانا چاہتے..... 98 فیصد آبادی کو خانہ جنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے..... 98 فیصد آبادی کے امن اور چین کو خراب نہیں کرنا چاہتے..... اس لئے یاد رکھو..... ہم نے آئینی راستہ اختیار کیا..... سب سے پہلے مولانا اعظم طارق صاحب کو الیکشن لڑایا..... پھر قومی اسمبلی میں بھیجا۔ ہم دہشت گردی کرتے۔ اسمبلی میں اپنا نمائندہ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے بلایا۔ ہم گئے ہیں ہم نے جا کر شیعہ کی کتابیں پیش کی ہیں۔ ایک سو دس 110 کتابوں کی دستاویز وزیر اعظم کے سامنے پیش کی..... وہی کتابیں فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی کے سامنے پیش کی ہیں..... اور میں سلام پیش کرتا ہوں..... مولانا عبدالستار خان نیازی کی جرأت کو..... کہ جن کی جرأت کی وجہ سے فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی نے یہ قرارداد پاس کی ہے..... کہ جو شخص صحابہؓ کی گستاخی کرے..... اسے سزائے موت دی جائے..... انہوں نے قرارداد پیش کر دی ہے..... اب قومی اسمبلی میں جائے گی..... اس کیلئے قانون بنے گا..... اور جو بل مولانا اعظم طارق نے پیش کیا اس بل میں کیا ہے؟ مولانا اعظم طارق کے بل میں یہ ہے..... کہ جو شخص صحابہؓ کی گستاخی کرے اس کو سزائے موت دی جائے..... یا عمر قید کی سزا دی جائے..... یہ ہماری آئینی جدوجہد ہے..... سپاہ صحابہؓ آئینی راستہ اختیار کر رہی ہے۔

فیصل آباد میں قرآن کی سوزش

میرے بھائیو!..... اس آئینی جدوجہد کو تم کیسے سبوتاژ کرنا چاہو گے..... کبھی تم یہ ڈرامہ ہناتے ہو کہ جناب..... فیصل آباد میں جو قرآن جلا ہے..... یا چنیوٹ میں جلا ہے..... یہ ان لوگوں نے خود جلایا ہے..... تم یہ ڈرامے صرف سپاہ صحابہؓ کو بدنام کرنے کیلئے رچاؤ..... لیکن میں کہنا چاہتا ہوں..... فیصل آباد کی انتظامیہ کے لوگو!..... اور چنیوٹ کے انتظامیہ کے

لوگو!..... ہمارے اوپر یہ سازش بے نقاب ہو چکی ہے..... کہ فیصل آباد میں تمہارے جن پولیس کے افسروں نے اس ایک..... امین بھولے..... کو جس طرح بیانات پڑھائے اور سکھائے ہیں..... وہ سازش بے نقاب ہو چکی ہے..... اور بہت جلد پوری عوام کے سامنے یہ سازش آجائے گی..... اور پھر پتا چلے گا کہ کس طرح تم نے سپاہ صحابہؓ کو کرش کرنے کیلئے ایک گھناؤنی سازش کی ہے۔

میرے بھائیو!..... میں اس کے باوجود کہتا ہوں..... کہ اگر کوئی سنی..... اگر کوئی نوجوان سنی لڑکا..... قرآن جلانے کے الزام میں پکڑا جائے..... اور ثابت ہو جائے کہ واقعی اس نے قرآن جلایا ہے..... تو اس کو گھنٹہ گھر کے چوک میں پھانسی کے تختے پر لٹکایا جائے..... لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھو کہ..... عارف والا میں فاروق اعظمؓ کا پتلا جلایا گیا..... فاروق اعظمؓ کا پتلا جلایا جائے..... اور پھر ہمیں کہا جائے..... کہ خاموش رہیں..... یہ کیسے ہو گا..... میں نے عارف والا میں بھی کہا ہے اور یہاں بھی کہتا ہوں..... کہ اگر عارف والا کی انتظامیہ نے فاروق اعظمؓ کا پتلا جلانے والے پانچوں ملزموں کو..... جن کو گرفتار کر لیا گیا ہے..... قانون کے مطابق سزا نہ دی..... تو سپاہ صحابہؓ ان پانچوں آدمیوں کو جہنم رسید کرے گی..... ان کو ہم اڑائیں گے..... انشاء اللہ..... اور یہ وقت بتائے گا..... میں نے عارف والا میں بھی کہہ دیا ہے..... کہ اگر ان کو سزا نہ دی گئی..... تو ان کو گولی سے اڑادو..... اور اگر کل کوئی آدمی کہے کہ..... میں نے گولی سے اڑادیا..... اور انتظامیہ پوچھے..... تجھے کس نے کہا تھا..... تو تم براہ راست کہو کہ مجھے ہماری جماعت کے سربراہ نے کہا تھا..... کہ جس آدمی نے فاروق اعظمؓ کا پتلا جلایا ہے..... تصدیق ہو جائے کہ اسی نے جلایا ہے..... اور انتظامیہ سزا نہ دے..... تو تم اسے گولی سے اڑادو..... ہم نے اپنے سربراہ کے کہنے پر اڑایا ہے..... میں یہ ذمہ داری قبول کرنے کیلئے تیار ہوں۔

نواز شریف کی بنائی جانے والی کمیٹی کا
گستاخ صحابہؓ کیلئے سزائے موت کا فیصلہ

میرے بھائیو!..... فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی کا آخری اجلاس 2 جولائی کو

اسلام آباد میں ہوا..... اس اجلاس میں میری ڈیوٹی یہ تھی..... کہ جتنی بھی شیعہ کی کتابیں اعتراض کتابیں ہیں..... ان کو اجلاس میں پیش کروں..... اس اجلاس میں شیعہ بھی تھے..... بریلوی علماء بھی تھے..... اہل حدیث علماء بھی تھے..... اور دیوبندی علماء بھی تھے..... تمام علماء تھے..... تحریک جعفریہ کے پانچ شیعہ نمائندے تھے..... جب میں نے ایک سو دس (110) کتابیں شیعہ کی وہاں ٹیبل پر رکھیں..... تو میں نے کہا..... یہ کتابیں ہیں جن میں

صحابہؓ کو گالیاں دی گئی ہیں..... سب سے پہلے میرا مطالبہ ہے کہ ان کتابوں کی ریسرچ (RE-SEARCH) پر ایک کمیٹی مبنی جائے..... کہ کیا واقعی ان کتابوں میں حضرت ابو بکرؓ اور عثمانؓ اور صحابہؓ کو کافر..... منافق اور مرتد لکھا گیا۔ اگر واقعی لکھا گیا..... اگر واقعی ان کے مصنف شیعہ ہیں اگر واقعی شیعہ کتب خانوں سے شائع ہوئی ہیں۔ اگر واقعی پاکستان میں چھپ رہی ہیں۔ پاکستان میں فروخت ہو رہی ہیں..... تو اس کے بعد ان مصنفین کو تختہ دار پر لٹکایا جائے..... اس کے بعد اس کمیٹی نے وہ ساری کتابیں دیکھیں..... تو کمیٹی کے لوگوں نے کہا واقعی یہ کتابیں شیعہ کی ہیں..... واقعی پاکستان میں چھپ رہی ہیں..... اس کے بعد افتخار حسین نقوی جو ساجد نقوی کا نمائندہ اس اجلاس میں تھا..... وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا..... اس نے کہا میں نہیں جانتا غلام حسین نجفی کو..... حسین خٹ جازا کو..... مولوی مقبول دہلوی کو۔ میں نہیں جانتا..... جب سے تحریک جعفریہ بنی ہے..... 1980ء سے لے کر آج تک کوئی کتاب تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے صحابہؓ کے خلاف نہیں چھاپی..... یہ اس کا دعویٰ تھا..... لیکن یہ اس کا دعویٰ جھوٹا تھا..... میں نے اسی وقت صندوق سے یہ کتاب نکالی..... کتاب کا نام ہے ”صحیفہ انقلاب“..... یہ ہے خمینی کا آخری وصیت نامہ..... اس کے ٹائٹل پر خمینی کا فوٹو ہے..... اور اس کے پیچھے دیکھیں..... یہ پیچھے لکھا ہے ناشر..... تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان..... حکمرانوں..... فیصل آباد کی انتظامیہ کے لوگو..... آؤ..... یہ میرے ہاتھ میں کتاب خمینی کا آخری وصیت نامہ ہے..... تحریک جعفریہ نے اس کو چھاپا ہے..... اس کتاب کے 46 صفحے پر خمینی نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ لکھا ہے کہ..... ”میں بڑی جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی رسول اللہؐ اور حضرت علیؑ کے دور

سے بہتر ہے“..... یہ تحریر ہے..... میں نے اس کمیٹی کے اجلاس میں جب یہ کتاب دکھائی تو شیعہ پریشان ہو گئے..... مولانا عبدالستار خان نیازی نے فرمایا کہ افتخار نقوی اب ہٹاؤ..... تم کہتے تھے کہ ہم نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی طرف سے صحابہؓ کے خلاف کوئی کتاب نہیں چھاپی..... تو یہ کتاب کس کی ہے۔ افتخار نقوی نے کہا..... مجھے نہیں پتا تھا کہ اس کتاب میں یہ تحریر ہے..... پورے

مجمع میں پوری ملت کے سامنے..... پوری نمائندگی کے سامنے..... جس میں کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء موجود تھے..... ان کے سامنے شیعہ لاجواب ہوا..... اور پوری قوم نے کہا..... سارے علماء نے کہا..... کہ واقعی انہوں نے صحابہؓ کی گستاخی کی ہے اور اس کے بعد اس بات پر دستخط کئے گئے کہ صحابہؓ کے گستاخ کیلئے سزائے موت مقرر کی جائے..... یہ قرارداد منظور کی گئی..... اس قرارداد کی منظوری میں مولانا عبدالستار خان نیازی کا حصہ تھا..... میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں..... انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ یہ قرارداد منظور کرائی۔

ہماری جدوجہد اپنوں کے خلاف نہیں ہے

میرے بھائیو!..... آج میرے کئی بھائی ایسے بھی ہیں جو مجھ سے نالاں ہیں..... جو میرے خلاف ہی نعرے لگا رہے ہیں..... سنی ہیں..... میرے بھائی ہیں..... لیکن میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں..... کہ میرے بھائیو! تم مجھے گالیاں دو گے..... تو شیعہ خوش ہو گا..... شیعہ کو خوش نہ کرو..... اگر تم میرے ساتھ شیعہ کے بارے میں اسی موقف کا اعلان کرو..... تو پھر چاہے مجھے دس ہزار گالیاں دو..... لیکن اپنا موقف تو نہ بدلو..... مولانا احمد رضا خان بریلوی..... مولانا امجد علی خان..... مفتی احمد یار خان گجراتی..... حضرت مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی..... یہ جو بریلوی بزرگ اکابرین ہیں..... میری بات نہ مانو..... ان بزرگوں کی بات تو مانو..... اور یاد رکھو..... تم دس ہزار بھی گالیاں دو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے..... انشاء اللہ نہیں کہیں گے..... ہماری جدوجہد تو شیعہ کے بارے میں ہے..... ہم تو شیعہ کے خلاف کام کر رہے ہیں..... ہم نے تمہیں کچھ کہا ہے؟ تمہیں گالی دی ہے؟ تمہارے خلاف

کبھی جلسہ کیا ہے؟ تمہیں برا کہا ہے؟ تم پر تنقید کی ہے؟ تمہیں تنقید کا نشانہ بنایا ہے؟ جب سے سپاہ صحابہؓ بنی ہے..... اس سے پہلے ہر مسجد میں دیوبندی..... بریلوی لڑائی ہوتی تھی..... اور جب سے سپاہ صحابہؓ بنی ہے اس وقت سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی..... تمہیں ہمارا شکریہ ادا کرنا چاہئے..... چہ جائیکہ تم گالیاں دو..... اگر ہمیں گالیاں دیتے ہو تو مولانا شاہ احمد نورانی سے پوچھو..... کہ کافر کافر دیوبندی کہتے ہو..... مولانا فضل الرحمان سے کس عقیدے کے مطابق ملاقات ہوئی ہے۔ کس عقیدے کے مطابق اتحاد ہوا ہے۔ مجھے چھوڑو..... ان سے تو پوچھ لیتے..... ان بزرگوں سے پوچھ لیتے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی سے پوچھ لیتے۔ مولانا شاہ احمد نورانی سے پوچھ لیتے۔ اکابرین سے پوچھ لیتے..... میں بریلوی علماء سے واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں

میرے بریلوی بھائیو! کچھ لوگ ہمیں اور آپکو لڑانا چاہتے ہیں

..... بریلوی اکابرین..... اہلسنت علماء..... ہم مولانا احمد رضا خان بریلوی کے فتوے کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں..... جو انہوں نے شیعہ کے بارے میں دیا ہے..... اود میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایک خفیہ ہاتھ مجھے اور تجھے لڑانا چاہتا ہے..... اس کی انگلیوں پر ناچنا چھوڑ دو..... ہم صرف یہ کہیں گے..... ہم تم پر تنقید نہیں کرتے..... تم گالیاں دیتے ہو..... ہمیں کافر کہتے ہو..... دس مرتبہ کہو..... لیکن یاد رکھو! سپاہ صحابہؓ کے کسی مقرر کو..... کسی جوان کو میں ایک لمحہ کی اجازت نہیں دوں گا کہ وہ کسی بریلوی عالم کے خلاف تنقید کرے۔

میں قیامت کے دن رسول اللہؐ کو کیا جواب دوں گا

فیصل آباد کے تاجرو!..... فیصل آباد کے دکاندارو!..... فیصل آباد کے علماء کرام..... آؤ دیکھو ہماری جدوجہد کیا ہے..... ہماری لڑائی کرسی کی نہیں..... ہماری لڑائی پر مٹوں کی نہیں..... ہماری لڑائی لائسنسوں کی نہیں..... ہماری لڑائی عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹہ کی لڑائی ہے..... عائشہؓ کو منافقہ لکھا گیا۔ عائشہ صدیقہؓ کو طوائفہ لکھا گیا۔ عائشہ صدیقہؓ کو برا کہا گیا۔ یہ میرے ہاتھ میں کراچی سے چھپی ہوئی کتاب ہے..... جس پر ایک سال سے میں

احتجاج کر رہا ہوں..... لیکن یہ کتاب آج تک حکومت نے ضبط نہیں کی..... دیکھو۔ حکمرانوں تم بھی دیکھو۔ تاجروں تم بھی دیکھو۔ دکانداروں تم بھی دیکھو۔ کتاب کا نام ہے..... ”شیخ ثقیفہ“ اس کتاب کے ماسٹل پر ابو بکرؓ کا نام لکھ کر نیچے کتے کا نوٹو بنایا گیا ہے۔ اور فیصل آباد کے شیعو! میرے جلے پر فائرنگ کرنے والو! میرے جلے کو برا کہنے والو! میرے اکلہدین پر تنقید کرنے والو آؤ..... تم دیکھو..... صدیق اکبرؓ کا نام لکھ کر نیچے کتے کا کارٹون بنایا گیا ہے..... میں آج اگر چپ کر جاؤں..... قیامت کے دن رسول اللہؐ کو کیا جواب دوں گا..... آج اگر چپ کر جاؤں صدیقؓ کے سامنے کیا جواب دوں گا..... جس ابو بکرؓ نے رسول اللہؐ کیلئے اپنے کپڑوں پر ٹاکیاں لگائی تھیں..... پیغمبرؐ کیلئے چمڑی ادھیر دی تھی..... آج اس کا نام لکھ کر کتے کا کارٹون بنایا

جائے..... میں خاموش ہو جاؤں..... میں رسول اللہؐ کو کیا جواب دوں گا..... میری جنگ ابو بکرؓ کی عزت کی جنگ ہے..... میرے جوانو! فیصل آباد کے تاجرو! علماء کرام..... میرے ساتھ وعدہ کرو کہ سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیں گے۔ سپاہ صحابہؓ کے ساتھ شریک ہوں گے..... بریلوی..... دیوبندی..... اہل حدیث سارے بھائی ہیں، سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دو گے؟ کالج کے لڑکو! ساتھ دو گے؟ یونیورسٹی کے لڑکو! ساتھ دو گے۔ دکاندارو..... تاجرو..... مولویو..... پیرو..... چوہدریو..... سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دو گے؟

سیلاب زدگان کی امداد میں سپاہ صحابہؓ کا کردار

میرے بھائیو!..... سیلاب زدگان کی امداد کیلئے سپاہ صحابہؓ نے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا..... جھنگ میں..... لاہور میں..... سرگودھا میں..... پنڈی بھٹیاں میں اور جہلم میں لاکھوں روپے متاثرین میں تقسیم کئے..... لیکن دوسری طرف دائیں صاحب کا کیا حال ہوا..... ملکوال میں..... آپ کو پتا ہے..... ملکوال میں دائیں صاحب اسٹیج پر آئے..... اور جناب مانیک ایک آدمی نے چھین لیا..... اور ان کے خلاف نعرے لگائے..... دائیں صاحب اسٹیج چھوڑ کر چلے گئے..... جب دائیں صاحب اسٹیج چھوڑ کر بھاگے..... عوام پیچھے بھاگی، ہیلی ہیڈ پر پہنچے عوام نے ہیلی کاپٹر پر پتھر مارے..... ہیلی کاپٹر کا پڑھا ہو گیا اور کیپٹن کو ایک اینٹ لگی وہ بھی بازو ملتا رہا..... ہیلی کاپٹر اڑنے لگا تو دائیں صاحب نے ایس پی (SP) صاحب کو کان سے پکڑ کر نیچے اتار دیا..... اور کہا

دفعہ ہو جاؤ..... تمہارے علاقے میں میرے ساتھ یہ ہوا..... وائیں صاحب..... ملگوال
میں جیسے ہوا..... ویسے ہر جگہ ہو سکتا ہے اپنے وعدوں کو پورا کر دو..... اس قوم کے ساتھ تم نے
شریعت بل کا وعدہ کیا تھا..... ملازمتوں کا وعدہ کیا تھا..... پورا نہ کیا..... جھنگ میں کیا ہوا.....
مولانا اعظم طارق صاحب نے کئی کئی فرلانگ پانی میں جا کر متاثرین میں امداد تقسیم کی..... اور
وزیر اعظم صاحب وہاں آئے..... ان کے ڈسٹرکٹ کو نسل کے ایک چیئر مین نے کہا.....
وزیر اعظم صاحب..... ہم نے آٹھ لاکھ غریبوں میں بانٹا ہے..... اور وہاں جھنگ کی انتظامیہ کا
ایک افسر کھڑا ہو گیا..... اور کہنے لگا جی یہ جھوٹ بولتا ہے..... اس نے صرف ایک لاکھ بانٹا
ہے..... وزیر اعظم صاحب ناراض ہو گئے..... انہوں نے دوسرا ڈرامہ کیا کیا؟..... جو ڈسٹرکٹ
کو نسل کے ہیل دار تھے ان کو قطاروں میں کھڑا کر دیا..... یونیٹلٹی اسٹور سے آٹے کے گٹو لے
آئے۔ ان ہیل داروں کے ہاتھ میں پکڑائے گئے..... فلم ہوائی گئی..... جب فلم والے چلے گئے تو
گٹو ان سے لے کر یونیٹلٹی اسٹور پر واپس کر دیئے گئے..... ہیل دار گالیاں دیتے ہوئے گھروں
کو چلے گئے..... حکومت ہو تو ایسی ہو۔ خدمت ہو تو ایسی ہو۔ جو تم نے کی ہے..... سیلاب میں
قوم کو کیسے غرق کیا ہے؟..... ساری قوم رات کو سو رہی تھی ڈیم میں پانی جمع ہو رہا تھا..... قوم کو
بتائے بغیر رات کو دو بجے دروازہ اٹھا دیا..... اور دریا میں ایک جزیرہ تھا..... جہاں چار سو (400)
مکانات تھے..... ان کو نہیں بتایا کہ ہم نے دروازہ اٹھا دیا..... بغیر بتائے دروازہ اٹھایا..... اور چار سو
آدمیوں کا جزیرہ بالکل نیست و نابود ہو گیا..... ان کی لاشیں منگلا ڈیم کی جھیل میں ابھی تک پڑی
ہوئی ہیں..... اتنا برا سیاہ کارنامہ..... کہ اس سیاہ کارنامے پر حکومت کو استغفیٰ دے دینا چاہئے
..... حکمرانو!..... جس طرح تم نے ڈیم کے دروازے اٹھائے اور ان کو نہیں بتایا..... اسی طرح
خدا تمہارے بھی دروازے اٹھا یگا..... اور تمہیں نہیں بتائے گا۔

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

شیعہ سنی لڑائی پہلے لڑائی نہیں تھی اب کیوں شروع ہو گئی ہے؟

فرقہ واریت کس کو کہتے ہیں؟

دہشت گرد کس کو کہتے ہیں؟

علماء کو پھانسی دینے اور دلوانے والے کون ہیں؟

اور وقت کس کو پھانسی دے گا؟

جامعہ عبداللہ ابن مسعود

خانپور ضلع رحیم یار خان

27-9-92

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنے لو سے روشن کردیں گلیاں اس دیران کی
گرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شر و فاکو جانے کی
جان تھی ایک سودہ بھی دیدی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے

تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھید میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے

مسافر ڈھونڈو نہ کیسی کا سہارا چاہو
ٹھو کریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے
یہ حریت فکر کے تاجداروں کا محور و مرکز ہے

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام!
حضرت مخدوم مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن در خواستی صاحب
..... جامع عبداللہ ابن مسعود کے اساتذہ کرام اور خانپور ضلع رحیم یار خان کے دور دراز سے
آئے ہوئے ساتھیوں اور دوستو!

آج کا یہ پروگرام حضرت شیخ الحدیث صاحب اور حضرت مفتی حبیب الرحمن کے
شدید اصرار پر کئی ماہ پہلے ہی متعین کیا گیا تھا..... میں نے آج کے جلسے کے لئے اور ایک دو
اور مصروفیات کی وجہ سے انتہائی اہم غیر ملکی سفر بھی مؤخر کیا..... مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج

صدائے فاروقی

سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

بہت بڑی تعداد میں آپ لوگ ہمارے خیالات سننے کے لئے تشریف لائے ہیں میرے بھائیو! خانپور کوئی غیر معروف شہر نہیں ہے..... یہ مجاہدین کانگرہ ہے..... یہ حریت فکر کے تاجداروں کا محور و مرکز ہے..... یہاں چند قدموں پہ عبید اللہ سندھی سویا ہوا ہے..... اسی کے ساتھ حضرت قطب الاقطاب مولانا غلام محمد صاحب دین پوری سوئے ہوئے ہیں..... حضرت میاں ہادی صاحب سوئے ہوئے ہیں..... انہی کے ساتھ پاکستان کا ایک بے مثال خطیب حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری بھی سویا ہوا ہے..... جورات کی تاریکیوں میں جب کھلتا تھا رات بھیگتی جاتی تھی اور اس کی خطابت روشن ہوتی جاتی تھی۔

میرے بھائیو!..... یہاں وہ مرد درویش موجود ہے..... جس کا نام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ در خواستی ہے..... یقیناً جنگی دعاؤں سے اور جن کی سرپرستی نے اس علاقہ کے تشنگان علوم کے لئے سیرابی ہے..... یہ مراکز انہی کا فیضان ہیں۔

میرے بھائیو!..... جامعہ عبداللہ ابن مسعودؓ کی ترقی کو دیکھ کر دل سے ہمیشہ دعا نکلی ہے..... یہ بہت بے مثال اور بڑا عجیب و غریب مرکز ہے..... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے نام پر..... ایک صحابی رسول کے نام پر پاکستان میں کوئی ادارہ نہیں تھا..... یہ منفرد چیز ہے..... اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب در خواستی..... مفتی حبیب الرحمن صاحب اور باقی سب دوستوں کو حوصلہ نصیب فرمائے..... مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ آج اس شہر میں مولانا عبدالکریم ندیم جیسا خطیب موجود ہے..... جنہوں نے اپنی خطابت کا لوہا چھوٹی عمر میں پورے ملک سے منوایا ہے۔

میرے بھائیو!..... سپاہ صحابہؓ کے موقف سے بہت سے لوگ اس اجتماع میں واقف ہوں گے..... اور بہت سے لوگوں کو اشتیاق ہوگا کہ سپاہ صحابہؓ کا اصل موقف ہے کیا؟ سپاہ صحابہؓ اگر شیعہ کو کافر قرار دلوانا چاہتی ہے تو یہی موقف ہے؟ یہی مذہب ہے؟..... یہی منزل ہے؟..... شیعہ کو کافر اگر قرار دلوالیا تو پھر یہ کیا کریں گے؟..... کہ شیعہ کافر ہو گیا بات ختم ہو گئی..... اور کسی کو کافر قرار دلوانا یہ کیا موقف ہوا..... اور یہ دستور منشور کیسا ہوا

کہ آپ کافر قرار دلوار ہے ہیں..... عام لوگوں کا ذہن یہ ہے کہ مسلمان، مانا چاہئے کافر نہیں ہونا چاہئے..... دوسری بات ہر آدمی کی ذہن میں یہ ہے کہ یار! شیعہ تو چودہ سو سال سے ہے یہ آج چھ سات سال سے کیا ہوا کہ ہر طرف شیعہ سنی لڑائی ہے..... پہلے کیوں نہیں تھی؟..... پہلے یہ جھگڑا کیوں نہیں تھا؟..... ہم سنتے تھے قادیانی کافر ہے..... مرزائی کافر ہے..... اب یہ چھ سات سال سے سپاہ صحابہؓ والوں نے نئی بات شروع کر دی ہے کہ شیعہ کافر ہے..... یہ کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟..... ایک تیسری بات کہ فرقہ واریت کس کو کہتے ہیں؟..... فرقہ واریت کیا ہے؟..... چوتھی بات کہ دہشت گرد کس کو کہتے ہیں؟..... اور پانچویں بات یہ ہے کہ علماء کو پھانسی دینے والے اور دلوانے والے کون ہیں اور وقت کس کو پھانسی دے گا؟..... یہ چار پانچ باتیں ہیں جو آج میری تقریر کا عنوان ہیں۔

لفظ ”سپاہ صحابہؓ“ کا معنی اور حقیقت

میرے بھائیو!..... سپاہ صحابہؓ کا کوئی پروگرام نیا نہیں ہے..... نئی بات ہو تو تعجب ہوتا ہے..... لیکن اگر بات پرانی ہو اور بات بھی مسلمہ ہو!..... آپ کو پتا نہ ہو تو میرا فرض ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ یہ بات پرانی ہے نئی نہیں ہے..... سپاہ صحابہؓ نئی ہے..... اس لیے کہ موقف جو سپاہ صحابہؓ کا ہے..... اس کے لئے ایک فوج کی ضرورت تھی..... تاکہ اس موقف کو اس دور میں منوایا جائے..... جس فوج کی ضرورت تھی اس فوج کو بھرتی کیا حق نواز نے..... اور بھرتی کر کے اس فوج کو..... اس جماعت کو..... ان سپاہیوں کو صحابہؓ کے قصر پر نگران کھڑا کر دیا..... قصر صحابہؓ پر چوکیدار بنادیا تاکہ کوئی آدمی اس کی دیوار نہ پھلانگ سکے..... میں اس کی وضاحت تھوڑی دیر کے بعد کروں گا..... سپاہ صحابہؓ کا جو نام ہے..... اس نام پر اگر آپ غور کریں تو میں کہتا ہوں کہ آپ کو اسی سے موقف سمجھ میں آجائے گا..... دو لفظ ہیں سپاہ صحابہؓ..... سپاہ یعنی صحابہؓ کے سپاہی..... اور صحابہؓ کے معنی محمد ﷺ کے سپاہی..... سپاہ فارسی کا لفظ ہے اور فارسی لغت کہتی ہے کہ سپاہ کا معنی چوکیدار ہے..... ہم تو چوکیدار ہیں.....

سپاہ صحابہؓ چوکیدار ہے اور چوکیدار دہشت گرد نہیں ہوتا

آپ کے شر کا جو چوکیدار ہے اس کو تو آپ چاہتے ہیں کہ یہ چوکیداری کرے.....
یعنی آپ کی دکانوں کی چوکیداری کرے..... آپ کے مکانوں کی چوکیداری کرے..... آپ
کے محلوں کی چوکیداری کرے..... آپ کے کاروبار کی چوکیداری کرے..... یعنی دکانوں کے
چوکیداروں کو قبول کرتے ہو اور محمد ﷺ کے غلاموں کے چوکیداروں کو دہشت گرد کہتے ہو
..... چوکیداروں کو تو کبھی کسی نے برا نہیں کہا..... تجھے نہیں ہتا سپاہ صحابہ کا معنی کیا ہے تو میرا
قصور نہیں..... یہاں آپ کے شر میں ایک آدمی شور مچائے تو صبح کو تھانے میں رپورٹ
کرتے ہو کہ اس نے رات کو بڑا شور مچایا..... ہمیں سونے نہیں دیا..... لیکن اگر چوکیدار چوک
میں کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ جاگو..... جاگو..... جاگو..... تو تم نے اس کو کبھی نہیں کہا کہ تم
نے سونے نہیں دیا..... بلکہ وہ اگر رات کو نہ بلائے تو صبح کو پوچھتے ہو کہ چوکیدار کہاں تھا؟
..... بلا نہیں..... اس نے آواز نہیں لگائی..... اگر بغیر چوکیدار کے رات کو کوئی شور مچائے تو
تمہیں شکایت ہے اور چوکیدار اگر بولے تو کوئی شکایت نہیں ہے..... اوئے سپاہ صحابہ تو
چوکیداروں کی جماعت ہے..... اور چوکیداروں سے خطرہ کسی کو نہیں ہوتا..... سوائے
چوروں کے..... چوکیدار کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کہ اس شر کا چوہدری کون ہے..... سردار
کون ہے..... سیاستدان کون ہے..... چوکیدار جس گلی میں پہرہ دیتا ہے تو وہ صرف یہ دیکھتا
ہے کہ

یہاں ڈاکو تو کوئی نہیں آیا۔

یہاں چور تو کوئی نہیں آیا۔

یہاں بد معاش تو کوئی نہیں آیا۔

یہاں کسی نے شگاف تو نہیں لگایا۔

اس چوکیدار کو یہ خبر نہیں ہوتی..... یہ فکر نہیں ہوتی کہ حکمران کون ہے..... ممبر
کون ہے..... چوہدری کون ہے..... مولوی کون ہے..... شیخ الحدیث کون ہے..... چوکیدار
چوکیدار ہے..... چوکیدار سپاہی ہے..... چوکیدار دربان ہے..... اوئے میدان جنگ میں
جر نیل نہیں مرتے..... سپاہی مرا کرتے ہیں۔

حق نواز جرنیل نہیں تھا وہ تو سپاہی تھا۔

ایثار القاسمی جرنیل نہیں تھا وہ تو سپاہی تھا۔

مختد سیال جرنیل نہیں تھا سپاہی تھا۔

ہم وہ کام کرتے ہیں جو خدا نے کیا ہے

میری جماعت نے اگر تقسیم کار کے طور پر مجھے سربراہ بنایا ہے تو میں سربراہ نہیں بلکہ سپاہی ہوں۔ اور سپاہی کا کام گلیوں میں حو کے لگانا..... ڈاکوؤں کو دیکھنا اور چوروں کو سلاش کرنا ہوتا ہے..... میری ڈیوٹی ہے کہ میں گلی کا پہرہ دوں..... میں فصیل پہ کھڑا ہو جاؤں..... میں محل پہ کھڑا ہو جاؤں..... جو محمد ﷺ کے صحابہ کا محل ہے..... اس محل کے دروازے پہ یہ سپاہی کھڑے ہوں گے..... یہ فوج کھڑی ہوگی..... یہ چوکیدار کھڑے ہوں گے..... اور کیا دیکھیں گے؟..... کہ کوئی چور نہ آئے..... کوئی ڈاکو نہ آئے..... اس دیوار کو نہ توڑے..... یہاں شکاف نہ لگائے..... اندر داخل نہ ہو..... تم ہمیں کہتے ہو کہ چوکیداری چھوڑ دو..... تاکہ چور اندر داخل ہو جائے..... تاکہ خمینی اندر داخل ہو جائے..... تاکہ ڈاکو اس کو شکاف لگائے..... نہیں میں اس محل کی فصیل پر جان دے دوں گا لیکن پہرے سے باز نہیں آسکتا..... جو محمد ﷺ کے صحابہ کا محل ہے میں اس کا چوکیدار ہوں۔

چوہدریو!..... اگر ڈاکو ہو مخالفت کرو۔

مولویو!..... اگر ڈاکو ہو مخالفت کرو۔

پیرو!..... ڈاکو ہو مخالفت کرو۔

دکاندارو!..... ڈاکو ہو مخالفت کرو۔

ہم تو صرف ڈاکوؤں کو روکتے ہیں..... چوروں کو روکتے ہیں..... جو چور نہ ہو..... ڈاکو نہ ہو..... اس سے میری لڑائی کوئی نہیں..... اور اگر آج ہم صحابہؓ کے محل کا دفاع کر رہے ہیں تو یہ بھی اپنی طرف سے نہیں کر رہے..... اگر صحابہؓ کی آمد کا تحفظ خدا نے نہ کیا ہوتا تو ہم کبھی نہ کرتے..... ہم تو وہ کام کرتے ہیں جو خدا نے کیا ہے۔

ناپینا صحابی کے ہاتھوں گستاخ رسول یہودی سردار کا قتل.. تفصیلی واقعہ

میرے بھائیو!..... میں تو اس کا سپاہی ہوں جو محمد ﷺ کا چوکیدار ہے..... میں تو اس پر جان دیتا ہوں جس نے میرے نبی ﷺ پر جان دی..... میں تو اس کے لئے مرنے کا چاہتا ہوں جو میرے محمد ﷺ کے لئے مرا..... باقی تو بڑی لمبی باتیں ہیں..... میرے پیغمبر ﷺ نے مسجد نبوی میں فرمایا تھا کہ یہود کے سردار کعب ابن اشرف نے کل چوک میں مجھے گالی دی اور مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے..... کون ہے جو اس کا سر اتارے؟ مجھے یہ درس دینے والو!..... کہ نرمی کرو..... کسی کو کچھ نہ کہو..... میں تیری چی چی کو نہیں مانتا..... میں اپنے رسول ﷺ کو مانتا ہوں..... تجھے اگر نہیں پتا تو میں کیا کروں..... تیرے سامنے اگر یہ اسوہ ہے کہ مکہ کی گلیوں میں میرے رسول نے بڑھیا عورت کا فرہ کی گٹھڑی اٹھائی ہے..... اگر تجھے گٹھڑی کا پتا ہے تو پیغمبر ﷺ کے اس فرمان کا نہیں پتا..... کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کعب ابن اشرف نے گالی دی ہے..... کون ہے تم میں سے جو اس کا سر اتارے..... میں اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں..... شیخ الحدیث صاحب بیٹھے ہیں..... اکابر بیٹھے ہیں..... اس مجلس میں اور بھی بڑے صحابہؓ تھے..... ایک ناپینا صحابی اگلی قطار میں اس کو نے میں بیٹھا تھا..... جب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو وہ اسی وقت سجدے میں چلا گیا..... اور رو کر کہتا ہے کہ اے اللہ میں جنگ بدر میں نہیں گیا۔

اے اللہ میں جنگ احد میں نہیں گیا۔

اے اللہ دشمن رسول ﷺ کا سر قلم کرنے کے لئے مجھے قبول کر۔

ناپینا صحابی عبداللہ ابن ابی عقیق دعا کرتا ہے..... آپ حیران ہوں گے کہ آدمی

بوڑھا ہے..... آدمی ناپینا ہے..... اس کو یہ خیال نہیں آیا کہ میں بوڑھا ہوں..... ناپینا ہوں.....

ہو گا کیسے..... لیکن چونکہ محمد ﷺ کی آبرو کا چوکیدار تھا..... آبروئے رسول ﷺ کا نوکر تھا

..... آبروئے رسول ﷺ کا نوکر بنا چاہتا تھا..... اس نے کہا یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ موت

آجائے گی..... تو وہ قبول ہے..... اس نے سجدے میں جا کر کہا کہ..... اے اللہ میں نابینا ہوں..... میں جنگوں میں نہیں جاسکتا..... مجھے جنگوں میں لے جاتا کون ہے..... لیکن اب رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سر کون لاتا ہے..... مجھے قبول کر..... اس نے سجدے میں یہ دعا کر دی..... آپ حیران ہوں گے کہ وہ دعا عرش کو چیر کر اوپر چلی گئی..... اس صف سے صحابیؓ اٹھا..... کسی کو نہیں بتایا..... کسی سے مشورہ نہیں مانگا..... کسی سے کچھ نہیں کہا..... گھر چلا آیا..... اندر سے ایک خنجر تلاش کیا اور اس کو قمیض کے نیچے رکھا..... لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کب ابن اشرف رہتا کہاں ہے؟..... کسی نے بتایا کہ مدینے سے باہر ایک میل کے فاصلے پر اس کا محل ہے..... نابینا صحابیؓ لاٹھی اٹھا کر اس طرف جانے لگا..... چلتا رہا..... محل پہ پہنچا..... دربان نے پوچھا کون ہے؟

کہا میں نابینا ہوں۔

کیسے آیا؟

کہا میں سوال کرنے آیا ہوں۔

اس نے کہنا اپنے سوال کیا ہی کرتے ہیں۔

اندر چلا گیا اور پوچھا سردار کہاں ہے؟

وہ کہیں کام سے گیا ہوا ہے۔

شام کو آیا۔

سردار آگیا میں سوال کروں؟

اس نے کہا نہیں وہ شطرنج کھیل رہا ہے۔

سردار سوتا کہاں ہے؟

بالا خانے میں۔

تو صحابیؓ رسول ﷺ سے سڑھی چڑھ کر بالا خانے میں چلا گیا..... وہ شطرنج کھیلتا رہا

..... ساری رات گزر گئی..... شطرنج کھیل کر جس کمرے میں جا کر سویا..... وہ اس کمرے کے

کونے میں چھپ کر بیٹھا ہوا ہے..... اپنے کام کی تاک میں بیٹھا ہوا ہے..... جب آدھی رات

صدائے فاروقی سپاہ صحابہ کا موقف کیا ہے؟

گزر گئی اور خراٹے شروع ہوئے تو اس نے خنجر نکالا..... خنجر نکال کر نشانے پہ مارا..... اس کے چہرے پہ مارا..... اس کے جسم پہ مارا..... اس کے جسم پہ جو خنجر لگا تو خون بہا..... خون اس کے پاؤں سے ٹکرایا تو وہ خون گرم تھا..... اس نے کہا کام ہو گیا..... اس نے چیخ تو ماری..... لیکن بعد میں ٹھنڈا ہو گیا..... یہ بالا خانے سے نیچے اتر اور محل کی فصیل پہ کھڑا ہو گیا..... دل میں خیال آیا کہ وہ کہیں زندہ نہ ہو..... میں اسی طرح نیچے اتر جاؤں اور زندہ ہو..... میری جنت نہ چلی جائے..... بیٹھ گیا..... اس ارادے سے کہ کوئی شخص خبر دے کہ سردار قتل ہو گیا..... تو ایک آدمی موت کی خبر دینے والا تہجد کے وقت محل کی چھت پہ چڑھ کر کہتا ہے.....

ان سیدنا کعب ابن اشرف قد قتل۔

لوگو! ہمارا سردار قتل ہو گیا..... جب یہ سنا تو اپنے منہ کے اندر کہا۔

فرت برب الکعبہ

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا..... یہ کہہ کر فصیل کے نیچے چھلانگ لگائی..... جب نیچے چھلانگ لگائی تو ایک ٹانگ ٹوٹ گئی..... گھسٹی ہوئی ٹانگ کے ساتھ چل پڑا..... لاٹھی ٹیکتا ہوا گھسٹتا ہوا مدینہ پہنچا..... شیخی نہیں ماری..... نعرہ نہیں لگایا..... کسی سے بات نہیں کی..... جا کر یہ اعلان نہیں کیا کہ میں قتل کر آیا ہوں..... اسی مسجد میں چلا گیا جہاں سے کل نکلا تھا..... اسی مصلے پہ بیٹھ گیا جہاں سے کل اٹھا تھا..... اسی صف میں بیٹھ گیا جہاں کل آیا تھا..... اسی جگہ پر واپس سجدہ ریز ہو گیا جہاں کل سجدہ کیا تھا..... وہاں بیٹھا ہے..... اذان ہو گئی..... اذان کے بعد پیغمبر ﷺ مسجد میں تشریف لائے..... فجر کی نماز ہو گئی..... نماز فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ مصلیٰ پر بیٹھے ہیں..... پیغمبر ﷺ سے خود جا کر نہیں کہا کہ میں نے سردار کو قتل کر دیا..... میں نے تیرے دشمن کو جہنم رسید کر دیا..... ابھی نبی ﷺ مصلے پہ ہیں کہ آسمانوں سے جبرائیل آتا ہے اور کہتا ہے..... اے پیغمبر تجھے مبارک ہو۔ تیرے دشمن کو آج رات قتل کر دیا گیا ہے..... قتل کس نے کیا؟ فرمایا وہ کو نے میں نابینا صحابی بیٹھا ہے..... عبد اللہ ابن ابی عقیق نے تیرے دشمن کو قتل کر چھوڑا ہے..... رسول اللہ نے فرمایا..... عبد اللہ کو بلاؤ

..... عبداللہ ٹانگ کے زخموں کے باوجود آہستہ آہستہ لنگراتے ہوئے پیغمبر کے پاس آئے.....
نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے..... عبداللہ سر نہیں اٹھاتا..... سر جھکا ہوا ہے..... یہ نہیں کہتا
کہ یہ کارنامہ میرا ہے..... حضور ﷺ نے فرمایا..... عبداللہ تجھے مبارک ہو۔ تیری جنت کا
اعلان عرش پہ ہو چکا ہے۔

میرے بھائیو!..... توجہ کرو..... عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ واقعہ یہ ہے۔ اس
طرح میں نے مارا ہے..... تیری ناموس کے لئے میں نے اس کو جہنم رسید تو کر دیا ہے لیکن
جب چھلانگ لگائی تو میری ٹانگ ٹوٹ گئی..... پیغمبر ﷺ نے نبوت کا لعاب ٹانگ پہ لگایا.....
عبداللہ کہتے ہیں کہ ٹانگ ایسی ہو گئی جیسی کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔

کم سن صحابہ (بچوں) نے محمدؐ کا دفاع کیا

خانپور کے مسلمانو!..... مجھے یہ تو بتاؤ کہ یہ چوکیدار محمد ﷺ کے تھے..... یہ سپاہی
محمد ﷺ کے تھے..... یہ نگران پیغمبر ﷺ کے تھے۔

جب بدر میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو..... تو تین سو تیرہ چل
پڑے۔ جب احد میں کہا تو ساڑھے سات سو چل پڑے۔

تبوک میں دشمنوں نے رن کیا..... گھسان کارن تھا..... پیغمبر ﷺ کے ساتھ
چل پڑے تھے..... حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر کون جان دیتا ہے..... سات انصاریوں کے
بچے باری باری آئے اور پیغمبر کے سامنے کھڑے ہو گئے..... تیر آتا ہے ان کے حلق سے گزر
جاتا ہے..... لیکن پیغمبر ﷺ کو نہیں لگتا..... ساتوں بچے ذبح ہو گئے۔

میرے بھائیو!..... ان بچوں نے محمد ﷺ کا دفاع کیا..... آج چودہ صدیوں کے
بعد ان بچوں کو کافر کہا جائے..... میں دفاع کیوں نہ کروں..... ان کو برا کہا جائے..... میں دفاع
کیوں نہ کروں۔

قیصر و کسری کے پرچے اڑا کر محمد ﷺ کا دفاع کیا۔

اپنی آبدنیں لٹا کر محمد ﷺ کا دفاع کیا۔

ابلسی ہوئی دیگوں میں گر کر محمد ﷺ کا دفاع کیا۔

چھ ذبح کر اگر محمد ﷺ کا دفاع کیا۔

بیویاں چھوڑ کر..... چھ چھوڑ کر..... دو لتیں چھوڑ کر..... کڑا ہوں میں لیٹ کر
دھکتے ہوئے انگاروں پہ جلے..... ان کی چرمیوں سے انگارے مجھ گئے لیکن محمد ﷺ کا دفاع نہ
چھوڑا۔

مجھے بتاؤ میں ایسی جماعت کا دفاع نہ کروں؟

میں چوکیداری نہ کروں؟

میں اس کا سپاہی نہ ہوں؟

میں اس کا دربان نہ ہوں؟

ہائے! میں زبانیں کھینچ کر..... میں ٹانگیں توڑ کر..... میں نسلیں مکا کر..... میں دنیا
میں سب کچھ لٹا کر اس چوکیداری پہ آج بھی کھڑا ہوں..... جس پر حق نواز کھڑا تھا..... میں
نہیں شگاف لگانے دوں گا۔

نواز شریف!..... ایران کا چیلما مت بن..... ایران کی ٹاؤٹی مت کر..... تو ایران کی
ٹاؤٹی کرے گا..... میں گنبد خضریٰ کی ٹاؤٹی کروں گا..... ایران کا صدر چار دن یہاں رہا لیکن
اس نے خمینی کی تعریف میں کچھ نہیں کہا..... تو نے کہا کہ خمینی کی تعلیمات مینار نور ہیں.....
یہ یاد رکھو! کہ میری پوری تقریر میں گنج..... کتا اور سور ایسا نعرہ کوئی نہ لگائے..... ایسے
نعرے لگانے کی اجازت نہیں..... بے ہودہ باتیں مت کرو..... میں موقف کی بات کرتا ہوں
..... میں نواز شریف سے اختلاف کرتا ہوں..... میں شیعہ کو کافر سے بھی غلیظ سمجھتا ہوں اور
اس پر دلائل دیتا ہوں..... لیکن اس کے بدلے میں کوئی ایسا نعرہ مت لگاؤ جو دلائل سے
انحراف کا باعث ہو..... اختلاف اپنی جگہ..... لیکن ایسے نعروں سے کچھ نہیں ہوتا..... یہ
نecروں کے بغیر ہی بھاگ جائے گا.....

صحابہؓ کا دفاع سنت خداوندی ہے

ہمارا جو مخالف ہے..... وہ ایک تو صحابہؓ کا دشمن ہمارا مخالف ہے..... ایک کچھ
ہمارے لوگ ہمارے مخالف ہیں..... اور جو ہمارے لوگ ہمارے مخالف ہیں..... ان بے

چاروں کو پتہ نہیں کیا غلط فہمی ہے۔

کبھی کہتے ہیں کہ اپنے موقف سے ہٹ گئے۔

کبھی کہتے ہیں بک گئے۔

کبھی کہتے ہیں انہوں نے مشن چھوڑ دیا۔

کبھی کہتے ہیں کہ یہ حکومت کے ساتھ مل گئے۔

تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میرے مہربانوں! فیصلہ قیامت کی صبح کو ہوگا..... میں آج تمہیں کچھ نہیں کہتا..... یہ فیصلہ دار محشر میں ہوگا کہ جب صحابہؓ کو کہتا..... بلا اور منافع لکھا گیا تھا..... اس وقت چوراہے میں کھڑے ہو کر چوکیداری کون کرتا تھا..... شیعہ نے کوئی میری جائیداد پہ قبضہ نہیں کیا..... خیمہ نے کوئی میرا کاروبار بند نہیں کیا..... پینسٹھ جنازے اپنے ہاتھوں سے اٹھائے ہیں..... اور پینسٹھ جنازوں میں چالیس بچوں کی لاشوں کو اس کفن میں لپیٹ کر دفن کیا ہے..... اور آج ہم بھی اسی کے لئے ہر وقت تیار ہیں..... جب گھر سے نکلتے ہیں تو ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ زندہ جائیں گے یا لاش جائے گی..... ہم کوئی پاگل نہیں ہیں..... کوئی دیوانہ نہیں ہیں..... کوئی زمینوں کے سودے ہم نے نہیں کیے..... کوئی سرمائے کی جھکارتے نہیں خریدے..... اگر ابو بکرؓ اور عثمانؓ غنیؓ کو اس ملک میں کافر..... منافع اور شیطان نہ لکھا گیا ہوتا تو ہم سر پہ کفن باندھ کر کبھی میدان میں نہ آتے..... سپاہ صحابہؓ کا دفاع کر رہی ہے..... اور صحابہؓ کا دفاع میں اکیلا نہیں کر رہا بلکہ مجھ سے پہلے میرے پروردگار نے کیا ہے..... مجھے یہ بتاؤ کہ قرآن پاک کی سات سو پچاس آیتیں صحابہؓ کی شان میں کیوں ہیں؟

تورات تو موسیٰؑ پر اتری..... اس میں موسیٰؑ کے صحابہ کے بارے میں نو آیتیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں تیرہ آیتیں کیوں؟
انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اتری..... انجیل کے ماننے والوں کے لئے سات آیتیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لئے گیارہ آیتیں کیوں؟.....
زبور حضرت داؤدؑ پر اتری..... زبور کے ماننے والوں کے لئے چار آیتیں اور رسول

اللہ ﷻ کے صحابہؓ کے لئے چھ آیتیں کیوں؟

اللہ نے صحابہؓ کا دفاع کیوں کیا؟

اس لئے کہ ان پیغمبروں کے بعد اور نبیوں نے آنا تھا..... جنہوں نے ان کی شریعتوں کو سنبھالنا تھا..... لیکن حضورؐ کے بعد نبی بن کر کسی نے نہیں آنا تھا..... اور شریعت محمدیہ کو سنبھالنا صحابہؓ نے تھا..... اس لئے اللہ نے ان کی ہر جہت کا دفاع کیا۔

ان کے چہروں کا دفاع کیا۔

ان کے مصلوں کا دفاع کیا۔

ان کے سجدوں کا دفاع کیا۔

ان کے مکے کا دفاع کیا۔

ان کے مدینے کا دفاع کیا۔

ان کی اداؤں کا دفاع کیا۔

ان کے کاروبار کا دفاع کیا۔

قرآن تو یہ بھی کہتا ہے کہ

لوگو!..... ان کی تجارت ان کو اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی تھی..... قرآن نے ان

کا دفاع کیسے کیا؟..... ان کے چہروں کا دفاع..... ان کی شکلوں کا دفاع..... ان کے کردار کا

دفاع..... ان کی نیتوں کا دفاع..... ان کے ہاتھوں کا دفاع..... ان کی جلدوں کا دفاع..... ان

کی بیویوں کا دفاع..... ان کے رشتہ داروں کا دفاع..... ان کی سیرتوں کا دفاع..... ان کی گفتگو

کا دفاع قرآن نے کیا..... کیوں کیا؟

صحابہؓ کی وجہ سے شریعت اسلام اور عظمت اسلام باقی ہے، مگر کیسے؟

اس لیے کہ ان کی وجہ سے محمد ﷺ کا دین قائم رہے گا..... ان کی وجہ سے اسلام

کی شریعت قائم رہے گی..... ان کی وجہ سے ان کی عظمت قائم رہے گی..... اسی فلسفے کو میرے

پیغمبر ﷺ نے دہرایا..... جب بدر کے میدان میں جنگ بدر کے موقع پر تین سو تیرہ صحابہؓ کو

ساتھ لے کر جب کائنات کا سب سے بڑا رسول ﷺ میدان بدر میں پہنچا..... تو اندھے کی شکل میں بھڑکی رنگ میں ایک میدان تھا..... ایک ریت کا ٹیلہ تھا..... اس ٹیلے کے اوپر تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا..... اے سعد! میرا خیمہ یہاں لگاؤ..... اور حضور ﷺ کا خیمہ وہاں لگا دیا گیا..... وہ خیمہ جس پر چھت نہ ہو اسے عربی میں عریش کہتے ہیں..... عریش لگا دیا گیا..... جس کے ارد گرد بانسوں کی دیوار تھی..... اوپر چھت کوئی نہ تھی..... پیغمبر ﷺ عریش میں موجود تھے آدھی رات کا وقت ہے..... حضور ﷺ نے فرمایا..... سعد! میرے اس خیمے میں ابو بکرؓ کے علاوہ اور کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا..... آدھی رات بیت گئی..... ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں خیمے میں گیا..... فوج نیچے بیٹھی ہے..... امت نیچے بیٹھی ہے..... لشکر نیچے بیٹھا ہے..... میں خیمے میں پہنچا..... کیا دیکھتا ہوں کہ ساری دنیا کا سردار فرش خاک پر اپنا سر رکھ کے اللہ کے دروازے پہ رو رہا ہے..... میں نے سوچا کہ نماز فجر ہے یا نماز عشاء ہے یا نوافل ہیں..... فرمایا میں لشکر کا چکر کئی مرتبہ لگا کر آیا تو پیغمبر کا سر اسی ریت پر تھا..... اسی فرش خاک پر تھا..... رسول اللہ ﷺ رو رہے تھے..... چاند کی چاندنی تھی..... میں اندر داخل ہو گیا کہ دیکھوں تو سہی پیغمبر اتنی دیر سے سجدے میں ہیں..... کیا بات ہے..... مجھے خطرہ ہوا کہیں روح قفس عنصری سے پرواز نہ کر گئی ہو..... مجھے خطرہ ہوا کہ پیغمبر ﷺ دنیا سے چلے نہ گئے ہوں..... جب میں قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چاند کی چاندنی ہے رسول اللہ ﷺ کے سر سے پگڑی اتر کر زمین پر پڑی ہے اور پیغمبر ﷺ نے اللہ کے دروازے پر ہاتھ اٹھا رکھے ہیں..... نبی اللہ کے دروازے پر چوں کی طرح رو رہا ہے..... جس طرح چہ ماں کے سامنے روتا ہے پیغمبر اللہ کے دروازے پر روتا ہے..... نبیؐ کی آنسوؤں سے ساری زمین تر ہو گئی ہے..... پیغمبرؐ سجدے میں ایک لفظ بار بار دوہراتے ہیں--- کہ

الھم ان تھلک هذا العصابة لن تعبد فی الارض

اے اللہ!..... یہ تین سو تیرہ محمدؐ کی کمائی ہیں

پیغمبرؐ کی رقت آمیز اور سبق آموز دعا

خانپور کے مسلمانوں!..... ساری کائنات کا پیغمبرؐ فرش خاک پر سر رکھ کر سجدے

صدائے فاروقی سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

میں روئے اور یہ کہے کہ یہ تین سوتیرہ میری کمائی ہے یہ تین سوتیرہ میری متاع و حیات ہے..... یہ تین سوتیرہ محمدؐ کی پونجی ہے..... اے اللہ..... جو میری پونجی ہے اس کو اکٹھا کر کے میں تیرے دروازے پر لے آیا ہوں..... آگ اور خون میں لے آیا ہوں..... اسی لشکر کو حفظ نے کہا تھا..... کہ

یہ پہلا جیش ہے دنیا میں افواج الہی کا
جسے اعلان کرنا تھا خدا کی بادشاہی کا
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نزالہ تھا
کہ اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا

اس دعا میں میرے رسولؐ نے ایک ایسی بات کہہ دی کہ جس بات نے میرے ذہن کو بدل دیا..... میرے موقف کو بدل دیا..... میرے پروگرام کو بدل دیا..... میرے اطوار کو بدل دیا..... میرے رسولؐ نے سجدے میں فرش خاک پر یہ دعا کی۔

الهم ان تهلك هذه العصابة لا تعبد في الارض
اے اللہ..... اگر آج کے بعد تو نے اس جنگ میں اس گروہ کو..... عصابہ لفظ جو ہے اس کا معنی گروہ ہے..... اس کا معنی جتھہ..... اس کا معنی جماعت..... اس کا معنی قافلہ..... اس کا معنی قدسی العصر جماعت..... تو اللہ کے پیغمبرؐ نے فرمایا..... اے اللہ!..... ان تین سوتیرہ کو اگر آج تو نے کفر کی دیواروں کے سامنے شکست دے دی ان کو ہلاک کر ڈالا..... تو

لا تعبد في الارض

اس زمین پر تیری عبادت نہ ہوگی..... اس دعا سے صحابہؓ کا مقام سمجھو..... کہ

ان تهلك!..... اگر ان تین سوتیرہ کو تو نے ہلاک کر ڈالا..... تو

لا تعبد في الارض!..... اس زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ یہاں

میرے رسول ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ

ان تهلكنى!..... اگر تو نے مجھے ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں ہوگی۔

یہ نہیں فرمایا..... حالانکہ دین کی اساس تو پیغمبر ﷺ ہیں..... لیکن اس دعا میں رسول اللہ نے

اتنی بڑی بات کہہ دی..... کہ

ان تہلک هذه العصابة!.....

اگر اس جماعت کو آج تو نے مٹا ڈالا تو تیرا نام نہیں ہوگا۔

توحید کے پرستارو!.....

توحید کی تبلیغ صحابہؓ کی بقاء میں ہے تو رسالت کی تبلیغ بھی صحابہؓ کی بقاء میں ہے۔

اس جماعت کو آج تو نے ہلاک کر ڈالا تو تیرا نام نہیں رہے گا..... اے اللہ..... تیرا نام تو

میں باقی ہے لیکن تجھے پوجنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اگر کعبہ کو جبینوں سے بسانا چاہتا ہے تو صحابہؓ

باقی رکھ۔

اگر کعبہ سے متوں کو گرانا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر کعبہ کو عبادت کے لئے سجانا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر جدے باقی رکھنا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر کعبہ کا طواف کرنا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر زکوٰۃ، روزہ اور حج باقی رکھنا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر قرآن باقی رکھنا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر میرا نام باقی رکھنا چاہتا ہے تو صحابہؓ کو باقی رکھ۔

اگر اپنا نام باقی رکھنا چاہتا ہے تو صدیق کو باقی رکھ۔

میرے نبی ﷺ نے فرمایا۔

ان تہلک هذه العصابة لا تعبد فی الارض۔

آج اگر تو نے ان کو ہلاک کر دیا..... مجھے نہ کہنا تیرا بھی نام نہیں ہوگا۔

میں نے تیرہ سال مکے میں جدے کیے ہیں۔

میں نے تیرہ سال گلیوں میں پتھر کھائے ہیں۔

میں نے تیرہ سال راستوں میں کانٹے سے ہیں۔

میں نے تیرہ سال اپنے چہرے پہ اوجڑی سہی ہے۔

اے اللہ!..... انہی لوگوں نے تو میرا دامن پکڑا تھا..... انہی لوگوں نے میرا ساتھ دیا تھا..... اور مکے میں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات بھی فرمائی تھی..... کہ

اللهم اعز الاسلام بعمر ابن الخطاب او بعمر ابن هشام
یعنی اسلام کو اگر عزت دینا چاہتا ہے تو عمرؓ دے دیں..... اللہ تعالیٰ تو محتاج نہیں تھا..... اگر اللہ تعالیٰ محتاج نہیں تھا تو نبی ﷺ بھی محتاج نہیں تھا..... تو یہ دعا کیسے کی کہ اگر اسلام کو عزت دینا چاہتا ہے تو عمرؓ دیدے..... تاکہ تیرے اسلام کی عمر بڑھ جائے..... اور پھر جب عمرؓ ملا تو عمرؓ نے کہا کہ دارالارقم میں اذان اب نہیں ہوگی..... اوئے عمرؓ کو تم ایک قبیلے کا قاتل کہتے ہو..... میں دو قبیلوں کا فاتح کہتا ہوں..... اسی لیے ابن حجرؒ نے کہا

اول من اسلم علانية فهو عمر..... اول من اذن في جدار الكعبة
علانية فهو عمر۔

عمرؓ وہ ہے جس نے کعبہ میں سب سے پہلے اذان اعلانیہ دی اور جس نے کلمہ نبی ﷺ کا اعلانیہ پڑھا۔

میرے بھائیو!..... ان احادیث سے آپ نے کیا نتیجہ نکالا؟..... کہ صحابہؓ کی جماعت باقی تو تیری عبادت باقی..... تیرا نام باقی..... تیری توحید باقی..... تیرا اسلام باقی..... اگر صحابہؓ باقی نہیں تو توحید باقی نہیں..... رسالت باقی نہیں..... سپاہ صحابہؓ اگر صحابہؓ کی چوکیداری کرتی ہے تو اسلام کو چمانے کے لئے کرتی ہے..... توحید کو چمانے کے لئے کرتی ہے..... رسالت کو چمانے کے لئے کرتی ہے..... اللہ نے جو صحابہؓ کا دفاع کیا تو اسلام کو چمانے کے لئے کیا..... اللہ نے صحابہؓ کا دفاع کیوں کیا؟..... قرآن پڑھتے ہو؟

اگر قرآن سچا تو متینوں خلفاءؓ سچے..... اگر خلفاءؓ غلط تو قرآن غلط

میں آپ کو ایک نئی بات کہتا ہوں۔..... یہ جو قرآن ہے..... یہ رسول اللہ کے دور میں ایسا نہیں تھا..... رسول اللہ کے دور میں قرآن کاغذ کے اوپر ایک لفظ بھی لکھا ہوا نہیں تھا..... قرآن جو دو گتوں کے درمیان ہے ایسا قرآن رسول اللہ ﷺ کی وفات تک نہیں تھا..... لیکن حضرت علیؓ کے دور سے پہلے ایسا تھا..... اگر یہ دو گتوں کے درمیان والا قرآن

صحیح ہے تو جو وہ وقفہ درمیان والا ہے وہ بھی صحیح ہے..... آپ کو سمجھ نہیں آئی..... میں وضاحت کرتا ہوں کہ حضور ﷺ کی وفات تک قرآن کاغذ پر نہیں تھا..... قرآن لکڑی کی تختیوں پر تھا..... قرآن چمڑے کے پرتوں پر تھا..... قرآن درختوں کے پتوں پر تھا..... جب جنگ یمامہ میں قرآن کے ساڑھے سات سو قاری شہید ہوئے تو فاروق اعظمؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اگر سارے ہی قاری اس طرح شہید ہو گئے تو قرآن کی حفاظت پر فرق آئے گا..... اس لئے جتنے بھی قاری بچ گئے ہیں..... ان کو بٹھاؤ..... اور چمڑے کے پرتوں کو..... لکڑی کے تختوں کو اور درختوں کے پتوں کو رکھ کر قرآن کو کاغذ پر منتقل کرو..... تاکہ قرآن بچ جائے..... ترغیب دینے والا فاروق اعظمؓ ہے اور جمع کرنے والا صدیق اکبرؓ ہے..... یہ کہنا کہ جامع القرآن عثمان غنیؓ ہیں..... یہ صحیح نہیں ہے..... یہ بھی غلطی کا ازالہ کر رہا ہوں..... جامع القرآن صدیق اکبرؓ کی ذات ہے..... عثمان غنیؓ ناشر قرآن ہیں..... جب یہ قرآن کاغذ پر آگیا تو اس کے ستر نئے ستر نقلیں بنا کر دنیا میں ہر خطے میں بھیجنے والا عثمان غنیؓ ہے صدیق اکبرؓ کے دور قرآن جمع ہوا..... فاروق اعظمؓ نے اس کی تجویز دی..... عثمان غنیؓ نے اسکو نشر کیا..... تو گویا کہ یہ تین خلفاء ہیں جن کے چوبیس سالہ دور میں قرآن کاغذ پر آیا اور پوری دنیا میں پہنچا..... اگر یہ دور بچوں کا نہیں تو قرآن سچا نہیں..... اگر قرآن کو سچا کہتے ہو تو جنہوں نے قرآن کو کاغذ پہ لکھا ان کو سچا مانا پڑے گا..... اگر قرآن صحیح ہے تو ابوبکرؓ صحیح ہے..... یہ نہیں ہو سکتا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ تو نعوذ باللہ کافر ہوں اور قرآن صحیح ہو..... اگر تم کہتے ہو کہ یہ تحقیق غلط ہے..... تو مجھے بتاؤ..... پیغمبر ﷺ کی وفات تک ایسا قرآن ثابت کرو اور علیؓ کے بعد ایسا قرآن لاؤ..... پیغمبر ﷺ کی وفات تک ایسا قرآن پوری دنیا کا کوئی شیعہ ثابت کر دے کہ کاغذ پر قرآن تھا اور حضرت علیؓ کے دور میں کوئی کاغذ پر ایسا قرآن آیا تھا.....

الئے لٹک جاؤ تب بھی ثابت نہیں کر سکتے ہو۔

1400 سال میں کوئی عالم ایسا نہیں کہ جس کا واسطہ

شیعت کے ساتھ پڑا ہو اور ان کو کافر نہ کہا ہو

شیعو!..... صحابہؓ کا تحفظ اور صحابہؓ کا دفاع ہم قرآن اور اسلام کے لئے کرتے ہیں..... سپاہ صحابہؓ کو یہ کہنا کہ یہ سپاہ صحابہؓ ہے..... صحابہؓ کی جماعت ہے اور ہم اسلام کے علم بردار ہیں..... اونے پاگو!..... یہ بات اس طرح ہے کہ کوئی آدمی کسی پیر سے کہے کہ پیر جی میں تمہارا غلام ہوں..... اور دوسرا مرید اس کے پاس بیٹھ کر کہے کہ پیر جی میں تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں..... ایک آدمی کہے کہ پیر جی میں تیرا نوکر ہوں اور دوسرا کہے کہ میں تیرے نوکروں کا بھی نوکر ہوں..... تم کہتے ہو کہ میں مصطفیٰؐ کا سپاہی ہوں..... میں کہتا ہوں کہ میں مصطفیٰؐ کے سپاہیوں کا بھی سپاہی ہوں..... تو جو سپاہ صحابہؓ کا موقف ہے اس میں پیغمبر کی غلامی شامل ہے..... ابو بکرؓ کو کون جانتا..... اگر وہ رسول اللہؐ کا چوکیدار نہ ہوتا..... میں اس بات کی طرف آ رہا ہوں جس بات کے آپ بھی متقاضی ہیں..... حوصلہ کرو..... حوصلہ نہ چھوڑو..... رات اپنی ہے..... کہتے ہیں جناب یہ چھ سات سال سے شیعوں کو کافر کہا جا رہا پہلے ہے نہیں تھا..... چودہ سو سال میں کوئی ایک عالم ایسا ہوتا جس کو شیعہ کیساتھ واسطہ پڑا ہو اور اس نے شیعہ کو مسلمان کہا ہو..... اگر تم نے بھی کتابیں چھانی ہیں تو ہم نے بھی کوئی چھو لے دیکر پڑھائی نہیں کی..... اگر تمہاری آنکھوں نے وہ کتاب نہیں دیکھی..... تاریخ نہیں پڑھی..... ہسٹری کو نہیں دیکھا تو میرا تو قصور کوئی نہیں..... میں تمہیں چیلنج کر رہا ہوں..... مجھے بتاؤ۔

صحابہؓ دشمن آج تک دو کتابوں کا جواب نہیں دے سکے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ نے نہیں لکھا کہ شیعوں کیساتھ نکاح کرنا جائز نہیں..... ان کی غنیۃ الطالبین پڑھو۔
بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اپنے ملفوظات میں نہیں لکھا کہ شیعہ سے بڑا کافر دنیا میں کوئی نہیں؟

امام ابو حنیفہؒ نے نہیں لکھا کہ من انکر صحبت ابی بکر فہو کافر؟
امام مالکؒ نے نہیں لکھا کہ جو ابو بکرؓ کو گالی دیتا ہے وہ واجب القتل ہے؟
امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ بھی صحابہؓ کو گالی دینے والے کے لئے واجب القتل کا ہے تم

کس تحقیق کی بات کرتے ہو؟ کس مفتی کی بات کرتے ہو؟ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے ”منہاج السنۃ“ کتاب لکھی..... پوری دنیائے شیعہ چودہ صدیوں میں دو کتابوں کا جواب نہیں دے سکی..... ایک ”منہاج السنۃ“ کا اور ایک ”تحفۃ اثناء عشریہ“ کا..... شیعہ الٹی لٹک جائے تب بھی ان کا جواب نہیں دے سکتی۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑے مولوی اور پیر تم نہیں ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے بڑے عالم نہیں ہو۔

امام ابو حنیفہؒ سے بڑے فقیہ نہیں ہو۔

امام مالکؒ سے زیادہ فتوے جاننے والے نہیں ہو۔

امام احمد بن حنبلؒ سے زیادہ تمہاری ریسرچ نہیں ہے۔

امام غزالیؒ سے بڑے تم عالم نہیں ہو۔

شیعہ نے اپنے آپکو کیسے چھپائے رکھا

لیکن امام بخاریؒ کو شیعہ نے کیا لکھا کہ امام بخاریؒ سے بڑا بے ایمان پوری دنیا میں کوئی نہیں..... العیاذ باللہ..... یہ ایک کتاب میں نہیں کئی کتابوں میں لکھا..... میں ابھی آپ کے سامنے کتابیں بھی پیش کرتا ہوں..... لیکن شیعہ چودہ سو سال میں بڑے بڑے اکابرین کی نظر میں کافر رہا..... پھر بھی یہ بطور مسلمان کے کیوں مشہور رہا۔

مسلمان حکمرانوں میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

مغل حکمرانوں میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

دینی مدارس میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

کئی پیروں کی خانقاہوں میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

پاکستان کی تحریک میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

ختم نبوت کی تحریکوں میں مسلمان بن کے شامل رہا۔

ختم نبوت میں کیا وجہ ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ شیعہوں کو ساتھ لے کر چلے ان کو

نہیں پتہ تھا کہ شیعہ کافر ہے؟۔

منظر علی شہی کو ساتھ لے کر کیوں پھرے؟
شورش کشمیری کے ساتھ کیوں آئے؟-
پاکستان بنانے میں شیعہ کیوں آئے؟-
قلاں آدمی کا جنازہ فلاں بزرگ نے پڑھا تھا اور وہ شیعہ تھا.....
ہناؤ کیوں پڑھا تھا؟-

سپاہ صحابہ بڑی مفتی بن گئی ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں..... جو اس اجتماع میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں ہیں.....
میں انشاء اللہ ان کا جواب دوں گا..... اور آپ کہیں گے کہ سپاہ صحابہ کا موقف سچا ہے.....
پوری دنیا میں جتنے بھی کافر ہیں ان سب کا مجموعہ شیعہ ہے..... ایک تو عقائد کی بات ہے.....
کہ یہودیوں کے جو عقائد ہیں وہ شیعہ میں موجود ہیں..... عیسائیوں کے عقائد شیعہ کتب
میں موجود ہیں..... ہندوؤں کے عقائد شیعہ عقائد میں موجود ہیں..... سکھوں کے عقائد
شیعہ عقائد میں موجود ہیں..... لیکن اگر آپ ان سب کو چھوڑ کر صرف لفظ شیعہ میں غور
کریں تو یہ اتنا جامع لفظ ہے کہ اس میں سارے کفر جمع ہیں..... بلکہ دنیا کا سب سے بڑا کافر
شیطان ہے اس سے یہ لفظ شروع ہوتا ہے۔

”ش“ کس کی ہے؟..... شیطان کی۔

”ی“ کس کی ہے؟..... یہودی کی۔

”ع“ کس کی ہے؟..... عیسائی کی۔

”ہ“ کس کی ہے؟..... ہندو کی۔

تو یہ مجموعہ ہے سارے کافروں کا.....

شیعہ مذہب کا بنیادی اصول

اب اس مجموعہ کی بڑی تفصیلات ہیں لیکن میں یہاں آپ کے سامنے صرف یہ
رکھنا چاہتا ہوں..... کہ شیعہ کے ہاں ایک ایسا اصول ہے جو پوری دنیا کے کسی مذہب میں
نہیں..... جس کی وجہ سے یہ آج تک چاہا ہوا ہے اور وہ ہے ”تقیہ“..... تقیہ ایک ایسا اصول ہے

کہ جس کی متعلق ”اصول کافی“ میں ہے کہ اگر تمہیں سنی کو دھوکا دینے کے لئے علیؑ کو گالی دینے کی بھی ضرورت پڑے تو گالی دے دو..... تمہیں اس کا بھی ثواب ملے گا..... تو تقیہ ایک ایسا اصول ہے کہ جس کی ترہ میں سارا فریب چھپا ہوا ہے..... دس شیعہ بیٹھے ہیں..... ان دس شیعوں سے پوچھو..... قرآن مانتے ہو؟..... وہ کہیں گے مانتے ہیں..... ان سے کہو کہ اصول کافی کو مانتے ہو..... تو وہ کہیں گے کہ اس کو بھی مانتے ہیں..... اور ”اصول کافی“ میں ہے کہ اصلی قرآن عار میں ہے یہ اصلی نہیں نقلی ہے..... اب آپ کے سامنے تقیہ کر کے شیعہ نے کہہ دیا کہ قرآن کو مانتے ہیں اور اصول کافی کو بھی مانتے ہیں..... ابو بکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہو..... جی مانتے ہیں..... اور خمینی کو..... جی خمینی کو امام مانتے ہیں..... اور خمینی نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو کافر کہا ہے..... تو پوری دنیا کا شیعہ کبھی بھی کھل کر اپنے عقیدے کا اظہار نہیں کرتا..... اس لئے کہ محمد بن یعقوب کلینی نے امام جعفر صادق کا ایک قول نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے مذہب کو ظاہر کرے گا وہ ذلیل ہو گا اور مذہب کو چھپائے گا وہ عزت پائے گا..... یہ شیعہ مذہب کا بیادہی اصول ہے..... چودہ سو سال سے ملاح الدین الیوٹی کے دور میں..... بادشاہوں کے دور میں..... نور الدین زنگی کے دور میں..... سلطان ٹیپو کے دور میں..... نواب سراج الدولہ کے دور میں..... سید احمد شہید کے دور میں جتنے بھی شیعہ تھے..... تمام اس اصول پر کاربند رہے کہ کسی کو اپنا اصول نہ بتانا..... کسی سے اپنے عقیدے کا اظہار نہ کیا..... ابو بکرؓ و عمرؓ کو کافر سمجھتے رہے عقیدہ چھپاتے رہے..... قرآن کو شریعوں کی کتاب لکھتے رہے عقیدہ چھپاتے رہے۔

پاکستان بنا تو پاکستان کی جڑوں کو کاٹتے رہے اور اپنا عقیدہ چھپاتے رہے..... جب کسی نے پوچھا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہو..... تو کہہ دیا مانتے ہیں..... یہ سلسلہ چلتا رہا..... ختم نبوت کی تحریک چلی..... شیعہ نے اپنے مذہب کو چھپایا اور کہا ابو بکرؓ و عمرؓ کو مانتے ہیں..... ہم قرآن کو بھی مانتے ہیں..... کیونکہ تقیہ کیا تھا..... دجل کیا تھا..... فریب کیا تھا..... اپنا مذہب چھپایا تھا..... ختم نبوت کے علماء نے ان کو ساتھ ملا لیا..... انہوں نے ظاہر کو دیکھا..... دل کی نیوٹوں کو اللہ جانتا ہے..... 1974ء کی تحریک چلی تو شیعہ ساتھ آگئے دجل کر کے..... فریب کر کے۔

شیعت کیونکر سامنے آئی اور کب آئی

لیکن 1979ء میں جب خمینی اقتدار پر آیا تو اس نے جو خطبے دیئے..... ”صحیفہ نور“
 خمینی کی تقاریر کی کتاب ہے جو اٹھارہ جلدوں میں اور چھوٹے حصوں میں ستائیس جلدوں میں
 پوری دنیا میں موجود ہے..... جس کا چھٹا خطبہ یہ ہے کہ اب میری حکومت شیعہ کی قائم
 ہو گئی ہے اب اپنے مذہب کو ظاہر کرنا ہم پر فرض ہو چکا ہے..... مذہب کو عام کرنا ہم پر فرض
 ہو چکا ہے..... چنانچہ چودہ سو سال سے جو شیعہ کافر کتابوں میں چھپا ہوا تھا..... سینوں میں
 چھپا ہوا تھا..... تقیہ کی سیاہ چادر میں چھپا ہوا تھا..... خمینی نے اگر اس کفر کے چرے سے خود
 پردہ اتار دیا..... خمینی نے اگر اپنی جماعت کو خود ننگا کر دیا۔

شیعو!..... مجھے کافر کیوں کہتے ہو؟..... میرے خلاف تقریریں کیوں کرتے ہو؟ تمہارا
 پاجامہ تو تمہارے باپ نے اتارا..... تمہارے کپڑے تو تمہارے باپ نے اتارے..... خمینی
 نے تمہیں ننگا کر کے مکروہ چرے کے ساتھ تمہیں چوک میں کھڑا کر دیا..... میں تو صرف یہ
 کہتا ہوں کہ لوگو! یہ ننگا ہے..... یہ غلیظ ہے..... یہ بے پردہ ہے..... یہ برہنہ ہے..... میں
 برہنہ ہونے کی نشاندہی کرتا ہوں..... ننگا تو تمہیں تمہارے باپ خمینی نے کیا..... جب شیعہ
 کے عقائد ایران کی حکومت کی طرف سے چھپ کر پوری دنیا میں پہنچے..... تقیہ کی چادر اتار
 کر پہنچے..... پہلی روایت ختم کر کے پہنچے..... جب سارے کفر..... ساری بد معاشی اور ساری
 شیطنیت کے چرے سے پردہ اٹھ گیا تو اس کے بعد پاکستان میں فقہ جعفریہ بنی

حضورؐ کا فرمان اور امت مسلمہ کا فرض

1979ء میں خمینی کا انقلاب آیا..... 1980ء میں پاکستان میں تحریک نفاذ فقہ
 جعفریہ بنی..... اور دعویٰ یہ تھا کہ ہم اسلام کے علم بردار ہیں..... ہم اسلام کے نام لیوا ہیں
 اور کتابیں یہ تھیں کہ ابو بکر کافر..... عثمان کافر..... عمر کافر..... جب یہ دجل اور فریب تھا
 تو آپ مجھے بتائیں کہ امت مسلمہ کا کیا فرض تھا..... میرے پیغمبرؐ کا کیا حکم تھا؟ کہ

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فليظهر العالم

علیہ فان لم يفعل فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين۔
 جب فتنے عام ہو جائیں۔۔۔۔۔ جب بدعتیں پھیلنے لگ جائیں اور جب میرے صحابہؓ کو لوگ
 گالیاں دینے لگیں تو اس وقت عالم کو چاہئے کہ میدان میں اتر آئے اور اپنا علم ظاہر کرے۔۔۔۔۔
 اگر ایسے وقت میں جب لوگ میرے صحابہؓ کو گالیاں دیتے رہے۔۔۔۔۔ اور مولوی خاموش
 رہا۔۔۔۔۔ پیر خاموش رہا تو اللہ کی اس مولوی پر لعنت ہوگی۔۔۔۔۔ نبیوں کی لعنت ہوگی۔۔۔۔۔
 فرشتوں کی لعنت ہوگی۔۔۔۔۔ پوری امت کی لعنت ہوگی۔۔۔۔۔ مجھے آپ بتائیں میرا فرض تھا کہ
 نہیں کہ میں اس مکروہ چہرے سے پردہ اٹھاؤں؟۔۔۔۔۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس فرض کو
 پورا کر کے پاکستان میں فرض کفایہ علماء کی طرف سے ادا کیا۔۔۔۔۔ مولانا حق نوازؒ نے اس کفر
 کے چہرے سے پردہ اٹھایا۔۔۔۔۔ چونکہ ایران کی حکومت کے پاس پیسہ تھا۔۔۔۔۔ دولت تھی۔۔۔۔۔
 ایران کی حکومت پیسے کے بل بوتے پر اپنا انقلاب پوری دنیا میں گاڑ ہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مولانا حق نوازؒ کا کردار اور مولانا حق نوازؒ کے خون کی حرارت

مولانا حق نوازؒ ایک غریب مولوی تھا۔۔۔۔۔ ایک غریب عالم تھا۔۔۔۔۔ ایک درویش
 عالم تھا۔۔۔۔۔ ایک فقیر عالم تھا۔۔۔۔۔ اس نے چوکوں اور چوراہوں میں اس کفر کو ننگا کرنا شروع
 کیا تو اس کو دھمکیاں دی گئیں۔۔۔۔۔ قتل کی دھمکیاں۔۔۔۔۔ جلاوطنی کی دھمکیاں۔۔۔۔۔ مارنے کی
 دھمکیاں اور نیست و نابود کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ

مقدمات سہتا رہا۔

دکھ اٹھاتا رہا۔

پریشانیاں جھیلتا رہا۔

مشکلات سہتا رہا۔

اس پر قاتلانہ حملے ہوئے۔۔۔۔۔ وہ باز نہیں آیا۔۔۔۔۔ اس کو روکا گیا۔۔۔۔۔ وہ باز نہیں
 آیا۔۔۔۔۔ وہ ڈیرہ غازی خان۔۔۔۔۔ ملتان اور لاہور کی جیلوں میں چھ چھ ماہ گزارتا رہا لیکن حق
 و صداقت سے باز نہیں آیا۔۔۔۔۔ بالآخر اسے گولی مار کر 1990ء میں شہید کر دیا گیا۔۔۔۔۔ چشم فلک
 نے دیکھا کہ اس کی آواز میں اتنی صداقت تھی۔۔۔۔۔ اس کے خلوص میں اتنا نور تھا۔۔۔۔۔ اس کی

نیت میں اتنی روشنی تھی کہ اس کا فکر پھیلتا رہا..... اس کا نام پھیلتا رہا..... لوگ حائل نہیں کرتے رہے لیکن اس کا خون اپنا راستہ بناتا رہا..... اس کا خون اتنا گرم تھا کہ وہ خون آگے بڑھتا رہا..... وہ خون گلیوں میں اترتا رہا..... بنجر قلوب میں اترتا رہا..... اندھیروں میں اترتا رہا..... اس خون نے اندھیروں میں روشنی کر دی..... بنجر زمینوں کو آباد کر دیا..... اس خون نے اپنا راستہ بنایا..... حکمرانوں کے درمیان میں راستہ بنایا..... اور اب آپ نے دیکھا کہ اس نے اسمبلی میں راستہ بنایا..... آج جب حکمرانوں کے دروازوں پر وہ خون پہنچ گیا..... اس خون کی حرارت پہنچی..... اس کی گرمی پہنچی..... اس کی روشنی پہنچی تو حکمران چیخ اٹھے..... وزیراعظم چیخ اٹھا..... وزراء چیخ اٹھے..... شیعیت چیخ اٹھی..... ایران چیخ اٹھا کہ یہ خون بڑا گرم ہے..... یہ خون بڑا روشن ہے..... جب یہ خون ہر جگہ پہنچا تو کہا گیا کہ فرقہ واریت ہے..... لیکن ان پاگلوں میں کسی کو بھی پتا نہیں کہ فرقہ واریت کتے کس کو ہیں۔

فرقہ واریت کسے کہتے ہیں اور کیوں کہتے ہیں؟

پاگلو!..... بتاؤ تو سہی کہ فرقہ واریت کتے کس کو ہیں؟ ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی لڑائی ہوتی ہے تم کہتے ہو فرقہ وارانہ فسادات بڑھ گئے..... کشمیر میں ہندوؤں کے ساتھ مسلمان لڑ رہے ہیں..... تم کہتے ہو فرقہ وارانہ فسادات بڑھ گئے..... یہاں شیعہ سنی لڑائی ہوتی ہے تو تم کہتے ہو فرقہ وارانہ فساد ہو گیا..... بریلوی..... دیوبندی اختلاف ہوتا ہے..... تم کہتے ہو فرقہ وارانہ فسادات بڑھ گئے..... تمہارا معیار کیا ہے؟ فرقہ کس کو کہتے ہیں؟ فرقہ وہ ہوتا ہے جو جماعت سے نکل کر علیحدہ ہو..... اور جماعت سے نکل کر علیحدہ شیعہ ہوا ہے اس لئے اس کو رافضی کہتے ہیں..... رافضی کا معنی ہی رفض یعنی چھوڑنا..... امت کو چھوڑنا..... شیعہ جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ ہوا..... وہی تفریق کرتا ہے..... تو فرقہ شیعہ ہے..... اور فرقہ واریت یہ ہے کہ اقلیت یہ کہے کہ اکثریت پر میرا قانون لاؤ..... شیعہ کی تعداد دو فیصد ہے اور سنیوں کی تعداد اٹھانوے فیصد ہے..... اور شیعوں نے جماعت بنائی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ..... یعنی دو فیصد نے فقہ جعفریہ کے نفاذ کی تحریک شروع کر دی..... جب دو فیصد نے کہا کہ اٹھانوے فیصد پر میری فقہ نافذ کرو..... یہ ہے فرقہ واریت.....

فرقہ واریت مسلمانوں کی باہمی لڑائی کا نام نہیں

حکمرانو! اگر تم یہ کہتے ہو کہ فرقہ واریت مسلمانوں کی باہمی لڑائی کا نام ہے تو سپاہ صحابہؓ کی کسی مسلمان فرقہ سے لڑائی نہیں ہے..... نہ بریلویوں سے..... نہ دیوبندیوں سے..... نہ اہل حدیثوں سے..... ان سے ہماری کوئی لڑائی اور کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔

اگر کافر سے لڑنا فرقہ واریت ہے تو پھر پاکستان

کے دو قومی نظریے کو کیا نام دیں گے

اگر تم کہتے ہو کہ کافر سے لڑائی کو فرقہ واریت کہتے ہیں تو پھر اس میں صرف ہمارا کیا قصور ہے؟ پھر تو پاکستان بھی فرقہ واریت پر بنا ہے..... دو قومی نظریہ کیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں وہ ہندو ہیں..... تو کافر اور مسلمان کی تفریق پر یہ ملک بنا..... اور اگر کافر اور مسلمان کی تفریق پر آپ ایک ملک بناتے ہیں تو پھر تو پاکستان کی بنیاد بھی فرقہ واریت پر رکھ رہے ہیں..... جب پاکستان کی بنیاد فرقہ واریت پر رکھی تو مجھ سے کیوں لڑتے ہو؟ سب سے پہلے قائد اعظم سے جا کر لڑو کہ تم نے یہ ملک بنایا ہی فرقہ واریت کے لئے تھا کہ کافر اور مسلمان کی لڑائی کو فرقہ واریت کہتے ہیں..... آج میاں نواز شریف صاحب کو اور کوئی بات نہیں سو جھتی..... ہر دو مہینے کے بعد کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگائیں..... بھائی پابندی تم کیوں نہیں لگاتے ہو؟ لگاؤ..... لگاؤ تو سہی پابندی..... اسلام آباد میں جنرل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر تمہارے سامنے میرے دس ہزار کارکنوں نے شیعہ کے کفر کا نعرہ لگایا..... تجھ میں جرأت تھی تو روک لیتا۔

اوڈی کشنرو..... ایس پی او..... ڈی ایس پی اور ایس پی او..... اور پورے ملک کے حکمرانو! اب یہ بات کہنا چھوڑ دو کہ شیعہ کو کافر نہ کہو..... شیعہ کو کافر نہ کہو..... شیعہ کو کافر کہتا میرے مشن کا حصہ ہے اور میرے مشن کے حصے سے تمہارا باپ بھی ہمیں روک نہیں سکتا..... اب تو شیعہ کی آدھی سے زیادہ تعداد کہتی ہے کہ کافر بے شک کہو..... جان سے نہ مارو..... میں نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان کو جب کشف اسرار کتاب دکھائی کہ یہ

دیکھو..... 119 صفحے پر فہمی نے عمر فاروقؓ کو کافر اور زندیق لکھا ہے..... تو یہابی نے قرآن
کہ کافر تو ہیں لیکن کافر کافر نہ کو..... یہ ہے کشف اسرار..... فہمی کی لکھی ہوئی کتاب
ایران کی چھپی ہوئی کتاب..... فہمی کا فوٹو ہے اس کتاب پر..... اس کتاب میں دھند
قرطاس نقل کرتے ہوئے فہمی لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے جب کاغذ اور قلم لایا تو عمرؓ نے کہا
اللہ کی کتاب کافی ہے..... تو آگے فہمی لکھا ہے کہ ابن خطاب کے اس کلام کو سننے کے بعد
حضور ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور عمر کے اس کلام سے اس کے دل کا چھپا ہوا کفر
ظاہر ہو گیا..... (العیاذ باللہ)۔

صحابہ دشمن کے بارے میں ایک سرکاری افسر کے جذبات

خانپور کے مسلمانوں!..... ابو مجھے نصیحتیں کرنے والو!..... کہ شیعہ کو کافر نہ
کو..... عمرؓ کو کافر لکھا جائے تو تمہاری غیرت نہ جاگے..... نوادر شریف لکھا ہے کہ شیعہ کو کافر
کہنے سے مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے..... لوئے عمرؓ کو کافر کہنے سے تجھے کوئی تکلیف نہیں
ہوتی..... میں حلفاً کہتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت کے ایک بہت بڑے افسر کو جب میں نے
کتاب دکھائی تو اس نے دو مرتبہ ادھر ادھر دیکھا اور پھر کہا..... اے بڑے کنجس، میں..... میں
اس افسر کا نام نہیں لینا چاہتا کہ کہیں اس کی چھٹی نہ ہو جائے..... ایک اور افسر کو میں نے جب
یہ کتاب دکھائی تو اس نے کہا کہ یہ واجب القتل ہیں..... میں نے کہا اگر ہمارا کوئی آدمی ان کو مار
دے تو ہم دہشت گرد ہیں..... اگر تم کو واجب القتل ہیں تو پھر؟..... اس کتاب کشف
الاسرار کے 107 صفحے پر پیغمبر کے دوہرے داماد عثمان غنیؓ..... وہ عثمانؓ جس کے بارے میں
رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے کسی جنتی کا چہرہ دیکھا ہو وہ اس نقاب پوش کا چہرہ دیکھ لے.....
لوگ دوڑتے ہوئے گئے..... دیکھا تو وہ عثمان غنیؓ تھے.....

وہ عثمان غنیؓ جس کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کو جنت ملی۔

وہ عثمان غنیؓ جس کی بیاسی سال عمر تھی اور جس نے پوری زندگی میں اپنے دشمن کو

بھی برا نہیں کہا۔

وہ عثمان غنیؓ جس کے حیا کا یہ عالم تھا کہ پوری زندگی کبھی غسل خانے میں بھی

پورے کپڑے اتار کر غسل نہیں کیا۔

مسلمانوں!..... جسے تم اپنی لڑکی دیتے ہو..... اسے شریف کہتے ہو..... اپنی بہن کا نکاح جس سے کرتے ہو..... اسے شریف کہتے ہو..... لیکن اس ملعون ثمنی نے عثمان غنیؓ کی بارے میں لکھا کہ..... میں ایسے رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمان جیسے بدتماش کو خلیفہ بنادیا۔ اسی کتاب کشف اسرار میں ثمنی نے اس شخص کو جس نے ساڑھے پانچ ہزار حدیثیں امت کو دیں اس ابو ہریرہؓ کے بارے میں ثمنی نے کہا کہ وہ جھوٹوں کا امام تھا..... وہ ابو ہریرہؓ جو پیغمبرؐ کے گھر میں رہا..... جو رسول اللہؐ کا خدمت گار تھا..... جس نے ساڑھے پانچ ہزار حدیثیں امت کو دیں..... اس کو یہ ثمرہ ملا کہ ساڑھے چودہ صدیوں کے بعد اس کو بے ایمان..... منافق اور جھوٹوں کا امام کہا گیا..... میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ نواز شریف محذور ہے..... اس کو ان باتوں کا پتا نہیں

گورنر ہاؤس لاہور میں سپاہ صحابہ کا موقف

لیکن نواز شریف..... اب میں یہ بات نہیں مانتا..... کیونکہ میں نے تیرے سامنے کشف اسرار کا حوالہ پیش کیا ہے..... میں یہ کتاب گورنر ہاؤس لاہور میں 28 ستمبر 1991ء کو تیرے سامنے..... اور تیرے وزراء کے سامنے پڑھ کر سنا چکا ہوں..... اور جب میں نے کشف اسرار پڑھ کر سنائی تھی تو تو نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے..... وہ اجلاس تم نے خود بلایا تھا..... جس میں پاکستان کے ساڑھے چار سو علماء شریک تھے..... جس میں بریلوی..... دیوبندی..... اہل حدیث علماء اور شیعہ نمائندے بھی موجود تھے..... تمہارا سوال یہ تھا کہ شیعہ سنی لڑائی ختم کرنے کا فارمولہ کیا ہے؟ پہلے ہماری جماعت نے فیصلہ یہ کیا تھا کہ اس اجلاس میں ہم شریک نہیں ہوں گے..... لیکن بعد میں فیصلہ یہ ہوا کہ بے شک وہاں شیعہ موجود ہیں..... لیکن حکمرانوں نے پہلی مرتبہ ہمارا موقف سننے کے لئے ہمیں بلایا ہے اس لئے ہمیں وہاں جانا چاہئے..... اس لئے کہ کل کو کوئی یہ نہ کہے کہ اگر یہ سچے ہوتے تو ٹیبل پر آ کے اپنا موقف پیش کرتے..... چنانچہ مولانا صیاء القاسمی اور میں اس اجلاس میں گئے..... مولانا صیاء القاسمی نے فارمولہ پیش کیا کہ صحابہؓ کے گستاخ کیلئے سزائے موت مقرر کرو..... اس

کے بطور کوئی حل نہیں ہے..... اس کے بعد بہت سارے لوگوں نے توقف کیا کہ سزائے موت بہت سخت ہے..... لیکن ایک شیعہ مولوی ریاض حسین نقوی نے کہا کہ ہمیں منظور ہے..... کسی نے کہا کہ تو کیسے منظور کرتا ہے؟..... تو اس نے کہا ہمیں منظور ہے..... لیکن دوسرے دن اس نے بیان دیا کہ صحابی کی تعریف پر ہمیں اختلاف ہے کہ صحابی تو دنیا میں ہیں عیٰ تین..... مقداد ابن اسودؓ..... سلمان فارسیؓ..... عمار ابن یاسرؓ اور بعض جگہوں پر لکھا ہے کہ ابوذر غفاریؓ بھی یہ چار صحابی ہیں..... ان کی گستاخی پر سزائے موت ہم نے مانی..... اور اخبارات میں بھی آگیا کہ صحابہؓ کے گستاخ کے لئے سزائے موت ہو لیکن انہوں نے کہا کہ یہ سخت بات ہے..... تم کہتے ہو کہ شیعہ نے صحابہؓ کو برا کہا تو اس ریاض حسین نقوی نے کہا کہ ہم نے آج تک کسی صحابیؓ کو برا نہیں کہا..... نہ ہم نے کہانہ خمینی نے کہا..... اب بات یہ تھی کہ اگر اس کی تقریر کا جواب نہ آتا تو پورا نظام ہی میٹنگ کا بدل گیا تھا..... کیونکہ اس کی تقریر کے بعد نواز شریف نے کہا کہ ظہر کا وقت ہو گیا..... کھانے کا وقت ہو گیا..... ہم نے کہا کہ کھانا شانا ہم نہیں کھائیں گے..... لیکن آپ ہماری بات سنیں۔

اس نے کہا نہیں وقت ہو گیا۔

میں نے کہا وقت نہیں ہوا..... میری بات سننے بغیر تم یہاں سے نہیں جاسکتے۔
ریکارڈ گواہ ہے..... جب میں نے بات شروع کی تو نواز شریف نے کہا وقت تو نہیں ہے لیکن آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بات کریں..... تو میں نے کہا کہ جو ریاض حسین نقوی نے یہ کہا کہ ہم نے کبھی صحابہؓ کی گستاخی نہیں کی..... یہ بہت بڑا جھوٹ بولا ہے..... میں نے کہا کہ یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ہے..... اس کتاب کے 119 صفحے پر خمینی نے کہا کہ عمر کا فرار و زندیق تھا..... جب میں نے یہ کتاب پیش کی تو بات لوگوں کے کانوں میں پڑی..... پیچھے سے ایک شیعہ کہنے لگا کہ امام کی توہین برداشت نہیں ہوگی..... تو مولانا تقی عثمانی نے کہا کہ عمرؓ کی توہین بھی برداشت نہیں ہوگی..... ایک وزیر نے کہا یہ تو ایران کی کتاب ہے ہم ایران کی کتاب کو کیا کریں..... میں نے کہا خمینی کی کتاب یہاں تقسیم ہو رہی ہے..... ایرانی سفارت خانہ بانٹ رہا ہے..... شیعہ تقسیم کر رہا ہے..... کالجوں، اسکولوں میں شیعہ تقسیم

کر رہے ہیں۔ میں نے کہا چلو وہ تو ایران کی کتاب ہے لیکن یہ تو پاکستان کی کتاب ہے..... یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے..... کتاب کا نام ہے ”تحفہ حنفیہ“..... جب میں نے وزیراعظم کو دکھائی تو اس کتاب پر بھی وزیراعظم نے کانوں کو ہاتھ لگائے..... بلکہ مولانا عبدالستار خان نیازی چیخ اٹھے..... اونچا اونچا رونے لگے یہ کتاب دیکھ کر..... یہ ریکارڈ کی بات ہے..... پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء موجود ہیں..... ریڈیو ٹیلی ویژن کے نمائندے موجود ہیں..... ٹیلی ویژن کا کیمرا ان کتابوں پر فٹ ہے..... میں آج اس لئے ٹیلی ویژن کا ذکر کر رہا ہوں کہ۔

آسمان کیوں نہیں پھٹا

نواز شریف!..... اگر تم اس بات کے منکر بھی ہو جاؤ تو وہ فلم ریکارڈ میں موجود ہے کہ میں نے کتاب تمہیں دکھائی ہے..... یہ کتاب ”تحفہ حنفیہ بجواب تحفہ جعفریہ“ غلام حسین نجفی کی لکھی ہوئی کتاب ہے..... نواز شریف کی کوٹھی سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر جامعہ النظر میں یہ کتاب لکھی گئی ہے..... اس کتاب کے 250 صفحے کا حوالہ جب میں نے پیش کیا تو آپ یقین کریں..... پورے اجتماع کی چیخیں نکل گئیں..... میں پوری عبارت یہاں نہیں پڑھ سکتا لیکن اس کا مفہوم اور حاصل خلاصہ پڑھتا ہوں..... (مناسب نہیں لگتا) وزیراعظم نے چائے کے وقفے میں مجھے کہا تھا کہ آپ خواہ مخواہ شیعہ کے خلاف بات کرتے ہیں انہوں نے کبھی تو ہین نہیں کی..... جب میں نے یہ کتاب دکھائی تو انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگائے..... میں نے کہا۔

حکمرانوں!..... تمہاری ماؤں..... بہنوں..... بیٹیوں کی عزت محفوظ ہے..... چودہ صدیوں بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کے بارے میں یہ بجو اس لکھی جائے تو مجھے بتاؤ ہم کیا کریں؟۔

ہم کس در پر جا کر ٹکریں ماریں؟

کہاں جا کر روئیں؟۔

کس بازار میں دواویلا کریں؟۔

کس کے پاس جا کر روئیں؟۔

صدائے فاروقی سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

ابو بکرؓ تو وہ تھا جس نے ساری عزت محمد ﷺ کے قدموں میں ڈال دی تھی.....

ہائے اس صدیقؓ کے بارے میں یہ بجواس۔

زمین کیوں نہیں پھٹی؟

آسمان کیوں نہیں پھٹا؟

کائنات کیوں باقی ہے؟

غلام حسین نجفی کی وہ کتاب جس پر مولانا حق نواز پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے

مولویو..... پیرو..... چوہدریو!..... تمہاری مولویت کو کوئی خطرہ نہیں.....

تمہاری پیری کو کوئی خطرہ نہیں..... اسی ملعون غلام حسین نجفی کی رسوائی زمانہ کتاب جب

”قول مقبول“ چھپی..... میں مولانا حق نواز مرحوم کے گھر میں گیا..... وہ زار و قطار رو رہے

تھے..... میں نے کبھی ان کو روتے نہیں دیکھا تھا..... یہ کتاب ان کے ہاتھوں میں تھی اور وہ

اپنے مکان کے اندر چکر لگاتے تھے..... میں نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگے یہ کتاب ہے ”قول

مقبول“..... اس کتاب کے 420 صفحے پر یہ عبارت تحریر کی گئی ہے..... اس تحریر کے بعد

حق نواز کہاں جائے؟

حق نواز یہ ملک چھوڑ جائے؟

حق نواز یہ دنیا چھوڑ جائے؟

حق نواز یہ پاکستان چھوڑ جائے؟

اس عبارت کے بعد ہم کہاں چلے جائیں؟

اگلے دن مولانا حق نواز نے یہ عبارت کبیر والا اڑھ بارہ میل کے جلسے میں پڑھی اور

فرمایا کہ اس عبارت کے چھپ جانے کے بعد حق نواز چین کی نیند سوئے تو اے اللہ اس پر

لعنت کر..... عبارت کیا ہے کہ عثمان غنیؓ نے اپنی بیوی ام کلثوم کے فوت ہو جانے کے بعد

اس کے مردہ جسم کے ساتھ ہم بستری کی..... (العیاذ باللہ)۔

ہمیں نصیحتیں کرنے والے مولویو!۔

اوائے تاجرو۔

چوہدری یو۔

شیخ الحدیث۔

وہ لوگوں..... جو میرے مشن کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہو۔

وہ لوگوں..... جو مجھے گالیاں دیتے ہو۔

وہ لوگوں..... جو مجھے دہشت گرد کہتے ہو۔

آؤ..... میرے پیغمبر کی بیٹی چودہ صدیوں بعد اس ملک میں لاوارث ہو گئی۔
تیری بیٹی کے بارے میں یہ لفظ کسی نے نہیں لکھا..... تیری ماں کے بارے میں کسی نے
نہیں لکھا..... تیری بہن کے بارے میں کسی نے نہیں لکھا..... جس ام کلثومؓ کی وفات پر پیغمبر
نے فرمایا تھا۔ کہ اے اللہ ام کلثومؓ سے میں راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا..... اس ام کلثومؓ کے
بارے میں یہ ملعون یہ تحریر کرے..... اور اس کے بعد مجھے کہو کہ میں سختی
کرتا ہوں..... تشدد کرتا ہوں..... زیادتی کرتا ہوں؟.....

اس تحریر کے بعد مجھے مر جانا چاہئے تھا۔

اس تحریر کے بعد مجھے ٹکریں مارنی چاہئے تھیں۔

اس تحریر کے بعد مجھے اس ملک کے چوکوں اور چوراہوں میں لڑنا چاہئے تھا۔

اس ملعون کو جہنم رسید اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہئے تھا۔

اے اللہ ہم بڑے کمزور ہیں..... اے اللہ ہم اس معیار پر پورے نہیں اترے
قیامت کے دن تیرے رسول کے سامنے کیا جواب دیں گے..... جنہوں نے زمینوں کا
لڑائیاں لڑیں انھیں کبھی کسی نے یہ لفظ نہیں کہا..... کتنے لوگ روزانہ مارے جاتے ہیں.....
کبھی کسی عورت کے بارے میں یہ لفظ کسی نے نہیں کہا..... چودہ سو سال کے بعد پیغمبرؐ کی بیٹی
کے بارے میں یہ لفظ..... مسلمانوں! ایک سال ہو گیا کراچی سے ایک اور کتاب چھپی۔
یہ کتاب لے کر میں پاکستان کے چوکوں چوراہوں میں پھرتا ہوں..... گلیوں میں پھرتا
ہوں..... میں نے 24 اپریل 1992 کو یعنی اسی سال کراچی کے نشر پارک کے جلسے میں کہا
کہ کمشنر صاحب..... ڈی آئی جی صاحب یہ کتاب تمہاری کراچی سے چھپی ہے..... تم ہمیں

روکتے ہو اس کتاب کو کیوں نہیں روکتے ہو..... لیکن آج تک اس پر کوئی ایکشن (action) نہیں ہوا..... اس کتاب کا نام ہے ”شیخ ثقیفہ“..... ثقیفہ اس حویلی کو کہتے ہیں جس میں بیٹھ کر امت نے صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی..... شیخ ثقیفہ ایک طنزیہ لفظ ہے..... کہ حویلی والا بوڑھا..... یعنی یہ کتاب صدیق اکبرؓ کے خلاف ہے..... اوپر کتاب کا نام لکھا ہے اور نیچے ابو بکرؓ کا نام لکھا ہے..... نیچے کتے کا کارٹون بنایا گیا ہے..... اس کتاب کے 14-12 اور 24 صفحے پہ لکھا ہے کہ ابو بکرؓ کو جہنم میں ایک نجومی نے کہہ دیا تھا کہ ایک آخر الزماں نبیؐ آنے والا ہے..... وہ حکمران ہوگا..... اس کے پاس حکومت آئے گی..... ابو بکرؓ کرسی کے لالچ میں اس کی تلاش میں رہا..... جب ابو بکرؓ نے دیکھا کہ محمد ﷺ آگئے ہیں..... تو جلدی جلدی جا کر کلمہ پڑھ لیا..... مکے میں ساتھ چٹا رہا..... مدینہ میں ساتھ چٹا رہا..... جب پیغمبر ﷺ فوت ہو گئے تو ان کو کفن کے بغیر چھوڑ کر ان کی کرسی پر قبضہ کر لیا..... تاکہ کرسی حاصل کر کے جاگیردار اور پیسے والا بن جاؤں۔

اوئے شیعو!۔

اوئے بد معاشو!۔

اوئے خمینی کے چیلو!۔

اوئے علی اکبر شاہ نامی مصنف کے ماننے والے منافقو!

یہ تو دیکھو..... جب ابو بکرؓ نے نبیؐ کا کلمہ پڑھا تھا تو اس کے پاس کیا تھا..... جب جنازہ اٹھا تو کیا تھا..... جب کلمہ پڑھا تھا تو چالیس ہزار درہم نقد کا مالک تھا..... جب جنازہ اٹھا تو کھدر کے کپڑے کفن کے لئے موجود تھے..... اگر قیامت کی صبح کو یہی صدیقؓ رسول ﷺ کی عدالت میں پیش ہو کر عرض کرے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے تو بیعتی بھی تیرے قدموں میں لٹادی تھی..... دولت بھی تیرے قدموں میں لٹادی تھی..... تو نے چندہ مانگا تو میں نے ٹاٹ کے کپڑے پہن کر تیرے دروازے پر ساری دولت لٹادی تھی..... لیکن پاکستان میں میرا نام لکھ کر کتے کے فوٹو بنائے گئے..... مولوی خاموش رہے..... مقرر خاموش رہے..... پیر خاموش رہے..... چوہدری خاموش رہے..... تاجر

خاموش رہے..... علماء خاموش رہے..... بتاؤ قیامت کے دن رسول اللہ کی عدالت میں کیا جواب دو گے؟..... وزیراعظم کے سامنے میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات نقل کی تھی..... کہ

وزیراعظم!..... تمہیں اس کفر کا سدباب کرنا پڑے گا..... اگر نہیں کرو گے تو ہمیں بھی شیعہ کو کافر کہنے سے تم روک نہیں سکو گے..... وہاں بڑے علماء تھے..... انہوں نے کہا کہ تمہارا لہجہ تلخ ہے..... میں نے کہا میرا لہجہ تلخ ہے لیکن نجفی کا لہجہ جو عاصفہ کے لئے ہے میں نے تو اس کا سوال حصہ بھی ابھی اختیار نہیں کیا..... اجلاس جب شروع ہوا تھا تو نواز شریف کہتا تھا..... چھوڑو یہ کیا کافر کافر کہتے ہو..... شیعہ نے کچھ بھی نہیں لکھا..... لیکن میں نے جب حوالے دکھائے تو اسی جگہ پر اس نے اعلان کیا کہ میں فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی بناتا ہوں..... اس کمیٹی کا سربراہ میں نے کہا تم خود ہو..... تاکہ تمہیں پتا چلے..... اس نے کہا نہیں میرے پاس وقت نہیں ہے..... تو پھر مولانا عبدالستار خان نیازی کو بنایا..... بریلوی..... دیوبندی..... اہل حدیث اور پانچ شیعہ اس نے نمائندے بنائے..... گویا کہ تمہیں آدمی اس میں رکھے..... سپاہ صحابہ کی طرف سے میں اور مولانا ضیاء القاسمی تھے..... بریلویوں کی طرف سے مفتی محمد حسین نعیمی اور بڑے بڑے علماء تھے..... اہل حدیثوں کی طرف سے میاں فضل حق اور مولانا معین الدین لکھنوی تھے..... جماعت اسلامی کی طرف سے مولانا عبدالملک اور لیاقت بلوچ تھے..... پانچ شیعہ تھے.....

ان میں ساجد نقوی بھی تھا..... لیکن اس نے معذرت کی..... وہ نہیں آیا..... وہ سامنا نہیں کر سکتا تھا..... 20 جنوری کے پہلے اجلاس میں جب ہم نے شیعہ کی کتابوں کے حوالے پیش کیے تو مولانا نیازی نے کہا کہ میں تین رکنی کمیٹی بناتا ہوں..... جو شیعہ کی تمام کتابیں آئندہ اجلاس میں اس ٹیبل پر پیش کرے

تاریخی دستاویز

اور آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ وزیراعظم کے اجلاس میں جو 28 ستمبر 1991ء کو ہوا

تھا..... جس کو کل کی تاریخ میں ایک سال ہو جائے گا..... اس کے سامنے ہم نے شیعہ کی ڈیڑھ سو کتابوں کا فوٹو اسٹیٹ پیش کیا..... یہ ایک یادداشت ہے..... جو یادداشت سپاہ صحابہؓ کی مرکزی قیادت نے اور ہماری جماعت کے مایہ ناز جرنیل ملک اسحاق صاحب کی محنت کے ساتھ تیار ہوئی تھی..... یعنی جس کتاب کا قابل اعتراض صفحہ تھا اس کا فوٹو اسٹیٹ کرایا..... وہ تقریباً اڑھائی تین سو صفحات کی ایک دستاویز بن گئی..... اور میں آپ کو خوشخبری دے رہا ہوں کہ وہی دستاویز جو وزیراعظم کو پیش کی تھی..... بہت جلد چھپ کر مارکیٹ میں آرہی ہے..... اس کے بعد شیعہ کی کتابوں کی ضرورت نہیں رہے گی..... چودہ سو سال میں اتنی مستحکم دستاویز آج تک نہیں آئی اور یہ بھی بتاؤں کہ وہ تین زبانوں میں ہے..... اس کے اوپر جو سرخی ہے وہ تین زبانوں میں ہے..... تاکہ پوری دنیا کے مسلمان حکمرانوں..... غیر مسلم حکمرانوں..... مقتدیوں..... بادشاہوں اور پوری دنیا کے ہر ملک میں سپاہ صحابہؓ وہ دستاویز بھیجے اور شیعہ کے کفر کا فتویٰ حاصل کرے..... وہ دستاویز تیاری کے آخری مراحل میں ہے..... اللہ کی توفیق سے..... اور وہ پاکستان کی تاریخ کا ایک عجبہ ہوگی انشاء اللہ..... آج لوگ کہتے ہیں کہ تم نے شیعہ کی فلاں کتاب کا حوالہ دیا..... پتا نہیں آگے کیا ہے پیچھے کیا ہے..... لیکن جب ہم شیعہ کی اصل کتاب کے ٹائٹل کا فوٹو دے رہے ہیں اور اصل صفحے کا فوٹو دے رہے ہیں۔

تو مصنف کا بھی پتا ہوگا۔

پرپریس کا بھی پتا ہوگا۔

طباعت کا بھی پتا ہوگا۔

سیاق و سباق کا بھی پتا ہوگا۔

تو شیعہ تقیہ کی سیاہ چادر اتار دے گی یا چوک میں آکر اقبال جرم کر لے گی..... وہ دستاویز ہم نے انتیس نمائندوں میں تقسیم کی..... مولانا نیازی نے ایک رکنی کمیٹی بنائی..... جس میں ایک میں تھا..... ایک بریلوی عالم بھکر کے شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی تھے..... ایک مولانا عبدالنواب اچھروی تھے۔

ہم تینوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی کہ شیعہ کی جتنی بھی کتابیں ہیں..... قابل اعتراض

کتابیں آئندہ اجلاس میں تم پیش کرو..... اصل کتابیں..... جب آئندہ اجلاس آیا..... بڑی تاحی ہو گئی..... ہم حج پر چلے گئے..... واپس آئے تو 2 جولائی 1992ء کو اجلاس میں شیعہ کی وہ تمام کتابیں ہم صندوق بھر کر وہاں لے گئے..... اور ان کتابوں کو میں نے ٹیبل پر سجادیا..... انہوں نے کہا کوئی مناظرہ تو یہاں نہیں ہوگا..... میں نے کہا نہیں میری ڈیوٹی تھی کہ کتابیں لاف..... میں نے کہا جناب اب ایک کمیٹی بناؤ..... جو کمیٹی یہ فیصلہ کرے کہ یہ کتابیں واقعی شیعہ نے لکھیں..... واقعی ان میں صحابہ کو کافر اور مرتد لکھا گیا ہے..... واقعی ان میں یہ تحریریں موجود ہیں..... اگر واقعی یہ ہو تو فیصلہ آپ کرو..... مولانا نیازی نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ ان میں یہ عبارتیں موجود ہیں..... میں نے تین کتابیں ان کے سامنے پیش کیں تو انہوں نے مانا کہ ان میں بڑی غلاظت ہے..... افتخار نقوی جو ساجد نقوی کا نمائندہ تھا وہ کھڑا ہو گیا..... کہنے لگا..... میں نہیں جانتا غلام حسین نجفی کون ہے میں نہیں جانتا اکبر شاہ کون ہے..... میں تو یہ جانتا ہوں کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی 1980ء سے لے کر آج تک کوئی کتاب کسی صحابی کی خلاف نہیں چھپی..... عام لوگ تو بڑے متاثر ہوئے..... میں نے اس سے کہا جناب خنی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟..... کہنے لگا..... وہ ہمارا امام ہے..... میں نے کہا ان کتابوں میں سترہ کتابیں اس کی ہیں۔ جن میں صحابہ کو کافر اور مرتد لکھا گیا ہے..... اس نے کہا وہ تو ایران میں لکھا ہے پتا نہیں لکھا بھی ہے کہ نہیں..... میں نے کہا لکھا ہے..... یہاں موجود ہے..... اس نے کہا ہماری کتاب دکھاؤ..... اب ان کی کتابیں وہاں..... عام لوگوں کو تو علم ہی نہیں تھا..... اللہ نے ہماری مدد فرمائی اور یہ کتاب فوراً ہمارے سامنے آئی..... یہ خمینی کا آخری وصیت نامہ ہے..... جس کو تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے لکھا ہے..... یہ لکھا ہوا ہے ناشر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان..... یہ خمینی کا آخری وصیت نامہ ہے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے نے پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنایا..... اس وصیت نامہ کے 46 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ میں بڑی جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی رسول اللہ اور حضرت علیؑ کے دور سے کروڑ درجہ بہتر ہے..... جب یہ کتاب پیش ہوئی تو شیعہ پر لوس پڑ گئی..... سانپ سونگھ گیا..... مولانا نیازی نے کہا نقوی صاحب! جواب دو..... اس نے کہا

مجھے اس کتاب کی اس عبادت کا پتا ہی نہیں تھا۔ بریلوی عالم مولانا عبدالکواب چچا نے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ آج تک جتنے اجلاس ہوئے ہیں اور ان میں جو کتابیں فاروقی صاحب نے پیش کی ہیں..... ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ ان کتابوں میں واقعی شیعہ نے صحابہؓ کو گالی دی ہے..... لہذا آج فیصلہ کرو کہ صحابہؓ کے گستاخ کو سزائے موت ہوگی۔ اگر نہیں فیصلہ کرتے تو ہمارا بایکاٹ ہے..... آپ حیران ہوں گے کہ یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں یہ پوری کارروائی ہمارے رسالہ ”خلافت راشدہ“ میں تو چھپ گئی ہے۔ اس کے ساتھ حکومت کے وزارت مذہبی امور نے بھی یہ پوری کارروائی چھاپی ہے..... اسی طرح چھاپی کہ فاروقی صاحب نے یہ حوالے دیئے..... پوری کارروائی ریکارڈ پر آگئی..... مولانا عبدالستار خان نیازی کو مولانا ضیاء القاسمی نے کہا ہم آئندہ اجلاس میں نہیں آئیں گے..... تین اجلاس ہو چکے ہیں..... ہم کتابیں دکھا چکے ہیں..... اب فیصلہ کرو..... تو مولانا نیازی نے کہا ابھی فیصلہ کرتے ہیں..... چنانچہ انہوں نے سفارش لکھی کہ صحابہؓ اور اہل بیتؑ کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے..... یہ قرارداد تیار کر کے کہا کہ ہم اس کو وزیراعظم کی کابینہ میں بھیج رہے ہیں..... وزیراعظم کی ٹیبل پر اب وہ سفارشات پڑی ہوئی ہیں..... مولانا نیازی نے کہا کہ اگر تین مہینے میں یہ سفارشات منظور نہ ہوئیں تو میں وزارت سے استعفیٰ دے کر باہر آ جاؤں گا..... وزیراعظم کو ان کتابوں کا پتا چل جانے کے بعد اور اتمام حجت کے بعد..... اہل حق کی طرف سے اس کفر کو بے نقاب کرنے کے بعد اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے.... اب نواز شریف صاحب کبھی کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ پر پابندی لگاؤں گا..... کبھی کہتے ہیں کہ پابندی لگانے کے لئے میں اسمبلی میں بل پیش کروں گا..... میں کہتا ہوں

نواز شریف!

ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں

تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

تم کہتے ہو کہ ہم اسمبلی میں بل لائیں گے..... لاؤ بل..... میں دیکھوں گا پاکستان کی قومی اسمبلی کا کون سا ممبر ہے جو سپاہ صحابہؓ پر پابندی کے لئے دستخط کریگا..... جو دستخط کریگا ہم

صدائے فاروقی سپاہ صحابہ کا موقف کیا ہے؟

اس کے چلتے میں اس کا گھیرا انگ کر دیں گے..... دور ہے گا کیسے؟..... جو نمبر سپاہ صحابہؓ
پابندی کی تائید کرے گا ہم اس کی جزیں کاٹ دیں گے۔

او ممبرو!..... میں تمہیں سنیوں سے ووٹ لے کر شیعہ
کی ٹاؤٹی نہیں کرنے دوں گا..... ووٹ سنیوں سے لے کر ٹمینی
کے چیلے ہو..... ووٹ سنیوں سے لے کر شیعہ کی ٹاؤٹی کرو.....
سپاہ صحابہؓ ایک طرفہ ٹریفک نہیں چلنے دے گی..... جب اس
پابندی کی بات کو کچھ عرصہ گزرا تو نواز شریف صاحب نے گلگت
میں جا کر یہ بیان دے دیا..... کہ جو علماء شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کو
پھانسی دے دو..... کون پھانسی دے گا؟ او جھلا ہو گیا جھلا.....
تینوں مینٹل ہسپتال نہ لے جائیے..... تو وزیر اعظم ہے اور لوگوں
سے کہتا ہے کہ جو شیعہ کو کافر کہے اسے پھانسی دے دو
نواز شریف یہ کرسی سدا نہیں رہنٹری..... اوئے

کان رکھتا ہے تو دریا کی روانی پہ نہ جا
ہم نے دریاؤں کو چڑھ چڑھ کے اترتے دیکھا ہے
اور موجوں سے کھیلنے والے یوں بھی اشارہ کرتے ہیں
طوفان ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفان ہی ابھارا کرتے ہیں

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اٹک جیل کی تاریکیوں میں کہا

تم کہتے ہو پھانسی دو..... کس کو پھانسی دیتے ہو؟ اگر تم اس میں سنجیدہ ہو..... ویسے
تو مجھے لگتا ہے کہ تم پاگل ہو گئے ہو..... اگر واقعی نواز شریف صاحب آپ سنجیدہ ہیں تو آج
پچاس ہزار کے اجتماع میں ضیاء الرحمن فاروقی اپنی جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے
تمہیں پیش کش کرتا ہے..... کہ میں شیعہ کو کائنات کا بدترین کافر کہتا ہوں..... سب سے
پہلے مجھے پھانسی دو..... نواز شریف! کھلی پیش کش ہے..... میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم
شیعہ کو کافر کہنے کے جرم میں مجھے پھانسی دو تو میرے لئے اس سے بڑی کوئی سعادت نہیں

اور میں مولانا جعفر تھانیسری کی زبان میں پھر کہوں گا

مستحق دار کو علم نظر ہدی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

میں تو عطاء اللہ شاہ بخاری کا ماننے والا ہوں..... اس کا نام لیوا ہوں..... جس کو انک
کی جیل میں جب دو سال تک کوئی ملاقات کرنے نہیں آیا..... کوئی روٹی پہنچانے نہیں آیا تو
عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا تھا..... کہ

زندگی کی اداس راتوں میں اک دیا سا ٹٹماتا ہے
اے ہوا سے بھی گل کر دے ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے
ہم ان لوگوں میں سے ہیں..... ہمارا یہ قافلہ ہے..... تمہارا تو ابھی صحیح مولویوں
سے واسطہ ہی نہیں پڑا..... جن علماء نے سکندر مرزا سے کہا تھا..... کہ

منہ چھپا کے جیئے نہ سر جھکا کے جیئے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیئے
ایک رات کم جیئے تو حیرت کیوں
ہم ان کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کے جیئے

نواز شریف!..... تم کوئی نئے وزیراعظم نہیں آئے..... یہاں بڑے بڑے پاگل
تمہاری جیسے آئے..... یہاں سکندر مرزا بھی آیا..... جس نے کہا تھا کہ مولویوں کو چاندی کی
کشتی میں بٹھا کے دریا میں ڈبو دوں گا..... اس کا اپنا حشر یہ ہوا کہ لندن کے ایک ہوٹل میں
برتن دھوتے ہوئے مر گیا..... اس کی قبر بنی ایران میں..... جب خمینی اقتدار پہ آیا تو اس
نے قبر کھود کر اس کی ہڈیاں بھی نکال دیں۔

نواز شریف صاحب! ہم یہ سمجھتے تھے کہ شاید تمہیں پتا نہ ہو..... تمہیں ان
عبارتوں کا علم نہ ہو..... تم گلگت میں جا کر کہتے ہو کہ شیعہ کو کافر نہ کہو..... تم نے کبھی کہیں یہ
بھی کہا کہ شیعہ! ابو بکرؓ کو کافر نہ کہو..... سپاہ صحابہؓ کی مثال اس دکھ درد انسان کی ہے کہ جس کی
ماں کے سر پر اینٹ ماری گئی ہو..... جس کے باپ کا چہرہ زخمی کر دیا گیا ہو..... وہ اپنی ماں اور

باپ کے سر کو پکڑ کر بیٹھا ہے اور زخمی سر پر پٹی کر رہا ہے..... مرہم پٹی کرتے ہوئے اس کی چیخ نکل جائے..... وہ رونے لگ جائے..... اور تم اس سے کہو کہ تم چیخ نہ مارو..... تمہارے رونے سے ملک کا امن خراب ہوتا ہے..... تمہارے رونے سے نقص امن پیدا ہوتا ہے..... ابو بکرؓ کو کافر لکھا گیا..... ابو بکرؓ میرا باپ ہے اس کے سر پر اینٹ سے بھی زیادہ زخم لگایا گیا..... عائشہؓ میری ماں ہے..... عائشہؓ کو طوائف اور منافقہ لکھا گیا..... میری ماں کا سر زخمی کر دیا گیا..... میں چیختا ہوں..... میں چلاتا ہوں..... میں آہ وزاری کرتا ہوں..... تم مجھ سے کہتے ہو نہ روؤ..... جس نے اینٹ ماری اسے کچھ نہیں کہتے..... جس نے ماں کا سر زخمی کیا اسے کچھ نہیں کہتے..... مجھے روکتے ہو..... اگر تمہارے امن کا یہی فلسفہ ہے تو میں اس فلسفہ کو پاؤں کی ٹھوکر سے ایسے اڑا دوں گا..... جیسے چٹیل میدان میں فٹ بال کواڑ لیا جاتا ہے۔

حکمرانوں!..... ہمارا راستہ نہ روکو..... اخباری نمائندے تم سے پوچھتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ پر پابندی کب لگاہے ہو؟ تو وزیراعظم کہتے ہیں کہ صوبوں سے رپورٹ مانگی ہے..... صوبے کہتے ہیں کہ نواز شریف صاحب اوپر کی سطح پر فیصلہ کر رہے ہیں..... اوپر کی کہاں کی؟..... اوپر کی سطح پر ہماری پابندی کا فیصلہ ہو رہا ہے..... لگاؤ پابندی..... جب تم وزیراعظم نہیں تھے اور وزیراعلیٰ بھی نہیں تھے..... تمہارے الیکشن کے جلسے ہوتے تھے..... ان جلسوں میں کافر کافر کا نعرہ لگتا تھا..... اس وقت کیوں نہیں روکتے تھے؟..... اس وقت شیعہ واقعی کافر تھا..... اب ایران کا صدر آیا تو تمہیں نیا کلمہ پڑھا گیا.....

نواز شریف!..... ایران کا صدر آیا..... وہ چار دن یہاں رہا..... اس نے چار دنوں میں ایک دن بھی خمینی کی تعریف نہیں کی..... اس کے پاس اسلام آباد میں شیعہ کی چالیس تنظیموں کا وفد ملا..... انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ سے ہمیں چاؤ..... تو اس نے کہا میں شیعہ کا نمائندہ بن کر نہیں آیا..... اخبار میں آیا..... جو خود شیعہ ہے وہ تو نمائندہ بن کر نہیں آیا..... لیکن تو بلا اجرت شیعہ کا وکیل بن گیا ہے..... اگر تو واقعی شیعہ کا وکیل ہے تو کھل کر بات کر..... لگی لپٹی کیوں کرتا ہے۔

کھل کر کہہ کہ میں خمینی کا چیلہ ہوں۔

تو کہہ کہ میں خمینی کا گماشتہ ہوں۔

تو اعلان کر کہ میں شیعہ کا نمائندہ ہوں۔

اگر چوبیس گھنٹے میں تیری حکومت کا تختہ نہ الٹ دیا تو ہمیں سپاہ صحابہ نہ کہنا۔
 کہو..... اپنے آپ کو شیعہ کہو..... اپنے آپ کو خمینی کا چیلہ لکھو..... اپنے آپ کو
 نجفی کا بیٹا کہو..... اپنے آپ کو ابن سباء کی اولاد کہو..... کہہ کر دیکھو..... تجھ میں جرأت ہے تو
 کہو..... میں دیکھوں گا تجھے بھی اور تیری مسلم لیگ کو بھی..... یہ پاکستان تیرے باپ کی جاگیر
 نہیں ہے..... یہ ہمارا ملک ہے..... اسلام کے نام پر بنا ہے..... سنیوں نے بنایا ہے شیعوں نے
 نہیں بنایا..... سپاہ صحابہ اس ملک کو سنی اسٹیٹ بنائے گی.....
 ہاکی پر چھٹی کرتے ہو۔

کرکٹ پر چھٹی کرتے ہو۔

شکاگو میں مزدور مر گئے ان کے لئے چھٹی کرتے ہو۔

ابو بکرؓ کی وفات کے دن چھٹی نہیں کرتے ہو..... ایک سال پہلے میں نے ریڈیو اور
 ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹرز کو خط لکھا تھا کہ اپنے پروگراموں میں خلفائے راشدین کا ذکر کریں
 اس سال آپ نے دیکھا کہ تبدیلی آئی ہے۔
 حضرت ابو بکر صدیقؓ پر بیان ہوئے۔

حضرت عمر فاروقؓ پر پانچ دن ٹی وی پر بیانات نشر ہوئے۔

حضرت عثمان غنیؓ پر تین دن ٹیلی ویژن نے بیانات نشر کیے۔

حضرت علی المرتضیٰؓ پر بھی ہوئے۔

ہم نے کوئی خیرات نہیں مانگی..... یہ ملک ہمارا ہے..... اور وہ وقت آگیا جب تم
 اس ملک میں ابو بکر صدیقؓ..... عمر فاروقؓ..... عثمان غنیؓ اور علی المرتضیٰؓ کی وفات کے ایام پر
 چھٹی کرو گے..... اب ہم پورے ملک میں تحریک چلائیں گے کہ خلفائے راشدین کے ایام پر
 چھٹی ہوگی..... اگر چھٹی نہیں ہوگی تو پھر دس محرم کا جلوس بھی نہیں نکلے گا.....

سیلاب کیسے آیا

وزیراعظم نے گلگت میں کہا کہ فرقہ واریت کی وجہ سے سیلاب آیا..... میں نے کہا

کہ فرقہ واریت کس کو کہتے ہو؟ کہ شیعہ کو کافر کہہ رہے ہو شیعہ کو کافر تو ہم سات سال سے کہہ رہے ہیں..... اس وقت سیلاب نہیں آیا..... اب سیلاب آیا ہے جب تو منحوس آیا.....

جب تو نے شیعہ کے مسلمان ہونے کا راگ لاپا تو سیلاب آیا۔

جب تیرے وزیروں نے سود کو حلال کہا تو سیلاب آیا۔

جب شریعت محمدیہ ﷺ کا مذاق تم نے اڑایا تو سیلاب آیا۔

جب عارف والا میں فاروق اعظمؓ کا پتلا جلایا گیا تو سیلاب آیا۔

جس ملک میں عمر فاروقؓ کا پتلا جلایا جائے اور حکومت ٹس سے مس نہ ہو.....

قرآن جلایا جائے اور حکومت ٹس سے مس نہ ہو..... اس ملک میں سیلاب نہ آئے تو اور

کیا آئے..... جہلم میں کیا ہوا..... پہلے تو تم مانتے ہی نہیں تھے کہ جہلم کے گیٹ نہیں اٹھائے

گئے..... آج پڑھو..... واپڈا کے چیف نے جو بیان دیا ہے کہ یہ ایک انجینئر کا قصور نہیں پوری

واپڈا کا قصور ہے..... کہ جتنا پانی منگلا ڈیم میں آنا چاہئے تھا اس سے دو گنا تو اب بھی جگہ باقی

ہے..... پانی کوئی اور نہیں ہوا..... بغیر پانی کی سطح بلند ہوئے تم نے منگلا ڈیم کے گیٹ

اٹھادیئے..... غریبوں کو بتائے بغیر..... جو جزیروں میں چار سو آدمی سوئے ہوئے تھے ان کو

بتائے بغیر۔

حکمرانو!..... تم نے لوگوں کو بتائے بغیر گیٹ اٹھائے..... جب اللہ

تعالیٰ نے تمہارے اقتدار کا گیٹ اٹھانا ہے تو تمہیں بھی نہیں بتانا..... چار سو افراد کی فرستیں

موجود ہیں..... مولانا اعظم طارق نے اس جزیرے کا دورہ کیا..... وہاں سے ہو کر آئے.....

جہلم کے بازاروں میں اعظم طارق پھر رہے آئے کے تھیلے لے کر..... بی بی سی نے کہا کہ تین

دن تک اس جزیرے کے قریب جھیل سے لوگوں کی چیخوں کی آوازیں آتی رہیں..... بلا آخر وہ

آوازیں بند ہو گئیں۔

بد معاشو!..... تم نے خود لوگوں کو جزیروں میں ڈبو دیا..... اور جھنگ میں شروع

میں تم نے کیا کیا؟..... وزیر اعظم کے آنے پر ڈسٹرکٹ کو نسل کے بیلدار قطار میں کھڑے

کیے اور یوٹیلٹی اسٹور سے آئے کے تھیلے لا کر ان کے ہاتھوں میں پکڑادیئے..... ان کی

صدائے فاروقی

سپاہ صحابہؓ کا موقف کیا ہے؟

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا
واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

تیرا عکس کرم

فتح جنگ ضلع اٹک

5-10-1992











نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
 اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی
 یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
 یہ گل نہ ہوتے بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
 نبض ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
 رخت بردوش میں سب دست و گریباں ہوتے
 خیمہ افلاک میں پھر سے تشت ہوتا
 بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
 نہ دشت و جبل توحید کے حدی خواں ہوتے
 نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
 حصول وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
 پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور پہ پہنچے
 تجھ سا نہیں پایا کوئی چشم فلک نے
 ناز کیا تیری آمد پہ مالک نے ملک نے

حضور کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے

میرے واجب الاحترام!..... قابل صدا احترام فتح جنگ ضلع ایک کی غیہ
 لوجوانو اور دوستو..... آج کافی طویل عرصے کے بعد آپ حضرات کے اس شہر میں.....
 تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے.....

جیسا کہ جلسے کے عنوان سے ظاہر ہے کہ..... یہ جلسہ ”سیرت طیبہ ﷺ“ کے
 مقدس عنوان پر منعقد ہو رہا ہے..... اور سپاہ صحابہؓ کے زیر اہتمام یہ پروگرام آپ کے

سائے انعقاد پذیر ہے..... انشا اللہ..... عنوان کے مطابق میں اپنی معروضات آپ کے سائے رکھوں گا..... اور جو لوگ میری تقاریر سنتے رہتے ہیں..... ان کو علم ہے کہ میں جلسے کے مقرر کردہ موضوع پر ہی اپنی گفتگو کرنا پسند کرتا ہوں..... اور جو موضوع سیرے ذمے لگایا گیا ہے..... میں انشا اللہ اسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا..... اور اس موضوع کی روشنی میں سپاہ صحابہؓ کا موقف بھی آپ کے سامنے رکھوں گا میرے بھائیو!..... حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے..... اس سمندر میں بڑے بڑے لوگوں نے غوطے لگائے..... اس سمندر میں بڑے بڑے لوگوں نے غواصی کی ہے..... لیکن کوئی شخص وہاں سے موتی نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکا..... ایسا موتی کہ جس سے اس سمندر کی لمعانیت کا احاطہ ہو سکے۔

کائنات کی کوئی لغت رسول اللہ ﷺ کے حسن کا احاطہ نہیں کر سکتی

میرے بھائیو!..... حضور ﷺ کی سیرت ایسا جامع اور ایسا بے مثال موضوع ہے..... بلکہ مجھے یہ کہنے دو کہ حضور ﷺ کی شخصیت اتنی بلند ہے..... اتنی پاکیزہ ہے..... اتنی ارفع ہے..... اتنی اعلیٰ ہے..... اتنی بے مثال ہے..... اتنی مادرہ روزگار ہے..... اتنی تابغہ اثر ہے..... اتنی عبقری صفت ہے..... کہ کائنات میں کوئی زبان..... کوئی لغت ایسی نہیں کہ جو رسول اللہ کے حُسن کا احاطہ کر سکے..... دنیا کے تمام الفاظ..... خواہ اردو کے ہوں..... خواہ عربی کے..... وہ رسول اللہ کے محاسن کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہیں..... وہ کملی والے کے سامنے دست بستہ کھڑے ہیں..... دنیا میں جتنی لغات ہیں..... جتنے معانی ہیں..... جتنے افکار ہیں..... جتنی رفعتیں ہیں وہ تاجدار رسالت ﷺ کے حسن کے سامنے دست بستہ..... عاجزی کے ساتھ..... در ماندگی کے ساتھ..... فروتنی کے ساتھ..... بے مائیگی کے ساتھ..... ہاتھ باندھ کے کھڑے ہیں..... اور کیا کہتے ہیں؟..... یہ کہتے ہیں..... کہ

بعد از خدا بزرگ توی قصہ مختصر

آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے سیرت رسول ﷺ کا باب کھلوں؟
 (چاہتے ہیں)۔ آپ کی توجہ ہے؟ (ہے)۔ اگر آپ توجہ فرمائیں
 گے تو میں بھی اپنا نام ان لوگوں میں لکھوا سکوں گا..... کہ جن لوگوں نے رسول اللہ کے
 محاسن کا احاطہ کرنے کے لئے کوشش کی ہے..... کوشش کرنے والوں میں ہمارا بھی نام
 آنا چاہئے۔

ایک عرب شاعر کا حضور ﷺ کو چالیس ہزار اشعار میں خراج عقیدت
 میرے بھائیو!..... رسول اللہ کے محاسن پیغمبر کے کمالات بے
 مثال ہیں..... عربی کا ایک شاعر ہے..... جس نے حضور ﷺ کی شان میں چالیس
 ہزار اشعار لکھے ہیں..... ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا..... کہ یہ چالیس ہزار اشعار رسول
 اللہ ﷺ کا معجزہ ہیں..... دنیا کا کوئی انسان نہیں..... جس کی منقبت میں چالیس ہزار
 اشعار ہوں..... پوری دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں..... کہ جس ایک انسان کی
 عظمت کے لئے چالیس ہزار اشعار لکھے گئے ہوں۔

اور چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد اس نے جو آخری شعر لکھا..... وہ ایسا بے
 مثال ہے کہ چالیس ہزار اشعار ایک طرف..... آخری شعر ایک طرف..... اور اس
 آخری شعر کا ترجمہ بھی ایک شاعر نے کیا ہے..... ”حفظ تائب“ نے..... اردو کا بیوا
 شاعر ہے آپ نے سنا ہوگا..... کہ

تھکی ہے فکر رساء مدح باقی ہے
 اور قلم ہے آبلہ پامدح باقی ہے
 تمام عمر لکھا مدح باقی ہے
 اور ورق تمام ہوا مدح باقی ہے

رسول اللہ کی شان پہ ساڑھے چار سو عنوانات
 یہ نبی کی شان ہے..... کسی نے کسی طرح شان بیان کی..... کسی نے کسی

طرح..... مولانا مناظر احسن گیلانی نے کتاب لکھی..... ”الطہی الخاتم“..... اس کتاب میں ساڑھے چار سو عنوانات ہیں رسول اللہ کی شان پر..... اور کتاب کے صفحے ہیں ڈیڑھ سو..... عشاء کے بعد ایک دوست کو خط لکھتے تھے حضورؐ کے بارے میں..... تو صبح تک کتاب تیار تھی.. اور اس کتاب کو شروع کیسے کیا؟..... اس کتاب کو شروع اس لفظ سے کیا..... کہ

یوں آنے کو تو سب آئے
لیکن جو بھی آیا وہ جانے کیلئے آیا
لیکن کے میں ایک ایسا آیا
کہ وہ آنے کے لئے آیا
وہ آیا تو آتا چلا گیا
وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا
وہ چڑھا تو چڑھتا چلا گیا

یہ نبی ﷺ کی شان ہے..... اور کتاب کے آخر میں انہوں نے بھی شعر لکھا..... اور بڑی خوبصورت بات کہی..... کہ

لاکھ ستارے ایک طرف ظلمت شب جہاں جہاں
ایک طلوع آفتاب دشت و نگر سحر سحر

ظفر علی خان کا حضورؐ کو خراج عقیدت

میرے بھائیو!..... یہ بات بھی کسی مولانا ظفر علی خان نے..... رسول

اللہ کے روضے پر جا کر..... کہ

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا
حسین احمد مدنیؒ کا حضورؐ کے روضے کو خطاب

اور میرے پیر و مرشد سید حسین احمد مدنیؒ نے کہا..... جب ان کو گرفتار کیا گیا

مدینہ منورہ سے..... تو رسول اللہ ﷺ کے روضے کو خطاب کر کے کہا..... کہ

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر

سلامت رہے تیرے روضے کی جالی

ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ

ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہٴ بلائیؓ

میں آپ کی توجہ اپنی طرف لانا چاہتا ہوں..... تاکہ آج خالص نبی ﷺ کی

شان ہی بیان ہو۔

میرے بھائیو!..... بڑے بڑے لوگوں نے باتیں کیں..... کسی نے نبی

ﷺ کی شان میں حسن کا ذکر کیا..... کمالات کا ذکر کیا..... اقبال سہیل نے کہہ دیا۔

کتابِ فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا

تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

تو بارگاہِ ازل سے تیرا خطاب خیر الام نہ ہوتا

نہ روحِ حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا

فردغِ خشنے نگاہِ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا۔

حضور کا عکس کرم

تو یہ لفظ ایک بڑا قابل غور ہے۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو میری تقریر کا عنوان ہے..... ”تیرا عکس کرم“
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
تو رسول ﷺ کا عکس کرم..... پیغمبر ﷺ کا عکس کرم ہر صحابی میں
ہے..... اس کو آسان لفظوں میں یوں کہیے..... کہ جس کی نسبت رسول ﷺ سے
ہے اس میں رسول ﷺ کی روشنی ہے۔

میرے بھائیو!..... اسی کو دیکھو..... کہ

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

عکس کرم کا معنی

عکس کرم کا کیا معنی ہے؟..... کرم کا عکس..... صرف کرم کا نہیں
..... تو سچا ہے..... تو سچائی کا تاجدار ہے..... تو صداقت کا مہر منیر ہے.....
یہ جو صداقت کا مہر منیر ہوتا ہے..... اس کو میں جسم کی شکل میں دیکھوں تو صدیق ہے۔
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا۔
عکس کرم کا یہی معنی ہے..... کہ تو سچا ہے..... کیونکہ جس نے تجھے بھجا
ہے وہ سب سے سچا ہے

ومن اصدق من اللہ قیلا

”اللہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں“

تو جب اللہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں..... تو اسی اللہ نے تجھے بھجا ہے..... تو
انسانوں میں سب سے سچا ہے..... اور انسانوں میں سب سے سچا تو تو ہے..... تو

سچائیوں کا تاجدار ہے..... تو سچائیوں کا مہر منیر ہے

پیغمبرؐ کی ہر صفت کسی نہ کسی صحابی میں آئی

سوائے خصوصیات و نبوت و رسالت کے

اسی لئے تیرے دشمنوں نے کہا تھا..... کہ

ما وجدناك الا صدقا

کہ اے پیغمبر! ﷺ..... تیری رائے سے تو اختلاف ہو سکتا ہے.....

لیکن تیری صداقت والی چادر پہ داغ نہیں ہو سکتا..... تو یہ جو صفت تھی صداقت

والی..... یہ جو صفت تھی سچائی والی..... یہ جو صفت تھی پیغمبر ﷺ کی صداقت

والی..... اس صفت کو جسمانی شکل میں دیکھنا ہے تو صدیق اکبرؐ کو دیکھو۔

پیغمبر ﷺ عادل تھا..... پیغمبر ﷺ عدالت کا مہر منیر تھا..... اس

عدالت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے تو فاروق اعظمؓ کو دیکھو۔

نبی ﷺ شرافت والا ہے..... شرافت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے تو عثمان

غنیؓ کو دیکھو۔

نبی ﷺ شجاع مند ہے..... اس شجاعت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے تو علی

المرتضیٰؓ کو دیکھو۔

پیغمبر فقر و فاقہ کا مہر منیر ہے..... اس فقر کو..... اس پیغمبرؐ کی درویشی کو

جسم کی شکل میں دیکھنا ہے تو ابوذر غفاریؓ کو دیکھ لو۔

پیغمبر ﷺ مفسر قرآن ہے..... تو مفسر قرآن ہونے کو جسم کی شکل میں دیکھنا

ہے تو عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھو۔

راتوں کو نبی ﷺ جاگنے والا ہے..... اس زہد کو اگر جسم کی شکل میں دیکھنا ہے

تو ابوذر غفاریؓ کو دیکھ لو۔

اور پیغمبر ﷺ استقامت کا پہاڑ ہے..... اس استقامت کے پہاڑ کو جسم کی

حک میں دیکھنا ہے توجہ کے کالے بلالؓ کو دیکھ لو۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الام نہ ہوتا

عکس کرم کس کو کہا گیا

عکس کرم کس کو کہا گیا؟..... لبینہؓ کی چڑی ادھڑدی گئی..... یہ

عکس کرم ہے

سعدیہؓ کی چڑی ادھڑدی گئی..... یہ عکس کرم ہے۔

زنیہؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں..... یہ عکس کرم ہے۔

کس کا عکس کرم ہے؟۔

کہ رسول اللہ ﷺ کے گلے میں رسیاں ڈال کر طائف میں گھسیٹا گیا.....

شیخیر..... استقامت کا پہاڑ بنا رہا..... اور استقامت کا پہاڑ

جب نبی ﷺ بنا تو زنیہؓ بھی بنی۔

جب نبی ﷺ بنا تو لبینہؓ بھی بنی۔

جب نبی ﷺ بنا تو بلالؓ بھی بنا۔

جب نبی ﷺ بنا تو سلمانؓ بھی بنا۔

تو یہ صفت استقامت والی غلاموں میں آئی..... آزاد لوگوں میں آئی.....

تاجروں میں آئی..... حبشہ کے بلالؓ میں آئی..... فارس کے سلمانؓ میں آئی.....

ثناء کے خالدؓ میں آئی..... ابن عوفؓ میں آئی..... صحابہؓ میں آئی..... ایک لاکھ

چوالیس ہزار غلاموں میں آئی..... یہ استقامت کی صفت جب سب میں مل کر جمع

ہو گئی..... تو پھر مجھے کہنا پڑا..... کہ

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

میرے بھائیو!..... رسول اللہ ﷺ غار سے تشریف لائے..... گھر میں

آئے غار سے آئے تو سیدھے گھر آئے..... خدیجہ الکبریٰؓ کے پاس آئے.....

نبیؐ نے کے بعد سب سے پہلے حضورؐ کو کس نے
دیکھا اور حضورؐ سے قرآن کی پہلی آیت کس نے سنی

اور یہ بھی یاد رکھو..... خدیجہؓ وہ عورت ہے..... جس نے محمد ﷺ کو
رسولؐ نے کے بعد سب سے پہلے دیکھا..... خدیجہؓ کے پاس وہ آنکھ ہے جس آنکھ نے
محمد ﷺ کو رسولؐ نے کے بعد سب سے پہلے دیکھا..... خدیجہؓ کے پاس وہ کان ہے جس
کان نے قرآن کا لفظ سب سے پہلے سنا..... اور اس کو بھی دیکھو..... کہ خدیجہؓ کے
پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے..... حضور ﷺ نے فرمایا..... زملونی
مجھے چادر اوڑا دے..... پیغمبر کا جسم کانپ رہا تھا..... کیوں؟..... ک
وحی اتر چکی تھی.....

اقربا بسم ربک الذی خلق
رسول ﷺ پڑھ چکے تھے..... اللہ کے قرآن کی ہیبت پیغمبر کی چہرے سے
نمایاں تھی..... پیغمبر کپکپا رہے تھے..... تو خدیجہ الکبریٰؓ کو دیکھو..... کہ خدیجہ
الکبریٰؓ نے اپنے پیغمبر کو..... اپنے شوہر کو دیکھا تو پریشان ہو گئیں..... آپ نے
دیکھا کہ رسول اللہؐ کانپ رہے ہیں..... تو خدیجہؓ نے ایک لفظ کہا..... کیا لفظ؟ علماء
جانتے ہیں۔

صدیقؓ حضورؐ کا عکس کرم ہیں... لیکن کیسے؟

میں لفظ سنا تا ہوں آپ کو..... خدیجہؓ نے فرمایا کہ۔

انک لتصل الرحم وتحمل الكل وتکسب المعدوم وتعین

علی نوائب الحق

اے محمد ﷺ..... تو کیوں کپکپاتا ہے؟ تجھے کچھ نہیں ہوگا..... کیوں

نہیں ہوگا؟..... اس لئے کہ انک لتصل الرحم۔

تو لوگوں پہ رحمت کرتا ہے..... تو رشتہ داروں سے صلہ رحمی

کرتا ہے..... اور تو مہمان نواز ہے..... اور تو عورتوں کے اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے..... تو لوگوں کے کام آتا ہے..... یہ لفظ کہے۔

میرے بھائیو!..... ان لفظوں پہ غور کرو..... اور جس وقت صحابہؓ کے رستے میں کانٹے چھائے گئے..... گالیاں دی گئیں..... دھکے دیئے گئے..... اور صحابہؓ کو مارا گیا..... تو ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا سامان ایک اونٹ پہ لادا..... چلنے لگے۔ تو عقبہ صدیقؓ کہاں جاتا ہے؟..... ابو بکرؓ نے کہا کہ میں مکہ چھوڑتا ہوں..... مجھے مارا جا رہا ہے..... رسوا کیا جا رہا ہے..... میں مکہ کا تاجر ہوں..... تو عقبہؓ نے جواب میں کہا اے ابو بکرؓ!..... اگر تو مکہ میں نہ رہا تو مکہ میں اور کسی کے رہنے کی ضرورت نہیں..... کیوں؟..... اس لئے..... کہ

انک لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتعین

علی نوائب الحق

جو لفظ خدیجہؓ نے رسول اللہؐ سے کہے تھے..... کہ یہ صفتیں اے محمد ﷺ تیرے اندر ہیں..... وہی صفتیں ایک کافر نے صدیقؓ کو کہیں..... تو اس لئے میں نے کہا۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا یہ ایک لفظ ہے..... کہ جس لفظ پر اللہ کی توفیق سے ساری رات گفتگو ہو سکتی ہے تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا اگر میں دیکھتا ہوں کہ بلالؓ کو تہمتی ریت پہ لٹایا جا رہا ہے..... تو یہ نبی ﷺ کا عکس کرم ہے..... اگر میں دیکھتا ہوں کہ زید بن دہشہؓ کو پھانسی دی گئی ہے..... تو یہ نبی ﷺ کا عکس کرم ہے۔

اگر میں دیکھتا ہوں کہ خباب بن الارتؓ کو آگ کے انگوروں پہ لٹایا گیا ہے اور اس کی پھری اور چربی پکھل کر انگارے چھ گئے..... لیکن اس نے خدا کو نہیں چھوڑا..... تو مجھے کہنا چاہئے..... کہ..... یہ نبی ﷺ کا عکس کرم ہے۔

کرتا ہے..... اور تو مہمان نواز ہے..... اور تو عورتوں کے اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتا ہے..... تو لوگوں کے کام آتا ہے..... یہ لفظ کہے۔

میرے بھائیو!..... ان لفظوں پہ غور کرو..... اور جس وقت صحابہؓ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے..... گالیاں دی گئیں..... دھکے دیئے گئے..... اور صحابہؓ کو مارا گیا..... تو ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا سامان ایک اونٹ پہ لاد لیا..... چلنے لگے۔
تو عقبہ صدیقؓ کہاں جاتا ہے؟..... ابو بکرؓ نے کہا کہ میں مکہ چھوڑتا ہوں..... مجھے مارا جا رہا ہے..... رسوا کیا جا رہا ہے..... میں مکہ کا تاجر ہوں..... تو عقبہ نے جواب میں کہا اے ابو بکرؓ!..... اگر تو مکہ میں نہ رہا تو مکہ میں اور کسی کے رہنے کی ضرورت نہیں..... کیوں؟..... اس لئے..... کہ

انک لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتعین

علیٰ نوائب الحق

جو لفظ خدیجہؓ نے رسول اللہؐ سے کہے تھے..... کہ یہ صفتیں اے محمد ﷺ
تیرے اندر ہیں..... وہی صفتیں ایک کافر نے صدیقؓ کو کہیں..... تو اس لئے میں نے کہا۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
یہ ایک لفظ ہے..... کہ جس لفظ پر اللہ کی توفیق سے ساری رات گفتگو ہو سکتی ہے
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
اگر میں دیکھتا ہوں کہ بلالؓ کو پتی ریت پہ لٹایا جا رہا ہے..... تو یہ نبی ﷺ کا
عکس کرم ہے..... اگر میں دیکھتا ہوں کہ زید ابن دشنہؓ کو پچاسی دی گئی ہے..... تو یہ
نبی ﷺ کا عکس کرم ہے۔

اگر میں دیکھتا ہوں کہ خباب بن الارتؓ کو آگ کے انگاروں پہ لٹایا گیا ہے اور اس کی
چمڑی لور چرپی پگھل کر انگارے چھ گئے..... لیکن اس نے خدا کو نہیں چھوڑا..... تو
بحر مجھے کہنا چاہئے..... کہ..... یہ نبی ﷺ کا عکس کرم ہے۔

میرے بھائیو!..... میں سیرت کا ایک بالکل انوکھا..... اور بالکل اچھوتا
موضوع آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں..... اگر آپ کی توجہ ہے..... ابھی بات میں
نے شروع نہیں کی..... اس لفظ پہ غور کریں..... کہ
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالام نہ ہوتا
کیسے ہوتا؟.....

حضورؐ کے لامتناہی کمالات ہیں

کہ رسول ﷺ میں جتنے بھی کمالات ہیں..... لامتناہی ہیں..... اور جس
کی نسبت رسول ﷺ سے ہے..... اس میں جو کمال ہے وہ حقیقت میں رسول ﷺ کا
کمال ہے..... یہ میں ایک انوکھے موضوع کی طرف آپ کو لا رہا ہوں..... کہ پیغمبرؐ
کے ساتھ جس کی بھی نسبت ہوئی..... مکے کی..... مدینے کی..... گھر
کی..... شہر کی..... علاقے کی..... بستی کی..... سواری کی..... دوستوں
کی..... رشتہ داروں کی..... خاندان کی..... بیویوں کی..... بچوں کی.....
بیٹوں کی..... جتنوں کی بھی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی..... ان میں جو کمال ہے وہ
رسول اللہ کا کمال ہے..... ان میں جو کمال ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہے.....

حضرت ابراہیمؑ کے چار امتحانات

اس پہ غور کریں..... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تھا..... تو
اپنے رسول ﷺ کو بھیجنے کے لئے اللہ نے فیصلہ کیا..... کہ اس رسول ﷺ کو کس جگہ پہ
بھیجا جائے؟ جگہیں دو تھیں..... اور دعا ابراہیمؑ کر چکے تھے..... ابراہیمؑ نے چار
امتحان اللہ کو دیئے تھے..... چار امتحانوں میں ابراہیمؑ اعلیٰ نمبروں سے پاس ہو چکے تھے۔
اللہ نے فرمایا..... آگ میں کود جاؤ..... ابراہیمؑ بغیر تامل کے کود گئے۔
بچے کو جنگل میں چھوڑ دو..... ابراہیمؑ نے یہ نہیں پوچھا کہ یہ تو درد کرمانگا گیا ہے!

فرمایا..... جس میں چھوڑ دو..... لہذا ہم چھوڑنے چلے گئے۔

چہ بڑا ہوا..... فرمایا اس کے گلے پہ چھری چلاؤ..... حلیظ نے اسی

کہ..... کہ

پدر بولا کہ بیٹا رات میں نے خواب دیکھا ہے

کتاب زندگی کا ایک نرالا باب دیکھا ہے

یہ دیکھا ہے کہ خود میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں

خدا کے حکم سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

میرے بھائیو!..... بیٹے نے آگے سے کیا جواب دیا..... بیٹے نے

کہ..... کہ لبا جان

یا ابنت افعل ماتوء مر۔

جو حکم تجھے ہوا وہ کر گذر۔

لہذا ہم کی چاروں امتحانات میں کامیابی

لیکن یہاں پر بات ختم نہیں ہو گئی..... اس میں بڑی حکمتیں تھیں..... کہ

لہذا ہم نے امتحان دیا..... لہذا ہم نے چار امتحان دیے

آتش نمرود میں گرنے کا..... لہذا ہم پاس ہو گئے۔

چے کو جنگل میں چھوڑنے کا..... لہذا ہم پاس ہو گئے۔

چے کے گلے پہ چھری چلانے کا..... لہذا ہم پاس ہو گئے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کا..... لہذا ہم پاس ہو گئے۔

لہذا ہم کی کامیابی پر اللہ کی طرف سے انعام

امتحان چار تھے..... ان چاروں امتحانوں میں جب لہذا ہم پاس ہو گئے.....

تو اللہ نے فرمایا..... مانگ کیا مانگتا ہے؟ تو لہذا ہم نے کعبے کی دیواروں کے نیچے کھڑے

ہو کر کہا..... اے اللہ! میں دنیا کی دولت نہیں مانگتا..... میں تجھ سے صرف یہ چیز

مانگتا ہوں..... اور وہ مانگتا ہوں جو تیرے خزانے میں ایک ہے..... ایک کے سوا تو تیرے خزانے میں وہ دوسرا نہیں ہے..... تو میں وہی ایک مانگتا ہوں۔
 مانگ کیا مانگتا ہے؟

فرمایا..... وہ محمد ﷺ مانگتا ہوں..... جو تیرے خزانے میں ایک ہے..... جس کو تو نے پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے..... میری دعا یہ ہے کہ میری اولاد میں سے اسے پیدا کر..... یہ دعا اللہ کو اتنی پسند آئی کہ قرآن کے شیپ میں وہ دعا بھی اللہ نے نقل کر دی

ابراہیمؑ نے اللہ سے دو مانگے، حوض کوثر والا، زمزم والا

اور فرمایا..... ربنا وابعث فیہم رسولا۔

اے اللہ!..... جس محمد ﷺ کو پیدا کرنا ہے..... میری اولاد میں پیدا کر..... آواز آئی کہ فیصلہ ہو گیا تیرے حق میں..... اسماعیلؑ کو اللہ سے ابراہیمؑ نے مانگا تھا..... اور اس کے بعد ابراہیمؑ نے اللہ سے محمد ﷺ کو مانگا تھا..... تو گویا کہ ابراہیمؑ نے اللہ سے دو چیزیں مانگی تھیں.....

ایک اسماعیلؑ مانگا تھا۔

ایک محمد ﷺ مانگا تھا۔

بلکہ مجھے یہ کہنے دو..... کہ ابراہیمؑ نے اللہ سے دو مانگے تھے۔

ایک حوض کوثر والا مانگا تھا۔

ایک زمزم والا مانگا تھا۔

ابراہیمؑ کو دونوں مل گئے

زمزم والا بھی ملا..... کوثر والا بھی ملا..... دونوں دعائیں قبول ہو گئیں۔

اور دیکھیں..... ابراہیمؑ کی اولاد میں ایک اسماعیلؑ تھے..... ایک اسحاقؑ تھے..... اسحاقؑ کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے..... اور اسماعیلؑ کی اولاد میں محمد رسول

اللہ ﷺ پیدا ہوئے..... یہ فیصلہ ہوا..... اکتالیس پشتوں کے بعد آمنہ کا درہم دنیا میں تشریف لائے.....

حضرت عیسیٰ کا اصل نام اور اس کا معنی

میرے بھائیو!..... توجہ کیجئے..... حضور ﷺ کو لانے کا انتظام ہو رہا تھا..... حضور ﷺ سے پہلے اللہ نے ایک پیغمبر کو بھیجا..... جس کا نام عیسیٰ تھا۔
عیسیٰ کا نام کیا تھا؟

مسیح..... مسیح عربی زبان میں معائنہ کرنے والے کو کہتے ہیں..... معائنہ کرنے والا..... مشاہدہ کرنے والا..... یعنی آخر میں عیسیٰ کو بھیجتا کہ یہ مشاہدہ کر کے..... معائنہ کر کے بتائے..... کہ حضورؑ کے آنے کا راستہ بنا ہے یا نہیں..... اور اس کو اتنی جلدی میں بھیج دیا کہ اس کے باپ کا انتظار نہیں کیا..... اور جب اس نے بتادیا کہ.....

مبشراً برسول یاتى من بعدى اسمه احمد
محمد ﷺ کے آنے کا راستہ بن چکا ہے..... تو اس کو اتنی جلدی آسمانوں پہ اٹھایا لیا کہ اس کی موت کا انتظار نہیں کیا..... یہ وہ گہری بات ہے..... جو شاید آپ اس کو پک (Pick) نہ کر سکیں..... سمجھ نہ سکیں..... میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا۔

حضور عرب میں کیوں پیدا کئے گئے؟

کہنا یہ چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کے آنے کا راستہ بن رہا تھا..... راستہ بنا..... فیصلہ یہ ہوا کہ رسول اللہ کو کس جگہ بھیجنا ہے؟

اس کا فیصلہ بھی عرش پہ ہوا..... کہ دنیا میں علاقے دو ہیں..... ایک عرب ہے..... ایک عجم ہے..... عرب اور عجم میں فرق دیکھو..... کہ عرب کا معنی کیا ہے؟..... عجم کا معنی کیا ہے؟..... عجم کا معنی ہے گونگا..... عرب کے

معنی ہے فصیح و بلیغ..... چونکہ نبی فصیح و بلیغ تھا اس لئے اس کو گوگوں کی جگہ پہ نہیں بھیجا..... اس کو فصیح و بلیغ جگہ پہ بھیجا..... تو جس کا نام ہے عرب..... یعنی فصاحت و بلاغت والا..... چونکہ نبی ﷺ افضل العرب خطیب تھا..... اس لئے اس کے لئے جگہ بھی وہ منتخب کی گئی جو پہلے سے فصیح و بلیغ تھی۔

میرے بھائیو!..... جس چیز کی نسبت نبی ﷺ کے ساتھ ہے..... اس میں پیغمبر ﷺ کی شان چمک رہی ہے..... اس پہ غور کریں.....

اس میں نبی ﷺ کا عکس نظر آرہا ہے۔

اس میں پیغمبر ﷺ کا کمال نظر آرہا ہے۔

اس میں رسول اللہ کا حسن نظر آرہا ہے۔

اس میں پیغمبر ﷺ کا جمال نظر آرہا ہے۔

دیکھئے..... دو جگہیں تھیں..... ایک عرب ہے..... ایک عجم ہے..... عرب اور عجم میں..... اللہ نے عرب میں بھیجنے کا نبی ﷺ کو فیصلہ کیا..... اور عرب میں علاقے اور بھی بڑے تھے۔ کس علاقے میں محمدؐ کو بھیجا جائے۔

اس علاقے میں..... جس کا نام ہے مکہ..... کیوں؟ اس لئے کہ مکہ عربی زبان میں بچہ کو کہتے ہیں..... قرآن نے کہا۔

لِلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا

کہ یہ بچہ وہ جگہ ہے..... جس کا معنی ہے درمیانی جگہ..... یعنی بچہ وہ جگہ ہے جو پوری کائنات میں درمیان میں ہے..... کیونکہ محمد ﷺ ساری کائنات کیلئے تھے..... اس لئے ان کو درمیان میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا..... تاکہ مشرق و مغرب..... شمال و جنوب میں اس سورج کی کرنیں برابر روشن ہوں..... اس چاند کی لمعانیت برابر روشن ہو..... تو محمدؐ کو درمیانی جگہ میں بھیجنے کا فیصلہ کیا..... اب دیکھو..... عرب کا بھی انتخاب ہوا..... مکہ کا انتخاب بھی ہوا..... مکہ میں قبیلے اور بھی بڑے تھے..... اسماعیلؑ کی اولاد میں سے جو ایس قبیلے مکہ میں آباد تھے۔

کون سا قبیلہ؟

حضور قریش میں کیوں پیدا کئے گئے؟

مکہ میں ہو ثقیف کا قبیلہ تھا..... ہو لصر کا قبیلہ تھا..... ہو خزرج کا قبیلہ تھا..... بحرین وائل کا قبیلہ تھا..... اور بھی بڑی بہتیاں تھیں..... ان سارے قبیلوں میں اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کیلئے وہ قبیلہ پسند کیا جس کا نام قریش تھا..... کیوں؟
..... قریش قریش سے ہے..... قریش اس جگہ کو کہتے ہیں جو کبھی حرکت نہ کر سکے
..... جو کبھی تحرک پیدا نہ کر سکے..... چونکہ محمد ﷺ ایسے مستقل مزاج تھے کہ جن میں کوئی تحرک نہ تھا.....

اس لئے ان کے لئے قبیلہ وہ چنا جو پہلے سے مستقل مزاج تھا..... وہ چنا جو پہلے سے مستحکم تھا۔

حضور ہاشم میں کیوں پیدا کئے گئے؟

اور قریش میں شاخیں اور بھی بڑی تھیں..... اس شاخ میں رسول اللہ ﷺ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا..... جس کا نام ہو ہاشم تھا۔
ہاشم کس کا نام ہے؟

علماء کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے فلاں پر داد کا نام تھا..... لیکن میں آج ان کو بتانا چاہتا ہوں..... کہ ہاشم عربی زبان میں کسی ایک متعین آدمی کا نام نہیں ہوتا..... وہ تو صفت ہے..... ہاشم عربی میں اس آدمی کو کہا جاتا ہے..... کہ جو شور بے میں روٹی ڈال کر پوری دنیا کو کھلائے..... یعنی علاقے کا سب سے بڑا مہمان نواز ہو..... ہو ہاشم یعنی مہمان نوازوں کا قبیلہ..... محمد ﷺ چونکہ مہمان نوازوں کے سردار تھے اس لئے ان کے لئے قبیلہ وہ منتخب کیا گیا..... شاخ وہ منتخب کی گئی جو پہلے سے مہمان نوازوں کی سردار ہے۔

حضور کا والد عبد اللہ کو کیوں بنایا گیا؟

ہو ہاشم میں نور بھی لڑ کے تھے..... ہو ہاشم کی اولاد اور بھی تھی.....
 اس شخص کو محمد ﷺ کا دادا بنانے کے لئے چنا..... جس کا نام عبدالمطلب تھا.....
 کیونکہ عبدالمطلب تو کعبہ کا متولی تھا..... حضور ﷺ نے ساری دنیا کا متولی بننا تھا.....
 اس لئے حضور ﷺ کا دادا وہ چنا جو پہلے سے کعبہ کا متولی تھی..... عبدالمطلب کے توبہ بھی
 تھے۔

کس بیٹے کو نبی ﷺ کا والد بنایا جائے؟

یہ فیصلہ بھی عرش پہ ہوا..... کیونکہ حضور ﷺ کے چچا جتنے بھی ہیں ان
 کے ناموں پہ غور کرو.....
 معنی پہ غور کرو۔

عبدالمطلب کے ایک بیٹے کا نام عبد العزیٰ ہے..... عبد العزیٰ وہ ہے جس کو
 ابولہب کہتے ہیں

ایک بیٹے کا نام عبد مناف ہے..... جس کو ابو طالب کہتے ہیں

ایک بیٹے کا نام عبد الشمس ہے۔

ایک بیٹے کا نام عبد الحارث ہے۔

ایک بیٹے کا نام عبدود تھا۔

ایک بیٹے کا نام عبد اللات ہے۔

ایک کا نام نوفل ہے۔

ایک کا نام حمزہ ہے۔

ایک کا نام عباسؓ ہے۔

ایک کا نام عبد اللہ ہے۔

اب پورے ناموں پہ غور کرو۔

عبد العزیٰ کا معنی بت کا بندہ۔

عبد مناف کا معنی بت کا بندہ۔

عبدود کا معنی است کا بندہ۔

عبداللہات کا معنی است کا بندہ۔

عبدالشمس کا معنی سورج کا بندہ۔

عبدالحدیث کا معنی کھیتی کا بندہ۔

نوفل کا معنی سخت جگہ۔

حزہ کا معنی لمبی جگہ۔

عباس کا معنی پتھر ملی جگہ۔

اور اس کے مقابلے میں ایک لفظ عبد اللہ ہے..... عبد اللہ کا معنی اللہ کا بندہ۔

خدا اگر اپنے پیغمبر ﷺ کو امت کے بندے کے گھر میں بھیج دیتا۔

کھیتی کی بندے کے گھر میں بھیج دیتا۔

سورج کے بندے کے گھر میں بھیج دیتا۔

آج دنیا کہتی کہ وہ محمد ﷺ ہوں کو کیسے مٹا سکتا ہے؟

وہ تو خود امت کے بندے کے گھر میں آیا۔

وہ تو پہلے خود سورج کے بندے کے گھر میں آیا۔

وہ تو کھیتی کے بندے کے گھر میں آیا۔

تو خدا نے اپنے محمد ﷺ کو اس کے گھر میں بھیجا..... جس کا نام ہی عبد اللہ

..... یعنی اللہ کا بندہ..... تاکہ خدا دنیا کو بتائے کہ میرا جو سب سے بڑا بندہ ہے وہ

میرے ہی بندے کے گھر میں آسکتا ہے۔

یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے..... میرے پیغمبر ﷺ کی وجہ سے والد کا

انتخاب ہوا..... والد کے بعد اب رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا انتخاب ہوتا ہے.....

جب رسول اللہ کے لئے جگہ کا انتخاب ہو رہا ہے۔

بسستی کا انتخاب ہو رہا ہے۔

شہر کا انتخاب ہو رہا ہے۔

علائے کا انتخاب ہو رہا ہے۔

حضورؐ کی والدہ کا انتخاب ہوزہرہ سے کیوں کیا گیا؟

تو میں آگے بڑھ کر کہتا ہوں..... کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے والدہ کا انتخاب ہوجا
ہے..... والدہ سے پہلے قبیلے کا انتخاب ہوتا ہے..... اور مدینہ منورہ سے چند میلوں
کے فاصلے پر ایک بستی ہے..... جس کا نام ہے ابواء..... اس ابواء بستی میں ابور
بھی قبیلے بڑے تھے..... کون سا قبیلہ؟۔

ہو خزرج کا قبیلہ تھا۔

ہو شیبہ کا قبیلہ تھا۔

ہو نضیر کا قبیلہ تھا۔

یہ سارے قبیلے تھے..... اور ان قبیلوں کے ناموں پر غور کرو..... کہ
ہو شیبہ کا قبیلہ..... شیبہ کہتے ہیں ٹہنیوں والا..... ہو ثقیف کا معنی شاخوں
والا..... اور اسی طرح اور کئی قبیلوں کے نام ہیں..... ہو نضیر کا معنی کیا ہے؟ کانٹوں
والا..... یعنی جہاں پر کانٹوں کی جھاڑیاں ہوں وہ قبیلہ..... یہ سارے نام ہیں
..... لیکن ان ناموں میں کوئی نام ایسا نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی شان کے مطابق ہو۔
..... پیغمبر ﷺ کے مزاج کے مطابق ہو..... تو خدا نے اپنے پیغمبر ﷺ کی والدہ
کیلئے وہ قبیلہ چنا..... جس قبیلے کا نام ہے ہوزہرہ..... زہرہ کس کو کہتے ہیں؟.....
زہرہ عربی میں تروتازگی کو کہتے ہیں..... چونکہ رسول اللہ ﷺ تازگی کا پیغام لا رہا
تھا..... اس لئے اماں کا قبیلہ پہلے سے تروتازہ بنادیا۔

حضرت آمنہؓ کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

ہوزہرہ کے قبیلے میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں..... ایک لڑکی کا نام ہے خضاء
..... خضاء کا معنی بد شکل..... ایک کا نام حربہ ہے..... لڑائی کرنے والی.....
ایک کا نام نعبہ ہے..... نعبہ کا معنی لمبے ناک والی اور بد شکل..... یہ لڑکیوں کے نام

ہیں..... لیکن کسی لڑکی کو رسول اللہ کی والدہ ہانے کے لئے اللہ نے نہیں چنا.....
بھرا اس لڑکی کو چنا جس کا نام ہے آمنہ..... آمنہ کا معنی امانت والی..... خدا دنیا کو تانا
چاہتا ہے..... آدم سے لے کر آج تک جو امانت مشیت میں موجود ہے وہ امانت اسی آمنہ
کی گود میں آسکتی ہے..... یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
یہ ہے عکس کرم..... جو پیغمبر ﷺ کی روشنی..... نبی ﷺ کی محبت
..... نبی ﷺ کا کمال..... والدین میں ہے..... نبی کا کمال..... ساری
کائنات میں ہے..... پیغمبر ﷺ کی عظمت سارے خاندان کی عظمت میں ہے.....
آگے بڑھتے ہیں۔

محمد ﷺ کے والد کا انتخاب ہوا۔

والدہ کا انتخاب ہوا۔

قبیلوں کا انتخاب ہوا۔

حضور کا نام ”محمد“ کیوں رکھا گیا؟

اب دیکھیں..... رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ہوتی ہے..... پیدائش کے
بعد نام رکھنے کا موقع آتا ہے..... تو رسول اللہ کا نام کیا رکھا جائے..... وہ نام
رکھا جائے جو پہلے کبھی کسی نے نہیں رکھا..... وہ نام رکھا جائے جس نام کا مقابلہ کوئی نہیں
کر سکتا..... وہ نام کون سا ہے؟ عبدالمطلب کے دل پہ وہ نام اللہ نے اتارا ہے..... وہ
نام بھی بڑا بے مثال ہے..... اس نام کا معنی بھی بے مثال ہے..... اس سے پہلے اور
انبیاء کے ناموں پہ غور کرو..... ان کے معنوں پہ غور کرو۔

آدم کا معنی گندم کے رنگ والا۔

نوح کا معنی نوحہ کرنے والا۔

زکریا کا معنی سبق والا۔

ادریس کا معنی درس والا۔

- یوسف کا معنی افسوس والا۔
 یعقوب کا معنی بعد میں آنے والا۔
 ابراہیم کا معنی بزرگی والا۔
 اسماعیل کا معنی خدا کی سنی ہوئی دعا۔
 موسیٰ کا معنی پانی سے نکلا ہوا۔
 عیسیٰ کا معنی سیاحت والا۔
 ایوب کا معنی لوٹنے والا۔
 داؤد کا معنی محبت والا۔

یہ سارے نبیوں کے نام ہیں..... اور ان کے مقابلے میں دیکھو..... ایک لفظ محمد (ﷺ) ہے..... نام رکھا گیا محمد (ﷺ)..... محمد (ﷺ) اس کو کہتے ہیں..... کہ ساری کائنات مل کر جس کی تعریف کرے پر تعریف ختم نہ ہو تو محمد (ﷺ) ہے۔

لفظ ”احمد“ اور ”محمد“ میں فرق

میرے بھائیو!..... لفظ محمد (ﷺ) پہ غور کرو..... محمد (ﷺ) ایسا نام ہے..... ایک لفظ ہے محمد (ﷺ)..... ایک لفظ ہے احمد..... حضور ﷺ کا نام عرش پہ احمد (ﷺ) ہے..... فرش پہ محمد ہے..... حمد اور احمد (ﷺ)..... احمد اور محمد (ﷺ)..... دونوں کا مادہ ایک ہے..... دونوں کا مادہ حمد ہے..... اور حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے..... محمد (ﷺ) احمد سے ہے..... روٹی کھا کر کہتے ہیں..... الحمد للہ..... ہر چیز کے بعد کہتے ہیں..... الحمد للہ..... یعنی حمد آخر میں ہوتی ہے..... محمد ﷺ آخر میں تشریف لائے۔

لفظ ”اللہ“ اور ”محمد“ میں یگانگت

اور پھر اس لفظ پہ غور کرو..... محمد (ﷺ) لفظ ہے..... احمد لفظ ہے..... نہ محمدؐ پہ کوئی نقطہ ہے..... نہ احمدؐ پہ کوئی نقطہ ہے..... سارا لفظ صاف ہے..... خدا دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ اس کے نام پہ نقطہ کوئی نہیں..... اس کی ذات پہ بھی نقطہ کوئی نہیں..... اس کے کردار پہ بھی نقطہ کوئی نہیں..... اس لفظ پہ غور کرو..... ایک کافر ہے..... میرے نبی ﷺ کا نام لیتا ہے..... محمد کہتا ہے..... کافر..... ماننا نہیں ہے..... لیکن جب نام لے گا محمد (ﷺ) اس کے دونوں لب مل جائیں گے..... آپ بھی ایک مرتبہ کہو..... محمد (ﷺ)..... محمد (ﷺ) کا لفظ لا..... لب مل گئے..... خدا دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ جس نبی کا نام لے کر تمہارے لب ملتے ہیں..... اس کا نام لو گے لب ملیں گے..... اس کی بات مانو گے تمہارے دل ملیں گے۔

حضور کے لئے ہوسعد سے دائیہ کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

میرے بھائیو!..... اب توجہ کیجئے..... محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے..... حضور ﷺ کے آنے کے بعد دائیہ کی بات آتی ہے..... کہ رسول اللہ کے لئے دائیہ کا انتخاب کیسے ہو؟..... دائیہ کے لئے کس کو منتخب کیا جائے؟..... دایاں تو اور بھی بڑی تھیں..... لیکن اللہ نے اپنے پیغمبر کی دائیہ کا انتخاب بھی عرش پہ کیا..... بلکہ دائیہ کے قبیلے کا انتخاب بھی عرش پہ کیا..... کتنے نام تھے دائیہ کے قبیلوں کے..... لیکن ان ناموں میں ایک نام بڑا خوبصورت تھا..... اس کا نام تھا..... ہوسعد..... یعنی سعد والا قبیلہ..... سعد عربی میں کس کو کہتے ہیں..... سعد نیک خت کو کہتے ہیں..... چونکہ محمد ﷺ ختوں والا تھا..... اس لئے دائیہ کا قبیلہ پہلے ختوں والا بنادیا..... اور پھر اس ہوسعد کے قبیلے میں عورتیں اور بھی بڑی تھیں..... اس عورت کو دائیہ بنایا گیا جس کا نام حلیمہ تھا..... حلیمہ کا معنی حلم والی..... نبی ﷺ بھی حلم والا تھا..... دائیہ کو پہلے ہی حلم والا بنادیا۔

میرے بھائیو!..... اس پہ غور کرو کہ رسول اللہ کے لئے نام کا انتخاب بھی

عرش پہ ہوا..... دایہ کا انتخاب بھی عرش پہ ہوا..... پہلی بیوی خدیجہ الکبریٰ
 ہے..... جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی بنی..... رسول اللہ کو اللہ نے پہلی بیوی عطا
 فرمائی جس کا نام خدیجہؓ ہے..... خدیجہؓ کا معنی حاجیوں کی خدمت کرنے والی..... نبی
 امت کی خدمت کرنے والا..... بیوی حاجیوں کی خدمت کرنے والی..... ایک بیوی
 وہ دی جس کا نام ہے سودہؓ..... سودہؓ کا معنی آرام والی..... نبی ﷺ بھی آرام والا
 بیوی بھی آرام والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے عائشہؓ..... عائشہؓ کا معنی عیش والی راحت
 والی..... آرام والی..... زندہ رہنے والی..... نبیؐ بھی عیش والا..... راحت
 والا..... آرام والا..... زندہ رہنے والا..... تو جو بیوی کا نام وہ پیغمبر میں صفت پائی
 جارہی ہے۔

ایک بیوی کا نام حصہؓ ہے..... حصہؓ کا معنی راتوں کو قیام کرنے والی.....
 نبیؐ بھی راتوں کو قیام کرنے والا..... بیوی بھی راتوں کو قیام کرنے والی۔
 ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے میمونہؓ..... میمونہؓ کا معنی خنوں والی..... نبیؐ بھی
 خنوں والا..... بیوی بھی خنوں والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے صفیہؓ..... صفیہؓ کا معنی منتخب ہونے والی..... نبیؐ
 بھی منتخب ہے..... بیوی بھی منتخب ہے

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے زینبؓ..... زینبؓ کا معنی استغفار والی.....
 نبیؐ بھی استغفار والا..... بیوی بھی استغفار والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے ام سلمہؓ..... ام سلمہؓ کا معنی سلامتی والی
 نبی ﷺ بھی سلامتی والا..... بیوی بھی سلامتی والی۔

ایک بیوی وہ دی جس کا نام ہے ام حبیبہؓ..... ام حبیبہؓ کا معنی پیار والی.....
 نبی ﷺ بھی پیار والا..... بیوی بھی پیار والی۔

اوتخ جنگ کے مسلمانو!..... پھر مجھے کہنے دو کہ اگر محمد ﷺ کا حسن بیویوں

کے کمالات میں ہے..... تو پھر مجھے کہنے دو۔

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
میرے بھائیو!..... اس پہ غور کرو..... خدا نے اپنے پیغمبر ﷺ کو ایک
بیٹا عطا کیا..... بیٹے کا نام ہے قاسمؑ اور حضور ﷺ نے فرمایا..... کہ

انما انا قاسم واللہ يعطی

کہ دینے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنے والا میں ہوں..... یعنی نبی ﷺ بھی
تقسیم کرنے والا بیٹا بھی تقسیم کرنے والا.....

ایک بیٹا وہ دیا جس کا نام ہے طاہر طیبؑ..... طاہر کا معنی بھی پاک ہے طیب کا
معنی بھی پاک ہے..... نبیؐ بھی پاک ہے بیٹا بھی پاک۔

ایک بیٹا وہ دیا جس کا نام ہے ابراہیمؑ..... ابراہیمؑ کا معنی بزرگی والا.....
نبی ﷺ بھی بزرگی والا بیٹا بھی بزرگی والا۔

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے زینبؑ..... زینب کا معنی استغفار
والی..... نبیؐ بھی استغفار والا بیٹی بھی استغفار والی۔

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے رقیہؑ..... رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے
والی..... نبی ﷺ امت کی خدمت کرنے والا بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی۔

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے ام کلثومؑ..... ام کلثوم کا معنی چوں کی تربیت
کرنے والی۔ نبیؐ امت کی تربیت کرنے والا..... بیٹی چوں کی تربیت کرنے والی

ایک بیٹی وہ دی جس کا نام ہے فاطمہؑ..... فاطمہ کا معنی دوزخ سے
آزاد..... نبی ﷺ بھی دوزخ سے سے آزاد بیٹی بھی دوزخ سے آزاد۔

حضورؐ کے آنے سے انقلاب آگیا

میرے بھائیو!..... پھر آؤ..... مجھے بتاؤ..... میں آپ سے سوال کرنا
چاہتا ہوں..... مجھے یہ تو بتاؤ..... یہ تو فیصلہ کرو..... کہ جب میرے محمد ﷺ
کے میں آئے تو مکہ..... مکتہ المکرمہ ہو گیا..... مدینے میں آئے.....

مدینہ..... مدینۃ المنورہ ہو گیا۔ خدا نے اپنے محمد ﷺ کو جمعہ کے دن پیدا نہیں کیا..... تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ جمعہ کی وجہ سے نبی کو فضیلت ملی ہے..... خدا نے اپنے نبی کو رمضان میں پیدا نہیں کیا..... لوگ یہ نہ کہیں کہ رمضان کی وجہ سے نبی ﷺ کو فضیلت ملی ہے۔

میرے بھائیو!..... اس محمد ﷺ کی وجہ سے مکے کے پتھر کو فضیلت مل گئی..... کہ نبی ﷺ کے قدم پتھر پہ آئے..... خدا نے کہہ دیا۔

لا اقسم بهذا البلد

اے محمد ﷺ مجھے مکے کے شر کی قسم.....

اے اللہ میرے شر کی قسم کیوں کھاتا ہے؟.....

تیرا گھر کعبہ موجود ہے اس لئے کھاتا ہے۔

عرفات کا میدان ہے اس لئے کھاتا ہے۔

صفاء، مردہ کی پہاڑی ہے اس لئے کھاتا ہے۔

مقام منیٰ ہے اس لئے کھاتا ہے۔

مقام ابراہیمؑ ہے اس لئے کھاتا ہے۔

آب زم زم ہے قسم اس لئے کھاتا ہے۔

اللہ نے فرمایا..... اے محمد ﷺ

کعبہ تو پہلے بھی تھا۔

عرفات تو پہلے بھی تھا۔

زم زم تو پہلے بھی تھا۔

صفاء، مردہ تو پہلے بھی تھا۔

میں نے تورات میں مکے کی قسم نہیں کھائی۔

انجیل میں نہیں کھائی۔

زبور میں نہیں کھائی۔

صحیفوں میں نہیں کھائی۔

آج کیوں کھاتا ہوں؟ اس لیے کہ۔

وانت حلّ بهذا البلد

کہ تیرے نبوت والے نورانی قدموں کی تلیاں مکے کے پتھروں کو لگ چکی ہیں

..... تیری نسبت جس چیز سے ہے..... میں نے اس میں روشنی رکھی ہے۔

جس زمانے میں تو آیا سے..... والعصر..... کہہ دیا

جس رات کو آیا اس رات کو عظمت والی رات کہا۔

جب تیرے حسن کا ذکر آیا تو..... والضحی..... قرآن میں کہہ دیا۔

تیری زلفوں کا ذکر آیا..... واللیل..... قرآن میں کہہ دیا۔

میرے شہر کا ذکر آیا..... لا اقسم بهذا البلد..... قرآن میں کہہ دیا۔

تیرے زمانے کا ذکر آیا..... والعصر..... قرآن میں کہہ دیا۔

تیری آنکھوں کا ذکر آیا..... ما زاغ البصر وما طغى..... قرآن میں کہہ

دیا۔

تیرے ہو نؤں کا ذکر آیا..... لا تحرك به لسانك لتعجل

به..... قرآن میں کہہ دیا۔

تیرے اخلاق کا ذکر آیا..... انك لعلی خلق عظیم..... قرآن

میں کہہ دیا۔

تیرے کردار کا ذکر آیا..... لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنه

..... قرآن میں کہہ دیا۔

تیرے صحابہ کا ذکر آیا..... اولئك هم المفلحون..... قرآن میں

کہہ دیا۔

هم الراشدون..... قرآن میں کہہ دیا۔

كتب فى قلوبهم الايمان..... قرآن میں کہہ دیا۔

کیوں کہا..... اس لئے کہ

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

جس کی نسبت نبیؐ کے ساتھ آئی وہ اونچا ہو گیا

آج سپاہ صحابہؓ اسی موقف پہ کھڑی ہے..... اسی بنیاد پہ کھڑی ہے.....
اسی اساس پہ کھڑی ہے..... کہ نبی ﷺ کی وجہ سے پتھر اونچا ہوا..... درخت اونچا
ہوا..... سواری اونچی ہوئی..... کپڑا اونچا ہوا..... چادریں بازار میں کتنی بکتی
ہیں..... کسی کا قرآن میں ذکر نہیں آیا..... اس چادر کا ذکر آیا جو چادر محمدؐ کے کندھے
پہ آئی..... اس کبل کا ذکر آیا جو نبیؐ کے چہرے پہ آیا..... کیوں..... اس لئے کہ
جس کی نسبت نبی ﷺ کے ساتھ ہے..... وہ اونچی ہو گئی۔

پتھر کی نسبت نبیؐ سے..... پتھر اونچا ہوا۔

علاقہ کی نسبت..... علاقہ اونچا ہوا۔

بستی کی نسبت..... بستی اونچی ہوئی۔

مہینے کی نسبت..... مہینہ اونچا ہوا۔

خاندان کی نسبت..... خاندان اونچا ہوا۔

جب اس محمد ﷺ کی وجہ سے گلیاں اونچی ہو گئیں

بازار اونچے ہو گئے۔

شہر اونچے ہو گئے۔

بستی اونچی ہو گئی۔

کپڑا اونچا ہو گیا۔

کبل اونچا ہو گیا۔

آنکھیں اونچی ہو گئیں

ہوا اونچی ہو گئی۔

دن اونچے ہو گئے۔

رات اونچی ہو گئی۔

بال اونچے ہو گئے۔

تو پھر مجھے کہنے دو۔ کہ

اسی محمدؐ کی وجہ سے صدیقؓ بھی اونچا ہوا۔

عثمانؓ بھی اونچا ہوا۔

عمرؓ بھی اونچا ہوا۔

علیؓ بھی اونچا ہوا۔

میں صدیقؓ کو کبھی نہ مانتا..... اگر محمدؐ کے مصلے پہ نہ آتا۔

میں عمرؓ کو کبھی نہ مانتا اگر پیغمبرؐ اس کی فضیلت بیان نہ کرتے۔

میں عثمانؓ کو کبھی نہ مانتا..... اگر محمدؐ اپنی بیٹیاں اسے نہ دیتا۔

میں علیؓ کو کبھی نہ مانتا اگر علیؓ نبیؐ کا صحابی نہ ہوتا۔

اس لئے کہ اگر پھر نبیؐ کے قدم لگنے سے اونچا ہو سکتا ہے..... تو جنہوں

نے تیس سال محمدؐ کا چہرہ دیکھا..... اس کے لئے مجھے کہنے دو..... کہ

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

میں یہ نہیں مانتا..... کہ ایک شخص کے میں نبیؐ کو مانتا ہوں نبیؐ کے

دوست کو نہیں مانتا..... یہ کیسے ہوگا؟..... ایک شخص کے میں نبیؐ کو مانتا ہوں.....

پیغمبرؐ کے مصلے کے وارث کو نہیں مانتا..... نبیؐ کو مانتا ہوں پیغمبرؐ کی جگہ پر

کھڑے ہوئے لوگوں کو نہیں مانتا ہوں..... نبیؐ کو مانتا ہوں۔

جنہوں نے پھر نبیؐ کے لئے کھائے..... ان کو نہیں مانتا

جن کی چڑنی نبیؐ کے لئے ادھر گئی..... ان کو نہیں مانتا

جنہوں نے تلواروں کے نیچے نبیؐ کو نہیں چھوڑا..... ان کو نہیں مانتا

جن کے چہ نبیؐ کے لئے یتیم ہو گئے..... ان کو نہیں مانتا

تو ان کی بات کرتا ہے..... میں کہتا ہوں..... سپاہ صحابہؓ کے نام پہ غور

کر..... سپاہ صحابہ..... سپاہ ایک علیحدہ لفظ ہے..... صحابہ ایک علیحدہ لفظ ہے..... سپاہ
 کے معنی صحابہ کے سپاہی..... صحابہ کا معنی ہے محمد ﷺ کے سپاہی.....
 ایک آدمی کہتا ہے کہ تم صحابہ کے سپاہی ہو..... میں نبی ﷺ کا سپاہی ہوں
 میں کہتا ہوں ٹھیک ہے..... تیرا دعویٰ اپنی جگہ ٹھیک ہے..... لیکن اس بات پہ
 غور کر..... تو کہتا ہے میں نبی ﷺ کا غلام ہوں..... میں کہتا ہوں..... میں نبی کے
 غلاموں کا غلام ہوں..... سپاہ صحابہ نبی ﷺ کے غلاموں کی بھی غلام ہے.....
 سپاہ صحابہ صرف یہ چاہتی ہے کہ..... پاکستان میں صحابہ کے خلاف بجو اس سے
 کردی جائے..... یہ جائز مطالبہ ہے۔

کہ نہیں؟..... (جائز ہے).....

صحابہ کے خلاف کوئی کتاب نہ چھپے۔

صحابہ کے خلاف کوئی لٹریچر نہ چھپے۔

صحابہ کے خلاف کوئی تحریر نہ چھپے۔

صحابہ کے خلاف کوئی زبان نہ اٹھے۔

صحابہ کے خلاف کوئی آدمی تحریر نہ لکھے..... کتاب نہ لکھے..... اور جو شخص
 صحابہ کے خلاف لکھے..... اسے سزائے موت دے جائے..... میں یہ وہ بات کہہ
 رہا ہوں..... جو بات وزیراعظم پاکستان کی موجودگی میں لاہور میں..... 28 ستمبر
 1991 کو ہم کر چکے ہیں..... اور خود شیعہ کے کئی علماء نے اس کو تسلیم کیا تھا.....
 بریلوی..... دیوبندی..... اور اہلحدیث علماء نے اس پر دستخط کئے تھے..... اخبارات میں
 یہ بات چھپ چکی ہے..... اگر پاکستان کی حکومت یا خود وزیراعظم یہ چاہتے ہیں..... کہ
 اس ملک سے شیعہ سنی تنازعہ ختم ہو جائے..... شیعہ سنی لڑائی ختم ہو جائے..... تو اس کا
 صرف ایک علاج ہے کہ صحابہ کے خلاف جو تحریر ہے، جو کتاب ہے اس کو فی الفور ضبط
 کر دو..... اور جس نے کتاب لکھی ہے اس کو سزا دی جائے..... یہ جائز مطالبہ ہے یا نہیں
 ہے؟..... (ہے)..... آپ سپاہ صحابہ کے موقف کی تائید کرتے ہیں؟..... (کرتے)

ہیں)..... میں سنی انسروں سے کہنا چاہتا ہوں..... کہ سپاہ صحابہؓ آئنی راستہ اختیار کر رہی ہے..... ہم نے وزیراعظم کی قائم کردہ فرقہ واریت کے خاتمے کی کیمپلی میں ساتھ جانا اس لئے قبول کیا تاکہ جھگڑا مٹ جائے..... تاکہ تنازعہ کم ہو جائے۔

اس لئے مولانا اعظم طارق نے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ کا بل پیش کیا..... تاکہ صحابہؓ کو اس ملک میں آئینی تحفظ حاصل ہو..... قائداعظم کے لئے آئینی تحفظ ہے..... اور کئی لوگوں کے لئے آئینی تحفظ ہے۔

جن لوگوں نے رسول اللہؐ کی وراثت کا حق ادا کیا..... ان کو کافر کہا جائے..... ہم کیسے خاموش رہیں..... ان کو بد معاش لکھا جائے..... ہم کیسے چپ کر جائیں۔
ان کو منافق لکھا جائے..... ہم کیسے چپ کر جائیں۔

سپاہ صحابہؓ ناموس صحابہؓ کے لئے آئینی جدوجہد کر رہی ہے

سپاہ صحابہؓ اسی گروہ کے خلاف..... اسی کفر کے خلاف..... اسی بد معاشی کے خلاف نبرد آزما ہے..... جس میں پیغمبر ﷺ کے صحابہؓ کو ماں بہن کی گالیاں دی گئی ہیں..... رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کو منافق و مرتد لکھا گیا ہے..... میں سمجھتا ہوں کہ شیعہ کے جتنے بھی گروہ ہیں..... ان میں سے کئی لوگوں نے ہماری تائید کی ہے..... کہ واقعی صحابہؓ کے خلاف ہمیں لکھنا چاہئے..... لیکن میں ان سے کہنا چاہتا ہوں..... جو ہماری تائید کرتے ہیں..... کہ اگر تم تقیہ سے یہ بات نہیں کرتے ہو تو تمہیں کھل کر اس کی تائید اسمبلی میں کرنی چاہئے..... کہ ناموس صحابہؓ کا جو بل سپاہ صحابہؓ پیش کر رہی ہے..... اس کی حمایت کریں..... اگر حکومت اس تنازعے کے خاتمے میں مخلص ہے تو اسے فی الفور ناموس صحابہؓ بل منظور کرنا چاہئے..... آپ کو یہ مطالبہ منظور ہے..... (منظور ہے)۔

ایک بات اور یاد رکھیں..... کہ سپاہ صحابہؓ پوری دنیا کے سترہ ملکوں میں اس وقت تک قائم ہو چکی ہے.....

سپاہ صحابہؓ اللہ کی توفیق سے ایک یادداشت تیار کر کے پوری دنیا کے اسلامی ممالک کے سربراہوں کو عنقریب بھیج رہی ہے۔

سپاہ صحابہؓ ناموس صحابہؓ کے لئے آئینی جدوجہد کر رہی ہے..... اور اس راستے سے

سپاہ صحابہ کا ایک چہ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

سوالناحق نواز اسی راستے میں شہید ہوئے۔

ایثار القاسمی اسی راستے میں شہید ہوئے۔

ہم بھی اسی راستے میں جان دینے کو فخر سمجھتے ہیں..... اور اسی راستے پہ.....
ہیں..... اس لئے میں آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں..... کہ آج کے دور میں.....
پاکستان میں کئی لوگوں نے صحابہؓ کے خلاف لڑیچر لکھا..... ایسے وقت میں آپ کو اس احتجاج
میں ہمارا ساتھ دینا چاہئے..... حکومت کو یہ لڑیچر ضبط کرنا چاہئے.....

اگر یہ لڑیچر موجود رہا۔

کتابیں موجود رہیں۔

مصنف موجود رہا۔

اور آپ ہمیں کہیں..... کہ تم ایسے لڑیچر پر احتجاج نہ کرو..... اسکی بات پہ
صحابہؓ کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے جوانوں..... کالج کے لڑکوں..... اسکولوں کے لڑکوں.....
یونیورسٹیوں کے لڑکوں..... میں آپ سے صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ ان لوگوں
کی مخالفت کر رہی ہے..... جو صحابہؓ کے خلاف لڑیچر چھاپتے ہیں.....

مدح صحابہؓ کا فروغ اور ردِ قدح صحابہؓ..... یہ ہمارے دو مشن ہیں..... اس کے
لئے آؤ..... صحابہؓ کی عظمت کے لئے ہمارا ساتھ دو

ساتھ دو گے؟

اپنے اپنے حلقے میں یونٹ بناؤ گے؟

اپنے اپنے حلقے میں سپاہ صحابہؓ قائم کرو گے؟

پرچم لہراؤ گے؟

یونٹ بناؤ گے؟

تم ایسا کرنا کہ کوئی بگٹو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا

میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

چوتھی انٹرنیشنل

دفاع صحابہ و حق نواز شہید کانتفرنس

شاہی باغ پشاور

23-4-1993

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مولانا حقو از نے جو مظالم سہے وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں

برادران محترم!.... آپ حضرات کو معلوم ہے کہ عصر کا وقت تنگ ہو رہا ہے
..... آپ فوری طور پر صبر و سکون سے تشریف رکھیں..... ابھی ہم تھوڑی دیر کے بعد
حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب کی اقتداء میں انشاء اللہ نماز ادا کریں گے۔ میرے
بھائیو!..... یہ انٹرنیشنل دفاع صحابہ و حق نواز شہید کانفرنس جو آج 23 اپریل 1993ء میں
چوتھی سالانہ کانفرنس کے طور پر شاہی باغ پشاور میں منعقد ہو رہی ہے..... یہ انتہائی
مشکلات سے یہاں تک پہنچی ہے..... جناح پارک میں وزیر اعلیٰ نے وعدہ کے باوجود اجازت
نہیں دی..... پشاور کے سپاہ صحابہ کے کارکنوں اور صوبہ سرحد کے جن ساتھیوں نے اس
کانفرنس کے انعقاد پر دن رات محنت کی ہے..... میں تقریر کے آغاز میں ان کو زبردست
خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دن رات محنت کر کے اس تاریخی جلسے کو کامیاب
بنایا۔

میرے بھائیو!..... میں زیادہ وقت آپ کا نہیں لوں گا..... چند ضروری باتیں
آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں..... آپ کو معلوم ہے کہ سپاہ صحابہ ایک مذہبی اور دینی
جماعت ہے..... اس کا قیام 6 ستمبر 1985ء کو عمل میں آیا..... اپنے قیام کے بعد پانچ
سال تک پاکستان میں کوئی شیعہ سنی تصادم نہیں ہوا..... مولانا حق نواز جھٹکوی جو اس
جماعت کے قائد اور بانی ہیں ان پر جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے۔ انہیں قتل کی دھمکیاں
دی گئیں۔ انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ انہیں مادر زاد بنگا کر کے جھنگ کی پولیس نے مارا۔
انہیں میانوالی۔ ڈیرہ غازی خان۔ فیصل آباد اور لاہور کی جیلوں میں رکھا گیا۔ انہوں نے
مصائب و آلام کے وہ پہاڑ سہے ہیں کہ جس کو تاریخ کی پیشانی پر آج بھی ایک جھومر کی حیثیت
حاصل ہے۔ مولانا حق نواز شہید نے سپاہ صحابہ کا قیام جن حالات میں کیا..... وہ حالات یہ
تھے..... کہ 11 فروری 1979ء کو خمینی کا انقلاب آیا تھا..... اس انقلاب کے بعد پاکستان

..... ہندوستان اور پوری دنیا میں تیرہ زبانوں میں صحابہؓ کے خلاف لڑیچر چھلایا گیا..... صحابہؓ کو کافر..... منافق اور مرتد لکھا گیا..... اس کے خلاف 6 ستمبر 1985ء کو سپاہ صحابہؓ بنی۔

سپاہ صحابہؓ بننے کے پانچ سال بعد تک کوئی قتل کا واقعہ پیش نہیں آیا

آج بعض لوگ سپاہ صحابہؓ پر تشدد کا الزام لگاتے ہیں..... میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ 1985ء سے لے کر 1990ء تک پاکستان میں ایک بھی شیعہ نہیں مارا گیا..... ایک جھگڑا بھی شیعہ سنی کا نہیں ہوا..... ایک فساد کا واقعہ نہیں ہوا..... اگر اس جماعت کا مقصد قتل و غارت تھا..... تو اس وقت کوئی آدمی کیوں نہیں مرا؟۔ اس وقت جنگ کیوں نہیں ہوئی؟۔ ہماری اس وقت بھی جدوجہد پر امن تھی اور آج بھی یہ جدوجہد پر امن ہے..... لیکن 22 فروری 1990ء میں جب ہمارے قائد کو جھنگ میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا..... تو اس پر ری ایکشن (Reaction) ہوا۔ پاکستان کے لوگ سڑکوں پر آئے۔ گلیوں میں آئے۔ بازاروں میں آئے۔ چوکوں میں آئے۔ اس کے نتیجے میں ہمارے لوگ مارے گئے۔ ایثار القاسمی ایم این اے بنے پھر وہ شہید ہو گئے۔ پھر مولانا عبدالصمد آزاد شہید ہوئے۔ جھنگ میں پانچ علماء شہید ہوئے۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہمارے کئی کارکن ذبح کئے گئے۔ مولانا مختار سیال شہید ہوئے۔ جھنگ میں پر امن الیکشن ہوا اس کے بعد ہمارے آدمی مارے گئے۔ اس وقت تک اسی (80) نوجوان سپاہ صحابہؓ کے شہید ہو چکے ہیں۔

ہم آئینی طور پر اپنا مطالبہ منوانا چاہتے ہیں

میرے بھائیو!..... اگر سپاہ صحابہؓ کا مقصد قتل و غارت تھا..... تو جن کتابوں پر ہمیں اختلاف تھا..... ان کتابوں کو تقسیم کرنے والوں کو ہم گولی کا نشانہ بناتے۔ ان کتابوں کے چھاپنے والوں کے گھر جلا دیتے۔ ان کتابوں کو آگ لگا دیتے۔ لیکن ہم نے تو اس کے مقابلے میں کوئی کارروائی نہیں کی..... بلکہ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان نواز شریف نے

جب ہمیں بلایا..... ہم نے ان کے سامنے وہ لٹریچر پیش کیا..... وہ کتابیں پیش کیں..... انہوں نے فرقہ واریت کے خاتمے کی کمیٹی بنائی..... اس کمیٹی میں ہم نے اپنا مؤقف پیش کیا..... 2 جولائی 1992ء کو اس کمیٹی نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا..... لیکن اس کے باوجود ہماری بات کو نواز شریف نے نہیں مانا..... ہم نے ایک سو دس کتابیں شیعہ کی..... جن میں صحابہ کرامؓ کو کافر..... منافق اور مرتد لکھا گیا وہ وزیراعظم کو دکھائیں..... کمیٹی کو دکھائیں..... ہماری بات نہیں مانی گئی..... اس کے بعد مولانا اعظم طارق صاحب نے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ کا بل پیش کیا..... یہ ہماری آئینی جدوجہد تھی..... ہم آئینی طور پر اپنا مطالبہ منوانا چاہتے تھے۔

حکومتی وعدوں کے باوجود آج تک گستاخانہ لٹریچر ضبط نہیں کیا گیا

لیکن میرے بھائیو!..... اس کے جواب میں..... ہمیں طعنہ دیئے گئے۔ ہمیں قتل و غارت گری کرنے والا کہا گیا۔ ہمیں تشدد کا نشانہ بنانے والا کہا گیا۔ لیکن ہم نے ہر دور میں..... ہر موقع پر دلائل کی جنگ لڑی ہے..... یہ شیعہ کا لٹریچر..... شیعہ کی کتابیں..... خمینی کی کتابیں لے کر میں صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے دروازے پر گیا..... وزیراعظم کے دروازے پر گیا..... انہوں نے وعدے کیے ہم ان کتابوں کو ضبط کریں گے۔ اس لٹریچر کو ضبط کریں گے..... ان کتابوں پر پابندی لگائیں گے..... لیکن آج تک کوئی قانون صحابہؓ کی ناموس کے لئے نہیں بنایا گیا..... صحابہؓ کی عزت کے لئے نہیں بنایا گیا۔ مجھے آپ بتائیں پشاور کے غیور سنیو! صوبہ سرحد۔ پنجاب اور سندھ سے آنے والے ہزاروں سنیو! تم بتاؤ۔ پڑے لکھے لوگوں تم بتاؤ۔ ایک آدمی ابو بکرؓ کو شیطان لکھے..... ایک آدمی فاروق اعظمؓ کو کافر لکھے..... اس کے جواب میں..... میں کیا کروں؟۔ اخبارات میرا ساتھ نہ دیں۔ حکومت میرا ساتھ نہ دے۔ ٹیلی ویژن میرا ساتھ نہ دے۔ ریڈیو میرا ساتھ نہ دے۔ میں کس کے دروازے پر جاؤں؟۔ کہاں چیخوں؟۔ کہاں چلاؤں؟۔ کس کے دروازے پر آہ وزاری کروں؟۔ مولوی..... پیر..... مشائخ..... سیاست دان اور لیڈر مصلحتوں کا شکار ہو کر میرا راستہ روکیں..... بتاؤ ان ساری باتوں کے باوجود میں

..... چوکوں میں آکر۔ چوراہوں میں آکر۔ بازاروں میں آکر۔ ایک ایک دروازے پر آکر۔ کیا میں صدیق اکبرؓ کی عزت کے لئے..... عمرؓ کی عزت کے لئے احتجاج نہ کروں..... احتجاج کے موقع پر اس شخص کو جس نے فاروق اعظمؓ کو شیطان لکھا..... کیا میں اسے کافر نہ کہوں؟۔ یاد رکھو..... میں نے آئینی جنگ بھی لڑی ہے۔ سڑکوں پر جنگ لڑی ہے۔ عدالت کا راستہ بھی اختیار کیا ہے۔ آج اس ایجنٹ پر میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ حکومت نواز شریف کی ہو۔ حکومت صدر اسحاق کی ہو۔ حکومت بلخ شیر مزاری کی ہو۔ شیعہ کو اس ملک کے ہر چوک میں..... ہر بازار میں..... ہر پارک میں..... ہر بستی میں کافر کہا جائے گا۔ حکومت ایسی لٹک جائے تب بھی کافر کہا جائے گا۔

عمرؓ سے زیادہ انسانیت کو فلاح و بہبود دینے والا شخص

آج تک کوئی نہیں گذرا... جرمنی ریسرچ کمیٹی

پشاور کے سنیو!..... یہ میرے ہاتھ میں خمینی کی کتاب ہے..... دیکھو صاحب قلم لوگو..... پیرو..... مولویو..... چوہدریو..... سپاہ صحابہؓ کو تشدد پرست جماعت کہنے والو!..... یہ خمینی کی کتاب ہے ایران کی چھپی ہوئی کتاب ہے..... اس کتاب کے 119 صفحے پر خمینی نے لکھا کہ عمرؓ اصلی کافر ہے اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ) مسلمانوں مجھے بتاؤ..... اس کتاب میں اس فاروق اعظمؓ کو کافر لکھا گیا..... جس کو..... عیسائیوں نے یہ لفظ نہیں لکھا یہودیوں نے یہ لفظ نہیں لکھا سکھوں نے یہ لفظ نہیں لکھا..... بلکہ جرمنی میں ایک ادارے نے فاروق اعظمؓ پر ریسرچ (Reserch) کمیٹی بنائی..... اور سات ہزار کتابیں بیس زبانوں میں عمر فاروقؓ پر جمع کر کے اعلان کیا ہے کہ عمرؓ سے زیادہ انسانیت کو فلاح و بہبود دینے والا شخص روئے زمین پر نہیں گذرا..... اور جرمنی کے اس ادارے نے جس کی سربراہ ایک عورت ہے..... اس نے اپنے پہلے اعلان میں لکھا کہ عمرؓ نے ایک ایسی بات کہی کہ دنیا جب سے بنی ہے آج تک وہ لفظ کسی نے نہیں کہے..... جو عمرؓ نے اپنے گورنر عمر بن العاصؓ سے کہے تھے..... کہ اے عمرو! تو نے ان انسانوں کی پشت پر بلا

وجہ کوڑے مارے ہیں..... تو نے کب سے ان غریبوں کو غلام بنایا؟ ان کو تو اللہ نے آزاد پیدا کیا ہے..... جرمنی کے لیڈروں نے کہا..... کہ انسان بنیادی طور پر آزاد ہے..... اس پر کوئی سپرہ نہیں ہو سکتا..... یہ فلسفہ دینے والا فاروق اعظمؓ تھا..... ایک عیسائی ایک یہودی عمرؓ کے بارے میں یہ لفظ استعمال کرے..... اور اسلام کا نام لے کر اقتدار پر آنے والا..... جس کا ریڈیو کے (کہ میں) اسلام کا علم بردار ہوں..... ٹی وی کے (کہ میں) اسلام کا علم بردار ہوں..... وہ عمرؓ کو کہے کہ اصلی کافر اور زندیق تھا..... اسی کتاب کشف اسرار کے 107 صفحے پر پیغمبرؐ کے دوہرے داماد حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں ٹمینی نے کہا..... وہ عثمان غنیؓ جس کے نکاح میں پیغمبرؐ نے دو بیٹیاں دی تھیں اور باری باری دی تھیں..... اور نبیؐ کی بیٹی جس کے نکاح میں آئے..... وہ اللہ کی وحی سے آتی ہے..... اس کے بارے میں ٹمینی کہتا ہے..... میں ایسے رب کو رب نہیں مانتا جس نے عثمانؓ جیسے بد قماش آدمی کو خلیفہ بنادیا..... مجھے آپ بتائیں..... یہ لڑپچر چھپ کر پاکستان میں تقسیم ہو تو ہمیں اس لڑپچر کے لکھنے والے کو مسلمان کہنا چاہئے یا کافر کہنا چاہئے؟ (کافر) مسلمانو!..... یہ کتاب ہے ”تھہ حنیفہ“..... چار سو علماء کی موجودگی میں..... میں نے یہ کتاب نواز شریف کو دکھائی..... علماء کی چیخیں نکل گئیں یہ کتاب دیکھ کر..... اس کتاب کے 250 صفحے پر غلام حسین نجفی کہتا ہے..... ہائے اتنی بڑی گالی کوئی کسی دشمن کو بھی نہیں دیتا..... جس کا باپ قتل کر دیا جائے وہ باپ کے قاتل کو بھی نہیں دیتا۔ اس کتاب کے 250 صفحے پر غلام حسین نجفی اتنی بڑی گالی دیتا ہے کہ وہ لفظ اس اسٹیج پر پڑھے ہی نہیں جاسکتے..... میں مفہوم بتانا چاہتا ہوں..... (معذرت خواہ ہوں) یہ کتاب میرے ہاتھوں میں ہے..... سپاہ صحابہؓ کو تشدد پرست کہنے والو!..... ابو بکرؓ وہ ہے جس کو پیغمبرؐ اپنے مصلے کا وارث بنائے..... فاروقؓ وہ ہے جس کے بارے میں کہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ کا سر اس لائق تھا کہ اس کے سر پر نبوت کا تاج رکھا جاتا..... عثمان غنیؓ کو پیغمبرؐ اپنی بیٹیاں رشتے میں دے..... اور یہ ملعون ان کے بارے میں یہ غلاظت لکھے - مسلمانوں مجھے بتاؤ!..... اس غلاظت کے بعد ہم کہاں جائیں؟ کس سے سوال کریں؟ - کس کے سامنے ولویلا کریں؟ - کس کے سامنے روئیں؟ -

کس دھڑ میں ماریں؟۔ کہاں آواز لگائیں؟۔ کس کی عدالت میں جائیں؟۔ کس کے سامنے
 پکڑیں؟۔ تم حل بناؤ اس میدان میں..... بناؤ مسلمانوں..... اس تحریر کے بعد..... جب
 یہ کتاب لکھنے والا موجود ہو۔ جب یہ کتاب لکھنے والا زندہ ہو۔ کتب خانہ موجود ہو۔ مدرسہ
 موجود ہو۔ چھاپہ خانہ موجود ہو۔ بناؤ میں کیا کروں؟۔ روؤں یا نہ روؤں؟۔ چیخوں یا نہ
 چیخوں؟۔ میری عزت کا معاملہ ہوتا مجھے روک دیتے۔ پلاٹوں کی بات ہوتی مجھے روک دیتے
 - چوہدری اہٹ کی بات ہوتی مجھے روک دیتے..... صدیق تو تیرا بھی ہے میرا بھی ہے -
 میرے بھائیو!..... یہ کتاب جب وزیراعظم کے سامنے پیش کی تو ہم سے وعدے کیے گئے
 کہ کتاب کے مصنف کو تختہ دار پر چڑھائیں گے..... لیکن آج دو سال ہو گئے..... نہیں کچھ
 ہوا تو غلام حسین نجفی نے تین مہینے پہلے یہ ایک اور کتاب لکھی ہے..... یہ میرے ہاتھ میں
 کتاب ہے..... کتاب کا نام ہے ”نص خلافت بلا فصل“..... اس کتاب کے 226 صفحے پر یہ
 ملعون کہتا ہے کہ ابو بکرؓ اور ابلیس کا ایمان برابر تھا..... (نعوذ باللہ) مسلمانو!..... ایران کے
 صدر نے پچھلے دنوں پاکستان کا دورہ کیا..... مولانا اعظم طارق صاحب نے ایک یادداشت
 اس کو اسمبلی میں پیش کرنا تھی..... لیکن حکومت نے مولانا اعظم طارق کو اسلام آباد سے
 گرفتار کر لیا تاکہ وہ تاریخی یادداشت پیش نہ کر سکیں..... اس کے اگلے دن صدر ایران نے
 بیان دیا کہ..... میں شیعہ سنی تنازعہ پر یقین نہیں رکھتا..... میں نے جواب میں کہا کہ چلو یہ
 نیوٹرل آدمی ہے اسی سے فیصلہ کرالیں..... پاکستان کے اخبارات میں..... میں نے پیش
 کش کی کہ ایران کا صدر اگر ان کتابوں پر اور شیعہ کے لڑپچر پر تالشی کا کردار ادا کرے تو ہم اس
 کی بات ماننے کے لئے تیار ہیں..... میں نے وہ ساری کتابیں یادداشت میں بھی پیش کیں
 ان کتابوں کا اخبارات میں حوالہ دیا..... اب آپ بناؤ..... اگر ہم مخلص نہ ہوتے تو
 ایران کے صدر کو ثالث مانتے..... ہم نے کہا چلو یہ جھگڑا ختم ہو..... ایرانی صدر کہتا ہے
 کہ میں یہ جھگڑے نہیں کرتا..... میں صحابہؓ کی توہین نہیں کرتا..... تو چلو..... یہ خمینی
 نے ابو بکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا ہے..... آئے وہی فیصلہ کر دے..... جو وہ فیصلہ کرے ہمیں
 منظور ہے..... اتنی بڑی پیش کش تو دنیا کا کوئی آدمی نہیں کرتا..... کہ اپنے دشمن کے

ایک آدمی سے کہے کہ تو ہی فیصلہ کر..... میں نے بیٹے پر ہاتھ رکھ کر اسے کہا کہ تو جانتی کر دے۔ وزیر اعظم کے پاس ہم جھپٹیں۔ صدر کے پاس ہم جھپٹیں۔ ایرانی صدر کو ہم نے بددست پیش کی اور اسے ثالث کا کردار ادا کرنے کو کہا۔ لیکن ہماری کسی بات کا جواب نہیں دیا گیا۔

ایران میں اہل سنت کو ذبح کیا جا رہا ہے

اس کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایران کے اہل سنت کے صدر..... اہل سنت کے پیشوا مولانا مفتی احمد زادہ بہت بڑے عالم جن کو دس سال تک جیل میں رکھا وہ تڑپ تڑپ کر جیل میں شہید ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کو آزادی نہیں ملی..... ان کے لڑکے کو بھی مارا گیا..... شام کے اندر تیس ہزار اہل سنت کو ذبح کیا گیا..... ایران میں اہل سنت کو ذبح کیا جا رہا ہے۔

چالیس ہزار علماء کو ذبح کر کے ایران کو شیعہ اسٹیٹ بنایا گیا

میں آج اس اجتماع میں ایران اور شام کی حکومتوں سے کہتا ہوں..... کہ سپاہ صحابہؓ ایسا انقلاب لانا چاہتی ہے کہ یہ شام ابو بکر صدیقؓ نے فتح کیا تھا..... اور ایران قاروق اعظمؓ نے فتح کیا تھا..... سپاہ صحابہؓ یہ دونوں ملک تم سے واپس لے گی۔ دو سو نوے سال پہلے ایران سنیوں کا ملک تھا..... چالیس ہزار علماء اسماعیل ثقفی نے ذبح کر کے شیعہ اسٹیٹ بنادیا۔ عرب کے تین ہزار علماء کو ذبح کر کے شام کو شیعہ اسٹیٹ بنایا گیا

اور شام چار سو سال پہلے سنیوں کا ملک تھا..... عرب کے تین ہزار علماء ذبح کر کے اس کو شیعہ اسٹیٹ بنادیا گیا..... اور شیعو!..... تم سپاہ صحابہؓ کی بات کرتے ہو..... اگر سپاہ صحابہؓ زندہ رہی..... میں زندہ رہوں یا نہ رہوں..... لیکن حق نواز نے جو سپاہ تیار کی ہے یہ پوری دنیا میں پھیلے گی..... ایران بھی تم سے واپس لے گی..... اور شام بھی تم سے واپس لے گی..... اور پوری دنیا میں سنی انقلاب برپا کر کے رہے گی۔ میں افغانستان کے پندرہ لاکھ شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں..... اور برہان الدین ربانی کی

حکومت کو میں سلام کرتا ہوں اور آج اس جلعے میں کہنا چاہتا ہوں کہ برہان الدین ربانی!..... جو روڑے شیعہ نے تیرے راستے میں اڑکائے ہیں..... میری جماعت ایک ایک روڑے کو اکھاڑ پھینکے گی اور تیری حکومت کا ساتھ دے گی..... اور افغانستان شیعہ کا قبرستان بن کر رہے گا..... جو سنی انقلاب دنیا کے ترپن (53) ملکوں میں آرہا ہے اس کی قیادت افغانستان کرے گا..... اس وقت دنیا میں ترپن اسلامی ملک ہیں۔ تیل ان کے پاس۔ ریڑ ان کے پاس۔ سونا ان کے پاس۔ نہر سویران کے پاس۔ درہ وانیان ان کے پاس۔ ڈیڈہ ارب کی آبادی ان کے پاس۔ یہ کیوں ناکام ہیں؟..... اس لئے کہ 1924ء میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر کے مصطفیٰ کمال پاشا نے خلافت کا جو تاج سر سے اتار پھینکا تھا آج اس کی ذلت ہے..... کہ پوری دنیا کا مسلمان ذلت و رسوائی کا شکار ہے..... اگر خلافت عثمانیہ ختم نہ ہوتی تو..... آج ہم امریکہ کا مقابلہ کرتے۔ آج روس کا مقابلہ کرتے۔ آج جرمنی کا مقابلہ کرتے۔ آج ہم اقتصادی ترقی میں سنگاپور کا مقابلہ کرتے۔ تائیوان کا مقابلہ کرتے۔ چین کا مقابلہ کرتے۔

خلافت کے خاتمے نے مسلمانوں کو ذلیل کیا

1924ء سے پہلے پوری دنیا کا مسلمان خلافت کی لڑی میں پرویا ہوا تھا لیکن مصطفیٰ کمال پاشا نے مغرب طرازی میں اور جدت طرازی میں یورپ کے دروازے پر جھک کر اسلام کو ختم کر ڈالا..... چنانچہ 1924ء سے لے کر آج 1993ء تک مسلمان کتنی بڑی تعداد میں ہیں..... لیکن ذلت و رسوائی کا شکار ہیں..... سپاہ صحابہؓ یہ کہتی ہے کہ اس وقت دنیا کے تمام مسائل کا حل نظام خلافت راشدہ میں ہے۔

ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ سپاہ صحابہؓ کشمیر کے مسلمانوں کی حمایت کرتی ہے..... کشمیر کے حریت پسندوں کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں..... کشمیر میں جو مسلمان ذبح کئے جا رہے ہیں ان کے خون کو سلام کرتا ہوں..... جن چیوں کو بے آبدو کیا گیا میری جماعت ان کی عزت و ناموس کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہے.....

سپاہ صحابہؓ دنیا کے مسلمانوں کے لئے۔

آریٹریا کے مسلمانوں کے لئے۔

فلسطین کے مسلمانوں کے لئے۔

فلپائن کے مسلمانوں کے لئے۔

سب سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

ایک بڑی ضروری بات کہنا چاہتا ہوں..... یہاں پشاور سے چالیس عرب علماء

..... عرب مجاہد جن کو وزیر داخلہ نے نواز شریف وزیراعظم کے آرڈر پر گرفتار کیا تھا مولانا

اعظم طارق نے فرمایا کہ شریعت بل اور ناموس صحابہؓ بل کو نہ منظور کرنے کی وجہ سے

حکومت ختم ہوئی ہے..... میں تیسری بات بھی کہتا ہوں کہ چالیس عرب علماء کو گرفتار

کرنے کی وجہ سے بھی حکومت ختم ہوئی ہے..... اس لئے کہ ان چالیس عرب مجاہدین میں

بڑے بڑے اللہ والے اور بڑے بڑے بدال موجود ہیں جن کی تہجد کی نمازیں جیلوں میں بھی

کبھی قضاء نہیں ہوئیں۔

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی آدمی ان علماء کی زیارت کرے تو

آپ سارے پیروں اور بزرگوں کو بھول جائیں..... اتنے بڑے بڑے ولی پشاور کی جیل میں

نواز شریف نے بند کر دیئے..... کن کے کہنے پر؟..... سارک کانفرنس میں مصر کے

حسنى مبارک کے کہنے پر حسنى مبارک نے کہا کہ میرے مصر سے کچھ بنیاد پرست لوگ.....

دہشت گرد افغانستان میں گئے ہیں..... وہ اسلحہ کی تربیت لے کر میری حکومت کا تختہ الٹنا

چاہتے ہیں۔

میں آج وزیراعظم بلخ شیرمزاری سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم میں ایمان کی غیرت

ہے تو آج ہی عرب باشندوں کو فی الفور رہا کرو..... اور اگر عرب باشندے رہانہ ہوئے تو سپاہ

صحابہؓ بہت جلد اگلے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔ اگر پورے ملک میں ہمیں ان کے لئے

تحریک چلانا پڑی تو چلائیں گے۔

آپ چلاؤ گے؟

اس تحریک میں ہمارا ساتھ دو گے۔

میرے بھائیو!..... ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں..... یہاں پشاور میں شیعہ نے
 فضل حق کو دو سال پہلے شہید کیا اور جنرل فضل حق کا کوئی بھی ایف۔آئی آر میں ہوں
 قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوا..... یہ بہت برا ہے..... میں صوبہ سرحد کی حکومت
 سے کہنا چاہتا ہوں کہ بطور سنی کے سپاہ صحابہ فضل حق کی حمایت کرے گی..... اور صرف
 فضل حق نہیں..... بلکہ پاکستان کا شیعہ یا ایران کا شیعہ پاکستان کے کسی سنی یا دنیا کے کسی سنی
 کے خلاف کارروائی کرے گا تو سپاہ صحابہ اس کارروائی کو پاؤں کی ٹھوکر سے کچل دے گی.....
 حکمرانوں!..... فضل حق کے قاتل تمہیں گرفتار کرنا پڑیں گے..... اور اب حکومت بدل
 گئی ہے..... اب ہم کہیں گے کہ علامہ احسان الہی ظہیر کے قاتل بھی پکڑو۔ اور میں بتانا چاہتا
 ہوں کہ علامہ احسان الہی کی ایف۔آئی آر میں نواز شریف کا نام درج ہے..... وہ ایف۔آئی
 آر سیل تھی..... اب ساری سیلیں کھل گئی ہیں..... اور میں حکومت سے کہنا چاہتا ہوں
 کہ مولانا حق نواز کے قتل کی سازش کو بھی بے نقاب کیا جائے۔..... مولانا ایثار القاسمی کے
 قتل کی سازش کو بھی بے نقاب کیا جائے..... میں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ نواز شریف
 !..... جب تیری کرسی کا تختہ الٹے گا بڑے بڑے قتل تیرے گلے میں پڑیں گے..... اگر
 ذوالفقار علی بھٹو پھانسی چڑھ سکتا ہے تو نواز شریف! تیری باڈی لوہے کی بنی ہوئی نہیں
 ہے..... تو بھی چڑھے گا پھانسی..... سپاہ صحابہ تیرا تعاقب کرے گی..... نواز شریف
 !..... تم نے ناموس صحابہ نبیل اور شریعت بل کا مذاق اڑایا..... تم کہتے ہو میں نے موٹروے
 بنایا..... جاؤ لے جاؤ موٹروے اپنے گھر..... موٹروے بعد کی بات ہے..... محمد کی شریعت
 پہلے ہے..... صحابہ کی ناموس پہلے ہے۔

نواز شریف اب الیکشن کی ٹمپن چلائے گا..... پیچھے پیچھے میرا اور مولانا اعظم
 طارق کا کارواں ہو گا..... نواز شریف آگے آگے موٹروے کرے گا..... ہم پیچھے پیچھے سپاہ
 صحابہ نبیل کریں گے۔

نواز شریف!..... پہلے تو ہمارا ہاتھ نہیں پہنچتا تھا..... اب تیرے گریبان تک

ہر جگہ میں ہاتھ پہنچے گا..... میری جماعت کا ایک ایک چہ تیرا گریبان پکڑے گا۔ اور تجھ سے کہے گا کہ نواز شریف!..... تیرے بل تنخواہوں کے اسمبلی نے پندرہ منٹ میں منظور کیے..... لیکن ابو بکرؓ کی عزت کا بل چھ مہینے دھکے کھاتا رہا۔

میں پشاور والوں سے کہتا ہوں کہ کوہاٹی بازار میں سپاہ صحابہؓ کے دفتر کو اور جامع مسجد کوہاٹی بازار کو فی الفور واگزار کیا جائے۔ ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ الیکشن آرہا ہے..... سپاہ صحابہؓ پاکستان میں کسی صحابہؓ کے دشمن کو اسمبلی میں جانے نہیں دے گی..... بے نظیر کی اسمبلی میں اکتالیس ممبر شیعہ تھے..... نواز شریف کی اسمبلی میں گیارہ ممبر شیعہ تھے..... اور اب انشاء اللہ ایک بھی نہیں جانے دیں گے۔

ہمارا ساتھ دو گے؟

کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک ساتھ دو گے؟

سپاہ صحابہؓ کے یونٹ ہٹاؤ گے؟

دفتر ہٹاؤ گے؟

سپاہ صحابہؓ کے پرچم لہراؤ گے؟

سنی انقلاب کا راستہ ہموار کرو گے؟

فصلیۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ کی صاحب دعا کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ
پیغمبر انقلاب ﷺ کا نفرنس

برنس 241

روڈ کراچی

30-8-93

خطبہ مسنونہ!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
 وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
 وہ آئے نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
 وہ آئے گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
 وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
 وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
 وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
 وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا

کوئی شخص حضورؐ کی سیرت کا حق ادا کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا

میرے واجب الاحترام! قابل صدا احترام کراچی کے غیور نوجوانو اور دوستو!
 آج کا یہ عظیم الشان پروگرام..... جو ”پیغمبر انقلاب ﷺ کا نفرنس“ کے عنوان
 سے معنون ہے۔ اور آج گیارہ ربیع الاول کو برنس روڈ کے اس عظیم الشان علاقے میں منعقد
 ہو رہا ہے۔ سپاہ صحابہؓ کراچی ڈویژن کی طرف سے یہ تاریخ ساز پروگرام اپنی مثال آپ ہے۔
 حضور سرور کائناتؐ کی شان اقدس اور عظمت اس قدر بلند ہے۔ کہ کوئی شخص اس
 کا حق ادا کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ حضورؐ کی سیرت کا عنوان کہاں سے شروع کیا جائے؟
 آپ کی سیرت کے بے شمار پہلو ہیں۔ ایک یہ ہے کہ حضورؐ کی شان میں اپنی طرف سے بیان
 کروں۔ اور ایک یہ ہے کہ حضورؐ کی شان کوئی خطیب..... کوئی امام..... کوئی پیشوا بیان کرے
 میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کے سامنے وہ شان بیان کروں جو عرش والے خدا نے بیان
 کی..... حضورؐ کی شان لامتناہی کمالات رکھتی ہے..... حضورؐ کی عظمت اور تقدس لامحدود ہے

قرآن پاک میں ہر صفحے پر..... ہر سورت میں..... ہر رکوع میں حضورؐ کی شان کا تذکرہ ہے جو آیت کریمہ میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضورؐ کی شان کا ایک نہایت اعلیٰ اور نرالا عنوان پیش کیا ہے۔

حضورؐ ”رحمۃ للعالمین“ ہیں

میرے بھائیو! قرآن کتا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اے پیغمبر! ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنایا۔ ہم نے تجھے ایک علاقے کے لئے نہیں۔ ایک بستی کے لئے نہیں..... ایک شہر کے لئے نہیں..... ایک ملک کے لئے نہیں..... ایک قوم کے لئے نہیں..... ایک دور کے لئے نہیں..... بلکہ فرمایا

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

دنیا میں جتنے جہان ہیں..... ہر جہان کے لئے تو نبی ہے..... ہر جہان کے لئے تو رہبر و رہنما ہے..... ہر جہان کا تو پیغمبر ہے..... ہر جہان کے لئے تو ہدایت ہے..... ہر جہان کی عظمت تیرے پاس ہے..... ہر جہان کا تقدس تیرے قدموں سے والستہ ہے..... ہر جہان کی کامیابی تیرے ساتھ ولستہ ہے۔

ہر طبقے کے لئے حضورؐ رحمت ہیں

میرے پیغمبرؐ کو اللہ نے فرمایا..... وما ارسلناک الا رحمۃ

للعالمین.....

اے پیغمبر! تو ایک جہان کا نہیں..... عالم عقبیٰ کے لئے تو رحمت ہے۔ عالم دنیا کے لئے تو رحمت ہے۔ عالم حیوانات کے لئے تو رحمت ہے۔ عالم جمادات کے لئے تو رحمت ہے۔ عالم انسانیت کے لئے تو رحمت ہے..... تحت الثریٰ کے لئے تو رحمت ہے..... عرش معلیٰ کے لئے تو رحمت ہے..... فرشتوں کے لئے تو رحمت ہے..... جانوں کے لئے تو رحمت ہے..... عورتوں کے لئے تو رحمت ہے..... لڑکیوں کے لئے تو رحمت ہے

جانوروں کے لئے قورحت ہے۔۔۔۔۔ مزدوروں کے لئے قورحت ہے۔۔۔۔۔ کسانوں کے لئے قورحت ہے۔۔۔۔۔ محنت کشوں کے لئے قورحت ہے۔۔۔۔۔ ساری کائنات کے ایک ایک ذرے کے لئے۔۔۔۔۔ ایک ایک علاقے کے لئے۔۔۔۔۔ ایک ایک بستی کے لئے۔۔۔۔۔ اے پیغمبر! قورحت ہے۔۔۔۔۔ تو جانوں کے لئے۔۔۔۔۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو کتاب تجھے دی گئی وہ بھی جانوں کے لئے۔۔۔۔۔ جو نبی بنا کر تو بھیجا گیا تو بھی جانوں کے لئے۔۔۔۔۔ اور میں رب العالمین میں بھی جانوں کے لئے۔۔۔۔۔ اے پیغمبر! میں رب العالمین ہوں۔۔۔۔۔ قرآن ہدیٰ للعالمین ہے۔۔۔۔۔ اور قورحمة للعالمین ہے۔۔۔۔۔ نہ کوئی تیری مثال ہے۔۔۔۔۔ نہ قرآن کی مثال ہے۔۔۔۔۔ نہ پروردگار کی مثال ہے۔

جہاں حضور گئے قرآن وہاں گیا

میرے بھائیو! قرآن نے پیغمبر کو فرمایا۔

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین

جانوں کے لئے میرا نبی رحمت ہے۔۔۔۔۔ جانوں کے لئے۔۔۔۔۔ میرے بھائیو!۔۔۔۔۔ قرآن آسمانوں سے اترا۔۔۔۔۔ میرے پیغمبر پر اترا۔۔۔۔۔ کتابیں اور بھی بڑی اتریں۔۔۔۔۔ قرآن کے اترنے میں فرق ہے۔۔۔۔۔ تورات کے آنے میں فرق ہے۔۔۔۔۔ انجیل کے آنے میں فرق ہے۔۔۔۔۔ کتابیں اور بھی بڑی آئیں۔۔۔۔۔ لیکن جو جانوں کے لئے رحمت تھا۔۔۔۔۔ اس کے اوپر قرآن کا آنا۔۔۔۔۔ کتاب کا اترا۔۔۔۔۔ ایک عجیب و غریب انداز تھا۔۔۔۔۔ جس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔۔۔۔۔ جس کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔۔۔۔۔ تورات آسمانوں سے اتری۔۔۔۔۔ موسیٰ کو حکم دیا کہ طور پہاڑ پہ چلے جاؤ۔۔۔۔۔ میں تمہیں کتاب دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اور وہاں چالیس دن کا چلہ کرو۔۔۔۔۔ پھر میں کتاب دوں گا۔۔۔۔۔ انجیل اترنے کا وقت آیا۔۔۔۔۔ عیسیٰ سے فرمایا اپنے معبد میں بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ میں تمہیں کتاب دوں گا۔۔۔۔۔ زبور اترنے کا وقت آیا۔۔۔۔۔ حضرت داؤد سے فرمایا۔۔۔۔۔ اپنے عبادت خانے میں بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ کتاب کا انتظار کرو۔۔۔۔۔ لیکن قرآن جب میرے پیغمبر پہ اترا۔۔۔۔۔ تو میرے نبی کو کہیں جانا نہیں پڑا۔۔۔۔۔ میرے پیغمبر کو انتظار نہیں کرنا پڑا۔۔۔۔۔ میرے نبی کو چالیس دن کا چلہ نہیں کرنا پڑا۔۔۔۔۔ میرے پیغمبر کو طور پہاڑ پہ نہیں جانا پڑا۔۔۔۔۔ میرے پیغمبر کو

داوی ابو قتیس میں نہیں جانا پڑا..... بلکہ کیا ہوا؟ کہ میرا پیغمبر مکے میں تھا..... قرآن کو مکے میں بھیج دیا..... میرا رسول مدینے میں آیا..... قرآن کو مدینے میں بھیج دیا..... میرا پیغمبر پہاڑ پر چڑھا..... قرآن کو پہاڑ پر بھیج دیا..... میرا نبی بازار میں آیا..... قرآن کو بازار میں بھیج دیا..... میرا نبی گلیوں میں پہنچا..... قرآن کو گلیوں میں بھیج دیا..... حتیٰ کہ میرا پیغمبر بدر میں..... قرآن بدر میں..... میرا نبی احد میں..... قرآن احد میں..... میرا پیغمبر تبوک میں..... قرآن تبوک میں..... میرا نبی حنین میں..... قرآن حنین میں..... میرا نبی عسیرہ میں..... قرآن عسیرہ میں..... حتیٰ کہ میرا پیغمبر عائشہ کے بستر پر..... قرآن بھی عائشہ کے بستر پر۔

رحمت کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا وما ارسلناك الا رحمة للعالمین

اے پیغمبر! ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنایا..... دنیا میں جتنے بھی جہاں ہیں..... ہر جہان کے لئے تو رحمت ہے..... سوال یہ ہے کہ رحمت کا معنی کیا ہے؟ رحمت کہتے کس کو ہیں؟ رحمت کی تھیوری کیا ہے؟ رحمت کی فلاسفی کیا ہے؟ رحمت کا معنی کیا ہے؟ رحمت کی حقیقت کیا ہے؟ رحمت کی اصلیت کیا ہے؟ یہ بات قابل غور ہے..... عربی لغت میں جتنی بھی کتابیں آج تک چھپی ہیں۔ رحمت کا معنی ایک ہے۔ رحمت کا معنی راحت ہے..... رحمت کا معنی چین ہے..... رحمت کا معنی سکون ہے..... رحمت کا معنی دکھوں میں کسی کا علاج ہے..... رحمت کا معنی جہالت میں علم کی روشنی ہے..... رحمت کا معنی عظمت ہے..... رحمت کا معنی رفعت ہے..... رحمت کا معنی بلندی ہے..... رحمت کا معنی دکھوں میں اچھائی ہے..... کائنات ساری جب شرک سے اٹ گئی تھی..... کائنات میں شرک کا اندھیرا تھا..... اس میں جو روشنی پھیلی اسے رحمت کہا گیا..... اور جس وقت گناہ ساری دنیا میں پھیل گیا..... اور گناہ کے مقابلے میں نیکی کا پھیلنا رحمت ہے..... ظلم ساری دنیا میں پھیل جائے..... وہاں عدل کا آثار رحمت ہے..... ساری کائنات میں برائی ہو..... وہاں اچھائی کا آثار رحمت ہے..... ساری کائنات میں ظلم ہو..... وہاں عدل کا آثار رحمت ہے..... ساری کائنات اندھیروں میں ڈوب جائے..... وہاں روشنی کا آثار رحمت ہے..... اور مزدوروں کا حق نہ ملے..... وہاں

حقوق مل جائیں یہ رحمت ہے..... محنت کش بھوکا مر رہا ہو..... اس کو روٹی مل جائے یہ رحمت ہے..... ایک آدمی ننگا ہو..... اس کو کپڑا مل جائے یہ رحمت ہے..... ایک شخص مریض ہے..... اس کا علاج ہو جائے یہ رحمت ہے..... ایک آدمی جاہل ہے..... اس کو تعلیم مل جائے یہ رحمت ہے۔

ہر چیز کا علاج محمدؐ کے قدموں سے وابستہ ہے

میرے بھائیو! یہ ساری چیزیں رحمت کیوں ہیں؟ اس لئے کہ ہر چیز کا علاج محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں سے وابستہ ہے..... تعلیم نبی کے قدموں میں..... علاج نبی کے قدموں میں..... مزدوروں کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری کا ادا کرنا نبی کے قدموں میں..... شرک کو دور کر کے توحید کا چراغ جلانا نبی کے قدموں میں..... رسالت کو عام کرنا نبی کے قدموں میں..... قرآن کو دنیا میں پھیلانا نبی کے قدموں میں..... دنیا میں ہر دکھ کا علاج میرے نبی کی رحمت ہے..... ہر پریشانی کا علاج میرے نبی کی رحمت ہے..... ہر بے چینی کا علاج میرے نبی کی رحمت ہے..... ہر کفر کا علاج میرے نبی کی رحمت ہے..... شرک ہے تو مقابلہ میں رحمت ہے..... کفر ہے تو مقابلہ میں رحمت ہے..... دکھ ہے تو مقابلہ میں رحمت ہے..... پریشانی ہے تو مقابلہ میں رحمت ہے..... پوری کائنات میں جتنی برائیاں ہیں ان کے مقابلہ میں جو جو نیکی ہے..... وہ سب کچھ میرے نبی کی رحمت ہے۔

اندھیرا بچل گیا ہو روشنی کی ضرورت ہو تو میں کہوں گا کہ یہ میرے نبی کی رحمت ہے۔

ہندو شاعر جگن ناتھ کا حضورؐ کو خراج عقیدت

تجھے یقین نہیں آتا..... تو آ..... ایک ہندو شاعر جگن ناتھ کے دروازے سے پوچھ

لے..... کہ رحمت کی کیفیت کیا ہے؟ جگن ناتھ آزاد کہتا ہے.....

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا

وہی روئے زمین پر آج تھا تخریب کی دنیا

یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج دیرانہ

افلاطون کی خرد سقراط کی دانش تھی افسانہ
 غرض دنیا میں چاروں سمت اندھیرا ہی اندھیرا تھا
 نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
 کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
 جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
 حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
 شہنشاہی نے جس کے قدم چومے وہ فقیر آیا
 مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
 سبحان رحم بن کر رحمت اللعالمین آیا
 حضورؐ کے آنے سے پہلے عورت کی حالت کیا تھی؟

میرے بھائیو! میرا رسولؐ..... میرا پیغمبرؐ..... میرا مرشدؐ..... کائنات کا محور حقیقی..... مرکز
 حقیقی..... مقصود کائنات..... محمد ﷺ جب دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے..... عورت کی
 کیا کیفیت تھی؟ مزدوروں کی کیا حالت تھی؟ کسان کی کیا حالت تھی؟
 میرے بھائیو! عورت کو وراثت کا کوئی حصہ نہیں ملتا تھا..... عورت کے مخصوص
 ایام میں وہ گھر نہیں رہ سکتی تھی..... عورت کو جنگلوں میں لوگ باندھ دیتے تھے..... عرب
 کے اندر رواج تھا کہ جچی پیدا ہوتی..... اس کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اور قیصر و کسریٰ میں
 رواج تھا کہ لڑکی جو ان ہوتی تو اسے دکانوں پر شوکیسوں میں کھڑا کر کے بری خواہشات کا
 نشانہ بنایا جاتا..... ایسے وقت میں کہ عورت بازار کی جنس رہ گئی تھی..... ایسے وقت میں کہ
 جب جچی پیدا ہوتی ہو..... اسے دفن کر دیا جاتا ہو..... ایسے وقت میں جب عورت کو وراثت کا
 کوئی قانون نہ ملتا ہو..... عورت کی کوئی حیثیت متعین نہیں تھی..... عورت ایک استعمال شدہ
 کپڑے کی چیز تھی..... عورت جنسی خواہشات کی علامت تھی..... عورت خواہشات نفسانی کا
 ایک مرکز بن کر رہ گئی تھی..... اور عورت سوائے دنیاوی ہوس کے اور اس کا کوئی کام نہیں تھا
 آج پوری دنیا..... آج یورپ..... مستشرقین یورپ..... اور پوری کائنات کہتی ہے.....

کہ اسلام نے عورت کو اندر بند کر کے رکھ دیا۔

میرے بھائیو! آؤ..... میں تمہیں چودہ صدیاں پہلے..... بلکہ چودہ صدیوں سے بھی پہلے قیصر و کسریٰ کی کیفیت بتانا چاہتا ہوں..... کہ عورت کو بازاروں میں کھڑا کر کے اس کی بولیاں لگتی تھیں..... اس کے حسن کو لوگ دیکھ کر بری خواہشات کا نشانہ بنانا چاہتے تھے..... اور جی پیدا ہوتی تو عرب میں اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا..... اندھیرا تھا..... عورت کے لئے کوئی زندگی نہیں تھی..... عورت کے لئے کوئی آسرا نہ تھا..... عورت کے لئے کوئی دنیا میں سہارا نہ تھا..... عورت کے لئے امید کی کوئی کرن نہ تھی..... عورت کے سامنے کوئی روشنی نہ تھی..... عورت کے لئے کوئی چیز بھی دنیا میں نہ تھی.....

عورت کی چار حیثیتیں ہیں.. فرمان نبویؐ..

میرے بھائیو! ایسے وقت میں دنیا کے سب سے بڑے سردار محمد ﷺ دنیا میں تشریف لائے..... اور میرے رسولؐ نے فرمایا..... اودنیا کے لوگو!..... عورت کو عام سمجھنے والو!..... عورت کی چار حیثیتیں ہیں..... عورت اگر تیری بیٹی ہے تو تیری عزت ہے..... عورت اگر تیری بہن ہے تو تب بھی تیری آبرو ہے..... عورت اگر بیوی ہے تو اس کا خرچہ تیرے ذمہ واجب ہے..... اور عورت اگر ماں ہے تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ وہ جنت جس جنت کی تلاش میں ساری کائنات ماری ماری پھر رہی ہے..... اسی سال عبادت بزرگ کرتا ہے۔ کہ مجھے جنت مل جائے..... قطب عبادت کرتا ہے کہ مجھے جنت مل جائے..... ابدال عبادت کرتا ہے کہ مجھے جنت مل جائے..... لیکن چودہ سو سال پہلے اسی جنت کو ماں کے قدموں کے نیچے میرا پیغمبرؐ قرار دے چکا ہے..... کہ جو عورت خواہشات نفسانی کی چیز تھی۔ اسی عورت کے قدموں کے نیچے جنت بتانے والا وہ میرا پیغمبرؐ ہے۔ جو عورت کے لئے بھی رحمت کا پیغامبر بن کر آیا۔

زمانہ جاہلیت کا ایک دردناک اور فکر انگیز واقعہ

میرے بھائیو! عربوں میں رواج تھا کہ چھوٹے بچوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ مکے میں

بھی رواج تھا..... تاجدار رسالت کی محفل میں ایک شخص آیا..... اور کہنے لگا..... یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے معافی مل سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا..... تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا کہ میرا بہت بڑا گناہ ہے..... آسمانوں سے بھی بڑا گناہ..... زمین سے بھی بڑا گناہ..... اتنا بڑا میں نے گناہ کیا..... مجھے معافی مل سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا..... تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے کہا زنا سے بھی بڑا گناہ..... حضور نے فرمایا تو نے شراب پی؟ اس نے کہا شراب سے بھی بڑا گناہ..... حضور نے فرمایا..... تو نے جو اکھيلا؟ اس نے کہا جوئے سے بھی بڑا گناہ..... حضور نے فرمایا..... کون سا ایسا گناہ ہے؟ جو آسمانوں سے بھی بڑا ہے..... زمین سے بھی بڑا ہے..... کائنات سے بھی بڑا ہے؟ تو اس شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول!..... میں ابو جہل کا پیروکار تھا..... میں ابو جہل کا ماننے والا تھا..... میرے علاقے میں بھی ابو جہل کا یہ دستور تھا..... کہ جی پیدا ہو جاتی تو اسے زندہ دفن کر دیا جاتا..... میرے گھر میں کوئی اولاد نہ تھی..... چودہ سال بیت گئے..... چودہ سال کے بعد ایک جی پیدا ہوئی تو میری بیوی نے کہا..... یہ اولاد پہلی ہے..... ہم اس کو زندہ دفن نہیں کریں گے..... حالانکہ حکومت کا اعلان تھا..... ابو جہل کا اعلان تھا کہ جی کو دفن کر دیا جائے..... کہیں بڑی ہو کر اس کو کوئی لینے نہ آجائے..... کوئی ہمارا داماد نہ بن جائے..... کوئی ہماری ناک کاٹنے والا نہ آجائے..... تو میں نے فیصلہ کیا..... کہ جی کو زندہ دفن نہیں کریں گے..... دو سال بیت گئے..... تین سال..... چار سال..... جی بھاگنے لگی..... جی ہمیں بہت پیاری لگتی تھی..... جب میں گھر جاتا تو جی میرے سینے سے چمٹ جاتی تھی..... میری ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی تھی۔

برنس روڈ کراچی کے مسلمانو! جن کے گھروں میں چیاں ہوتی ہیں ان کو پتہ ہے کہ باپ کو بیٹیوں سے کتنی محبت ہے..... اور بیٹیوں کو ماں باپ سے کتنا پیار ہوتا ہے..... لیکن یہ چار پانچ سال کی جی روزانہ باپ کے سینے سے چمٹ جاتی تھی..... لیکن ایک دن وہ کہتا ہے..... مکہ کے چوک میں ابو جہل نے میرا گریبان پکڑ لیا..... اس نے کہا۔ تیرے گھر میں جی ہے اور تو اس کو دفن نہیں کرتا..... آج ہی میری پولیس آئے گی اور اس کو دفن کر دے گی..... میں نے وعدہ کر لیا کہ میری کل کو کہیں ناک نہ کٹ جائے..... میں گھر آیا..... میں نے نیت کر لی

..... ارادہ کر لیا کہ آج میں جی کو زندہ دفن کر ڈالوں گا آج میں اس کو تہ تیغ کر دوں گا آج میں اپنی آنکھوں سے جدا کر دوں گا میں نے فیصلہ کر لیا۔ میں نے اس کی ماں کو نہیں بتایا صرف یہ کہا اس کو تیار کر دے اس کو ماموں کے پاس لے جاؤں گا اس کو وہاں چھوڑ آؤں گا کہیں ابو جہل کے جلاذ آکر اس کو زنج نہ کر ڈالیں اس کی اماں نے تیار کر دیا۔ اس کو دوپٹہ پہنایا اس کے کپڑے بدلے اس کو غسل کرایا اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا میں جب چلنے لگا تو اس جی کو میں نے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور سینے پر رکھا اٹھا کر لے جانے لگا ایک کدال جو دروازے کے پاس تھی وہ بھی میں نے اٹھائی اس کی ماں کو پتہ نہ چلا وہ سمجھتی رہی کہ میرے بھائی کے پاس یعنی اس کے ماموں کے پاس لے جایا جا رہا ہے لیکن کہتا ہے میرے دل میں برائی تھی میں جی کو اٹھا کر جنگل میں لے گیا پہاڑوں پر لے گیا وہ جی کہتی ہے لبا جان اس علاقے میں تو میرے ماموں کا گھر نہیں ہے - وہ پریشان ہو گئی میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا وہ خاموش ہو گئی پہاڑ کے دامن میں میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کر دی میں قبر کھودتا تھا اور وہ جی کہتی تھی لبا جان! کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا خاموش ہو جا وہ خاموش ہو گئی جب میں قبر کھود رہا تھا اس کو نہیں پتہ تھا یہ گڑھا میرے لئے کھودا جا رہا ہے اس جی نے اپنے دوپٹے میں وہ مٹی ڈالی اور میرے ساتھ گڑھا کھودنے میں مددگار ہو گئی تھوڑی دیر بعد اس جی کو اٹھا کر جب میں نے اس گڑھے میں رکھا تو وہ جی رو پڑی اور رو کر کہنے لگی لبا جان! اگر اسی طرح مجھے زندہ دفن کرنا تھا - میرے گھر میں بتا دیتے میں اپنی اماں کو آخری سلام تو کر کے آجاتی جب یہاں تک وہ پہنچا رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے سارے صحابہ رو پڑے کیوں روئے؟ میرا پیغمبر کیوں رویا؟ اس لئے کہ

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

میرا پیغمبر تو رحمت کا پیغامبر تھا اس کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح آنسو یہ رہے تھے وہ آدمی کتنا جا رہا تھا کہ اے پیغمبر! اس جی کو اٹھا کر جب میں گڑھے میں

رکھنے لگا..... جچی روپڑی..... میں نے اسکی پکار کو نہیں دیکھا..... میں اس کو رکھنے لگا تو بچا خرد
 جچی کہتی ہے..... لبا جان! مجھے چھوڑ دے..... میں ساری زندگی تیرے گھر میں آتی۔ میں
 ساری زندگی اس علاقے میں نہیں آتی۔..... میں جنگلوں میں وقت گزار کر اپنا گزارا کروں
 گی..... میرا جرم تو کوئی نہیں..... میرا قصور تو کوئی نہیں..... میں نے تیرے حکم کی کبھی
 خلاف ورزی نہیں کی..... وہ چیختی رہی..... لیکن میرے دل میں ابو جہل کا ڈر تھا..... میں نے
 جچی کو قبر میں ڈال دیا..... اور اس کے سینے پر ایک ریت کا تودہ رکھا..... اور اس کی آواز ہمیشہ
 ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی..... اے دنیا کے سردار!..... اے رحمت دو عالم!..... آج میں تیرے
 دروازے پر آیا ہوں..... کیا میرا یہ گناہ معاف ہو سکتا ہے؟ جس دن سے اس جچی کو میں نے
 گڑھے میں رکھا۔ اس دن کے بعد روزانہ خواب میں وہ جچی مجھے ملتی ہے..... اور میرے سامنے
 کہتی ہے..... لبا جان!..... قیامت کا دن ہوگا..... رسول اللہ کی عدالت ہوگی..... میرا ہاتھ
 ہوگا..... تیرا اگر بیان ہوگا..... اے اللہ کے نبی!..... آج چالیس دن ہو گئے۔ مجھے نیند نہیں
 آئی..... میں تیرے دروازے پہ آیا ہوں..... اس لئے کہ تم رحمت دو عالم ہو..... رحمت
 اللعالمین ہو..... اتنے بڑے گناہ کی مجھے معافی مل سکتی ہے؟

میرے بھائیو! میرا پیغمبر اس کی باتیں سن کر رو رہا ہے..... صحابہؓ رو رہے ہیں۔ نبیؐ
 کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح آنسو جھڑ رہے ہیں..... میرے رسولؐ نے فرمایا..... او
 نوجوان! تو نے بڑا ظلم کیا..... تو نے عرش ہلا دیا..... تو نے زمین ہلا دی..... تو نے پہاڑ ہلا
 دیئے..... تجھے ترس نہیں آیا..... جب وہ جچی روتی تھی تو نے ہاتھ کیوں نہیں روکا؟ جب تو
 نے اسے قبر میں اتارا وہ زور ہی تھی..... تو نے ہاتھ کیوں نہیں روکا..... جب تو نے اس
 کے سینے پر پتھر رکھا تجھے ترس نہیں آیا..... وہ معصوم جان تڑپتی رہی۔ تو ظلم کرتا رہا..... لیکن
 یاد رکھ..... میں رحمت اللعالمین ہوں..... اگر آج سچے دل سے تو توبہ کر کے میرا کلمہ پڑھے گا
 میں اتنی بڑی رحمت لے کر آیا ہوں کہ وہ رحمت اس گناہ سے بھی بہت بڑی ہے..... اس
 زیادتی سے بہت بڑی ہے..... میں اتنی بڑی رحمت لایا ہوں کہ سچے دل سے کلمہ پڑھے گا تو
 میں اس گناہ پر بھی معافی کی چادر پھیر دوں گا..... اور یہ یاد رکھ!..... آئندہ قیامت تک کے

لئے میں اعلان کرتا ہوں..... کہ میری امت میں جو شخص دو چھوٹی کی تربیت کر کے.....
جوان کر کے..... ان کی اچھی طرح شادیاں کرے گا..... میں محمد ﷺ اس کی جنت کا اعلان
کرتا ہوں..... اس لئے کہ میں عورت کے لئے..... چھوٹی کے لئے..... دکھی چھوٹی کے لئے
..... جو بے گورد کفن قبروں میں اتار دی گئیں..... میں محمد ﷺ ان کے لئے بھی رحمت کا
پیغامبر بن کر آیا ہوں۔

میرا پیغمبرؐ جانوروں کے لئے رحمت ہے

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین

کہ اے پیغمبرؐ!..... ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنایا..... ایک جہان کے
لئے نہیں..... سارے جہانوں کے لئے..... کہ میرے رسولؐ کے دروازے پر ایک اونٹ
نے آکر سر رکھا..... صحابہؓ نے پوچھا..... یا رسول اللہ!..... یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ تو حضورؐ نے
فرمایا..... یہ اونٹ اپنے مالک کی شکایت کر رہا ہے؟ یہ کہتا ہے..... مجھے چارہ تھوڑا ڈالا جاتا
ہے۔ کام زیادہ لیتے ہیں۔ تو حضورؐ نے مالک کو بلا کر کہا کہ آئندہ تجھے تھوڑا چارہ ڈالنے کی
اجازت نہیں..... جتنا کام لوگ چارہ اتنا ہی ڈالو گے..... اب تم بتاؤ..... کہ اس جانور کے لئے
بھی میرا پیغمبر ﷺ رحمت کا پیغامبر بن کر آیا یا نہیں آیا؟ میرے رسولؐ کی بعثت کے وقت
مزدوروں کے لئے کوئی قاعدہ قانون نہ تھا..... لیکن میرا پیغمبرؐ جب دنیا میں آیا..... میرے
رسولؐ نے دنیا میں پیغام اپنا پہنچانا شروع کیا..... تو میرے رسولؐ نے مزدوروں کے بارے
میں جو اعلان کیا وہ بھی بڑا قابل غور ہے..... میں نے رات اندر کلی بازار لاہور کے جلسے میں بھی
کہا..... یہاں بھی کہتا ہوں..... کہ دنیا میں کوئی انسان محمد رسول ﷺ سے زیادہ مزدوروں کا
حامی نہیں..... محنت کشوں کا حامی نہیں.....

میرا پیغمبرؐ مزدوروں کیلئے رحمت ہے.. ایک مزدور کا واقعہ.

ادفیکریوں کے مزدوروں! اولوں کے مزدوروں! سنیل مل کے مزدوروں! کمپنیوں.....

پھر خانوں اور ملوں کے مزدوروں..... محنت کشوں..... آؤ..... میں ساری کائنات کے سردار کے دروازے پر تمہیں لے چلوں..... کہ میرے پیغمبر ﷺ کی عدالت میں لوگ مصافحہ کر رہے ہیں..... حضورؐ نے ایک شخص سے مصافحہ فرمایا۔ اور آپؐ نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں میں کتابت ہیں..... اس کے ہاتھ میں گٹھے پڑے ہوئے ہیں..... حضور ﷺ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا..... اور پکڑ کے فرمایا..... اے نوجوان! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام سعد انصاری ہے..... حضور ﷺ نے فرمایا..... تیرے ہاتھوں پہ نشانات کیسے ہیں؟ تو اس نے کہا..... میں پتھروں پہ ہتھوڑا چلاتا ہوں..... یعنی پتھر توڑ کر مزدوری کماتا ہوں اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہوں..... تو میرے رسولؐ نے فرمایا..... دنیا کے لوگو!..... سب سے بہتر کمائی اس مزدور کی ہے..... اور یہ کہہ کر میرے پیغمبر نے اس مزدور کا ہاتھ چوم لیا..... مزدور کا ہاتھ چوما..... میں نے چیخ کیا..... کہ آؤ..... لینن سے پوچھو..... مارک سے پوچھو..... انجلس سے پوچھو..... برطانیہ کے چرچل سے پوچھو..... شکسپئر سے پوچھو..... روسو اور ویدرک سے پوچھو..... کتنے بڑے بڑے فرمانروا..... اور کتنے بڑے بڑے مصلح و مرئی ریفارمر دنیا میں آئے..... لیکن ایسا بھی کوئی شخص آیا کہ جس نے اپنی امت کے ایک مزدور کا ہاتھ چوما ہو؟ وہ پیغمبرؐ..... جو معراج کی رات عرش پر پہنچا۔

کافرہ قیدی لڑکی کے ساتھ حضورؐ کا سلوک

وہ پیغمبرؐ جس کے دروازے پر ایک لڑکی قید کر کے لائی گئی..... قیدی عورتیں آئیں..... قیدی مرد آئے..... اس کے دروازے پر ایک لڑکی قید کر کے لائی گئی..... تو میرے رسولؐ نے فرمایا..... بلالؓ..... یہ میری نبوت والی چادر اس لڑکی کے چہرے پر ڈال دے..... تو بلالؓ نے فرمایا..... اے اللہ کے رسولؐ!..... یہ تو کافر کی بیٹی ہے..... میرے نبیؐ نے فرمایا..... بلالؓ بیٹی بیٹی ہوتی ہے..... چاہے کافر کی ہو..... چاہے مسلمان کی ہو..... آج تو کافر کی بیٹی کے سر پہ کپڑا ڈالے گا..... قیامت کے دن خدا تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے گا..... میرے پیغمبرؐ کی اس رحمت کو دیکھو..... ایک مزدور کے ہاتھ کو میرے نبیؐ نے چوما ہے..... اور یہ فرمایا..... مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدور کی مزدوری ادا

کردو..... یہ اعلان سب سے پہلے دنیا میں کرنے والا رحمت للعالمین ہے..... میرا پیغمبر.....
عورتوں کے لئے بھی رحمت ہے..... مزدوروں کے لئے بھی رحمت ہے..... محنت کشوں کے
لئے بھی رحمت ہے۔

میرا پیغمبر یتیموں کے لئے بھی رحمت ہے

(میرا پیغمبر) یتیموں کے لئے بھی رحمت ہے..... عید الفطر کے دن میرے
بھائیو! حضور عید سے فارغ ہو کر گھر کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں..... راستے میں دیکھا
کہ کچھ بچے کھیل رہے تھے..... لیکن ایک بچہ کھیلتا نہیں تھا..... میرا پیغمبر..... کھیلنے والوں کو
چھوڑ کر اس بچے کی طرف متوجہ ہوتا ہے..... اور اس بچے سے سوال کرتے ہیں..... کہ بیٹا
تو کیوں نہیں کھیلتا..... وہ رو پڑا..... اس نے رسول اللہ کا چہرہ دیکھا..... کہ پہلی مرتبہ کوئی
آدمی مجھ سے پوچھتا ہے..... کہ تو کیوں نہیں کھیلتا..... اس نے کہا میں کیسے کھیلوں؟ میرے تو
تن پہ کپڑے نہیں؟ حضور نے فرمایا..... ان سارے بچوں نے کپڑے پہنے ہیں..... تو نے کپڑا
نہیں پہنا..... وہ رو پڑا..... رو کر کہنے لگا..... میں تمہیں کیا بتاؤں..... میں یتیم ہوں..... میری
ماں فوت ہو چکی ہے۔ میرا باپ فوت ہو چکا ہے..... پیغمبر نے اس کی بات سنی..... کھیلنے والوں
کو نہیں دیکھا..... اس بچے کو نبوت نے اپنے ہاتھوں سے اٹھایا..... سینے سے لگایا..... اور گھر
لے گئے..... فرمایا..... عائشہؓ یہ یتیم چہ تیرے دروازے پہ لایا ہوں..... آج کے بعد میں محمدؐ
اس کا باپ ہوں..... عائشہؓ تو اس کی ماں ہے..... تو اس یتیم بچے کے لئے میرا نبی رحمت
اللہ للعالمین بن کے آیا..... اسی لئے حفیظ تائب نے کہا

حضور آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
مجھے چہروں کا زنگ اتراتے چہروں پہ نور آیا
حضور آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر

حفظ اس در سے مگر نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو سکھوں گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی
صحابہؓ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے

میرا پیغمبرؐ جہانوں کے لئے رحمت ہے..... مزدوروں کے لئے رحمت ہے..... محنت کش کے لئے رحمت ہے..... اور ان جبینوں کے لئے رحمت ہے جو جبینیں ہاتھ کی بنا کی ہوئی مورتوں کے سامنے جھکتی تھیں..... ان کو اٹھا کر میرے پیغمبرؐ نے ایک خدا کے دروازے پر جھکادیا..... میرا نبیؐ ان کے لئے بھی رحمت ہے..... میرا پیغمبرؐ ان کے لئے رحمت ہے..... یتیم بچوں کے لئے رحمت..... بیوہ عورتوں کے لئے رحمت..... مزدوروں کے لئے..... محنت کشوں کے لئے..... بے سہارا لوگوں کے لئے..... اور کائنات کے ایک ایک انسان کے لئے..... ایک ایک حیوان کے لئے..... ایک ایک جمادات کے لئے میرا پیغمبرؐ رحمت بن کر آیا..... جب کائنات کی ہر چیز کے لئے میرا نبیؐ رحمت ہے..... اور یہ ساری روشنی اسی نبیؐ کے قدموں کے صدفے ہے..... آج میرے پاس ایمان ہے تو یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... میں مسلمان ہوں تو یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... آج تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیسے گزر رہی ہے..... تو کہتا ہے سب کچھ میرے نبیؐ کی رحمت ہے..... اگر چودہ سو سال کے بعد تیرا ایمان نبیؐ کی رحمت ہے..... تیرا اسلام نبیؐ کی رحمت ہے..... تیری خوشحالی نبیؐ کی رحمت ہے..... تیرے ملک پہ رحمت نبیؐ کی رحمت ہے..... سعودی عرب میں تیل نکل آیا..... تو کہتا ہے نبیؐ کی رحمت ہے..... اور تجھے گھر میں روٹی مل گئی..... تو کہتا ہے..... نبیؐ کی رحمت ہے..... تو پھر مجھے کہنے دو کہ..... صدیقؐ کی صداقت بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... عمرؓ کی عدالت بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... عثمانؓ کی شرافت بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... علیؓ کی عدالت بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... سلمان فارسیؓ کا تقویٰ بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... ابوذر غفاریؓ کا زہد بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... ابن عباسؓ کی تفسیر بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... ابن مسعودؓ کی حدیث بھی نبیؐ کی رحمت ہے..... سارے صحابہؓ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے..... بلالؓ بقی ریت پہ لٹایا جا رہا ہے۔ اس کا استقلال نبیؐ کی رحمت ہے..... خبابؓ کو آگ کے انگاروں پہ جلایا جا رہا ہے..... اس کا استقلال نبیؐ کی رحمت ہے.....

طارق ابن زید کو پھانسی کے تختے پہ چڑھایا جا رہا ہے..... اس کا استقلال نبیؐ کی رحمت ہے.....
 حذیفہؓ کبھی کو آگ کے انگاروں پہ ابلتی ہوئی دیگ میں ڈالا گیا..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے.....
 اور تخت و تاج قیصر و کسریٰ سے صحابہؓ ٹکرائے۔ نبیؐ کی رحمت ہے..... اندھیروں میں
 چراغ جلانے..... نبیؐ کی رحمت ہے..... صحابہؓ نے چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے نبیؐ کو نہیں
 چھوڑا..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... بدوؤں نے قیصر و کسریٰ کے پرچے اڑائے..... یہ نبیؐ کی
 رحمت ہے..... ساری کائنات کے بت پاش پاش کر کے پوری دنیا میں اسلام کا پرچم بلند کیا
 صحابہؓ نے..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... صحابہؓ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے..... صحابہؓ کا علم نبیؐ کی
 رحمت ہے..... صحابہؓ کا تقویٰ نبیؐ کی رحمت ہے..... صحابہؓ کی شان نبیؐ کی رحمت ہے..... صحابہؓ
 کا تدبر نبیؐ کی رحمت ہے اور قرآن میں ساڑھے سات سو جگہ پہ اللہ نے صحابہؓ کو جنتی کہا..... یہ
 ان کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت ہے.....

کائنات کی ہر اچھائی نبیؐ کی رحمت ہے

میرے بھائیو! آج کائنات کی ہر اچھائی میرے رسولؐ کی رحمت ہے..... جب
 سرے نبیؐ دنیا میں تشریف لائے تھے..... ایک شخص بھی مسلمان نہیں تھا..... اور پھر دنیا نے
 دیکھا..... کہ وہ کعبہ جس میں تین سو ساٹھ بت تھے..... وہ بت گرا دیئے گئے..... یہ نبیؐ کی
 رحمت ہے..... اور فاران کی چوٹی پہ اسلام کا سورج طلوع ہوا..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے.....
 ایک آدمی بھی ساتھ نہ تھا..... لیکن جب جنازہ اٹھا پیغمبرؐ کا..... تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ
 نبیؐ کے قدموں میں تھے..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... قیصر و کسریٰ کے سارے بت پاش پاش
 ہو گئے..... یہ نبیؐ کی رحمت ہے..... مجھے کہنے دو کہ..... کائنات کا ہر حسن نبیؐ کی رحمت ہے
 ہر خوبصورتی نبیؐ کی رحمت ہے..... کائنات کی ساری رعنائی نبیؐ کی رحمت ہے..... یہ جمال
 صباحت نبیؐ کی رحمت ہے..... یہ حسن ملاحت نبیؐ کی رحمت ہے..... یہ گلوں کی خوشبو نبیؐ کی
 رحمت ہے..... یہ سمندروں کا خروش نبیؐ کی رحمت ہے..... یہ بلبل کی چمک نبیؐ کی رحمت ہے
 یہ کائنات کی ساری روشنی نبیؐ کی رحمت ہے..... یہ آسمان کی وسعت نبیؐ کی رحمت ہے
 یہ زمین کا فرش نبیؐ کی رحمت ہے.....

ولیوں کا استقلال نبی کی رحمت ہے

میرے بھائیو! تیری نماز نبی کی رحمت ہے..... میرا روزہ بھی نبی کی رحمت ہے.....
 میرا بولنا نبی کی رحمت ہے..... تیرا یہاں آنا نبی کی رحمت ہے..... میں اور آگے بڑھتا ہوں.....
 ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کفر سے ٹکرانا نبی کی رحمت ہے..... ابو حنیفہ کی فقہ نبی کی
 رحمت ہے..... امام مالک کی عظمت نبی کی رحمت ہے..... شافعی کا تقویٰ نبی کی رحمت
 ہے..... احمد بن حنبل کا استقلال نبی کی رحمت ہے..... سعید ابن جبیر تختہ دار پہ چڑھ گیا یہ نبی کی
 رحمت ہے..... امام غزالی نے حق و صداقت کا پرچم بادشاہوں کے سامنے بلند کیا۔ نبی کی
 رحمت ہے..... ابن تیمیہ کا جنازہ جیل سے اٹھا..... نبی کی رحمت ہے..... امام رازی نے تفسیر
 لکھی..... نبی کی رحمت ہے..... مجدد الف ثانی نے جہانگیر کے دربار میں حق کا پرچم بلند کیا.....
 نبی کی رحمت ہے..... شاہ ولی اللہ کے انگوٹھے کاٹے گئے..... لیکن وہ نہیں بدلا..... نبی کی
 رحمت ہے..... شاہ عبدالعزیز نے جرأت کا اظہار کیا..... نبی کی رحمت ہے..... قاسم نانوتوی
 کی عظمت نبی کی رحمت ہے..... رشید احمد گنگوہی کا تقویٰ نبی کی رحمت ہے..... محمود الحسن
 مالٹا کی جیل میں رہا۔ نبی کی رحمت ہے..... قرآن کی تفسیر جیلوں میں لکھی..... نبی کی رحمت
 ہے..... عبدالشکور لکھنوی کا علم نبی کی رحمت ہے..... عطاء اللہ شاہ کی خطابت نبی کی رحمت
 ہے..... مولانا محمد الیاس تبلیغی جماعت کے بانی کی ساری کاوش نبی کی رحمت ہے..... مفتی
 کفایت اللہ کے فتوے..... نبی کی رحمت ہے..... دیوبند کی عظمت نبی کی رحمت ہے.....
 ولیوں کی ولایت نبی کی رحمت ہے..... معین الدین چشتی اجیری کی عظمت نبی کی رحمت ہے.....
 پیران پیر کا وقار نبی کی رحمت ہے..... اولیاء کی ولایت..... پیروں کی پیروی..... قطبوں
 کی قطبیت..... ساری کائنات کا علم نبی کی رحمت ہے..... اور مجھے آگے چل کر کہنے دے.....
 عبدالشکور لکھنوی کا سارا علم نبی کی رحمت ہے..... اور حق نواز کی ساری عظمت نبی کی رحمت
 ہے۔

تمام مصائب کے باوجود مشن پھیل رہا ہے یہ نبی کی رحمت ہے

میرے بھائیو! آج امریکہ کے جس شہر میں تم جاؤ..... جو ایشیاء کا باشندہ تمہیں نظر آئے گا..... اس کی گاڑی میں حق نواز کی کیسٹ چل رہی ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... گنبد خضریٰ کے سامنے کیسٹوں کی دکان پر حق نواز گونج رہا ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... شہادتیں اسی ہو گئیں..... لیکن سپاہ صحابہ بڑھ رہی ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... خون کے قطروں سے یہ لوگ بڑھ رہے ہیں..... یہ نبی کی رحمت ہے..... ذرے ذرے ہو گئے لیکن کام بڑھ رہا ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... حق نواز قبر میں اتر گیا..... مشن پھیل رہا ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... ایثار القاسمی کی بیوی بیوہ ہو گئی لیکن مشن ختم نہیں ہوا..... یہ نبی کی رحمت ہے..... چالیس نوجوان علماء ذبح ہو گئے..... پھر بھی سپاہ صحابہ کا مشن نہیں مٹا..... یہ نبی کی رحمت ہے..... ایران نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا..... موجودہ حکمرانوں نے ٹانگیں اونچی کر کے اس جماعت کو مٹانا چاہا..... ریڈیو میرے خلاف..... ٹیلی ویژن میرے خلاف..... اخبار میرے خلاف..... مولوی کئی میرے خلاف..... جوان میرے خلاف..... سیاستدان میرے خلاف..... لیکن جب حق نواز شہید ہوا..... یونٹ تین سوتھے..... اب چودہ ہزار یونٹ ہیں..... یہ سب میرے نبی کی رحمت ہے۔

کراچی میں ایران کے کچھ ٹاؤٹ..... سیت کا لبادہ اوڑھ کر میرا راستہ روکنے کیلئے ہر جگہ کھڑے ہیں..... لیکن ہر جگہ انہیں منہ کی کھانی پڑ رہی ہے..... یہ نبی کی رحمت ہے..... یہ کس کی رحمت ہے؟ (نبی کی) تو پھر مجھے کہنے دو..... کہ میں تو اس قاسم نانوتوی کا اور حسین احمد مدنی کا نام لیوا ہوں..... جس نے پیغمبر کے روضے پہ کھڑے ہو کے فرمایا تھا کہ.....

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر

سلامت رہے تیرے روضے کی جالی

ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق لبوذہ

ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلائی

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کا جنت کو خطاب

اور اس عظمت کو دیکھو..... کہ شیخ الہند محمود الحسنؒ جو ہمارے پیرو مرشد ولی کامل

گزرے ہیں۔ انہوں نے ایک شعر میں جنت کو خطاب کیا..... اور بلائی خود چور تہات کی اور
جنت سے کیا کہا کہ۔

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضور رہتے ہیں

یہ سب کچھ نبی کی شان ہے۔

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ کا پیغام ہر گلی میں..... ہر کوچے میں..... ہر بازار میں پھیلتا
جا رہا ہے..... اور اگر میرے دشمن کو..... میرے مخالف کو یقین نہ ہو تو وہ اپنی آنکھوں سے
دیکھ سکتا ہے..... بلکہ یقین اگر نہ ہوتا تو ان کا بھاگنا رک جاتا..... ان کا بھاگنا بتا رہا ہے کہ بات
ہر جگہ پہنچ چکی ہے.....

میرے بھائیو! ایک آدمی کہہ رہا تھا کہ موجودہ وزیراعظم صاحب قادیانی ہیں.....
یہ بات یاد رکھیں..... ہمیں ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی کہ معین قریشی قادیانی ہے..... اور
بغیر تحقیق اور تصدیق کے میں اپنے بھائیوں سے بھی کہتا ہوں..... کہ کوئی بات نہ کریں.....
اگر معین قریشی کے قادیانی ہونے کی تصدیق ہو گئی..... تو یہ آدمی ایک دن بھی کرسی پر نہیں
بیٹھ سکے گا..... یہ یاد رکھیں..... میں آج اعلان کرنا چاہتا ہوں..... معین قریشی کے بارے میں
یہ تشویش ہے کہ اس کا نام ایم ایم احمد نے پیش کیا تھا..... لیکن اس کی تردید بھی جنگ اخبار میں
آچکی ہے..... لیکن اس کے باوجود اگر اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ یہ قادیانی ہے تو پھر میری
بات یاد رکھیں..... ہماری لڑائی صرف شیعہ سے نہیں ہے..... بلکہ ہماری لڑائی نبی کے ہر
دشمن سے ہے..... اور جس دن تصدیق ہو گئی..... خدا نخواستہ..... یہ آدمی قادیانی ہو..... اور
جس دن اس کی تصدیق ہوئی..... ایک دن میں سپاہ صحابہ اس کا تختہ الٹ کر دکھائے گی۔

آپ نے دیکھا..... گزشتہ دنوں ضابطہ اخلاق جاری ہوا..... نگراں حکومت کی
طرف سے ضابطہ اخلاق..... کیا ضابطہ اخلاق ہے؟ اس میں یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو کافر

نہیں کہے گا۔۔۔ ضابطہ اخلاق میں یہ عبارت ہے
یہ میرے پاس خمینی کی کتاب ہے۔۔۔ خمینی نے اپنی اس کتاب ”کشف الاسرار“
کے 119 صفحے پر لکھا ہے۔۔۔ توجہ فرمائیں کہ
”عمرؑ صلی کا فر اور زندیق تھا“ (مواذ اللہ)

میں معین قریشی صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ جناب یہ کتاب پاکستان میں موجود
ہے۔ یہ کتاب شیعہ کے ہر کتب خانے میں موجود ہے۔ اور کالجوں اسکولوں میں یہ کتاب
تقسیم کی گئی ہے۔۔۔ اسے مفت تقسیم کیا گیا ہے۔۔۔ اس کتاب کی موجودگی میں آپ کیا فتویٰ
دیں گے؟ اس کتاب میں خمینی نے پیغمبرؐ کے جانشین فاروق اعظمؓ کو۔۔۔ نبیؐ کے خلیفہ فاروق
اعظمؓ کو کافر لکھا۔۔۔ اب بتاؤ۔۔۔ تمہارا ضابطہ اخلاق کہاں گیا؟ یہ کتاب موجود ہے۔۔۔ یہ
میرے پاس کتاب ہے۔۔۔ اس کتاب میں فاروق اعظمؓ کو نعوذ باللہ خمینی نے کافر لکھا۔۔۔ تم
کہتے ہو۔۔۔ کہ ہمارا ضابطہ اخلاق یہ ہے کہ کوئی کسی کو کافر نہ کہے۔۔۔ تو اس کتاب میں فاروق
اعظمؓ کو کافر لکھا گیا۔۔۔ تمہارا ضابطہ اخلاق ہم پر چلنے کے جائے پہلے اس کتاب پر چلے گا۔
اگر اس کتاب پر تمہارا ضابطہ اخلاق نہیں چلتا۔۔۔ تو تمہارے ضابطہ اخلاق کو میں پاؤں کی
نحو کر سے اڑا کر رکھ دوں گا۔

میرے بھائیو! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت وہ
ضابطہ اخلاق جاری کرتی ہے کہ ایک دوسرے کو کافر نہ کہا جائے۔۔۔ بھائی ہم کیا کافر کہتے ہیں
۔۔۔ خمینی نے اور اس کے پیروکاروں نے۔۔۔ اور اس کے نام لیواؤں نے پاکستان میں کتابیں
لکھیں۔۔۔ یہ پاکستان کی چھپی ہوئی کتاب ہے۔۔۔ ”تحفہ حنفیہ“ اس پر غور کریں۔۔۔
اس ”تحفہ حنفیہ“ میں پیغمبرؐ کے صحابہؓ کو گالی دی گئی ہے۔۔۔ نبیؐ کے خلفاءؓ کو ماں بہن کی گالی
دی گئی ہے۔۔۔ اس کتاب میں 250 صفحے پر غلام حسین نجفی ملعون لکھتا ہے کہ
”ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کا نام انسان اپنی شرم گاہ پر لکھ کر بھرا اپنی بیوی کے پاس جائے“
نعوذ باللہ۔۔۔ یہ تحریر ہے۔

میرے بھائیو۔۔۔ اس کفر کے بعد۔۔۔ اس دجل کے بعد۔۔۔ آپ فیصلہ کریں

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے کہ میں کرنا چاہئے۔ (کرنا چاہئے) بلند آواز سے..... اور بلند آواز سے ہٹاؤ..... کوئی آدمی اپنے آپ کو سنی کھلانے والا..... وہ میرا راستہ ایران کو خوش کرنے کے لئے روکتا ہے..... یہ اپنے آپ کو سنی کہنے والا ایران کے خانہ فرہنگ سے پیسے لے کر سپاہ صحابہؓ سے لڑائی کرنا چاہتا ہے..... یاد رکھو!..... سپاہ صحابہؓ کسی ایسے شخص سے لڑائی نہیں کرنا چاہتی جس کے اوپر سیت کا لیبل ہو..... خواہ اندر سے اس کا کردار کتنا ہی گھناؤنا ہو..... جو سیت کے لبادہ میں آئے گا..... میں اس سے لڑائی نہیں لڑنا چاہتا..... لیکن..... میں شیعوں سے کہتا ہوں..... شیعو!..... تم اپنا لباس بدل کر کیوں آتے ہو؟ اپنا اصلی چہرہ لے کر آؤ..... میں پھر دیکھوں..... تم اس ملک میں بد معاشی کرتے کیسے ہو؟ ساڑھے تین کروڑ روپیہ گزشتہ سال..... پاکستان میں کئی شیعہ کے ایجنٹوں کو..... جن کا نام سیت کے لیبل پر تھا، ایران نے اس لئے دیا..... تاکہ پاکستان میں سنیوں کو آپس میں لڑایا جائے..... شیعہ نما سنیو اور سنی نما شیعو!..... ہم تمہارے ہر بھیس سے واقف ہیں..... تم جس لباس میں آؤ..... سپاہ صحابہؓ تمہیں ضرور پہچانتی ہے..... تم مجھے گالی دیتے ہو..... ہزار مرتبہ گالی دو..... تم مجھے برا کہتے ہو..... ہزار مرتبہ برا کہو..... لیکن جس آدمی نے عائشہ صدیقہؓ کو کافرہ لکھا..... اس کے مقابلے میں تو میرا ساتھ دو..... لیکن تم ساتھ کیسے دو گے؟ تم تو ان کے نمک خوار ہو..... تم تو ان کے زلہ خوار ہو..... تم تو ان کے ریزہ چھس ہو..... یہ بات یاد رکھیں کہ پاکستان میں جب صحابہؓ دشمن نیست و نابود ہو گئے تو تم بھی ان کے ساتھ ہی نیست و نابود ہو جاؤ گے..... اور پھر ایران نہیں تمہیں چا سکے گا..... اور نہ سفارتخانہ تمہیں چا سکے گا۔

گلگت میں گزشتہ دنوں کیا بد معاشی ہوئی..... کہ وہاں تین سو انہتر 369 ہینڈ گرنیڈ ایک امامیہ مسجد پونیال روڈ سے پکڑے گئے..... جس میں کلاشن کوفیں..... اسٹین گنیں..... اور وہ اسلحہ جو پاکستان کی فوج کے پاس بھی نہیں ہے..... وہ بھی وہاں سے برآمد ہوا..... یہ میری طرف سے خبر نہیں آئی..... یہ چیف کمشنر گلگت کی پریس کانفرنس میں کہا گیا..... کہ پونیال روڈ کی امامیہ مسجد سے اتنا بڑا اسلحہ برآمد ہوا کہ وہ پاکستان کی فوج کے پاس بھی نہیں ہے۔ کروڑوں روپے کا

آج میں پاکستان کے نگران وزیراعظم سے سوال کرتا ہوں کہ جناب..... یہ بات تمہارے دور اقتدار میں ہوئی..... بتائیے وہ اسلحہ کون لایا؟ ایرانی ساخت کی گتیں وہاں کون لایا؟ بتاؤ..... تمہارا قانون کہاں ہے؟ آئی ایس آئی کہاں ہے..... آئی ٹی کہاں ہے؟ ایف آئی ج کہاں ہے؟ اسپیشل برانچ کہاں ہے؟ تمہاری ایجنسیاں کہاں ہیں؟ کہاں گتیں ایجنسیاں؟ کیا یہ اسلحہ سنیوں کو ذبح کرنے کے لئے نہیں لایا گیا؟ کیا یہ ہینڈ گرنیڈ سنیوں کو ذبح کرنے کے لئے نہیں لائے گئے؟ یاد رکھو!..... اگر تم نے اس بد معاشی کو نہ روکا..... تو سپاہ صحابہؓ عسکری قوت تشکیل دے کر اس ابن سبا کی جڑ کو اس ملک سے اکھاڑ کر رہے گی.....

کوئی سنی ”شیعہ“ کو ووٹ نہ دے خواہ (وہ سنی) کسی بھی پارٹی کا ہو

میرے بھائیو! سپاہ صحابہؓ اپنے پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ نہیں لے رہی..... سپاہ صحابہؓ نے متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے سیاست کا آغاز کیا ہے..... اور آپ کے ذہن میں یہ بات لانا چاہتا ہوں..... کہ بے نظیر کی قومی اسمبلی میں چوالیس ممبر شیعہ تھے..... اور اس کے بعد مولانا حق نوازؒ کی جب شہادت ہوئی..... تو اس شہادت نے ایسا رنگ دکھایا..... کہ نواز شریف کی قومی اسمبلی میں صرف گیارہ ممبر شیعہ رہ گئے..... اور اس مرتبہ انشاء اللہ وہ گیارہ بھی اسمبلی میں نہیں جائیں گے (انشاء اللہ) میں آپ سے یہ عہد لینا چاہتا ہوں کہ کوئی سنی شیعہ کو ووٹ نہیں دے گا..... وہ شیعہ خواہ پیپلز پارٹی میں ہو..... خواہ وہ شیعہ نواز شریف کے ساتھ ہو..... خواہ وہ شیعہ پاکستان کی کسی اور جماعت کے ساتھ ہو..... خواہ وہ شیعہ ایم کیو ایم کے ساتھ ہو..... خواہ وہ شیعہ حقیقی ایم کیو ایم کے ساتھ ہو..... خواہ وہ شیعہ کسی اسلام والی جماعت کے ساتھ ہو..... کسی شیعہ کو سپاہ صحابہؓ اسمبلی میں جانے نہیں دے گی..... اور کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک سپاہ صحابہؓ دشمنوں کے خلاف علم جہاد بلند کرتی رہے گی..... ہم پرامن ہیں..... اور اسمبلیوں میں ہم شیعہ کا داخلہ روکنا چاہتے ہیں..... آپ ہمارا ساتھ دو گے..... (انشاء اللہ) جو دیں گے دونوں ہاتھ کھڑے کریں۔ دونوں ہاتھ۔ ایک بات یاد رکھیں..... ہم نے ایک آدمی اسمبلی میں بھیجا تھا..... ایک نوجوان..... سپاہ صحابہؓ نے

ایک جرنیل اسمبلی میں بھیجا تھا اور وہ جرنیل وہ ہے..... جس نے حق و صداقت کا پرچم اسمبلی میں بلند کیا..... کیا یا نہیں کیا؟..... (کیا)..... مولانا اعظم طارق نے پرچم بلند کیا؟..... (کیا)..... انشاء اللہ مولانا اعظم طارق اس مرتبہ پھر پہلے سے زیادہ ووٹ لے کر اسمبلی میں جائیں گے انشاء اللہ.....

میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں..... کہ پاکستان میں جتنی مذہبی اور دینی جماعتیں ہیں۔ الیکشن میں ان کا ساتھ دو۔ اس لئے کہ کسی دینی جماعت کے کسی لیڈر کے ذمے کوئی قرضہ نہیں ہے۔ قرضہ سارا کوئی مسلم لیگ لے گئی اور کوئی پیپلز پارٹی لے گئی..... سارا ملک کا پیسہ اربوں روپیہ کروڑوں روپیہ..... اور آئندہ آکر بھی تم نے اس ملک کو لوٹنا ہے..... اب لادین عناصر کا وقت گزر چکا ہے..... اس الیکشن میں یا آئندہ الیکشن میں دینی قوتیں متحد و متفق ہو کر لادین عناصر کے مقابلے میں پاکستان کے اقتدار پر آئیں گی انشاء اللہ..... اور دنیا کی کوئی طاقت اسلامی قوتوں کو ناکام نہیں کر سکے گی..... انشاء اللہ..... آپ اسلامی قوتوں کا ساتھ دو گے..... (انشاء اللہ) جو ساتھ دیں گے دونوں ہاتھ کھڑے کریں۔ دونوں ہاتھ.....

وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین

یار غار کانفرنس
معاویہ بن ابوسفیانؓ
کے

فضائل و مناقب

خالد آباد - فیصل آباد

28-01-1994

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امیر شام تیرے جاہ و منزلت کی قسم

تیرے نام کا ڈنکا جاکے چھوڑوں گا

تیرے نام سے جو چلتے ہیں ملحد و زندیق

ان کو خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑوں گا

معاویہؓ بن ابی سفیان صحابہؓ کا دروازہ ہے

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام فیصل آباد کے غیور ساتھیو! خالد آباد.....

فیض محمدی دارالعلوم کے بالمقابل یہ عظیم الشان کانفرنس..... جو حقیقت میں یار غار کانفرنس

کے نام سے معنون ہے..... لیکن چونکہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب..... حضرت قاسمی

صاحب اور دیگر اکابر علماء نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب بیان فرمائے

ہیں..... اس لئے مجھے کہا گیا ہے کہ میں آپ کے سامنے ایک ایسے مظلوم کا تذکرہ کروں جس

کے احسانات سے یہ امت سبکدوش نہیں ہو سکتی..... ان کا یوم وفات بیس دن پہلے گزرا

ہے..... اگر آپ حضرات کی توجہ رہی اور آپ واقعتاً جاگتے رہے..... تو مجھے امید ہے کہ آج

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے فضائل و مناقب پر انشاء اللہ تاریخی انداز میں گفتگو ہوگی.....

لیکن شرط یہ ہے کہ آپ بیدار رہے، تو اسی صورت میں یہ گفتگو اچھے پیرائے میں ہو سکتی

ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ پر گفتگو ہو؟ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں ہوا میں

گھوڑے نہیں دوڑاتا..... یہ بات بھی بڑے افسوس کی ہے کہ فیصل آباد کی سپاہ صحابہؓ کو امیر

معاویہؓ کانفرنس یاد ہی نہیں..... یہ بھی امیر معاویہؓ کی مظلومیت ہے۔..... میں آپ کے

سامنے یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ صحابہؓ کا دروازہ ہے..... اس دروازے پر

پہرہ دو..... کوئی کتا ابو بکرؓ تک نہیں پہنچے گا..... امیر معاویہؓ کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں

ہیں..... اگر آج اس اجتماع میں کسی کو غلط فہمی ہے تو وہ بھی سنے..... جس کو غلط فہمی نہیں ہے

وہ بھی سنے..... کہ امیر معاویہؓ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہنا جہنم میں داخل ہونا ہے.....
اس کی اصلاح کریں۔

حضرت معاویہؓ کا اصل اختلاف علیؓ سے نہیں قاتلان عثمانؓ سے ہوا

حضرت معاویہؓ صحابی پیغمبرؐ ہیں..... لیکن حضرت معاویہؓ کا تذکرہ کرنا کسی
وقت..... کسی زمانے میں پاکستان میں ممنوع تھا..... کوئی شخص پورے ملک میں امیر معاویہؓ
کا تفرس نہیں کر سکتا تھا..... ایسا دور بھی تھا..... اور آج بھی بیمار ذہنیت اس جلیل القدر
صحابی کا تذکرہ نہیں کرتی..... جس کے اسلام پر اتنے احسانات ہیں کہ چودہ سو سالوں میں اس
کی مثال پیدا نہیں ہو سکتی..... معلومات نہ ہوں تو اور بات ہے..... معلومات ہی کوئی نہیں.....
امیر معاویہؓ کا ذکر ہوتا ہے اور پیغمبرؐ کی ایک حدیث۔

الھم اجعل معاویۃ ہادیاً مہدیاً

کے علاوہ مولوی آگے نہیں بڑھتا..... خطیب آگے نہیں بڑھتا..... پتا ہی نہیں
کسی کو..... اور جب کوئی تاریخ کی بات کرتا ہے تو سوائے جنگ صفین کے اور کوئی بات ہی نہیں
آتی..... کہ جی جنگ صفین ہوئی..... حضرت علیؓ سے اختلاف ہوا..... اور کوئی بات نہیں.....
حضرت معاویہؓ کا اختلاف حضرت علیؓ سے نہیں ہوا بلکہ قاتلان عثمانؓ سے ہوا..... اور وہ
قاتلان عثمانؓ حضرت علیؓ کی فوج میں شامل تھے..... حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ میں اس وقت
بدلہ لینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں..... حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ آپ پیچھے ہٹ جائیں.....
میں جانوں قاتل جانیں..... چلو یہی مان لیتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے حضرت معاویہؓ کا
اختلاف تھا..... لیکن جب بیٹے نے صلح کر لی تو تجھے اور مجھے اس اختلاف کے ذکر کرنے کی کیا
ضرورت ہے..... ایک آدمی میرے باپ سے اختلاف کرتا ہے اور میں اس سے صلح کروں
..... میرا دوست اس وجہ سے لڑے کہ تیرے باپ سے فلاں کی لڑائی تھی..... اس سے بڑی
حماقت کوئی نہیں..... امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر نواسہ رسولؐ حضرت سیدنا حسنؓ اور سیدنا
حسینؓ دونوں نے بیعت کی..... اور مقام سکن پر ملک شام کے شہر میں بیعت کی..... جب
بیعت حسنؓ و حسینؓ نے کر لی تو تم کیا لگتے ہو۔ تمہارا کیا اختلاف ہے؟ تمہاری کیا لڑائی ہے؟

حضرت معاویہؓ و دیگر صحابہؓ کو تولنے کے لئے قرآن کے ترازو کی ضرورت ہے

حضرت معاویہؓ پر گفتگو شروع کرنے سے پہلے کچھ باتیں آپ کو یاد رکھنا ہوں گی..... تاکہ پوری بات سمجھ آئے۔ حضرت معاویہؓ یا کسی صحابیؓ کو تولنے کیلئے ترازو کون سا ہونا چاہئے؟ پہلے یہ فیصلہ کریں پھر آگے چلتے ہیں..... یہ میرے ہاتھ میں ترازو ہے..... حضرت معاویہؓ کو تولنا ہے..... آج ہم اس اجتماع میں پیغمبرؐ کے ایک صحابیؓ کو پرکھتے ہیں..... میزان پیش کرتے ہیں..... ترازو پیش کرتے ہیں..... صحابیؓ کو پرکھنا کس چیز سے ہے؟..... سید نور الحسن شاہ بخاری نے اپنی کتاب ”اصحاب رسولؐ“ میں ایک بات لکھی ہے..... انہوں نے کہا کہ کستوری اور عنبر کو لکڑی کے ٹال پر نہیں تولا جاسکتا..... کستوری اور عنبر کو لکڑی کے ٹال پر تولنے والا کستوری کا قدر شناس نہیں ہوتا..... صحابہؓ کی مثال کستوری کی ہے..... کستوری کو تولنے کیلئے لکڑی کے ٹال کی نہیں بلکہ کسی جوہری کی ضرورت ہے..... صحابہؓ کو تولنے کیلئے تاریخ کے ٹال کی نہیں قرآن کے ترازو کی ضرورت ہے..... اگر آپ کی توجہ رہی تو آپ یہاں سے جب اٹھیں گے..... تو آپ کا دامن ایسے موتیوں سے مالا مال ہوگا جو شاید آپ نے پوری زندگی میں نہیں سنے ہوں گے..... انشاء اللہ..... اور میں کوشش کروں گا کہ میں نے دس سال پہلے حضرت معاویہؓ بن ابوسفیانؓ پر جو کتاب لکھی تھی..... اس کتاب سے بھی زیادہ مواد آپ کے دامن میں ڈال دوں..... میرا یہ دعویٰ ہے کہ امیر معاویہؓ کی چوکھٹ پر پہرہ دینے والا یہ سمجھ لے کہ میں نے سارے صحابہؓ کے محل پر پہرہ دیا..... ایک اصولی بات میں نے آپ کو بتائی ہے۔

صحابی کے خلاف کوئی حدیث بھی ہو تو اسکی تاویل واجب ہے

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ کسی صحابیؓ کے خلاف کوئی صحیح حدیث بھی ہو تو ازروئے شریعت اس کی تاویل کرنا واجب ہے..... اس بات پر غور کریں کہ کوئی ایسی حدیث ہو..... جس کا مفہوم کسی صحابیؓ کے خلاف جاتا ہو تو ازروئے

شریعت اس حدیث کی تاویل کرنا اور وہ معنی نکالنا جو صحابی کے حق میں ہو جائے یہ واجب ہے..... اس لئے کہ صحابی کی شان اللہ کا قرآن بیان کر چکا ہے..... چہ جائیکہ تاریخ- تاریخ کا معنی کیا ہے؟..... تاریخ عربی کا لفظ ہے..... یہاں پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں..... یہ میرے ہاتھ میں قلم ہے..... یہ میں نے نشان لگائے..... یہ قلم کا نشان ہے..... اسے عربی میں تاریخ کہتے ہیں۔ اس نشان کو..... یہ نشان انسان نے لگائے..... جو انسان یہ نشان لگاتا ہے..... عربی میں اسے تاریخ کہتے ہیں..... جو نشان انسان لگائے اس کا اعتبار کرتے ہو؟..... جو نشان قرآن لگائے ان کا اعتبار نہیں کرتے ہو؟..... حضرت امیر معاویہؓ کے ایک سو بائیس سال بعد تاریخ ابن مخنف قلبی کا آغاز ہوا..... اور ساری دنیا کی تاریخیں اسی تاریخ سے بنیں..... ایک سو بائیس سال کے بعد جو نقوش لکھے گئے ان پر اعتبار کرتے ہو..... امیر معاویہؓ کی زندگی میں جو قرآن اللہ کی طرف سے ان کی شان میں اترا..... اس پر اعتبار نہیں کرتے ہو..... آج میں میزان قائم کروں گا..... تمہیں فیصل ہناؤں گا..... اس میزان میں ایک طرف میں ساری کائنات کی تاریخوں کو رکھتا ہوں اور دوسری طرف اس نقش اولین کو رکھتا ہوں..... جو تیرا اور میرا نقش نہیں ہے..... جس کو لانے والا جبرائیل امین ہے..... تجھے فیصلہ کرنا ہے کہ میں کیا کہوں؟

لڑنے والوں میں طرفین میں سے ایک

کا ہمیشہ جھوٹ پر ہونا ضروری نہیں ہے

میرے بھائیو!..... معاویہؓ بن ابوسفیانؓ کی حضورؐ سے کتنی رشتے داریاں تھیں؟ پہلے یہ بات ہو جائے..... اس اجتماع میں کسی کو پتا نہیں..... یہ پتا ہے کہ جنگ صفین ہوئی..... اور یہ نہیں پتا کہ پر تگال سے لے کر چین تک اور چین سے لے کر مراکش تک تیرے پیغمبرؐ کی نبوت کا پرچم کس نے لہرایا..... تجھے یہ تو پتا ہے کہ حضرت علیؓ سے قاتلان عثمانؓ سے بدلہ لینے کیلئے اختلاف ہوا..... اختلاف کے بعد حضرت علیؓ کے لڑکوں نے صلح نہیں کی؟ کہتے ہیں کہ جی دو آدمی لڑیں تو ایک جھوٹا ضرور ہوتا ہے..... اور ایک سچا ہوتا ہے..... حضرت علیؓ اور معاویہؓ لڑے ہیں تو متاؤ جھوٹا کون اور سچا کون؟۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کی لڑائی

میں نے کہا عقل کے اندھو!..... کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں تو دونوں میں جھوٹا کوئی نہیں ہوتا..... دونوں سچے ہیں..... لڑائی غلط فہمی پر مبنی ہے..... دونوں میں جھوٹا کوئی نہیں..... ایک آدمی کہنے لگا ایسا نہیں ہو سکتا..... میں نے کہا کہ ایسا ہو چکا ہے۔ تاریخ نے بھی دیکھا۔ حدیث نے بھی دیکھا۔ قرآن میں موجود ہے چشم فلک نے وہ نظارہ دیکھا کہ دو آدمیوں کی لڑائی ہوئی..... اس لڑائی کا ذکر قرآن میں ہے..... میں لڑائی کا ذکر کرتا ہوں..... آدمیوں کا بھی نام لیتا ہوں..... فیصلہ تجھ پر چھوڑتا ہوں کہ ان میں سے کسی کو جھوٹا کہہ کر دکھا..... اگر ان میں سے کسی کو جھوٹا تو کہہ دے گا تو علیؑ اور معاویہؓ میں سے کسی ایک کو جھوٹا میں کہہ دوں گا..... اگر تیرا فیصلہ یہ ہے کہ دو آدمی لڑے تو ایک جھوٹا ہے ایک سچا ہے..... تو بتا..... موسیٰؑ طور پہاڑ پر گئے تو اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ دیکھنا..... یہ قوم پھڑے کو نہ پوجنے لگ جائے..... واپس آئے تو قوم پھڑے کو پوج رہی تھی..... موسیٰؑ جلالت تھے..... انہوں نے نہیں پوچھا کہ قوم نے پھڑے کو کیوں پوجا..... آتے ہی حضرت ہارونؑ کی داڑھی پکڑ لی..... بازار میں لے گئے..... گھسٹنا شروع کر دیا..... انہوں نے داڑھی چھڑائی..... ان کا آپس میں اختلاف ہوا..... آپس میں لڑائی کا ذکر تاریخ میں نہیں آیا..... قرآن میں موجود ہے کہ حضرت ہارونؑ نے رو کر کہا کہ

یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی

اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑو اور میرے بالوں سے نہ گھسٹو..... میں نے کہا کہ دو آدمیوں کی لڑائی ہوئی..... قرآن واضح انداز میں لڑائی کا اعلان کر رہا ہے..... تو فیصلہ کر کہ جھوٹا کون؟..... سچا کون؟..... اگر لڑائی کر کے موسیٰؑ اور ہارونؑ سچے ہیں..... تو لڑائی کر کے علیؑ اور معاویہؓ بھی سچے ہیں.....

امیر معاویہؓ کی حضورؐ سے رشتہ داریاں

میرے بھائیو!..... انصاف کرو..... میرے ترازو کو دیکھو..... میرے میزان کو دیکھو..... میں ترازو لا رہا ہوں..... میں ترازو پوری قوم کے سامنے لانا چاہتا ہوں اور میں ایک ایسی چیز ترازو کے ایک پلڑے میں لانا چاہتا ہوں کہ ساری کائنات ایک کے وزن کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

میرے بھائیو!..... یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے..... امیر معاویہؓ کی رسول اللہؐ سے رشتہ داری دیکھو.....

پہلی رشتہ داری!..... کہ امیر معاویہؓ کے والد ابو سفیانؓ اور دادا امیہ..... اور امیہ کے والد کا نام ہاشم ہے..... ہاشم رسول اللہؐ کے بھی پردادا..... یعنی جو پردادا رسول اللہؐ کا ہے وہی امیر معاویہؓ کا پردادا ہے..... خاندان ایک اپنے..... کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ کے خاندان امیہ سے پیغمبرؐ کے خاندان کی جنگ تھی..... مجھے بتاؤ کہ کیسے جنگ تھی..... پیغمبرؐ کی چار بیٹیاں تھیں..... ان چار بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں تو بن امیہ کے گھر میں تھیں..... حضرت عثمانؓ، امیہ کے چشم و چراغ تھے..... دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے ان کے گھر میں تھیں..... حضرت خدیجہؓ خود امیہ میں سے تھیں اور ان کے بھانجے ابو العاصؓ ابن ربیع اموی کے گھر میں حضرت زینبؓ تھیں..... حضورؐ کی تین پھوپھیاں تھیں..... ان تین پھوپھیوں میں دو پھوپھیاں امیہ کے گھر میں تھیں۔ لڑائی کیسے تھی؟ جنگ کیسے تھی؟

دوسری رشتہ داری!..... کہ حضرت معاویہؓ کی چھوٹی بہن کا نام ام حبیبہؓ ہے..... ام حبیبہؓ تو کنیت ہے..... نام ہے رملہ..... رملہ بنت ابو سفیانؓ..... اس رملہؓ کا نکاح رسول اللہؐ سے ہوا..... امت کی ماں بنی..... ازواج مطہرات میں شامل ہوئیں اور یہ ام حبیبہؓ وہ ہے جس کے گھر ابو سفیانؓ اس کا حقیقی والد گیا اور رسول اللہؐ کے بستر پر بیٹھنے لگا..... کلمہ ابھی نبیؐ کا نہیں پڑھا تھا تو بیٹی نے بستر اٹھا لیا..... فرمایا تو میرا باپ ہو سکتا ہے لیکن پاک بستر پر نہیں بیٹھ سکتا..... اسی ابو سفیانؓ نے جب رسول اللہؐ کا کلمہ پڑھا اور جنگ حنین میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوا..... ان کی آنکھ میں تیر لگا..... جب تیر لگا تو آنکھ کا ڈھیلہ باہر نکل آیا..... ابو سفیانؓ اپنی آنکھ کا ڈھیلہ اپنے ہاتھوں پر رکھ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے..... ساتھ امیر

معاویہؓ بھی تھے۔۔۔۔۔ حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ ڈھیلہ میری آنکھ میں دوبارہ لگا کر دم کر دیں۔۔۔۔۔ حضورؐ نے فرمایا۔۔۔۔۔ ابو سفیانؓ تو آنکھ چاہتا ہے یا جنت؟۔۔۔۔۔ اگر تو جنت چاہتا ہے تو اس آنکھ کے ڈھیلے کو دفن کر دے اس کے بدلے میں تجھے جنت دی جائے گی۔۔۔۔۔ ابو سفیانؓ نے کہا کہ مجھے آنکھ نہیں جنت چاہئے۔

میرے بھائیو!۔۔۔۔۔ امیر معاویہؓ کی رسول اللہؐ سے دور رشتہ داریاں ہو گئیں۔۔۔۔۔ اور ایک اور بات کہتا ہوں کہ اس بات کا ذکر ابن حجر مکیؒ نے ”صواعق مرقع“ میں کیا ہے اور یہ بڑی عجیب بات ہے۔۔۔۔۔ کہ امیر معاویہؓ ایک دن رسول اللہؐ کے گھر آئے۔۔۔۔۔ کلمہ نبیؐ کا پڑھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ رسول اللہؐ گھر میں موجود نہیں تھے۔۔۔۔۔ ملک شام سے آئے تھکے ہوئے تھے اور سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ گھوڑے سے اترے اور اندر آگئے۔۔۔۔۔ گھر میں چھوٹی بہن ام المومنین ام حبیبہؓ موجود ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے دیکھا کہ میرا بھائی بڑا تھکا ہوا ہے۔۔۔۔۔ تو تیل اٹھا کر حضرت معاویہؓ کے سر پر لگانا شروع کیا۔۔۔۔۔ اوپر سے رسول اللہؐ تشریف لائے۔۔۔۔۔ حضورؐ نے پوچھا کہ ام حبیبہؓ کیا کرتی ہے؟۔۔۔۔۔ فرمایا معاویہؓ میرا بڑا بھائی ہے۔۔۔۔۔ بڑے عرصے بعد میرے گھر آیا ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے اپنے بھائی سے بڑی محبت ہے۔۔۔۔۔ اس لئے اس کے سر پر تیل لگاتی ہوں۔۔۔۔۔ تو جواب میں میرے رسولؐ نے کیا فرمایا۔

سنو فیصل آباد کے لوگوں!۔۔۔۔۔ جب ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ میں اپنے بھائی سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔ تو تاجدارِ رسالتؐ نے فرمایا

فان الله ورسوله يحبانه

تو اکیلی معاویہؓ سے محبت نہیں کرتی اللہ اور اس کا رسولؐ بھی معاویہؓ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ پڑھو مشکوٰۃ شریف۔۔۔۔۔ میں نے ابھی ترازو نہیں لگایا۔۔۔۔۔

تیسری رشتہ داری!۔۔۔۔۔ اصل رشتہ داریاں تین ہیں۔۔۔۔۔ تیسری رشتہ داری کو دیکھیں۔۔۔۔۔ حضرت معاویہؓ کے تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔۔۔۔۔ ان کی ایک بہن ام حبیبہؓ کا نام رملہؓ تھا اور ان کی ایک لڑکی کا نام بھی رملہؓ تھا اس کے علاوہ ایک لڑکی صفیہؓ اور ایک عقیقہؓ یہ تین لڑکیاں تھیں۔۔۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کے گھر میں جو رسول اللہؐ کی بیٹی

رقیہؓ تھی ان کے بطن سے ایک لڑکا عبداللہؓ پیدا ہوا..... یہ لڑکا رسول اللہؐ کا نواسہ لگا..... اس کے بارے میں ایک روایت ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں اس چچ کی آنکھ میں مرغانے چوٹی باردی اور اس سے یہ فوت ہو گیا..... لیکن ایک دوسری صحیح روایت یہ ہے کہ یہ چچ جوان ہوا بعد میں جنگ یرموک میں شہید ہوا..... اس لڑکے کا نکاح امیر معاویہؓ کی لڑکی رملہؓ سے ہوا..... تو گویا کہ امیر معاویہؓ کی ایک لڑکی کا نکاح پیغمبرؐ کے نواسے سے ہوا.....

سب سے زیادہ حضورؐ کے خط امیر معاویہؓ نے لکھے

اب آئیے!..... میں امیر معاویہؓ کی اس عظمت سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں کہ جو عظمت تیری اور میری لاعلمی اور جہالت کی دیز تہوں میں گم ہے..... تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے میں ترازو پیش کرتا ہوں..... حضرت معاویہؓ حضورؐ کی وحی کے کاتب تھے..... آپ مانویانہ مانو لیکن اس کا ذکر خاری شریف میں ہے کہ امیر معاویہؓ کاتب وحی تھے..... اور کاتبین وحی حضورؐ کے تیرہ تھے..... ایک شیعہ عالم ”تبتاہی“ بوا معروف ہے..... کئی سال پہلے اس نے ایک کتاب میں لکھا کہ امیر معاویہؓ قرآن نہیں لکھتے تھے بلکہ رسول اللہؐ کے خط لکھتے تھے..... میں نے کہا کہ پیغمبرؐ کا خط بھی وحی ہوتا ہے لیکن امیر معاویہؓ نے اللہ کا قرآن بھی لکھا ہے..... ایک اور بات آپ کی معلومات کیلئے کرنا چاہتا ہوں کہ حضورؐ نے غیر مسلم بادشاہوں کے نام ایک سوچہ خط لکھے ہیں..... ان ایک سوچہ خطوں میں سے بہتر خط امیر معاویہؓ کے ہاتھ سے لکھے گئے..... ایک آدمی کسی آڑھت کا منشی ہو اور پہلے ہی دن اس پر اعتبار نہ ہو تو وہ چار دن کیلئے بھی اسے منشی نہیں رکھتا..... تو تو دانا ہے کہ بے ایمان یا برے آدمی کو اپنی آڑھت کا منشی نہیں بناتا اور تیرا رسولؐ..... جس پر وحی الہی اترتی تھی اس نے بد اعتماد شخص کو قرآن لکھنے کیلئے کیسے رکھ لیا؟..... العیاذ باللہ..... امیر معاویہؓ پیغمبرؐ کی وحی کے کاتب تھے۔

اور کاتبین پیغمبرؐ میں چھٹا نمبر امیر معاویہؓ کا تھا۔

امیر معاویہؓ قرآن کے ترازو میں

ان تیرہ کاتبین وحی کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے..... یہ ہے ترازو..... یہ ہے

میزان آؤ میدان لگاتے ہیں اس میدان میں اس چوراہے میں اس بازار
میں آج میں میزان لگاتا ہوں اس میزان کو دیکھو کہ تیرہ کاتبین وحی کے بارے میں
قرآن نے کیا کہا۔

تیسواں پارہ سورۃ یحییٰ و توئی قرآن کی اس آیت پر غور کرو۔

فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة
فی صحف قرآن کے صفحات قرآن کے اوراق مکرمة بزرگی
والے عزت والے بلندی والے مرفوعة عظمت والے مطهرة
پاکیزگی والے - صرف اتنی بات قرآن نے نہیں کہی بلکہ آگے کہا کہ بایدی سفرة
جن ہاتھوں نے قرآن لکھا وہ ہاتھ چمکنے والے میرے میزان کو دیکھ - میرے ترازو کو دیکھ -
میں ابن ہشام نہیں پڑھ رہا - میں طبری نہیں پڑھ رہا - میں ابن ابی مخنف کلبی نہیں پڑھ رہا -
میں تاریخ مسعودی نہیں پڑھ رہا - میں ابن خلدون نہیں پیش کر رہا - میں اکبر نجیب آبادی کی
تاریخ نہیں پڑھ رہا - اس میزان کو دیکھ - اس ترازو کو دیکھ - اس پلڑے کو دیکھ - اس پیانے کو
دیکھ - اس آیت کو دیکھ - اس کسوٹی کو دیکھ - اس معیار کو دیکھ -

فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة
جن ہاتھوں نے قرآن لکھا وہ ہاتھ بڑے چمکنے والے ہیں اگر قرآن نے صرف
اتنی بات کہی ہوتی کہ ہاتھ چمکنے والے ہیں تو شیعہ کہہ سکتا تھا کہ معاویہؓ نے جن ہاتھوں
سے قرآن لکھا وہ ہاتھ تو چمکتا ہوگا نیت ٹھیک نہیں تھی پروردگار کو اس خباثت کا علم
تھا چودہ صدیاں پہلے اللہ نے اس کا بھی جواب دیا اور کیا فرمایا۔

کرام بررة

کرام کا معنی کیا ہے؟ عربی لغت دیکھو کرام کا معنی کہ روئے زمین پر جو
سب سے زیادہ عزت والا ہو اسے کرام کہتے ہیں - بررة کا معنی ساری انسانیت کیا
مطلب ہوا؟ کہ جنہوں نے قرآن لکھا وہ ہاتھ چمکنے والے اور وہ خود ساری انسانیت میں
عزت والے بزرگی والے اب میزان کو دیکھ کہ تو تاریخ کی بات کرے تو تاریخ کا

حوالہ دے ... تو کہتا ہے کہ دسویں جماعت کی کتاب میں بارہویں کی کتاب میں لی اے کی کتاب میں معاویہؓ بن ابوسفیانؓ کے خلاف لکھا ہے میں کہتا ہوں ساری کتابوں کا نوکرا ایک چوک میں لے آ۔ ساری تاریخوں کی کتابیں چوک میں لے آ۔ چودہ صدیوں کے مصنف چوک میں لے آ۔ چودہ صدیوں کے مفکر چوک میں لے آ۔ ترازو کے اس پلڑے میں ڈال دے ساری تاریخیں اور اس کے مقابلے میں دوسرے پلڑے میں کرامِ برہۃ ڈال دے فیصلہ تو کر کہ کرامِ برہۃ کتنا بھاری ہے؟ جو تو نے نہیں لکھا اللہ نے لکھا تو کہتا ہے کہ تاریخ میں یہ آیا

میرے بھائیو! ساری کائنات کے مفکر ایک طرف کرامِ برہۃ ایک طرف لاؤ اس ترازو کے مقابلے میں کوئی تاریخ لاؤ کوئی کتاب لاؤ امیر معاویہؓ کی عظمت کو سورج سے زیادہ روشن کرنے والا لفظ کرامِ برہۃ ہے جو امیر معاویہؓ کی زندگی میں قرآن اترا اس پر کوئی بات نہیں کرتا جو ایک سو بائیس سال کے بعد تاریخ لکھی گئی اس کے پیچھے چلتا ہے اور پھر ایک اور بات یاد رکھیں قرآن کہتا ہے کہ

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ
وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ

پہلے لوگ جنہوں نے نبیؐ کا کلمہ پڑھا وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ پہلے لوگ من المہاجرین والانصار ایک مہاجر جن کی تعداد ایک سو چودہ ہے اور دوسرے انصار جن کی تعداد کچھ سو ہے بعد میں ہزار تک پہنچی انصار وہ ہیں جب رسول اللہؐ مدینہ میں پہنچے تو اس وقت جنہوں نے حضورؐ کا استقبال کیا اور حضورؐ کی مدد کی انہیں انصار کہتے ہیں۔ جو نبیؐ کے ساتھ ہجرت کر کے گئے تھے انہیں مہاجر کہتے ہیں اس کے بعد ایک تیسرا طبقہ ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ

کہ انہیں صحابہؓ میں جن لوگوں نے مہاجرین و انصار کی پیروی کی وہ تیسرا طبقہ ہیں امیر معاویہؓ مہاجرین میں داخل نہیں انصار میں داخل نہیں

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ

میں داخل ہیں..... اور قرآن نے ان تینوں کے بارے میں کہا کہ -

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
کہ اللہ ان تینوں سے راضی ہو گیا..... اگرچہ وہاں سے راضی نہیں ہوتا تو کوئی
فرق نہیں پڑتا..... پروردگار تو راضی ہو چکا ہے..... ایک اور بات پر غور کریں۔

حضرت معاویہؓ احادیث کے پلڑے میں

حضورؐ کی ایک حدیث ہے..... آپؐ نے فرمایا کہ

احلم من امتی معاویہ

میری امت کا سب سے بڑا حوصلہ والا معاویہ بن ابوسفیانؓ ہے..... اور آپ حیران
ہوں گے کہ حضورؐ نے یہ بات ایسے موقع پر فرمائی کہ انسان درطہ خیرت میں ڈوب جاتا
ہے..... ایک حیرت انگیز واقعہ جس کو کین نے بھی لکھا ہے..... کین انگریز مؤرخ ہے..... اور
دوسری کئی کتابوں میں بھی یہ واقعہ نقل کیا گیا کہ حضرت معاویہؓ حضورؐ کی آخری چار سالہ
زندگی میں آپؐ کے خصوصی خادم رہے..... کبھی کبھی آپؐ کو وضو کراتے تھے..... اس وقت
حضرت معاویہؓ کی عمر چوبیس سال تھی..... ایک دن حضرت معاویہؓ حضورؐ کو وضو کر رہے
ہیں..... وضو کا جو پانی چھا..... حضورؐ نے وہ پانی اپنے چلو میں لیا اور حضرت معاویہؓ کے چہرے پر
مارا..... اور حضورؐ نے ایک لفظ فرمایا کہ

یا معاویہ ان ولیتم الا مر فاتقوا اللہ

اے معاویہ! جب تمہیں حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا..... اس بات کے بعد معاویہؓ
فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میری موت نہیں آئے گی جب تک میرے پاس اقتدار نہ
آئے..... اگر حضرت معاویہؓ کا اقتدار غلط ہوتا تھا تو آج اللہ کا رسولؐ فرماتا کہ اقتدار ملے تو کبھی
نہ لینا..... حضرت معاویہؓ کو یہ بات فرمانا..... پیغمبرؐ کی طرف سے خوشخبری اور رضا شامل ہے -
یہ تو ایک واقعہ ہوا..... لیکن وہ جو بات میں نے کہی تھی کہ

احلم من امتی معاویہ

یہ کب فرمایا؟..... حضرت معاویہؓ حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے..... دو پہر گیارہ

چے کا وقت تھا..... مسجد نبویؐ کا صحن تھا..... غسان کی ریاست کا ایک شہزادہ حضورؐ کی خدمت میں آیا..... عیسائی تھا..... حضورؐ مسجد کے باہر چبوترے پر تشریف فرما تھے..... اس نے اجازت مانگی کہ میں آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں..... حضورؐ نے اجازت دے دی..... تھوڑی دیر حضورؐ کے پاس بیٹھا..... جب جانے لگا تو اس نے عجیب بات کہی..... اس نے کہا کہ اے محمد مصطفیٰؐ! میری طرف سے ایک درخواست ہے کہ میں آپ کو کچھ ہدیہ دینا چاہتا ہوں..... اگر اجازت ہو تو دے دوں کہ آپ تو اللہ کے رسولؐ ہیں اور میں عیسائی ہوں..... حضورؐ نے تالیفِ قلب کیلئے کہ غیر مسلم کا دل نہ دکھے قبول فرمالیا..... لیکن اس نے آگے سے اور بات کہہ دی..... اس نے کہا کہ وہ ہدیہ اس وقت تو میرے پاس نہیں..... مدینہ سے سات میل دور میرا پڑاؤ ہے وہاں میرا سامان اور ہدیہ پڑا ہوا ہے..... آپ ایک آدمی میرے ساتھ بھیجیں..... جو ہدیہ لے آئے اور آپ کو دے دے..... حضورؐ کے خصوصی خادم حضرت انسؓ وہاں موجود نہیں تھے..... تو حضورؐ نے اس محفل میں سے حضرت معاویہؓ کو اٹھایا اور فرمایا کہ معاویہؓ تم اس کے ساتھ جاؤ اور میری امانت لے کر آؤ حضرت معاویہؓ اٹھے اور اس شہزادے کے ساتھ چل پڑے..... حضرت معاویہؓ کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا..... جوتا مسجد کی دوسری طرف تھا..... حضرت معاویہؓ شہزادے کے ساتھ چل پڑے کہ اگر میں جوتا لینے گیا تو شہزادہ چلا جائے گا اور حضورؐ کے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے گی..... جوتا نہیں پہنا..... عرب کی گرمی..... عرب کی ریت..... صحرا..... دوپہر کا وقت..... جب چند قدم حضرت معاویہؓ چلے تو پاؤں جلنے لگے..... شہزادہ سواری پر سوار تھا..... حضرت معاویہؓ اس کے ساتھ پیدل تھے..... اس سے فرمایا کہ مجھے اپنے ساتھ سوار کر لے یا مجھے جوتا دیدے..... تو اس شہزادے نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں شہزادہ ہوں اور تو محمدؐ کا کمی ہے..... میں شہزادہ ہو کر کمی اور نوکر کو اپنی سواری پر بٹھاؤں..... یہ نہیں ہو سکتا..... جوتا تجھے دوں ایسا بھی نہیں ہو سکتا..... حضرت معاویہؓ کوئی کمی تو نہیں تھے..... رسول اللہؐ کے نوکر اور خادم تو تھے لیکن خاندانی طور پر حضرت معاویہؓ عرب کے سردار تھے..... ان کے والد ابو سفیانؓ تیس سال تک عرب کے سردار رہے تھے..... کوئی چھوٹی سی شخصیت نہیں تھی وہ..... حضرت معاویہؓ سات

میل تک عرب کی دہکتی ہوئی ریت پر دھوپ میں اس کے گھوڑے کے ساتھ بھاگتے رہے اور وہاں پہنچے..... اس نے حضورؐ کی امانت دی..... سر پر امانت اٹھائی..... ننگے پاؤں اسی حالت میں مدینہ منورہ پہنچے تو نماز عصر کے بعد کا وقت تھا..... کپڑے خاک آلود تھے..... پیسے سے شرابور تھے..... پاؤں میں جوتا نہیں تھا..... جب حضرت معاویہؓ رسول اللہؐ کے سامنے سامان لے کر آئے تو حضورؐ نے پوچھا..... معاویہؓ کیسے ہوئی؟..... تیری حالت کیا ہے؟..... تو امیر معاویہؓ نے سارا واقعہ سنایا..... تو حضورؐ نے فرمایا

احلم من امتی معاویہ

میری امت کا سب سے بڑا حوصلہ والا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ ہے..... بات صرف اتنی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی آگے ہے..... کہ اس واقعہ کے پورے پینتیس سال کے بعد حضرت معاویہؓ ملک شام کے خلیفہ بنے..... حضرت معاویہؓ جب تخت خلافت پر بیٹھے تو ان کے لشکر دنیا میں فتوحات کیلئے گئے..... ایک لشکر غسان کے ملک میں گیا..... جب وہ لشکر واپس آیا تو اس کے پاس چھ سو قیدی تھے..... حضرت معاویہؓ تخت خلافت پر بیٹھے تھے اور ان قیدیوں کو جب غور سے دیکھا تو ان قیدیوں میں سب سے آگے جو قیدی تھا..... وہ قیدی غسان کی ریاست کا وہی شہزادہ تھا جس نے جوتا نہیں دیا تھا..... اس کے ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں..... حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ کھول دو..... اس کے پاؤں بھی کھول دو..... اس کو قریب بلا کر پوچھا تو کون ہے؟..... اس نے کہا میں غسان کی ریاست کا شہزادہ ہوں..... میں نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ مسلمانوں سے جنگ نہ لڑو..... اس نے جنگ کی تو ہم شکست کھا گئے..... ہماری مملکت اور سلطنت چلی گئی..... حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ تجھے گھبرانے کی ضرورت نہیں تم ایک مہینہ تک میرے شاہی دسترخوان پر رہو گے..... اس کو ایک مہینہ تک مہمان بنایا..... اس کے بعد جب اس کو باعزت طور پر رخصت کرنے لگے تو اسے دس ہزار درہم کا ہدیہ دیا..... جب اسے ہدیہ دیا تو اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی..... اس نے کہا کہ اس شخص کو میں نے کہیں دیکھا ہے..... وہ دس ہزار درہم لے کر واپس آیا اور پوچھا کہ..... آپ کا نام معاویہؓ بن ابوسفیانؓ تو نہیں؟..... حضرت

معاویہؓ نے فرمایا..... ہاں میرا نام معاویہؓ بن ابوسفیانؓ ہے۔ کہنے لگا کہ امیر المومنین! میں آپ سے برا اثر مسار ہوں کہ میں نے آپ کو جو تا بھی نہیں دیا تھا اور آپ کو پیدل بھی چلایا تھا..... اور آپ نے میری مہمان نوازی کی..... حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھوں سے رسیاں میں نے اسی لئے کھولی تھیں کہ تو نے مجھ سے زیادتی کی تھی اور میں زیادتی کا بدلہ احسان سے دینا چاہتا تھا..... اس لئے کہ میرے رسولؐ نے میرے لئے فرمایا تھا کہ

احلم من امتی معاویہؓ

میری امت کا سب سے بڑا حوصلہ والا معاویہؓ بن ابوسفیانؓ ہے۔ اے شہزادے! تو نے اپنا کردار ادا کیا اور میں نے اپنے محمد مصطفیٰؐ کی سنت کا کردار ادا کیا۔ اس نے کہا اے معاویہؓ! یہ دس ہزار میں تیرے قدموں میں ڈالتا ہوں مجھے کلمہ محمد ﷺ کا پڑھا کے مسلمان کر دے۔

گستاخ معاویہؓ کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد

کیا میرے پیغمبرؐ نے یہ نہیں فرمایا؟

الھم اجعل معاویہؓ ہادیاً مہدیاً

اے اللہ معاویہؓ کو ہادی بھی بنا مہدی بھی بنا..... کیا میرے رسولؐ نے یہ نہیں

فرمایا؟

الھم علّمہ الکتب والحساب وقہ العذاب

اے اللہ! معاویہؓ کو کتاب بھی سکھا۔ حساب بھی سکھا اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

کیا میرے نبیؐ نے یہ نہیں فرمایا۔

صاحب سری معاویہؓ

لوگو معاویہؓ میرا ازداں ہے

من احبہ فقد نجا

جس نے معاویہؓ سے محبت رکھی وہ نجات پا گیا۔

ومن ابغضہ فقد ہلک

جس نے معاویہؓ سے بعض رکھا وہ ہلاک ہوا۔ کیا میرے رسولؐ نے یہ نہیں فرمایا۔

يَبْعَثُ اللَّهُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رِءَا مِنْ نُورِ الْإِيمَانِ

کہ معاویہؓ قیامت کے دن اس حال میں اللہ کی عدالت میں آئے گا کہ اس کے

چہرے پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔

امیر معاویہؓ حضورؐ کی بشارت کے مصداق اور جنگ قسطنطنیہ

اب جو حدیث میں پیش کر رہا ہوں اس حدیث کو سمجھ کر آپ ضرور یہ یقین کر لیں

مے کہ ساری کائنات غلط گواہی دے سکتی ہے..... لیکن معاویہؓ کے تقدس پہ آنچ نہیں آسکتی

..... یہ بخاری شریف کی حدیث ہے اور قرآن کے بعد درجہ بخاری شریف کا ہے..... بخاری

شریف میں حضورؐ نے کیا فرمایا اور کب فرمایا۔ مکہ مکرمہ میں دوپہر کے وقت ام ہانیؓ کے گھر

حضورؐ آرام فرما رہے تھے..... ام ہانیؓ دوہیں۔ ایک حضرت علیؓ کی بہن کا نام ام ہانیؓ ہے۔ ایک

حضورؐ کی پھوپھی کا نام ام ہانیؓ ہے۔ حضورؐ اپنی پھوپھی ام ہانیؓ کے گھر دھوپ میں آرام فرما رہے

تھے..... آپ آرام کرتے ہوئے اچانک بیدار ہوئے..... ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ

کا چہرہ اتنا چمکدار کبھی نہیں دیکھا تھا جتنا بیدار ہونے کے بعد تھا..... میں نے دیکھا کہ رسول

اللہؐ بڑے خوش ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آج آپ بڑے خوش ہیں حضور ﷺ

نے فرمایا ام ہانیؓ! میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ میری امت کا ایک لشکر سمندروں میں

اسلام کی جنگ لڑ رہا ہے..... اور وہ کتنا اچھا وقت ہو گا جب اسلام سمندروں سے پار جزیروں

میں اور دنیا کے آخری کونے تک پہنچے گا۔ ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ یہ ارشاد فرما رہے

تھے تو میں حیران تھی کہ میرے پاس ایک لڑکی بیٹھی تھی..... اس لڑکی کا نام ام حرامؓ تھا اور

اس کی عمر نو سال تھی اس لڑکی نے اچانک حضورؐ کی طرف توجہ فرمائی۔ حضورؐ نے فرمایا ام ہانیؓ

تو سن لے

اول جيش يغزون البحر فقد اوجبوا

الفاظ غور کرو مسلمانو!..... یہ صادق و مصدوق پیغمبرؐ کی زبان سے الفاظ نکلے

ہیں..... جس کو امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے..... میرے پیغمبرؐ نے فرمایا کہ میری امت میں

جس نے سب سے پہلے بحری لڑائیوں کا آغاز کیا..... سمندروں میں کشتیوں اور جہازوں کے ذریعے اسلام کی جنگ لڑی اس پر جنت واجب ہو چکی ہے..... ام ہانی کہتی ہیں کہ جب میرے رسولؐ نے یہ بات فرمائی تو اس لڑکی نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ زندگی کا کوئی پتا نہیں..... میں ابھی چھوٹی ہوں میرے لئے دعا کر دیں کہ اللہ مجھے اس لشکر میں شریک کر دے..... یہ کتنی عجیب بات تھی..... حضورؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ!..... ام حرامؓ کو اس لشکر میں ضرور شریک کرنا جب پہلا لشکر سمندروں میں اسلام کی جنگ لڑے گا..... دعا ہو گئی بات ختم ہو گئی..... کسی کو پتا نہیں تھا کہ آئندہ کیا ہو گا..... یہ مکہ کی بات ہے..... چار پانچ سال بعد حضورؐ مدینہ تشریف لے گئے..... یہ جی بھی چلی گئی..... اور لوگ بھی گئے..... ام حرامؓ کہتی ہیں کہ مجھے یقین تھا کہ میری موت نہیں آئے گی جب تک میں اس لشکر میں شریک نہ ہوں..... حضورؐ کی دعا تھی..... لیکن ہم سوچتے تھے کہ وہ وقت کب آئے گا..... ہم مدینہ پہنچے..... دس سال مدینہ میں رہے..... اس عرصے میں میرا نکاح ایک صحابی حضرت عبادہ بن صامتؓ سے ہوا..... ”البدایہ والنہایہ“ میں حافظ عماد الدین ابن کثیر نے تفصیل سے یہ ذکر کیا ہے اور بخاری شریف میں یہ واقعہ موجود ہے..... ام حرامؓ کہتی ہیں کہ دس سال کے بعد مدینہ میں حضورؐ دنیا سے رخصت ہو گئے..... حضرت ابو بکر صدیقؓ کا زمانہ آیا اور دو سال بعد وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے..... پھر فاروق اعظمؓ کا زمانہ آیا اور وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے..... پھر حضرت عثمان غنیؓ کا زمانہ آیا..... ام حرامؓ کہتی ہیں کہ کئی سال گزر جانے کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور میں میں مدینہ منورہ میں تھی..... میرے گھر میں کچھ بچے تھے اور میں اپنے گھر میں صفائی میں مصروف تھی کہ میرے کانوں میں ایک آواز آئی۔

او مدینہ کے لوگو!..... ملک شام میں امیر معاویہؓ نے ایک بحری لشکر تیار کیا ہے اور جو جو آدمی اس لشکر میں شریک ہونا چاہتا ہے وہ تیاری کر لے..... یہ لشکر قسطنطنیہ کی طرف جائے گا اور سمندروں میں اسلام کی جنگ لڑے گا..... اس کیلئے ساڑھے سترہ سو بحری جہاز امیر معاویہؓ نے بنائے ہیں..... حضرت عثمانؓ کا دور خلافت تھا ان کی اجازت سے گورنر شام امیر معاویہؓ نے یہ لشکر تیار کیا تھا..... یہ اعلان ہو رہا تھا کہ جو آدمی بحری جنگ میں شریک ہونا چاہتا

ہے وہ ملک شام پہنچ جائے..... جب میرے کانوں میں یہ آواز پڑی تو خوشی سے میرے ہنسی نکل گئی..... میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ بسز باندھو..... کاروبار بند کر دو..... بچوں کو دوسرے کاموں پر لگاؤ اور اپنی سواریاں بناؤ..... چنانچہ ہم نے سواریاں اور سامان تیار کیا اور اگلے دن مدینہ سے چلے..... شام کی طرف روانہ ہو گئے..... ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں شام پہنچی..... میرا خاوند ساتھ تھا..... میرے خاوند نے امیر معاویہؓ کے دربار گورنری میں ملاقات کی اجازت چاہی..... ملاقات کا شرف ہوا..... دیکھتے کیا ہیں کہ امیر معاویہؓ بحری لشکر تیار کر رہے ہیں اور بحری جہاز بحر روم کے ساحل پر کھڑے ہیں..... امیر معاویہؓ جب تخت خلافت پر بیٹھے تو عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ امیر المومنین! میری بیوی آپ سے ایک بات کرنا چاہتی ہے..... تو امیر معاویہؓ نے اجازت دیدی..... حضرت ام حرامؓ امیر معاویہؓ کے پاس پہنچیں اور پردے کی حالت میں فرمایا کہ امیر المومنین! آپ کو مبارک ہو..... تاجدار رسالتؐ نے مکہ مکرمہ میں آج سے کئی سال پہلے میرے سامنے بشارت دی تھی کہ

اول جيش يغزون البحر فقد اوجبوا

جو سمندروں کی جنگ لڑے گا اس پر جنت واجب ہوگی..... میں اس کو سن کر تیرے دروازے پر آئی ہوں..... میرے لئے رسولؐ نے دعا مانگی تھی..... جب امیر معاویہؓ نے پیغمبر کا ارشاد سنا تو دھاڑیں مار کر رونے لگے..... روتے روتے ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی..... اور فرمایا اے اللہ!..... معاویہؓ تیرے محمدؐ کا غلام ہے..... معاویہؓ تیرے پیغمبر کا نوکر ہے..... معاویہؓ تیرے رسولؐ کا نوکر ہے اس سے خدمت لے لے..... چنانچہ ام حرامؓ کو ایک دستے میں شامل کیا..... عبادہ بن صامتؓ کو ایک لشکر میں شامل کیا..... ساڑھے سترہ سو بحری جہاز وہاں سے چلے..... جن میں سات سو قاری تھے..... ستر ہزار صحابہؓ کی جماعت تھی..... تین سو جزیروں میں ان جہازوں نے جانا تھا..... پھر چشم فلک نے دیکھا کہ قسطنطنیہ کے قریب جا کر جس وقت روڈس کے مقام پر وہ لشکر کا تو وہاں ام حرامؓ ہمار ہوئیں..... روڈس کے ساحل پر ام حرامؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اور اسی کنارے پر ان کی تدفین ہوئی..... معاویہؓ بن ابوسفیانؓ نے ان کا جنازہ پڑھایا..... اب مجھے بتاؤ کہ جو بات تیرے رسولؐ نے

فرمائی تھی وہ کس کے ہاتھ سے پوری ہوئی؟..... آؤ میرے ترازو کو دیکھو..... میرے پلارے کو دیکھو۔

میرے میزان (قرآن) کا دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی

اس میزان کو دیکھو کہ میں اس میزان میں قرآن کی آیت.....

فی صحف مکرّمہ مرفوعة مطهّرة بایدی سفرۃ کرام بررة
کورکھتا ہوں

اول جیش یغزون البحر فقد اوجبوا (فرمان نبویؐ)

رکھتا ہوں ان دونوں کے مقابلے میں تو ساری کائنات کے مفکر لے آ.....

مقرر لے آ..... شیعہ لے آ..... امام لے آ..... پیشوالے آ..... کلینی لا..... خمینی لا..... نجفی

لا..... ساری دنیا کے مفکر لٹے لٹک جائیں تب بھی اس میزان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

امیر معاویہؓ زمین کے نصف سے زائد حصے پر حکومت کی

حضرت عمر فاروقؓ نے چھتیس سو علاقے فتح کئے اور حضرت معاویہؓ نے چھپن سو

علاقے فتح کئے..... حضرت ابو بکر صدیقؓ کا دور خلافت دو سال تک گیارہ لاکھ مربع میل پر

رہا۔ عمر فاروقؓ کا دور خلافت ساڑھے دس سال تک بائیس لاکھ مربع میل پر رہا۔ حضرت

عثمان غنیؓ کا دور خلافت بارہ دن کم بارہ سال تک چوالیس لاکھ مربع میل پر رہا۔ حضرت علیؓ کا

دور خلافت ساڑھے پانچ سال تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر رہا۔ اس کے بعد حضرت

حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے صلح کر لی بلکہ یہ بیعت اور صلح حضرت

حسینؓ نے بھی کی تو امیر معاویہؓ تنہا دنیا اسلام کے خلیفہ بنے..... امیر معاویہؓ انیس سال

تک چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر حکمران رہے..... جدید اٹلس کے مطابق پوری دنیا کا

خشکی کا حصہ ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل ہے..... یہ خشکی کا حصہ ہے..... اس میں چونسٹھ

لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر امیر معاویہؓ نے حکومت کی..... یعنی دنیا کے نصف سے بھی زیادہ حصے

پر..... اسی لئے پولین نے کہا تھا کہ مسلمانوں نے نصف صدی میں نصف دنیا کو فتح کیا..... یہ

دور امیر معاویہؓ پر صادق آتا ہے اس وقت دنیا کا سب سے بڑا شہر قیسیاریہ تھا اور وہ شہر امیر معاویہؓ نے خود جا کر خود کمان کر کے فتح کیا تھا..... اتنا بڑا شہر تھا کہ جس کے تین سو بازار تھے..... اس میں ایک لاکھ پولیس کے سپاہی روزانہ گشت کرتے تھے۔ اس شہر کے چوک میں دنیا کی سب سے بڑی جامع مسجد امیر معاویہؓ نے تعمیر کی تھی..... نہر ارزق..... نہر نظامہ اور نہر مشہد امیر معاویہؓ نے بنوائی تھیں جو ساڑھے سات لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کرتی تھیں۔ بری اور بحری فوج کی تقسیم امیر معاویہؓ نے کی۔ سی آئی اے اسٹاف کا محکمہ امیر معاویہؓ نے قائم کیا۔ چوں کے نام رجسٹر میں درج کرانے کا محکمہ امیر معاویہؓ نے بنایا۔ خانہ کعبہ پر غلاف سب سے پہلے امیر معاویہؓ نے چڑھایا۔ مسجد کے میناروں کی ابتداء امیر معاویہؓ نے کی۔

امیر معاویہؓ اور ان کے گستاخ کے بارے میں بزرگوں کا فیصلہ

میرے بھائیو!..... امیر معاویہؓ صحابیؓ پیغمبرؐ ہیں..... حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ بہت بڑی ہستی گزری ہے..... ان سے کسی نے پوچھا کہ امیر معاویہؓ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟..... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ جس راستے میں امیر معاویہؓ کی سواری گزر رہی ہو اور میں اس راستے میں بیٹھا ہوں امیر معاویہؓ کی سواری کے پاؤں کی خاک اڑ کر اگر میرے چہرے پر پڑے تو میری نجات کیلئے کافی ہے..... شیخ کا یہ قول ان کی کتاب ”غنیۃ الطالبین“ میں پڑھو۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ”ملفوظات“ میں لکھا کہ جو شخص امیر معاویہؓ پر طعن کرتا ہے وہ جہنمی کتاب ہے۔

امیر معاویہؓ کے بارے میں شیعہ کا بکواس

لیکن لاہور سے غلام حسین نجفی نے جو ”بغاوت بنو امیہ“ کتاب لکھی اس میں لکھا ہے کہ معاویہ بن ابوسفیان حرام زادہ تھا..... العیاذ باللہ۔ اور خمینی نے اپنی کتاب ”کشف اسرار“ کے 121 صفحے پر لکھا کہ معاویہ نے جہنم کے سوا کچھ نہیں کمایا..... العیاذ باللہ۔ اب آپ اللہ کے قرآن کو اور رسول اللہ کے فرمان کو دیکھیں

فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة بایدی سفرة کرام بررة
اور جیش یغزون البحر فقد اوجبوا

میرے اس ترازو کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے؟..... اس اعزاز کو کوئی پہنچ سکتا ہے؟..... اگر شیعہ امیر معاویہ کو گالی دیتا ہے تو وہ لعنت کا مستحق ہے کہ نہیں ہے؟۔ اگر جینی..... کلینی..... نجفی یا کوئی بد معاش پیغمبر کے اس صحابی کو برا کہتا ہے تو وہ گمراہ ہے..... وہ دجال ہے..... وہ کذاب ہے..... جو امیر معاویہ کو کافر کہے گا وہ لاشک خود کافر ہے..... اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

سپاہ صحابہؓ پر حکومتی مظالم

میرے بھائیو!..... ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں..... چند دن پہلے شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ میں ایک واقعہ پیش آیا..... کہ شیعہ کی ایک عبادت گاہ میں جمعہ کی نماز کے فوراً بعد کلا شتکوف سے فائرنگ ہوئی اور بقول پولیس کے مم کا دھماکہ ہوا..... یہ واقعہ قابل مذمت ہے..... میں نے اخبارات میں اس کی شدید مذمت کی ہے..... بلکہ میں نے اس واقعہ سے تیسرے دن لاہور میں ہوم سیکرٹری سے کہا کہ سپاہ صحابہؓ اس واقعہ کے ملزمان کی گرفتاری یا ان کے انسداد کے بارے میں ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہے کیونکہ شیعہ نے ساری ذمہ داری سپاہ صحابہؓ پر ڈالی ہے..... اور یہ روایت بن چکی ہے کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو وہ سپاہ صحابہؓ پر ڈال دیا جاتا ہے..... ادھر پولیس کی اسپیشل برانچ کہتی ہے کہ چولستان کے راستے ”را“ کے ایجنٹ پاکستان آرہے ہیں..... اور شہر سلطان چولستان کے قریب ہے اور واقعات بھی سارے کے سارے اسی علاقہ میں ہو رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آج سے ڈھائی سال پہلے مفتی غلام حسین نعیمی شیعہ عالم ساہیوال میں قتل ہوا تو ہماری جماعت کے غلام مصطفیٰ اور سید انعام اللہ شاہ بخاری کو شیعہ نے گرفتار کر لیا..... چھ مہینے کے بعد پولیس کی تمام ایجنسیوں نے انہیں بری کر دیا کہ یہ بے گناہ ہیں۔ شاہ گردیز میں ملتان کے علاقے میں مم پھٹا تو شیعہ نے کہا کہ سپاہ صحابہؓ والوں نے کیا ہے..... اس پرچے میں میرا نام لکھوایا گیا کہ میں نے مم مروایا..... اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے لڑکے سید عطاء الحسن شاہ بخاری کا نام لیا..... مولانا سلطان محمود ضیاء مرکزی نائب صدر کا نام لیا..... ملک خالد محمود

کھوکھر سپاہ صحابہؓ اسٹوڈنٹس ملتان یونیورسٹی کے صدر کانام لیا۔ آٹھ مہینے کھوکھر صاحب جیل میں رہے۔۔۔۔۔ ان کی تفتیشیں ہوئیں اور بعد میں انہیں تمام ایجنسیوں نے بری کر دیا۔ اس کے بعد بہاولپور میں مولوی خورشید اللہ شیعہ قتل ہوا۔۔۔۔۔ مولانا عبداللہ خان پر الزام لگایا گیا۔۔۔۔۔ پولیس نے انہیں گرفتار کیا اس کا تین دن کے بعد ثبوت مل گیا کہ مولوی خورشید اللہ کی بیوی نے اسے قتل کر لیا ہے۔ اس کے بعد عید الفطر کے موقع پر بہاولپور میں شیعہ کی عید گاہ میں پھر دم پھڑا تو مولانا عبداللہ کو گرفتار کر لیا گیا۔۔۔۔۔ ایک یونیورسٹی کے طالب علم صادق ارشد کو پکڑا گیا۔۔۔۔۔ تین مہینے تک ان پر تشدد ہوا۔۔۔۔۔ میرے ساتھ پولیس کے وعدے کے باوجود وہاں کی انتظامیہ نے مولانا عبداللہ خان کو کپڑے اتار کر الٹا لٹکایا۔۔۔۔۔ ان پر تشدد کیا۔۔۔۔۔ لیکن تین مہینے کے بعد ساری ایجنسیوں نے کہا کہ یہ لوگ بے گناہ ہیں۔ یہ چند واقعات میں آپ کے سامنے لانا چاہتا تھا کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو ہماری جماعت کے لوگوں کو ملوث کر دیا جاتا ہے۔

جبکہ اس کے مقابلے میں لاہور میں مسجد احسان کا واقعہ ہوا۔۔۔۔۔ صبح کی نماز کے وقت کلاشتکوف سے فائرنگ ہوئی۔۔۔۔۔ نو مسلمان شہید ہوئے۔۔۔۔۔ ہم نے پولیس سے کہا کہ فلاں فلاں شیعہ کو پکڑو۔۔۔۔۔ لیکن ان کو نہیں پکڑا گیا۔۔۔۔۔ بلکہ کہا گیا کہ یہ تحریری کارروائی ہے۔۔۔۔۔ یہ ”را“ کے ایجنٹوں کا کارنامہ ہے۔ چوہدری گراؤنڈ لاہور میں میرے جلسے میں دم پھڑا۔۔۔۔۔ چار آدمی شہید ہوئے۔۔۔۔۔ کہا گیا کہ یہ بھی ”را“ کے ایجنٹوں کی کارروائی ہے۔ مسجد احسان کا کوئی ملزم آج تک نہیں پکڑا گیا۔ چوہدری گراؤنڈ کا کوئی ملزم آج تک نہیں پکڑا گیا۔ یہاں آپ کے شہر فیصل آباد میں قاری محمد یوسف شہید ہوئے۔۔۔۔۔ فیصل آباد کی انتظامیہ مجھے بتائے کہ کون سا ملزم تم نے پکڑا؟۔ یہاں مسجد صدیق اکبرؒ میں قرآن پڑھنے والے چھوٹے چھوٹے بچوں پر دم مارا گیا۔۔۔۔۔ مجھے بتاؤ کہ کون سا ملزم پکڑا گیا؟۔۔۔۔۔ بلکہ کہا گیا کہ یہ تحریری کارروائی ہے۔ میری جماعت کے سینکڑوں بچے ذبح کر دیے جائیں تو تحریری کارروائی ہے۔۔۔۔۔ اور اگر شیعہ کی ایک عبادت گاہ میں کوئی دم مارے تو میری جماعت کا ہر چہ پکڑ کر الٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ یاد رکھو!۔۔۔۔۔ میں پنجاب حکومت سے کہنا چاہتا ہوں آئی جی سے۔ وزیر اعلیٰ

سے۔ چیف سیکرٹری سے۔ کہ اگر مظفر گڑھ میں میری جماعت کے بے گناہ کارکنوں کی گرفتاریاں ہمدنہ کی گئیں تو پھر میں سارے معاہدے توڑ کر پوری جماعت سمیت مظفر گڑھ میں بیٹھوں گا..... اور دیکھوں گا کہ تم میری جماعت کے لڑکوں کو کیسے گرفتار کرتے ہو۔ مجھے بتاؤ..... علی پور میں یوسف صدیقی میری جماعت کا کارکن شہید ہوا..... ایک اور بزرگ شہید ہوئے..... کیا کیا تم نے؟..... ملزموں سے کیا سلوک ہوا؟..... مین ملزم کی تم نے ضمانت کرا دی۔ پورے والا میں دوشیعہ قتل ہوئے..... ہم نے مذمت کی لیکن وہاں کے سات لڑکے حاجی مشتاق اور راول حبیب سمیت آج بھی ملتان جیل میں ہیں..... جبکہ دھاڑی کالیں پی مجھے کہتا تھا کہ لڑکے تو بے گناہ ہیں لیکن مجھ پر شیعہ کا اتنا پریش ہے کہ میں انہیں بے گناہ نہیں لکھ سکتا۔ مجھے آپ بتائیں کہ اتنے واقعات میں نے پیش کیے..... کسی ایک واقعہ میں میری جماعت کے کسی آدمی کو اگر تم نے قصور وار بنایا ہے تو نام لیکر بتاؤ..... میں اگر سپاہ صحابہ کے نوجوانوں کو سڑکوں پر نہیں لاتا کہ اس ملک میں خانہ جنگی نہ ہو..... قتل و غارت نہ ہو..... اس ملک کے چوکوں اور چوراہوں میں لاشیں نہ پڑی ہوں..... بلکہ امن قائم کرنے کے لئے آپ سے تعاون کرتا ہوں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میری جماعت کے ہر عہدیدار کو پکڑ کر الٹالٹا دو..... میں زیادہ دیر تک مظفر گڑھ کی انتظامیہ کی بد معاشی کو برداشت نہیں کر سکتا..... شہر سلطان کے واقعہ سے سپاہ صحابہ کا کوئی تعلق نہیں..... میں شیعہ سے کہتا ہوں کہ تمہارے سامنے یہ بوگس کارروائی پیش کی جا رہی ہے..... کتنی حیران کن بات ہے کہ واقعہ پونے دو بجے ہوا..... اور ایک بجے کے قریب کچھ لڑکے شبہ میں دریا کے کنارے سے پکڑے ان کے پاس اسلحہ تھا..... بعد میں یہ واقعہ پیش آگیا تو ان لڑکوں سے کہا کہ یہ تم نے کیا ہے..... پولیس خوش ہو گئی..... اور انہوں نے ساری ایجنسیوں کو اطلاع دے دی کہ آدمی پکڑے گئے..... ڈپٹی کمشنر صاحب نے آؤ دیکھانہ تاؤ ساڑھے تین بجے پریس کانفرنس کر ڈالی کہ پاکستان کی تاریخ میں عین موقع پر یہی ملزم پکڑے گئے..... اس سے پہلے عین موقع پر کوئی ملزم پکڑا ہی نہیں گیا..... ہم نے پکڑے ہیں..... ان ملزموں کی تفتیش ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم تو یہاں مولانا لقمان علی پوری کے لڑکے کی شادی پر آئے تھے..... یہ ہمارے پاس

شادی کا کارڈ ہے..... ہم شادی میں شریک ہو کر آرہے ہیں آپ وہاں سے پوچھ لیں..... پوچھا گیا تو پتا چلا کہ واقعی وہ شادی والے تھے..... اور پھر ایف۔ آئی۔ آر میں لکھا کہ کلا شکوف سے فارنگ ہوئی..... جبکہ ان لڑکوں سے ایک سیون ایم ایم پرانی برآمد ہوئی..... ایف۔ آئی۔ آر میں لکھا کہ موٹر سائیکل پر سوار آئے..... جبکہ وہ کشتیوں پر سوار ہو کر جا رہے تھے..... یہ بات عجیب ہو گئی کہ ہم نے سنا تھا کہ ملزم بھاگ گئے اور موٹر سائیکل پکڑا گیا..... لیکن یہاں ملزم پکڑے گئے اور موٹر سائیکل بھاگ گیا..... صدقے جانواں کہ نہ جانواں..... ایسی پولیس تو امریکہ کو چاہئے..... چوری ہونی ہے دو جے اور ملزم پکڑے جانے ہیں بارہ جے..... اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے..... میں پنجاب حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ مظفر گڑھ میں سپاہ صحابہؓ کے بے گناہ کارکنوں کی گرفتاریاں بند کی جائیں..... اور شیعہ سے کہتا ہوں کہ ہر شہر میں جو تم احتجاج کر رہے ہو..... اگر تم نے ہمارے خلاف یہ احتجاج بند نہ کیا تو پھر ہر شہر میں ہمارا بھی جو اہلی احتجاج ہوگا۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔

عشرۂ فاروقؓ وحسینؓ
شان فاروق اعظمؓ و شان حسینؓ
احرار پارک جھنگ
1994

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قدموں میں ڈھیر اشرفیوں کا لگا ہوا
اور تین دن سے پیٹ پہ پتھر بندھا ہوا
اوروں کے واسطے ہے سیم و زر و گوہر
اور اپنا یہ حال ہے کہ چولہا جھکا ہوا!
کسریٰ کا تاج روندنے کو پاؤں کے تلے
اور یوریا کھجور کا گھر میں جھکا ہوا!
تقاضا ہے کہ پھر دنیا میں شانِ حق ہویدا ہو
عرب کے ریگزاروں سے کوئی فاروق پیدا ہو
مساوات و عدالت کا زمانے بھر میں چرچا ہو
وہی برق تجلی پھر افق پر آشکارا ہوا
بڑا غوغا ہے پھر قصر جہاں میں اہل باطل کا
کوئی فاروق پھر اٹھے تو حق کا بول بالا ہو
کردار فاروقؓ و حسینؓ ہمارا نصب العین ہے

میرے واجب الاحترام قابلِ صدا احترام جھنگ کے غیور مسلمانوں!

آج دس محرم ہے احرارِ پارک میں یہ ”شہدائے اسلام کا نفرنس“ جو سالہا سال سے
منعقد ہو رہی ہے اس میں آپ کی شرکت باعثِ سعادت ہے حضرت سیدنا حسینؓ کا
آج یومِ شہادت ہے ان کی شہادت کے موقع پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ گزشتہ رات
مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور قاتلانِ حسینؓ کو بے
نقاب کیا۔

میرے بھائیو! اسی محرم میں یکم تاریخ کو دلاماد علیؓ حضرت سیدنا فاروقؓ اعظمؓ کا

یوم شہادت ہے..... اور نواسہ رسول کا یوم شہادت آج ہے..... محرم کے مہینے میں یہ دو اہم شہادتیں پیش آئیں..... جن کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ نے پورے ملک میں عشرہ فاروقؓ و حسینؓ منانے کا اعلان کیا..... عشرہ فاروقؓ و حسینؓ ہماری متاع ہے..... ہمارا نصب العین ہے..... ہمارا مشن ہے..... ہمارا پروگرام ہے.....

یکم محرم کو حضرت عمرؓ کی شہادت پر پنجاب حکومت نے اس سال تعطیل کا اعلان کر کے پوری سنی قوم کے دلوں کو خوش کر دیا ہے..... یکم محرم کی چھٹی سپاہ صحابہؓ کی تاریخی فتح ہے جو سینتالیس سال کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سنی قوم کے مطالبے کی تکمیل کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی ہے۔

میرے بھائیو!..... نواسہ رسول کی شہادت برحق ہے۔

ان کا مرتبہ برحق ہے

ان کی شان برحق ہے۔

میں انتہائی اختصار کے ساتھ حضرت حسینؓ کے ایک دو واقعات عرض کر کے آپ کے سامنے اس جلیل القدر ہستی کا ذکر کروں گا..... جس کا نام فاروق اعظمؓ ہے..... اور جن کے کارناموں سے پوری انسانی تاریخ روشن ہے۔

حسینؓ گلشن رسالتؐ کا مہکتا ہوا پھول ہے

میرے بھائیو! چونکہ تفصیل کے ساتھ حضرت حسینؓ پر رات کو بیانات ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا..... صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ..... حسینؓ گلشن رسالتؐ کا مہکتا ہوا پھول ہے۔

حسینؓ شہزادہ نبوت ہے۔

حسینؓ عظمت کردار کا گوہر تبار ہے۔

حسینؓ دہستان ہے۔

حسینؓ گلستان ہے۔

حسینؓ عظمتوں والا ہے۔

حسینؓ ر فعتوں والا ہے۔

حسینؓ بلند یوں والا ہے۔

حسینؓ وہ ہستی ہے کہ جس کو علیؓ کے ہاتھ میں چپن میں صدیق اکبرؓ نے دیکھا تو

فرمایا

علیؓ یہ کس کا چہ ہے؟

علیؓ نے فرمایا یہ میرا چہ ہے۔

تو صدیقؓ نے فرمایا یہ تیرا چہ نہیں ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں میرا چہ ہے۔

ابو بکرؓ فرماتے ہیں تیرا چہ نہیں ہے۔

جب اصرار بڑھا تو صدیق اکبرؓ نے بڑی عجیب بات کہی۔

فرمایا..... پیٹا علیؓ کا ہے چہرہ مصطفیٰؐ کا ہے

حسینؓ بے مثال ہے۔

حسینؓ بلند یوں والا۔

حسینؓ ر فعتوں والا۔

حسینؓ مرتبے والا۔

حسینؓ مقام والا۔

جس دل میں حسینؓ کی محبت نہیں اس دل میں ایمان نہیں

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ ہے..... اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ.....

جس شخص کے دل میں حسینؓ کی محبت نہیں..... اس دل میں ایمان نہیں

جس کے دل میں حسینؓ کا عشق نہیں..... اس کے دل میں ایمان نہیں

جس کے دل میں حسینؓ کی الفت نہیں..... اس کے دل میں ایمان نہیں

جس کے دل میں حسینؓ کا انس نہیں..... اس کے دل میں ایمان نہیں
 حسینؓ ایمان کی عظمتوں کا حصہ دار ہے..... حسینؓ رفعتوں والا..... حسینؓ
 بلند یوں والا..... حسینؓ عظمتوں والا..... جس طرح حسینؓ اونچا..... اسی طرح علیؓ اونچا.....
 جس طرح علیؓ اونچا..... اسی طرح حسنؓ اونچا..... سارا خاندان نبوتؐ عظمتوں والا ہے.....
 حسینؓ بھی بلند یوں پر
 علیؓ بھی بلند یوں پر
 حسنؓ بھی بلند یوں پر

میں سر اٹھاتا ہوں تو میری پگڑی زمین پر گر جاتی ہے..... لیکن حسینؓ کی عظمتوں
 کو میں پائ نہیں سکتا۔

علیؓ صدیقؓ کے پیچھے

میرے بھائیو! اتنی بلند یوں پر علیؓ بھی ہیں..... اتنی بلند یوں پر حسنؓ بھی ہیں۔ اتنی
 بلند یوں پر حسینؓ بھی ہیں..... لیکن اتنی بلند یوں کے باوجود جب فاطمہ الزہرہؓ کا جنازہ مسجد
 نبویؐ میں لا کر رکھا گیا تو بلند یوں والے علیؓ نے صدیقؓ سے کہا کہ جنازہ تم پڑھاؤ..... ابو بکرؓ نے
 فرمایا جنازہ آپ پڑھائیں..... حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ اے ابو بکرؓ! میں فاطمہؓ کا جنازہ نہیں
 پڑھا سکتا کیونکہ میرے کانوں میں رسول اللہؐ کا فرمان گونجتا ہے..... کہ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ.....
 جس قوم میں ابو بکرؓ موجود ہو اس قوم کے لئے جائز نہیں کہ ابو بکرؓ کے علاوہ کوئی
 اور نبیؐ کے معنے پر آئے۔

میرے بھائیو! آپ اس آئینے میں تاریخ کی تصویر دیکھیں..... جنازہ فاطمہ الزہرہؓ
 کا رکھا ہے..... قطاریں بن رہی ہیں..... صحابہؓ کی جماعت کھڑی ہے..... اس قطار میں علیؓ
 المرتضیٰؓ بھی ہیں..... اس قطار میں نواسہ رسولؐ حسینؓ ابن علیؓ بھی ہیں..... حسنؓ ابن علیؓ بھی
 ہیں..... اس قطار میں حضرت عباسؓ بھی ہیں..... سارا خاندان نبوتؐ ہے..... جنازہ فاطمہؓ کا
 آگے رکھا ہے۔

شیعہ یہ کہتا ہے کہ ابو بکرؓ کافر تھے۔

شیعہ یہ کہتا ہے کہ ابو بکرؓ کا ایمان شیطان کے ایمان کے برابر تھا۔

شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ابو بکرؓ مسلمان نہیں تھا۔

یعنی کہتا ہے کہ ابو بکرؓ سے بڑا قرآن کا دشمن دنیا میں کوئی نہیں۔

اگر ابو بکرؓ مسلمان نہیں تھے تو علیؓ نے (زہراءؓ کے) جنازہ پر کیوں کھڑا کیا

ایک طرف شیعہ کا یہ عقیدہ ہے..... اور ایک طرف علیؓ کے عقیدے کو دیکھو کہ

علیؓ قطار میں کھڑے ہیں اور جنازہ فاطمہؓ کا آگے رکھا ہے..... علیؓ خود جنازہ پڑھا سکتے تھے۔

حسینؓ جنازہ پڑھا سکتے تھے..... علیؓ آگے بڑھ سکتے تھے..... لیکن علیؓ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کی

موجودگی میں میں جنازہ نہیں پڑھا سکتا، چنانچہ علیؓ المرتضیٰؓ پیچھے کھڑے ہیں اور ابو بکرؓ جتدہ

پڑھانے کے لئے آگے آئے ہیں..... میں چودہ سو سال کی تاریخ کو چھوڑتا ہوں..... عقائد کو

چھوڑتا ہوں..... ایک سوال پوری سنی قوم سے کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ابو بکرؓ مسلمان نہیں تھا تو

علیؓ نے جنازے پر کھڑا کیوں کیا؟

حسنؓ نے کھڑا کیوں کیا؟

حسینؓ نے کھڑا کیوں کیا؟

شیعو!..... تمہاری ہر کتاب کہتی ہے کہ ابو بکرؓ کافر..... عمرؓ کافر..... عتبہؓ کافر.....

ہر کتاب کہتی ہے کہ سارے صحابہؓ مرتد ہیں..... لیکن بتا اگر تو.....

قرآن کو نہیں مانتا مان

حدیث کو نہیں مانتا مان

تاریخ کو نہیں مانتا مان

اوائے فاطمہؓ کا جنازہ تو مان..... فاطمہؓ الزہراءؓ کا جنازہ پڑھانے کے لئے صدیقِ مصطفیٰؐ

پر کھڑا ہے..... شیعہ کہتا ہے کہ ابو بکرؓ نے فاطمہؓ کو دھکا دیا..... ابو بکرؓ سے فاطمہؓ ناراض تھیں

..... اگر ابو بکرؓ نے دھکا فاطمہؓ کو دیا تھا تو بتا..... علیؓ کی غیرت کہاں تھی؟ حسینؓ کی غیرت

کہاں تھی؟ حسنؓ کی غیرت کہاں تھی؟ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ علیؓ کے پاس وہ تلوار تھی جو لوہے پر

اٹھتی تھی تو ساتوں آسمان چیر دیتی تھی..... نیچے جاتی تھی تو ساری زمینیں چیر دیتی تھی..... وہ

ذوالفقار حیدری تھی..... اگر دھکا ابو بکرؓ نے فاطمہ کو دیا تھا۔

وہ تلوار کہاں تھی؟

وہ ذوالفقار حیدری کہاں تھی؟

وہ علیؓ کی یلغار کہاں تھی؟

وہ علیؓ کی بہادری کہاں تھی؟

علیؓ کی جرأت کہاں تھی؟

علیؓ کی سطوت کہاں تھی؟

علیؓ کی شوکت کہاں تھی؟

علیؓ کی حشمت کہاں تھی؟

علیؓ کا کردار کہاں تھا؟

حسینؓ کی بہادری کہاں تھی؟

کہ دھکاماں کو ابو بکرؓ دے اور حسینؓ خاموش رہے۔

شیعہ کی دشمنی ابو بکرؓ کے ساتھ ہے... یا فاطمہؓ کے ساتھ

اور جب فاطمہؓ فوت ہو جائے تو علیؓ اسی ابو بکرؓ کو مصیٰ پر کھڑا کر کے فاطمہؓ کا جنازہ

پڑھوائے..... حسنؓ بھی جنازہ پیچھے پڑھے..... حسینؓ بھی جنازہ پیچھے پڑھے..... شیعو! تمہاری

دشمنی ابو بکرؓ کے ساتھ بعد میں ہے..... فاطمہؓ کے ساتھ پہلے ہے..... حسینؓ کے ساتھ پہلے

ہے..... حسنؓ کے ساتھ پہلے ہے۔

قرآن نہ مان

حدیث نہ مان

تاریخ نہ مان

مدینہ نہ مان

مکہ نہ مان

جنازہ تو فاطمہؑ کا ہے جنازے کا خیال کر..... کفن کا خیال کر..... یہی کا خیال کر
نبیؐ کی لخت جگر کا خیال کر..... خون کا خیال کر..... علیؑ کی بہادری دیکھ..... صدیقؑ کی
امامت دیکھ..... علیؑ کا نام لے کر ابو بکرؓ کو بھونکنے کی ہم اجازت نہیں دیں گے..... کہ ہم علیؑ
کے بھی محب ہیں..... کس علیؑ کے؟ جس نے صدیقؑ کو مصلے پر کھڑا کیا تھا۔

ایک جرمن لڑکی نے نمائش میں

فاروق اعظمؑ کی شان پر سات ہزار کتابیں پیش کیں

میرے بھائیو! گزشتہ سال جرمنی میں ایک نمائش ہوئی ہے..... کتابوں کی نمائش
..... یہ وہ تاریخی واقعہ ہے جو امریکہ کے ایک دیہاتی رسالے نیوز ویک میں چھپا ہے..... کہ
جرمنی میں ایک جرمن اطالوی لڑکی کتابوں کی نمائش میں آئی..... اور اس نے ایک شخصیت پر
سات ہزار کتابیں پیش کیں..... مسز ولیم لڑکی کا نام ہے..... اس نے تین گولڈ میڈل آکسفورڈ
اور کینیڈا یونیورسٹی سے حاصل کر رکھے ہیں..... اس لڑکی سے وائس آف امریکہ نے انٹرویو لیا
کہ یہ سات ہزار کتابیں جس شخصیت پر تم یہاں لائی ہو تم اس سے کیسے متاثر ہوئی؟ تم یہودی
ہو اور یہ مسلمان ہے؟ تو اس لڑکی نے جو کچھ کہا وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں..... وہ سات ہزار
کتابیں جس شخصیت پر لائی تھی اس کا نام فاروق اعظمؑ تھا..... میں آپ کے سامنے ایک حیران
کن واقعہ عرض کر رہا ہوں..... اور میں آپ کے سامنے شیکسپیر..... ویدرک..... روسو
..... گاندھی..... ابراہم لنکن..... ہٹلر اور موسولینی کے وہ تاریخی حوالے کوڈ کرنا چاہتا ہوں کہ
دنیا کی تاریخ ششدر رہ جاتی ہے جب عمرؓ جیسے خلیفہ کو بدوؤں کی گلیوں میں اور گاؤں میں سپرہ
دیتے ہوئے دیکھتی ہے۔

میرے بھائیو! فاروق اعظمؑ کی کہانی پر بہت کچھ کہا جاسکتا ہے..... لیکن میں آپ
کے سامنے ایران کی فتح کا وہ تاریخی واقعہ نقل کرنا چاہتا ہوں جو شہنشاہ ایران کے دور میں پیش
آیا..... جس کو دیکھ کر ہزاروں عیسائیوں نے نبیؐ کا کلمہ پڑھ لیا تھا..... وہ فاروق اعظمؑ کی ہستی
تھی..... اس جرمن لڑکی نے کہا کہ اس وقت دنیا کے اندر جتنے سیکولر لوگ ہیں..... ان کا ایک

یہ سحرہ ہے کہ کوئی مذہب نہیں۔ کوئی دنیا کے اندر ریلوے کا لیمو نہیں کوئی قانون نہیں۔ ایک چیز ہے۔ اور وہ ہے لبرل لام۔ کیا مطلب؟ آزادی۔ ہر آدمی آزاد ہے۔ مذہبی آزادی اور پوری دنیا میں انسانوں کی فلاح و بہبود کی آزادی۔ اس لڑکی نے سحرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اس آف امریکا میں آیا۔ اس نے کہا کہ عمر میرا آٹھ سال ہے۔ اور میں نے عمر فاروق پر سات ہزار کتابیں اپنی لائبریری میں جمع کر رکھی ہیں۔ جو دنیا کی مختلف زبانوں میں چھپیں۔

و اس آف امریکا کے نمائندے نے پوچھا کہ عمر کی کس چیز نے تمہیں متاثر کیا؟ تو اس لڑکی نے کہا کہ عمر کے نمائندے نے کہ وہ آزادی کے علمبردار تھے کہ انسان آزاد ہے۔ وہ غلام پیدا نہیں ہوا۔ عمر کی اس سوچ نے مجھے متاثر کیا۔ و اس آف امریکا کے نمائندے نے کہا کہ اس انٹرنیشنل نمائش میں تو نے سات ہزار کتابیں عمر کی پیش کیں تو سب سے بڑی بات عمر کی کون سی پسند آئی؟

اس نے کہا کہ فاروق اعظمؑ نے حج کے موقع پر مکہ میں اعلان کیا تھا کہ میں ہر سال حج کے موقع پر کھلی کچری لگایا کروں گا اور میری اس کھلی کچری میں لوگ گورنروں، قاضیوں اور وزراء کے خلاف شکایات پیش کریں گے۔ تیسرے سال فاروق اعظمؑ کی کھلی کچری پہنچی تو ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا میں بدو ہوں۔ میں مصر میں گیا تو مجھے گورنر مصر کے لڑکے نے پشت پر کوڑے مارے اور مجھے ذلیل و رسوا کر دیا۔ تو عمرؓ نے اسی وقت اس گورنر کے لڑکے کی گرفتاری کے لئے محمد بن مسلمہؓ کو بھیجا۔ اور فاروق اعظمؑ نے فرمایا کہ اس کے باپ گورنر مصر عمرو بن حارثؓ کو بھی ساتھ لے کر آؤ۔ میں اس سے پوچھوں کہ تیرا لڑکا بے لگام کیوں ہو گیا ہے۔ جب گورنر اور اس کے لڑکے کو فاروق اعظمؑ کی کھلی کچری میں پیش کیا گیا تو عمر فاروقؓ نے اس لڑکے سے کہا کہ تو نے بدو کو کوڑا کیوں مارا؟ اس نے کہا مجھ سے غلطی ہو گئی۔ فاروق اعظمؑ نے فرمایا نہیں جس طرح تو نے کوڑا مارا ہے۔ اسی طرح تجھے بھی کوڑا مارا جائے گا۔ چنانچہ اس کھلی کچری میں گورنر کے بیٹے کی پشت پر کوڑے مارے گئے۔ وہ چیخا رہا۔ اس کے بعد گورنر مصر کی باری آئی تو اس آدمی نے معاف

کر دیا..... اس لڑکے کے سامنے کھڑے ہو کر فاروق اعظمؓ نے ایک بات کہی تھی..... وہ مسز ولیم ایک لڑکی کہتی ہے کہ عمرؓ کی جو سب سے زیادہ چیز مجھے پسند آئی..... وہ گورنر کے سامنے ان کے ریمارکس سے میں متاثر ہوئی ہوں جو ریمارکس فاروق اعظمؓ نے اس گورنر کے لڑکے کو سامنے رکھ کر ایک لاکھ انسانوں کے سامنے دیئے۔

اعلان سنو! جھنگ کے لوگو! ایک لاکھ انسانوں کے سامنے گورنر حیثیت ملزم کے کھڑا ہے اور بیٹا بھی حیثیت ملزم کے کھڑا ہے..... یہودی لڑکی کہتی ہے کہ عمرؓ نے ایک لاکھ انسانوں کے اجتماع میں اس لڑکے کو خطاب کر کے کہا کہ.....

لڑکے! تم نے کب سے عرب کی قوم کو غلام بنا رکھا ہے۔ جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے..... اس لڑکی نے کہا کہ یہ تصور دنیا میں سب سے پہلے عمرؓ نے دیا کہ چھ جب پیدا ہوتا ہے تو آزاد ہوتا ہے..... اس پر کوئی پابندی نہیں ہوتی..... ایک یہودی لڑکی فاروق اعظمؓ کو یہ آزادی دینے پر خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

لیکن میرے بھائیو! ایران کا یہ پیشوا جس کا نام خمینی ہے..... یہ میرے ہاتھ میں اس کی کتاب ہے..... اس کا فوٹو اس کتاب پر ہے..... آج سے تیرہ سال پہلے یہ ایران میں برسرِ اقتدار آیا..... نام اسلام کالیا..... نام قرآن کالیا..... نام محمد مصطفیٰ کے دین کالیا..... ایک طرف مسز ولیم ایک یہودی لڑکی کہتی ہے کہ.....

عمرؓ میرا آئیڈیل ہے۔

عمرؓ میرا پیشوا ہے۔

کائنات کے سارے کافروں سے بڑا اگر کوئی کافر ہے تو وہ ایران کا پیشوا خمینی ہے۔

شیعو! کہاں رہتے ہو؟

کہاں بستے ہو؟

تم کیا چاہتے ہو؟

نعیم صدیقی (شاعر) کا فاروق اعظمؓ کو خراج عقیدت

نعیم صدیقی نے کتنی خوبصورت بات کہی کہ.....

متاع عام نہیں ہے خسروی و درویشی
ایسا خوبصورت شعر میں نے نہیں سنا لیکن اگر آپ فور کریں تو پھر بات ہوگی
متاع عام نہیں ہے خسروی و درویشی
کہ بادشاہت اور فقیری یہ عام متاع نہیں ہے
متاع عام نہیں ہے خسروی و درویشی
کب ایک شخص میں ہوتے ہیں یہ ہنر پیدا
جلال کا پیکر بنا قباء کا ہر پیوند
عمر کے بعد ہوا ہے کہاں عمر پیدا
ذوق تازہ ہے تو کچھ اور کہوں؟

نعیم صدیقی کی زبان میں کہوں

رہبر عمر برتر عمر احسن عمر اکمل عمر
اعلیٰ عمر اولیٰ عمر افضل عمر آقا عمر
ذات نبی پاک پر سو جان سے شیدا عمر
ایمان میں ایقان میں احسان میں یکتا عمر
مابعد ختم المرسلین کوئی نبی اٹھنا نہیں
یہ سلسلہ چلتا اگر تو اک نبی ہوتا عمر
باد بہاری کی طرح گزرا عراق و روم سے
ابر کرم بن کر اٹھا ایران پر برسا عمر
آقا میرے صدیق بھی آقا میرے فاروق بھی
اک طرف مولا علیؑ ہے اک طرف مولا عمرؓ

میرے بھائیو! یہ کتاب پاکستان میں مفت تقسیم ہو رہی ہے..... یہ کتاب لے کر
میں نواز شریف کے دروازے پر گیا..... سپریم کورٹ کے ججوں کے دروازے پہ گیا کہ اس
کتاب میں نبیؐ کے مصلے کے وارث کو کافر لکھا گیا ہے..... لیکن ہماری شنوائی نہیں ہوئی.....

حضرت عمرؓ کا ذکر توراۃ میں..... اور حضرت عمرؓ کا عجیب واقعہ

ایک بات کر کے آگے چلتا ہوں کہ قرآن پاک کی آیت ہے کہ.....

ذالک مثلہم فی التورۃ و مثلہم فی الانجیل

عمرؓ کا ذکر تورات میں بھی آچکا ہے..... انجیل میں بھی آچکا ہے..... مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی..... لیکن جب میں نے شاہ ولی اللہ کی کتاب..... ”ازالۃ الخفاء“ پڑھی تو میں ششدر رہ گیا..... شاہ ولی اللہ نے کہا کہ یہ آیت فاروق اعظمؓ کے لئے اتری..... کس وقت اتری..... فاروق اعظمؓ کے پاس بیت المقدس کا ایک قاصد آیا..... آپ نے واقعہ سن رکھا ہے بیت المقدس کا..... میں وہ واقعہ پورا نہیں دہراتا..... ایک بات نقل کرنا چاہتا ہوں کہ

ذالک مثلہم فی التورۃ و مثلہم فی الانجیل

کا مطلب کیا ہے..... فاروق اعظمؓ کے پاس قاصد آیا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ ہماری کتاب انجیل میں لکھا ہے کہ ایک آخر الزماں پیغمبرؐ کا دوسرا خلیفہ ہوگا..... اگر وہ تمہارے پاس آئے تو بغیر لڑے بیت المقدس کی چابیاں دے دینا..... اے عمرؓ!..... اب تیری ڈھیل ہے..... جب تو جائے گا چابیاں مل جائیں گی..... جب تیاری کا وقت آیا تو فاروق اعظمؓ نے کپڑے وہی بوسیدہ اور سترہ پیوند والے پہنے..... حضرت عائشہؓ نے ایک قاصد بھیجا کہ کپڑے تبدیل کرو..... عمرؓ نے کپڑے تبدیل کر لئے..... جب چند قدم آگے چلے تو واپس آگئے اور کہنے لگے کہ اچھے کپڑوں میں عزت نہیں ہے..... عزت تو اسلام میں ہے..... اور اماں عائشہؓ سے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں پرانے کپڑے پہن لوں..... اس لئے کہ ان میں پسینہ زیادہ جذب ہوتا ہے اور اچھے کپڑوں میں پسینہ زیادہ جذب نہیں ہوتا..... یہ واقعہ بڑا لمبا ہے۔ میں اس طرف جانا نہیں چاہتا..... غلام کا نام اسلمؓ تھا..... اس سے کہا جاؤ سواری لاؤ..... غلام سواری لایا اور خود سواری پر سوار ہو گئے..... غلام کو کہا چل..... کوئی پروٹوکول نہیں..... یہاں تو صدر پاکستان امریکہ گئے اور دس کروڑ روپیہ خرچ کر آئے لیکن یہ پاکستان جیسے کتنے بڑے پاکستان کا وارث تھا اور ایک غلام مہار پکڑ کے آگے چلتا ہے..... غلام کہتا ہے کہ کچھ دور جا کر عمرؓ نے کہا کہ سواری ٹھہراؤ..... غلام کہتا ہے کہ میں نے سوچا شاید عمرؓ کو قضائے حاجت ہے۔ اس لئے

کہتے ہیں سواری روکو..... عمرؓ نیچے آگئے..... نیچے آکر کہا اسلم! تم سوار ہو جاؤ..... لو کر کہنے لگا..... امیر المومنین! یہ تو کسی حکمران کی روایت ہی نہیں ہے کہ غلام سوار ہو اور آقا چلے..... عمرؓ نے کہا کہ ہم ساری روایتیں توڑ چکے ہیں یہ نئی روایت ہے..... غلام سواری پہ سوار ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو تھے..... ایک منزل چلتے اور عمرؓ اوپر آجاتے اور وہ غلام نیچے آجاتا..... بیت المقدس جب سامنے آیا تو اتفاق ایسا ہوا کہ فاروق اعظمؓ کی نیچے چلنے کی باری تھی اور غلام کے سوار ہونے کی باری تھی..... غلام رو کر ہاتھ جوڑنے لگا کہ یہودی کیا کہیں گے..... کہ یہ غلام پاگل ہو گیا ہے اس کو احساس نہیں اپنے آقا کا..... لیکن عمرؓ کہنے لگے اسلم!..... میں اب تو سیری بات مان لوں گا لیکن اپنے اللہ کو کیا جواب دوں گا..... یہ کہہ کر عمرؓ نیچے جانے لگے..... غلام کہتا ہے کہ مجھے اس وقت زیادہ رونا آیا جب میں نے دیکھا کہ عمرؓ کا ایک جوتا ٹوٹ گیا اور عمرؓ وہ ٹوٹا ہوا جوتا ایک ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہیں اور ایک ہاتھ میں مہار پکڑی ہوئی ہے اور عمرؓ بیت المقدس کے قریب پہنچ گئے..... عیسائی انجیل کھول کر بیٹھے ہیں۔ کسی نے کہا کہ پیدل چلنے والا آقا ہے..... کسی نے کہا کہ سوار آقا ہے..... لیکن سب نے اتفاق کیا کہ جو پیدل ہے نشانیاں اس کے اندر ہیں کہ وہی خلیفہ وقت ہے..... عمرؓ اندر داخل ہوئے تو بڑے بڑے پادری آگئے اور انہوں نے مل کر چابیاں عمرؓ کو دے دیں..... فاروق اعظمؓ نے چابیاں لیں اور اللہ کا شکر ادا کیا..... آپ ابھی اس مجمعے میں بیٹھے ہیں کہ ایک آدمی بھاگا ہوا آیا..... وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا..... اس کی آنکھوں پہ سفید بال تھے..... داڑھی سفید تھی..... وہ قریب آیا اور ایک پرچی عمر فاروقؓ کو دے دی..... فاروق اعظمؓ نے وہ پرچی پکڑی اور پڑھ کر کہا چلے جاؤ یہ میری زمین نہیں ہے..... میں اس کا مالک نہیں ہوں..... بات ختم ہو گئی..... ہزاروں کا مجمع تھا..... عیسائی بھی تھے..... کچھ اس علاقے کے مسلمان بھی تھے..... وہ حیران ہو گئے کہ یہ بوڑھا آدمی کون ہے؟ فاروق اعظمؓ جب باہر نکلے تو کچھ مسلمان جو اس علاقے کے تھے..... انہوں نے عمرؓ کو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ باقی حال تو بعد میں پوچھیں گے پہلے یہ بتاؤ..... یہ بوڑھا کون تھا؟..... یہ پرچی کون سی تھی؟..... آپ نے اس سے کیا کہا؟..... فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ آج سے پینتیس چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں اس علاقے میں آتا تھا..... میرا باپ

مجھے لے کر آتا..... اس وقت میری عمر دس بارہ سال تھی..... بیت المقدس کے اس علاقے میں 'میں' بحرِیاں چر لیا کرتا تھا..... اور جب میں تھک جاتا تو اسی بیت المقدس کی دیوار کے نیچے سائے کی وجہ سے لیٹ جاتا..... ایک دن میں سائے میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میری پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا ہے اور کپڑا ہٹا کر دیکھتے ہی مجھے کہتا ہے۔

تیرا نام کیا ہے؟

میں نے کہا کہ میرا نام عمرؓ ہے

اس نے کہا تیرے باپ کا نام خطاب تو نہیں؟

میں نے کہا جی میرے باپ کا نام خطاب ہے۔

تو جلدی سے اس نے کاغذ آگے کر دیا اور کہا کہ اس کاغذ پر لکھ دے کہ اس علاقے پر جب میری حکومت ہوگی تو اس علاقے کا جزیہ تجھے معاف ہوگا..... اس علاقے کی زمین تیرے لئے معاف ہوگی..... بیغانہ نہیں لیا جائے گا..... کوئی ٹیکس نہیں ہوگا..... میں نے کہا چلا جا..... میں کب مالک ہوں گا..... میں کب حکمران ہوں گا..... لیکن عمرؓ کو کیا پتا تھا کہ.....

ذالک مثلهم فی التورۃ و مثلهم فی الانجیل

عمرؓ کہنے لگے کہ جب اس نے زیادہ زور لگایا تو مجھ سے رہانہ گیا..... اور میں نے جان چھڑانے کے لئے لکھ دیا کہ جب میری حکومت ہوگی تو یہ زمین تیری ہوگی..... آج جب میں یہاں اندر آیا تو وہی بوڑھا آدمی وہی پرچی لے کر آیا جس پر میرے دستخط تھے..... تو میں نے کہا کہ یہ میری جگہ نہیں ہے..... یہ مسلمانوں کی زمین ہے..... قرآن نے اسی کو تو کہا۔

ذالک مثلهم فی التورۃ و مثلهم فی الانجیل

جھنگ کے لوگو تم ہتاؤ!

دانشور! پڑھے لکھے لوگو اور حکمرانو..... تم فیصلہ کر کے ہتاؤ

یہ میرے ہاتھ میں ٹمینی کی کتاب ہے..... اس کتاب کے 107 صفحے پر ٹمینی نے

کہا کہ میں ایسے رب کو نہیں مانتا جس نے عثمان جیسے بد قماش آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔

اسی کتاب کے 115 صفحے پر لکھا کہ

ابو بکر سے بواقرآن کا دشمن دنیا میں پیدا نہیں ہوا

اسی کتاب کے 122 صفحے پر لکھا کہ

معاویہ نے جہنم کے سوا کچھ نہیں کمایا۔

اسی کتاب میں لکھا کہ

ابو ہریرہ سے بوا جھوٹا دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا

اسی کتاب کے 119 صفحے پر کہا کہ

عمر اصلی کافر اور زندیق تھا۔

مسلمانوں تم فیصلہ کر کے بتاؤ..... آج ساجد نقوی کہتا ہے کہ ہم ابو بکرؓ کو مانتے

ہیں..... او ملعون کے بچے! یہ بتا کہ تیرے باپ خمینی نے کہا کہ ابو بکر کافر..... عمر کافر.....

عثمان کافر..... تم یہ کتابیں لکھتے ہو اور جھوٹ بھی بولتے ہو..... یہ تحریریں لکھتے رہو اور دجل

بھی کرتے رہو..... یاد رکھو!..... حکمران بے نظیر ہو..... حکمران نواز شریف ہو..... تمہاری

سنگینیں جہاں تک پہنچیں..... تمہارے پاس فوج آجائے..... جو کچھ بھی تم کر گزرو..... میری

جماعت کا آٹھ سال کاچہ ہو گا اور اسی سال کا بوڑھا ہو گا۔ تب بھی اپنے مشن پر قائم رہے گا۔

شیعو! میں اس سے آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ

مجھے مولانا اعظم طارق اور علی شیر حیدری کو تم ذبح کر ڈالو

ہماری لاشوں کے ٹکڑے کر ڈالو

جلے میں ہم مار کر ہماری لاشوں کے ٹکڑے فضاؤں میں بکھر ڈالو

ہماری لاشوں کے ٹکڑے بکھر جائیں گے لیکن خون کے ایک ایک قطرے سے

تمہارے کفر کی صدا بلند ہوتی رہے گی۔

مسلمانو! توجہ کرو! یہ چٹ آئی ہے کہ مولانا اعظم طارق کا پانچ لاکھ کا انعام مقرر

ہوا ہے۔ کہ ان کو قتل کرنا ہے..... شیعو! تم نے پہلے بھی بڑی گیدڑ بھجیاں دی ہیں.....

تمہارے باپ ساجد نقوی نے لاہور میں 28 ستمبر 92ء کو کہا تھا کہ جو زبان ہمیں کافر کہے گی

ہم اس پر گولی ماریں گے..... کتنوں کو گولی ماری؟..... زبانیں تو بے انتہا ہیں جو ہر وقت

تمہارے کفر کے ترانے پڑھ رہی ہیں..... اب تم نے انعام مقرر کیا ہے..... آج جھنگ کی سر زمین پہ میں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور وہ تاریخی اعلان ہوگا..... اور آپ کو اس کی پابندی کرنا پڑے گی۔

شیعو! اگر مولانا اعظم طارق پر تم نے وار کیا اور اس جرنیل کو کچھ ہو گیا..... تو تمہارا کوئی عبادت خانہ اور کوئی ملازندہ نہیں بچے گا..... پھر یہ نہیں ہوگا کہ میں کوئی امن کی اپیل کروں گا..... ڈانگ دے دیساں ڈانگ

یاد رکھو..... ڈانگ کا مطلب سنو کہ

کوئی شیعہ مصنف

کوئی شیعہ ملا

کوئی شیعہ امام باڑہ اس دھرتی پر سلامت نہیں رہے گا..... پھر سڑکوں پر فاروقی بھی ہوگا..... میری جماعت کا چہ چہ ہوگا..... پھر تم سے کھلی جنگ ہوگی..... پھر یہ نہیں ہوگا کہ تم بھی رہو اور میں بھی رہوں..... پھر یا تم ہو گے یا ہم ہوں گے۔

تیار ہو اس کے لئے؟

تیار ہو؟

دونوں ہاتھ کھڑے کر کے کلمہ پڑھو..... کلمہ پڑھ کر کہو کہ اگر شیعہ نے مولانا اعظم طارق پر وار کیا تو کوئی شیعہ زندہ نہیں رہنے دیں گے..... خواہ کوئی بڑا سیاستدان ہو..... کوئی بڑا ملا ہو..... ذاکر ہو یا کوئی ایران کا گماشتہ ہو..... تم اینٹ مارو گے تو جواب پتھر سے دیں گے.....

شیعو سارے دروازے بند کرو گے تو پھر میری جماعت کو اگر تمہیں پانی میں بہانا پڑا تو بہائے گی..... اور اگر خون کے دریا میں ڈبو نا پڑا تو ڈبوئے گی..... نرمی اس وقت تک ہے جب تک تمہاری طرف سے خاموشی ہے..... جب تم تشدد پر اتر آؤ گے تو پھر ہم خاموش نہیں رہیں گے..... ہمیں تم نے اسلحہ اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے..... ہمارے بڑے بڑے آدمی ذبح ہو گئے..... اب مولانا اعظم طارق کے لئے انعام مقرر کیا ہے..... کرو انعام مقرر..... کرو

پہلے..... مولانا حق نواز کو شہید کر کے تمہیں پتا ہے کہ تمہارا حشر کیا ہوا..... ہر گلی سے تمہارے کفر کی آواز آرہی ہے..... اور اگر مولانا اعظم طارق کو کچھ ہوا تو تمہارے گھر کی دیواریں بھی تمہیں کافر کہیں گی۔

دوسرا اعلان سماعت کریں کہ ناموس صحابہؓ بل مولانا اعظم طارق نے پیش کیا..... چار مرتبہ اسمبلی میں بے نظیر کے دور میں اس کے حق میں آواز اٹھائی..... فاروق لغاری نے صدارتی الیکشن میں ہمارے ساتھ تحریری معاہدہ کیا کہ ہم ناموس صحابہؓ بل منظور کرائیں گے..... اس بنیاد پر ہم نے 18 اپریل 1994ء کو پتھڑارکان کے دستخطوں سے قومی اسمبلی میں ناموس صحابہؓ بل پیش کیا..... لیکن اس بل کو ایجنڈے پر نہیں آنے دیا گیا..... پھر دوبارہ 80 آدمیوں کے دستخطوں سے پیش کیا گیا..... جس میں پیپلز پارٹی کے بھی بچیس آدمی تھے..... باقی مسلم لیگ اور مذہبی جماعتوں کے لوگ تھے..... لیکن وزیر قانون اقبال حیدر جو ایک محصب شیعہ ہے..... اس نے تعصب کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی اندرونی خباثت کا مظاہرہ کیا..... جب بھی بل کی باری آئی تو اس نے کبھی پانی کا مسئلہ کھڑا کر دیا اور کبھی بل کو پس پشت ڈال دیا..... چنانچہ اس پر آپ نے دیکھا کہ مولانا اعظم طارق نے اسمبلی میں جو کردار ادا کیا اس سے گھبرا کر اسپیکر اپنی کرسی چھوڑ کر بھاگ گیا..... اس کے بعد جٹ اجلاس ہوا..... مولانا اعظم طارق کو روکا گیا کہ اس میں آپ بل کی بات نہ کریں..... مولانا اعظم طارق نے کہا کہ میں بل کی بات کروں گا۔ لیکن بعد میں انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اس بل کی منظوری کے لئے ہم اگلے اجلاس میں آپ کو وقت دیں گے اور یہ بل منظور کرائیں گے..... اب جٹ اجلاس کے بعد یہ بل دوبارہ قومی اسمبلی میں پیش ہو گا اور انشاء اللہ پہلے سے زیادہ ممبران کے دستخطوں سے پیش ہو گا..... اور میں پیپلز پارٹی کی حکومت کو آخری وارننگ دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس آنے والے اجلاس میں بل منظور نہ ہوا..... یا وزیر قانون نے بد معاشی جاری رکھی..... تو کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک سپاہ صحابہؓ بے نظیر سے اقتدار چھوڑنے کی تحریک چلائے گی..... اور ہم قومی اسمبلی کے سامنے ایک لاکھ انسانوں کا مظاہرہ کریں گے..... اور اگر اسمبلی میں ہمیں آئینی راستے پر مجبور کیا گیا تو پھر اسمبلی کا گھیراؤ بھی ہو گا..... پھر ہم ان ممبروں سے

پوچھیں گے کہ ووٹ کس لئے لئے تھے..... ممبروں سے کہیں گے کہ ناموس صحابہؓ بل منظور کئے بغیر ہم تمہیں باہر نہیں نکلنے دیں گے..... ہم نے بڑی نرمی کی ہے..... آٹھ مہینے گزر گئے..... ہم نے بڑی خاموشی سے کام کیا..... لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ تم خاموشی کی زبان نہیں سمجھتے..... تم کھڑا کے کی زبان سمجھتے ہو..... اور میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ جو تحریک اب ملی کے خلاف چلے گی اس میں پنجاب کے مشیر بھی آگے آگے ہوں گے..... اور شیخ حاکم علی بھی آگے آگے ہوگا..... وہ پنجاب حکومت کے پارلیمانی سیکریٹری ہوں یا مشیر..... ملی ملی کے خلاف تحریک میں جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہوگا..... اور پاکستان کی تاریخ میں یہ بھی نرالا کام ہوگا کہ اپنی ہی حکومت کے خلاف وزیر و مشیر میدان میں آئیں گے..... ناموس صحابہؓ بل پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوگا۔

اگر کوئی تحریک چلی تو ہمارا ساتھ دو گے؟

جھگ کی گلیوں میں آؤ گے؟

سڑکوں پر آؤ گے؟

روڈ بلاک کرنے کا آرڈر ہوا تو بلاک کرو گے؟

ہمارا ساتھ دو گے؟

یکم محرم کی چھٹی کا اعلان

یکم محرم کی چھٹی ہوئی تو ایران کی بیادیں مل گئیں..... کہ فاروق اعظمؓ کے نام پہ چھٹی نہ کرو، نئے ہجری سال کے آغاز کے نام پر چھٹی کرو..... ان الوؤں کو یہ نہیں پتا کہ نیا سال بھی عمر فاروقؓ نے شروع کیا تھا..... فاروق اعظمؓ سے پہلے نہیں شروع ہوا تھا..... تم کان ادھر سے پکڑو یا ادھر سے پکڑو..... چھٹی فاروق اعظمؓ پر ہو چکی ہے..... آئندہ سال یکم محرم کو ہر شہر میں جلوسوں کے جائے جلسے ہوں گے..... سیمینار ہوں گے..... جب چھٹی ہوگی تو سیمیناروں کا اجتماع بھی بے مثال ہوگا..... جلوسوں کا اجتماع بھی بے مثال ہوگا..... سرحد..... بلوچستان اور سندھ میں بھی چھٹی ہوگی..... یہ ہم کوئی خیرات نہیں مانگتے..... ہمارا حق ہے..... اہل سنت کا حق ہے..... میں اس بڑے اجتماع میں پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پہل کی ہے..... وٹو صاحب نے جرأت کا مظاہرہ کر کے یکم محرم کی چھٹی

کی ہے..... ہم اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں..... ساجد نقوی کو بڑی تکلیف پہنچی
وہ عمر فاروقؓ کا نام لے کر تو تنقید نہیں کر سکتا تھا..... علی الاعلان اس نے یہ کہا کہ جب
ہم وزیر اعلیٰ دہشت گردوں کی سرپرستی کرتے رہیں گے اس وقت تک امن قائم نہیں
ہو سکتا..... بڑا چیخا ہے..... ہم نے کہا

تم نے قاری سمیع اللہ کے قاتلوں کی سرپرستی کی
قاری اللہ داد تو نسوی کے قاتلوں کی سرپرستی کی
تم نے بڑے بڑے ہمارے قاتلوں کو پناہ دی
سپاہ صحابہؓ زیادہ دیر تک تمہاری یہ بد معاشی نہیں چلنے دے گی
ہمارا ساتھ دو گے؟

جو میں نے اعلانات کئے ہیں ان کی پابندی کرو گے؟
فاروق اعظمؓ کی عظمت کو سلام کرو گے؟
حضرت حسینؓ کی عظمت کو سلام کرو گے؟
آئندہ سال یکم محرم کو سیمینار اور جلسے منعقد کرو گے؟
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

پانچویں انٹرنیشنل

دفاع صحابہ و حق نواز شہید کانفرنس
سریاب روڈ کوئٹہ
01-07-1994

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اپنے لہو سے روشن کر دیں گلیاں اس دیرانے کی
اگرچہ تنگ بہت تھیں راہیں شہر وفا کو جانے کی
جان تھی اک سو وہ بھی دے دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیس گے کہانی اس افسانے کی
اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہو جاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیر میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

بلوچستان انتظامیہ کارویہ

میرے واجب الاحترام قابل صد احترام کونہ بلوچستان اور ملک بھر سے آئے
ہوئے غیور مسلمانو!

آج حق نواز شہید و دفاع صحابہ کانفرنس کا یہ عظیم الشان تاریخی اجتماع ہے..... جو
سریاب روڈ کونہ میں منعقد ہو رہی ہے..... اس میں آپ کی شرکت اور اکابر علماء اکرام کی
حاضری باعث سعادت ہے..... ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اس سٹیج پر بلوچستان کے جید علماء
تشریف فرما ہیں۔

میرے بھائیو! بلوچستان میں اس سے پہلے بھی میں کئی تقاریر کر چکا ہوں..... لیکن

سر سرتبہ سپاہ صحابہؓ کی اس کانفرنس کو روکنے کیلئے ایران کی مداخلت اور وزیر اعلیٰ بلوچستان کا یہ قابل افسوس ہے..... ہمیں یہ توقع نہیں تھی کہ بلوچستان کی انتظامیہ اس قدر ضد اور حسد کی مظاہرہ کرے گی۔

میرے بھائیو!..... ہمیں اس بات کی توقع نہیں تھی کہ بلوچستان جیسا حساس صوبہ اور یہاں کی وہ حکومت جو مذہبی طور پر دوسرے صوبوں سے زیادہ بہتر ہے وہ اس قدر ضد کا مظاہرہ کرے گی۔

16 مارچ 1990ء کو یہی کانفرنس لاہور میں ہوئی کسی نے نہیں روکا۔

2 جون کو یہ کانفرنس اگلے سال اسلام آباد میں ہوئی۔

24 اپریل 1992ء کو یہ کانفرنس کراچی میں ہوئی۔

23 اپریل 1993ء کو پشاور میں ہوئی۔

ان کو کسی نے نہیں روکا..... لیکن یہاں بلوچستان میں اس کانفرنس کو روکنے کیلئے کئی حربے استعمال کئے گئے..... اور یہ بات قابل افسوس ہے..... میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا..... لیکن انتظامیہ نے کانفرنس کو روک کر اپنی دہریت کا مظاہرہ کیا..... لیکن وہ ایک کانفرنس کو روکتے روکتے تین کانفرنسیں کراہٹیں..... اب ہم تو ایک جگہ ڈگری کالج گراؤنڈ میں کانفرنس کرنا چاہتے تھے..... اور تین بجے تک کانفرنس وہاں ہوئی..... ان بے وقوفوں کو کسی نے نہیں بتایا کہ چلو یہیں کانفرنس رہنے دو..... تین بجے تک ہو گئی ہے تو پانچ بجے تک ہو جائے کوئی بات نہیں..... انہوں نے کہا کہ نہیں دوسری جگہ بھی چلو..... اور چلو بھی جلوس کی شکل میں..... سپاہ صحابہؓ کو تو پاکستان میں کوئی چند قدم جلوس نہیں نکالنے دیتا..... کہتے ہیں حرم میں جلسہ کر لو..... جلوس نہ نکالو..... تو انہوں نے کہا کہ ایک کے بجائے دوسری جگہ جاؤ..... اور دو میل لمبا جلوس نکال لو..... کیوں؟..... اللہ تعالیٰ کی مرضی..... ادھر سے جلوس چلا..... ادھر سے اللہ نے دھوپ کو ختم کر دیا..... اللہ کو پتا تھا وہاں شامیانے ہیں اور یہاں شامیانے نہیں ہیں..... یہ مہمان صحابہؓ کے آرہے ہیں تو ان کیلئے بادلوں کو سائبان بنا دیا..... اور پھر وہ دو میل لمبا جلوس نکلا کیوں؟..... تاکہ بلوچستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع

ہو کہ یہاں کے درودیوار پر ابو بکرؓ کے ترانے گونجیں اور شیعہ کے کفر کا اعانہ پورے
 پر ہو رہا ہو..... اور پھر دو میل تک اعانہ بھی شیعہ کے کفر کا ہوا..... اور یہاں اور بھی
 کانفرنس ہمیں مل گئی..... یہ اس سے بھی بڑی ہے..... کیونکہ راستے میں جو لوگ تھے انھوں
 نے کہا کہ اب تو ساری چیزوں کی چھٹی ہو گئی ہے..... اس لئے میں ڈی سی صاحب کی خدمت
 نہیں کرتا..... ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں..... منتظم ہوں تو ایسے ہوں..... کہ وزیر اعلیٰ
 ہے کانفرنس نہ ہو..... لیکن ان کی عقلمندی نے تین کانفرنسیں کرا دیں۔

میرے بھائیو! یہ پابندیاں..... یہ رکاوٹیں..... یہ پولیس کی گاڑیاں..... یہ تشدد
 انھوں نے سمجھا کہ شاید کوئی رکابی والی جماعت ہے..... یا یہ سمجھا کہ شاید کوئی کرائے
 کے لوگوں کی جماعت ہے۔

انتظامیہ کے افسرو! حق نواز شہید کا نام لیوا وہ چہ..... جس کی عمر آٹھ سال ہے اور وہ
 بیڑھا..... جس کی عمر اسی سال ہے..... ابو بکرؓ کی عزت کیلئے سب کچھ لٹا دے گا لیکن حکمرانوں
 کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔

میرے بھائیو! یہ بھول ہے..... ہم پھر ان سے کہیں گے..... کہ
 کان رکھتا ہے تو دریا کی روانی پہ نہ جا
 ہم نے دریاؤں کو چڑھ چڑھ کے اترتے دیکھا ہے
 ہم تو اس عطاء اللہ شاہ بخاری کے ماننے والے ہیں کہ جس نے وائس آف برطانیہ
 کو کہا تھا..... کہ

منہ چھپا کے جئے نہ سر جھکا کے جئے
 شنگروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جئے
 ایک رات کم جیئے تو حیرت کیوں
 ہم ان کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کے جئے
 غلبہ اسلام کا آغاز پیغمبرؐ نے اختتام خلفاء راشدینؓ نے کیا

میرے بھائیو! اکابر علماء بڑی اچھی باتیں کر چکے ہیں..... مولانا علی شیر حیدری اور

مولانا اعظم طارق صاحب نے سپاہ صحابہؓ کا موقف بڑے واضح انداز میں پیش کر دیا۔ عصر کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے میں لمبی گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔

میرے بھائیو! آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ چاہتی ہے۔۔۔۔۔ اور اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اسلام کا غلبہ بغیر خلفاء راشدین کو مانے نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ اس لئے کہ حضور کو پوری دنیا میں غلبہ کیلئے بھیجا اور ذریعہ بنایا ابو بکرؓ و عمرؓ کو۔۔۔۔۔ اگر ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ کے بغیر اسلام کا غلبہ ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ رسول اللہ کے دامن میں ابو بکرؓ و عمرؓ کو نہ بھیجتے۔ بغیر ابو بکرؓ و عمرؓ کے قیصر و کسریٰ فتح ہو جاتے۔

بغیر ابو بکرؓ و عمرؓ کے کسریٰ کا سر کاٹا جاتا۔

قیصر کا سر کاٹا جاتا۔

خسر و کاسر کاٹا جاتا۔ رستم کا سر کاٹا جاتا۔

یزدجر کے ٹکڑے کئے جاتے۔

ابو بکرؓ و عمرؓ کے بغیر اسلام کو غلبہ مل جاتا۔۔۔۔۔ لیکن چشم فلک دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔ اللہ کا قرآن کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔ کہ پیغمبر نے جس غلبے کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔۔ اس غلبے کا اختتام خلفاء راشدین کے دور میں ہوا۔

دنیا میں غلبہ اسلام فاروق اعظمؓ کی طرح جماد سے ہو گا

آج پوری دنیا کا مسلمان ذلت و رسوائی کا شکار ہے۔

وہ مسلمان۔۔۔۔۔ جس کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے۔

وہ مسلمان۔۔۔۔۔ جس کے ممالک کی تعداد پچپن ہے۔

وہ مسلمان۔۔۔۔۔ جس کے پاس دنیا کا سب سے زیادہ تیل ہے۔

وہ مسلمان۔۔۔۔۔ جس کے پاس ربڑ کے ذخائر ہیں۔

وہ مسلمان۔۔۔۔۔ جو دنیا میں بہت بڑی قوت رکھتا ہے۔

لیکن۔۔۔۔۔ اس مسلمان کو دیکھو۔

یہ کہیں بوسنیا میں ذبح ہو رہا ہے۔

یہ کیس کشمیر میں ذبح ہو رہا ہے۔
 کیس فلپائن میں ذبح ہو رہا ہے۔
 یہی مسلمان کیس تاجکستان میں ذبح کیا جا رہا ہے۔
 یہی مسلمان کیس افغانستان کے پہاڑوں پر در بدر پھر رہا ہے۔
 یہی مسلمان پوری دنیا میں ذلت و رسوائی کا شکار کیوں ہے؟..... اس لئے کہ ابو بکر و
 عمر بیکار استہ چھوڑ دیا۔

آج میں بے نظیر سے..... صدر لغاری اور حکمرانوں سے کہنا چاہتا ہوں..... کہ
 کشمیر قراردادوں سے فتح نہیں ہوگا۔..... کشمیر ایسے ملے گا جیسے فاروق اعظمؓ کی فوجوں نے
 ایران کو فتح کرنے کیلئے..... قیصر اور کسریٰ کو فتح کرنے کیلئے تیس ہزار صحابہؓ گئے تھے..... اور دو
 لاکھ ایرانیوں کا مقابلہ کر کے مدائن شہر پر پرچم لہرایا تھا..... اگر بے نظیر یا فاروق لغاری کشمیر
 فتح کرنے میں مخلص ہیں تو سری نگر کے چوک میں اسلام کا پرچم لہرانے کیلئے فاروق اعظمؓ کی
 سنت پر عمل کر کے جہاد کا اعلان کریں۔

خلافت راشدہ اسلام کی بنیاد ہے

میرے بھائیو! سوائے جہاد کے..... اور جہاد بھی وہ جو پیغمبرؐ کے صحابہؓ نے دنیا کو
 دیا..... اس کے بغیر بھی دنیا میں اسلام کا غلبہ نہیں ہوگا..... یہ موک کی جنگ میں کمن کہتا ہے
 کہ تیس ہزار کا مقابلہ کرنے کیلئے خالد ابن ولیدؓ نے کہا تھا کہ تیس آدمیوں کی ضرورت ہے
 کہا گیا کہ تیس تو بہت تھوڑے ہیں..... تو فرمایا تیس کے بجائے تیس اور کر دو..... ساٹھ
 آدمی مقابلے پر گئے..... نو ہزار مارے گئے..... چار ہزار قیدی ہوئے اور باقی میدان چھوڑ کر
 بھاگ گئے..... فتح ایسے ہوتی ہے۔

میں کہتا ہوں خلافت راشدہ میرا آئیڈل ہے۔
 کمن کہتا ہے خلافت راشدہ اسلام کی بنیاد ہے
 شاہ ولی اللہ کہتے ہیں خلافت راشدہ اسلام کی بنیاد ہے۔

لیکن خلافت راشدہ کا راستہ کس نے روکا؟..... خلافت راشدہ کو کس نے صرف نظر کیا..... روسو..... ویدرک..... فیکہر..... لینن..... مارکس اور بڑے بڑے مشرکین یورپ..... ہندو..... یہودی..... سکھ اور عیسائی اپنی کتابوں میں کہتے ہیں..... کہ عمر جیسا ایک انسان دنیا میں اور ہوتا تو ظلم کا نشان مٹ جاتا۔

کسی یہودی نے فاروق اعظمؓ کو گالی نہیں دی

کسی عیسائی نے فاروق اعظمؓ کو ظالم نہیں کہا

کسی ہندو نے لینن و مارکس نے ابو بکرؓ کو گالی نہیں دی۔

لیکن جب آج سے پندرہ سال پہلے خمینی کا انقلاب آیا تو خمینی نے دعویٰ کیا کہ میں اسلام کا علم بردار ہوں..... دفعتاً پوری دنیا کا مسلمان متوجہ ہوا..... انہوں نے کہا کہ اسلام کا نعرہ لگایا گیا تو یہ بہت بڑا انقلاب ہو گا..... مجھے یاد ہے کہ اس انقلاب کے صرف دو تین سال کے بعد میں جب یہاں کوئٹہ میں پہلی مرتبہ آیا تو اس وقت سپاہ صحابہؓ نہیں بنی تھی..... مجھے حیرانی ہوتی تھی کہ یہاں کوئٹہ شہر میں بڑے بڑے علماء کے گھروں کے اندر خمینی کے فوٹو لگے ہوئے تھے..... میں جب ان کے دروازے پر جاتا تو وہ مجھ سے مذاق کرتے..... میں نے ان دنوں ”خمینی ازم اور اسلام“ ایک کتاب لکھی تھی..... اور جب وہ کتاب پیش کرتا تو میرے گلے پڑ جاتے..... اسی کوئٹہ میں کئی جگہیں ایسی ہیں..... میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا..... جو خمینی کی تعریف میں قلابے آسمانوں کے ملایا کرتے تھے..... لیکن.....

میرے بھائیو! جب خمینی کی کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“ لاہور سے چھپی اور اس کا اردو ترجمہ اسد گیلانی نے کیا..... اور اس کے 121 صفحے پر بڑی وضاحت کے ساتھ خمینی نے کہا..... کہ

ہماری ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس مرتبے کو نہیں پاسکے جس مرتبے کو بارہ اماموں نے پایا ہے۔

جب یہ تحریر منظر عام پر آئی تو پوری دنیا ششدر رہ گئی..... کہ اسلام کا نام لے کر خمینی نے جو انقلاب برپا کیا اس کی اساس اور بنیاد یہ کتاب تھی..... اس کتاب کے علاوہ ”کشف

اسرار "منظر پر آئی..... جس کتاب کو پہلے مولانا علی شیر حیدری نے آپ کے سامنے رکھا.....
لیکن میں آپ کے سامنے یہ کتاب دوبارہ لے کر نیا حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں..... اس پر غور
کریں..... دانشورو..... مولویو..... پڑھے لکھے لوگو..... پولیس کے افسرو..... اور دین دار لوگو.....
..... سپاہ صحابہؓ پر دہشت گردی اور تخریب کاری کا الزام لگانے والو!

میر لباب ابو بکرؓ-

میر لباب عمرؓ-

میر لباب عثمانؓ

میر لباب علیؓ

صحابہؓ میرے والدین سے زیادہ عزت رکھتے ہیں-

تیرے حقیقی باپ کو کوئی کنجر کے تو خاموش نہیں رہتا-

تیری ماں کو کوئی طوائفہ کے تو خاموش نہیں رہتا-

لیکن خمینیؑ نے اسلام کا نام لے کر..... اسلام کا دعویٰ کر کے اس کتاب کے 107
صفحے پر لکھا کہ میں ایسے رب کو رب تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جس نے عثمانؓ جیسے بد قماش
آدمی کو پیغمبرؐ کا خلیفہ بنایا-

میرے بھائیو! کون عثمانؓ؟..... جس عثمانؓ کے نکاح میں تیرے پیغمبرؐ کی دو بیٹیاں
یکے بعد دیگرے آئیں..... اس عثمانؓ کو خمینیؑ نے بد قماش لکھا تو مجھے آپ بتاؤ ہمیں چپ کر جانا
چاہئے تھا؟..... ہاں اگر ہماری لڑائی پلاٹوں کی ہوتی ہم چپ کر جاتے..... پر مٹوں کی ہوتی ہم
چپ کر جاتے..... چوہدراہٹ کی ہوتی ہم چپ کر جاتے..... لیکن اسی کتاب کشف اسرار کے
119 صفحے پر خمینیؑ نے کہا..... کہ

عمرؓ اصلی کافر اور زندیق تھا..... (نعوذ باللہ)

وہ عمرؓ جو تیرے پیغمبرؐ کے روضے میں سویا ہوا ہے..... جس کے بارے میں تیرے
نبیؐ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کسی نبیؐ نے آنا ہوتا تو عمرؓ کا سر اس لائق تھا کہ اس کے سر پر
نبوت کا تاج رکھا جاتا..... جو خمینیؑ پیغمبرؐ کے خلیفہ فاروق اعظمؓ کو کافر کہتا ہے..... تو فیصلہ

کر کے بتا کہ میں اسے مسلمان کوں یا کافر کوں؟..... اسی کتاب کشف اسرار میں قیمتی کتاب ہے کہ ابو ہریرہؓ سے زیادہ جھوٹا دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔

کون ابو ہریرہؓ؟..... جس نے پانچ ہزار حدیثیں امت تک پہنچائیں۔

میرے بھائیو! یہ کتابیں وہ ہیں کہ جن کو میں صرف جلسوں میں بیان نہیں کرتا بلکہ یہ ساری کتابیں اور ان جیسی 165 کتابیں لے کر میں صدر اسحاق کے دروازے پر گیا..... مجھے مثبت جواب نہ ملا..... میں نواز شریف کے دروازے پر گیا..... ان کے سامنے ان کتابوں کے فوٹو اسٹیٹ پیش کئے..... اصلی کتابیں پیش کیں..... اس نے کمیٹی بتائی..... اس کمیٹی کا سربراہ مولانا عبدالستار نیازی کو بتایا..... اس کمیٹی نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا کہ ان کتابوں میں واقعی صحابہؓ کو کافر لکھا گیا ہے..... ان کتابوں کو ضبط کرو..... 2 جولائی 1992ء کو اس کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ جنھوں نے یہ کتابیں لکھیں وہ کافر ہیں ان کو سزائے موت دی جائے۔

میرے بھائیو! صدر اسحاق اور نواز شریف کے بعد یہ کتابیں لے کر ایک ایک دروازے پر ہم پہنچے۔

یہی حوالے وزیر اعلیٰ کو دکھائے۔

سپریم کورٹ کے ججوں کو دکھائے۔

ہائی کورٹ کے ججوں کو دکھائے۔

اخبارات کے فورموں میں ہم نے یہ لٹریچر پیش کیا۔

مولانا اعظم طارق نے یہی حوالے صدر فاروق لغاری کے سامنے پیش کئے۔

یہی حوالے اراکین پارلیمنٹ کے سامنے پیش کئے۔

اے بلوچستان کے پہاڑو! گواہ رہنا کہ ہم نے

حق و صداقت کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے

تم مجھے بتاؤ بلوچستان کے غیور سنیو!..... آج میں اپنی قوم کو جگانے کیلئے آپ کے شہر میں آیا ہوں اور ان پہاڑوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اے بلوچستان کے پہاڑو! تم گواہ رہنا

کہ آج تمہارے سامنے حق و صداقت کی آواز بلند ہو رہی ہے..... کوئی پتا نہیں آئندہ سال
اس وقت ہم دنیا میں ہوں گے یا نہیں ہوں گے..... ہمارے انعامات مقرر کر دیئے گئے ہیں
..... ہمارے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں..... ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے..... اس
لئے..... کہ

حق نواز قبر میں اترا ہے یتیم ہو گئے۔

ایثار القا کی قبر میں اترا بیوی بیوہ ہو گئی۔

عبدالصمد آزاد کی چھیاں یتیم ہو گئیں۔

مختار سیال کی چھیاں یتیم ہو گئیں۔

ایک سو جنازے کندھوں پہ اٹھا چکا ہوں..... ان بچوں کو میں قبروں میں اتار چکا
ہوں..... چھوٹے چھوٹے بچوں کی لاشوں کو سپاہ صحابہؓ کے پرچموں میں لپیٹ کر جب میں
قبروں میں اتارتا تھا..... لوگ دھاڑیں مارتے تھے۔

بلوچستان کے شیعو!

ایران کے شیعو!

مشهد اور تہران کے شیعو!

لبنان کے شیعو!

آج میں تمہارے سامنے اعلان کرنا چاہتا ہوں..... تم نے میرے لئے..... اعظم
طارق کیلئے، میری جماعت کے قائدین کیلئے انعام مقرر کئے ہیں کہ ان کو قتل کر دیں گے
..... ٹیمیں تشکیل دے دیں..... تمہارے پاس اقتدار ہے..... تمہارے پاس کرسی ہے.....
تمہارے پاس ایران ہے..... ریڈیو ہے..... ٹیلی ویژن ہے..... تم جو کچھ کرنا چاہو کر گزرو
..... ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے..... میں جلے میں ہوں..... اعظم طارق جلے میں ہے.....
ہمیں ہم مار دو..... ہماری لاشوں کے ٹکڑے فضاؤں میں بکھر جائیں..... ہمارے بچے یتیم ہو
جائیں..... بیوی بیوہ ہو جائیں..... لیکن یاد رکھو! جب ہمارے ٹکڑے فضاؤں میں بکھریں گے
تو ایک ایک خون کے قطرے سے تمہارے کفر کی صد بلند ہوگی۔

جب تک پاکستان میں شیعہ کی کتابیں چھپتی رہیں گی۔۔۔ جب تک شیعہ کالونجرز اس ملک تقسیم ہوتا رہے گا۔۔۔ ہماری جماعت کے ہزاروں جوان قبروں میں اتر جائیں تب بھی شیعہ کے کفر کا اعلان ہوتا رہے گا۔۔۔ اگر شیعو! تم چاہتے ہو۔۔۔ اور اگر حکمرانوں! تم چاہتے ہو کہ شیعہ کے کفر کا اعلان اس طرح نہ ہو تو ایک صورت ہے۔

ان کتابوں کے خاتمے کا اعلان کرو۔

ان کتابوں کے مصنفین کو سزائے موت دینے کا اعلان کرو۔

ان کتابوں سے رجوع کرو۔

ان کتابوں سے بیزاری کا اعلان ایران کی حکومت کرے۔

کتابوں سے بیزاری کا اعلان ایران کی حکومت کرے۔

کتابیں چھپیں۔

صحابہ کو کافر بھی لکھو -

کلمہ تبدیل کرو۔

قرآن تبدیل کرو۔

اذان تبدیل کرو۔۔۔ اور مجھے کہو کہ میں تمہیں کافر نہ کہوں۔۔۔ اگر میں ان کفریہ

روایات کے باوجود تمہیں کافر نہ کہوں تو مجھ سے بڑا لعنتی کوئی نہیں۔

ایک مسئلہ پاکستان میں نیا چلا ہے کہ مولانا اعظم طارق صاحب نے شیعہ کے امام

مہدی کے خلاف تقریر کی۔۔۔ وہ کون سا امام مہدی ہے؟۔۔۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارا امام

مہدی آکر رسول اللہ کا روضہ توڑے گا۔۔۔ تو مولانا نے یہی تقریر کی کہ جو سچے امام مہدی

ہیں ان کا ذکر کتابوں میں ہے۔۔۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔۔۔ ان کا احادیث میں ذکر ہے

۔۔۔ اور ان کی شرائط بھی موجود ہیں۔۔۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کے کسی مکتب فکر کو

کوئی اختلاف نہیں۔۔۔ اس امام مہدی کے ہم قائل ہیں۔۔۔ اور اس امام کا کسی کتاب میں کوئی

ذکر نہیں کہ امام آئے گا نبی کا روضہ توڑے گا اور حضرت عائشہ کی قبر پہ کوڑے مارے گا۔۔۔

مولانا اعظم طارق نے اس کے خلاف چند جگہ پر باتیں کیں تو شیعہ جیٹ اٹھی۔۔۔ تمہارے

امام پر تنقید ہو تو تم چیختے ہو..... تم ابو بکرؓ کو کافر کہتے ہو ہم نہ چنیں..... تم عمر فاروقؓ کو کافر لکھو تو ہم نہ چنیں..... عثمان غنیؓ کو بد قماش لکھو تو ہم احتجاج نہ کریں..... تمہارا فرضی امام زیادہ اعتبار والا ہے..... لاہور سے ایک اشتہار چھاپا ہے غلام رضا نقوی نے..... کہ اعظم طارق کا جو آدمی سر قلم کرے گا میں اس کو پانچ لاکھ روپے انعام دوں گا..... میں نے اس کا جواب جھنگ میں بھی دیا ہے اور یہاں بھی کہنا چاہتا ہوں کہ.....

شیعو! اگر مولانا اعظم طارق پر تم نے کوئی وار کیا یا اعظم طارق کو کوئی نقصان پہنچایا..... تو میں آج کوئٹہ کے ہزاروں کے اجتماع میں اپنی جماعت کے تمام کارکنوں کو حکم دینا چاہتا ہوں کہ اگر اعظم طارق کو کچھ ہو گیا تو کوئی شیعہ لیڈر اس ملک میں زندہ نہیں رہنا چاہئے..... جو میرے ساتھ وعدہ کرتے ہیں..... ہاتھ کھڑے کر کے کلمہ پڑھ کر وعدہ کریں..... شیعہ کو وہ مزہ ہم اس ملک میں چکھائیں گے جو ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوگا..... ایک بات اس ضمن میں کہنا چاہتا ہوں کہ شیعو!..... مولانا حق نواز کو تم نے شہید کیا تو تم نے اپنا حشر پوری دنیا میں دیکھ لیا کہ کیا ہے..... ہر چوک سے تمہارے کفر کی آواز آرہی ہے..... تم مولانا اعظم طارق کو کچھ کہو گے تو تمہارے گھروں کی دیواریں بھی تمہیں کافر کہیں گی۔

ایک بات بے نظیر حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ناموس صحابہؓ کابل اسمبلی نے منظور نہ کیا..... اور تیری حکومت نے رکاوٹ ڈالی تو تیری کرسی کو ہم الٹ کر رکھ دیں گے..... ناموس صحابہؓ کابل منظور نہ ہوا تو کراچی سے کاغان کی چوٹیوں تک ہم تحریک چلائیں گے..... پھر ہماری تحریک یہ ہوگی کہ بے نظیر اقتدار چھوڑ دو..... اور یہ تحریک نواز شریف جیسی نہیں ہوگی کہ لاہور سے چلی اور لالہ موسیٰ سے واپس آگئی..... ایسا نہیں ہوگا بلکہ وہ تحریک آخر تک جائے گی..... اس بل کی تشہیر کیلئے ہم نے ایک ناموس صحابہؓ کارواں کا فیصلہ کیا ہے..... وہ کارواں 10 اگست کو کراچی سے چلے گا..... پہلے صادق آباد سے چلا تھا اب وہ کراچی سے چلے گا..... اور وہ کارواں بذریعہ ٹرین ہوگا..... اور وہ کارواں انشاء اللہ کراچی سے پشاور تک پہنچے گا..... ہر اسٹیشن پر ناموس صحابہؓ کیلئے تقریریں ہوں گی..... اور میں بلوچستان کے عوام سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپکے جتنے ایم این اے ہیں جو جو جس جس ایم این اے کا

سچو رٹر ہے وہ اپنے ایم این اے کے پاس جائے اور مولانا اعظم طارق کے پیش کردہ بل کی حمایت کا یقین حاصل کرے..... تحریری طور پر..... اپنے ایم این اے سے کہو کہ اگر آئندہ جیتنا چاہتے ہو تو مولانا اعظم طارق کے بل کی حمایت کرو۔

کہو گے ؟

اپنے اپنے ایم این اے کے پاس جاؤ گے ؟

ان کو مجبور کرو گے کہ بل کی حمایت کریں ؟

جاؤ گے ؟

ایک اہم اعلان سماعت فرمائیں..... حضرت فاروق اعظمؓ کے یوم پر ہم یکم محرم کو پورے ملک میں جلوس نکالتے تھے..... مقصد یہ تھا کہ یکم محرم کو یوم فاروق اعظمؓ پر چھٹی ہو..... ہمارا مطالبہ تھا کہ اگر پاکستان میں ہاکی اور کرکٹ کی ٹیمیں کسی شہر میں آجائیں تو چھٹی ہوتی ہے..... لیکن فاروق اعظمؓ کے یوم پر چھٹی کیوں نہیں؟..... چنانچہ پنجاب کی وٹو حکومت نے یکم محرم پر چھٹی کا اعلان کر دیا اور ہمارا مطالبہ مان لیا..... اس کے بعد ہم نے پنجاب میں جلوس بند کرنے کا فیصلہ کر لیا..... لیکن یہاں بلوچستان کی حکومت نے ابھی چھٹی نہیں کی..... یہاں جلوس یکم محرم کو بھی نکلے گا..... اب ہم پورے ملک میں باقی خلفاء کے ایام پر بھی جلوس نکالیں گے۔

بائیس جمادی الثانی کو صدیق اکبرؓ کے یوم پر پورے ملک میں جلوس نکلے گا۔

یکم محرم فاروق اعظمؓ کی شہادت پر جلوس نکلے گا۔

اٹھارہ ذوالحجہ کو حضرت عثمانؓ غنی کی شہادت پر جلوس نکلے گا۔

اکیس رمضان کو حضرت علیؓ کی شہادت پر جلوس نکلے گا۔

اگر بے نظیر ہفتے کی چھٹی کر کے پچاس چھٹیاں سال میں بڑھا سکتی ہے تو یہ چار

بھٹیاں بھی سپاہ صحابہؓ بڑھا سکتی ہے۔ حضرت حسینؓ کی شہادت پر دو چھٹیاں کرتے ہو.....

ابو بکر و عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ حسینؓ سے کم نہیں ہیں۔

چھٹیاں ہونی چاہئیں ؟

جلوس نکالو گے؟

چاروں خلفاء پر جلوس نکالو گے؟

اپنے اپنے حلقے میں یونٹ قائم کرو گے؟

اپنے اپنے بلاک میں وارڈ میں گاؤں میں اور بستی میں یونٹ قائم کرو گے؟

سپاہ صحابہؓ کے یونٹ قائم کرو گے؟

سپاہ صحابہؓ کے پرچم اپنے گھروں پر لہراؤ گے؟

وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین

خليفة اول سيدنا صديق اکبرؐ

سنی چوک راولپنڈی

25-11-1994

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جس کو صدیقؑ ذات خدا نے کہا

اور صدیقؑ ہی مصطفیٰؐ نے کہا

اس کو صدیقؑ؛ ہی مرتضیٰؑ نے کہا

یوں ہی صدیقؑ سب اولیاءؑ نے کہا

میں بھی کہتا ہوں صدیقؑ صدیقؑ ہے

جو نہ صدیقؑ مانے وہ زندیقؑ ہے

سیدنا صدیق اکبرؓ اسلام کی کشتی کا پہلا ناخدا ہے

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام ساتھیو- سنی چوک راولپنڈی کے غیور
مسلمانوں- آج کا یہ عظیم الشان اجتماع جو سالانہ کانفرنس کے عنوان سے معنون ہے..... آج
20 جمادی الثانی 25 نومبر کو آپ کے اس عظیم الشان چوک میں منعقد ہو رہا ہے..... اس میں
ہزاروں کی تعداد میں آپ کی شرکت باعث سعادت ہے..... مجھ سے پہلے مولانا محمد اعظم
طارق صاحب اور دیگر علماء نے نہایت خوبصورت انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا
ہے..... حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اسلام کی کشتی کا پہلا ناخدا ہے..... اسلام کی کشتی کو دنیا میں
سب سے پہلے سہارا دینے والا صدیق اکبرؓ ہے سیدنا صدیق اکبرؓ کے یوم وفات پر سپاہ صحابہؓ
پورے ملک میں پروگرام منعقد کرتی ہے..... اس سال بھی انشاء اللہ پورے ملک میں جلسوں
اور جلسوں کا اہتمام ہوگا۔

خلافت صدیقؑ کا انکار چڑھتے سورج کے انکار کی طرح ہے

دنیا کا کوئی اندھا انسان بھی ایسا نہیں جس کو خلافت صدیق اکبرؓ میں شبہ

ہو..... بڑے بڑے کافر دنیا میں آئے..... یہودی..... عیسائی..... سکھ اور خدا کے مگر بھی آئے..... لیکن صدیق اکبرؓ کی خلافت اول کا انکار کوئی نہیں کر سکا..... کیونکہ صدیق اکبرؓ کی خلافت کا انکار ایسے ہے جیسے دوپہر کے وقت جب سورج نصف النہار پر ہو تو اس وقت کوئی آدمی کہے کہ سورج نہیں چڑھا..... تو ہر آدمی کہے گا کہ یہ پاگل ہے..... اس میں عقل رتی بھر نہیں..... چڑھے ہوئے سورج کو کوئی آدمی کہے کہ سورج چڑھا ہی نہیں..... اس سے بڑی احمقانہ بات کسی کی نہیں ہو سکتی..... جیسا کہ میں یہاں آپ کے سامنے کھڑا ہوں..... کوئی آدمی اس مجمعے میں ایسا نہیں جو صبح کو کہے کہ ضیاء الرحمن فاروقی رات کو نہیں آیا..... اس نے تقریر نہیں کی..... کوئی آدمی اس اجتماع میں صبح کو اگر یہ کہے کہ رات فاروقی جلے میں نہیں آیا..... یا اعظم طارق جلے میں نہیں آیا تو..... ہر آدمی کہے گا کہ یہ بڑا پاگل ہے..... ہاں اگر کسی آدمی کو اعتراض ہو کہ فاروقی کو یہاں نہیں آنا چاہئے تھا..... تو وہ اعتراض کر سکتا ہے کہ فاروقی کیوں آیا..... لیکن مخالف ہو کر بھی..... دشمن ہو کر بھی وہ نہیں کہہ سکتا..... کہ فاروقی آیا نہیں..... اس لئے کہ میرا آنا واقع ہو چکا ہے..... میرا آنا ایک حقیقت ہے..... میرا آنا سورج کی طرح روشن ہے۔ آج اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض ہے کہ حضورؐ کے بعد علیؑ المر تضحیٰ کو پہلے نمبر پر آنا چاہئے تھا..... وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابو بکرؓ پہلے نمبر پر آیا نہیں۔ ابو بکرؓ کی خلافت کا سورج چمک چکا ہے۔ ابو بکرؓ کی خلافت واقع ہو چکی ہے۔ ابو بکرؓ کی خلافت ایک حقیقت ہے۔ اس کا انکار ایسے ہے..... جیسے دوپہر کے وقت سورج کا انکار ہے..... جس کو انکار ہے..... وہ اشک بہا سکتا ہے وہ سینہ پیٹ سکتا ہے۔ وہ چیخ سکتا ہے۔ وہ سر میں خاک ڈال سکتا ہے۔ وہ رو سکتا ہے۔ وہ واویلا کر سکتا ہے۔ وہ غوغا آرائی کر سکتا ہے۔ وہ احتجاج کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابو بکرؓ پہلے نمبر پر نہیں آیا..... یہ نہیں کہہ سکتا کہ دمام مست قلندر علیؑ دا پہلا نمبر..... کیونکہ ابو بکرؓ کی خلافت اول کو علیؑ تسلیم کر چکے ہیں۔ عمرؓ کے دوسرے نمبر پر آنے کو علیؑ تسلیم کر چکے ہیں۔ عثمانؓ کے تیسرے نمبر پر آنے کو علیؑ تسلیم کر چکے ہیں۔ خود چوتھے نمبر پر آنے کو علیؑ تسلیم کر چکے ہیں۔ جب خود علیؑ چوتھے نمبر پر آنے کو تسلیم کر چکے ہیں تو آج علیؑ کا نام لے کر ابو بکرؓ کو کافر کہنے والو!..... علیؑ کا نام لے کر عمرؓ کو کافر کہنے

والو..... عثمانؓ کو کافر کہنے والو!..... تم سے بڑا علیؓ کا دشمن کون ہو گا..... کہ علیؓ تو چوتھے نمبر پر آ کے راضی ہو چکا ہے..... حسنؓ راضی ہو چکا ہے..... حسینؓ راضی ہے..... فاطمہ راضی ہے..... عباسؓ راضی ہے..... تم راضی نہیں ہو تو نہ ہو۔ میرے مسلمان بھائیو تم بھی سنو۔ شیعو! تم بھی سنو۔ تمہارے ناراض رہنے سے کیا ہوتا ہے..... جب خود قرآن کہتا ہے کہ۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

جب رب راضی ہے چوڑا نہ راضی ہو..... کوئی فرق نہیں پڑتا کافر نہ راضی ہو..... کوئی فرق نہیں پڑتا..... ابو بکرؓ کی خلافت اول پر خدا بھی راضی ہے اور مصطفیٰؐ بھی راضی ہے..... ابو بکرؓ کا خلیفہ اول ہونا چڑھتے سورج کی طرح روشن ہے..... اس کا انکار کرنا چڑھتے سورج کا انکار کرنا ہے..... لیکن ایسی پاگل قوم دنیا میں کبھی نہیں آئی..... جو لاؤڈ اسپیکر پر تین مرتبہ روزانہ کہے کہ آج سورج نہیں چڑھا..... آج سورج نہیں چڑھا..... آج سورج نہیں چڑھا..... اور یہ کہتے ہوئے چودہ سو سال ہو گئے..... یہ کہو کہ ابو بکرؓ پہلا خلیفہ کیوں بنا؟..... تو یہ تو کوئی بات ہوئی..... کہ تمہیں اعتراض ہے..... لیکن یہ کہنا کہ خلیفہ بلا فصل..... کہ بغیر فاصلے کے علیؓ خلیفہ ہے نبیؐ کے بعد..... تم کہتے ہو کہ بلا فصل کا معنی بغیر فاصلے کے..... اور میں کہتا ہوں کہ بغیر فیصلے کے..... کوئی فیصلہ نہیں ہوا..... علی المرتضیٰؓ کی خلافت اول کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا..... اور یہ بات خود علیؓ مانتے ہیں۔

اگر صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے تو علیؓ نے (قرآن کے

فرمان کے مطابق) ان سے جہاد کیوں نہیں کیا

راولپنڈی کے غیور مسلمانو!..... ایک سوال ہے ان لوگوں سے..... جن کو بھونکتے

ہوئے چودہ صدیاں بیت گئیں..... جھوٹ بولتے ہوئے ہزاروں سال گذر گئے۔۔۔۔ ایک

سوال ہے..... قرآن کہتا ہے کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔

اے نبیؐ! کافروں سے جہاد کرو منافقوں سے جہاد کرو۔ پیغمبرؐ نے اس آیت پر عمل

کیا یا نہیں کیا؟..... عرب کے کافروں سے جہاد کیا؟ مدینہ کے منافقوں سے جہاد کیا؟ اس آیت پر عمل کیا؟ اور نبیؐ کے دور میں حضرت علیؑ نے بھی عمل کیا؟ تمہاری کتاب ”اصول کافی“ میں واضح طور پر درج ہے کہ جب پیغمبرؐ دنیا سے رخصت ہو گئے تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے..... شیعو!..... تمہارے نزدیک اصول کافی کا درجہ بخاری کے برابر ہے..... اگر تیری بات سچی ہے تو علیؑ نے قرآن کی آیت پر عمل کر کے ان کافروں سے جہاد کیوں نہ کیا؟ حسنؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ حسینؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ عباسؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ زین العابدینؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ امام باقرؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ جعفر صادقؓ نے جہاد کیوں نہ کیا؟ صحابہؓ کیساتھ وہ کیوں ملے؟ صحابہؓ کے پیچھے نمازیں انہوں نے کیوں پڑھیں؟ صحابہؓ کو وزیر کیوں مانا؟ صحابہؓ کو وکیل کیوں مانا؟ صحابہؓ کو خلیفہ کیوں مانا؟ تو کہتا ہے کہ ابو بکرؓ کافر تھے..... شیر خدا نے اور حسنؓ و حسینؓ نے دو سال صدیقؓ کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟ تو کہتا ہے کہ عمرؓ کافر تھے..... دس سال تک علیؑ نے عمرؓ کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟ تو کہتا ہے کہ عثمانؓ کافر تھے..... بارہ سال تک علیؑ نے عثمانؓ کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟ میں تجھے سچا کہوں یا شیر خداؐ کو سچا کہوں؟..... آج عظمت اسلام کا نفرس کرتا ہے۔ اسلام کا تیرے ساتھ کیا واسطہ؟ تیرا اسلام کے ساتھ کیا تعلق؟ کون سا اسلام؟

شیعو!..... اسلام کا لبادہ اوڑھ کر تم چاند پر بھی جاؤ گے تو سپاہ صحابہؓ چاند پر بھی تمہارے چہرے کو بے نقاب کر دے گی..... ایران کا ڈالر لاؤ..... ایران کی دولت لاؤ..... تم کہتے ہو کہ ہم نے قتل و غارت کے ذریعے سپاہ صحابہؓ کو شکست دینی ہے..... تم کہتے تھے کہ جھکوی قتل ہو جائے گا تو یہ نام مٹ جائے گا..... سنو!..... جب اپنے قائد حق نواز کو ہم نے قبر میں اتارا تھا تو سپاہ صحابہؓ کے تین سو یونٹ تھے..... آج چودہ ہزار یونٹ قائم ہو چکے ہیں..... جب جھکوی کو قبر میں اتارا تھا تو صرف پاکستان میں بھی جماعت پوری نہیں بنی تھی آج آئرلینڈ کے اس جزیرے میں بھی جھکوی گونج رہا ہے جہاں سورج کی پہلی کرن پڑتی ہے۔ امریکہ کی ان ریاستوں میں بھی جھکوی گونج رہا ہے جہاں کبھی اسلام کی آواز نہیں پہنچی تھی۔ آج جزیرہ انڈوان میں بھی جھکوی گونج رہا ہے۔ آج بایں عرب ملکوں میں بھی جھکوی گونج

رہا ہے۔ آج فرانس جاپان اور دنیا کے ایک ایک ملک میں تھکوی گونج رہا ہے۔ تم درباری ملاؤں کو ساتھ ملاؤ تب بھی کافر ہو۔ کانفرنس عظمت اسلام کے نام پر کرو تب بھی کافر ہو۔ ٹھنی قبر سے نکل کر آجائے تب بھی کافر ہو۔ تم اٹلے لٹک جاؤ تب بھی کافر ہو۔ تم چند سنیوں کو دھوکے سے ساتھ ملاؤ تب بھی کافر ہو۔ متعہ کی اولاد اس ملک میں رہے گی تو عیسائیت کی صف میں کھڑی ہو کر رہے گی۔ سپاہ صحابہؓ ایک لاکھ نوجوانوں کو ذبح کر کر بھی تیرے کفر کے اعلان سے باز نہیں آئے گی۔۔۔۔۔

دو جزو کے کلمے والا مسلمان پیاپنج والا؟

شیعو!..... ہم نے تم سے اختلاف کیا ہے۔ کوئی کرسی کا جھگڑا ہے؟ کوئی جائیداد کا جھگڑا ہے؟ کوئی کاروبار کا جھگڑا ہے؟ کوئی دنیا کا جھگڑا ہے؟ کوئی پیسے کا جھگڑا ہے؟ ہماری تمہارے ساتھ لڑائی پیغمبرؐ کے صحابہؓ کی وجہ سے ہے۔ نبیؐ کے دین کی وجہ سے ہے۔ پیغمبرؐ کی شریعت کا حلیہ تم نے بگاڑ ڈالا..... تم نے اپنے عقیدہ امامت کو ثابت کرنے کیلئے نبیؐ کے کلمہ کو تبدیل کیا..... مسلمانوں مجھے بتاؤ..... شیعہ کو مسلمان کہنے والے لا علم لوگو تم ہی بتاؤ!..... لا الہ الا اللہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ہو..... لیکن شیعہ یہ کلمہ نہیں پڑھتا..... شیعہ کہتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفۃ بلا فصل

شیعہ کلمہ کے پانچ جزو مانتا ہے..... تو دو جزو پڑھتا ہے..... تو بھی مسلمان اور شیعہ بھی مسلمان..... یہ نہیں ہو سکتا..... یہ اسلام نہ ہوا پتوار خانہ ہوا کہ فرضی جمع بندی..... جیسے مرضی تقسیم کر دی جائے..... یہ اسلام ہے کہ تماشا ہے..... کلمہ کے پانچ جزو پڑھو پھر بھی مسلمان..... دو جزو پڑھو پھر بھی مسلمان..... پوری کائنات کا ایک ہندو..... عیسائی اور یہودی بھی ابو بکرؓ کو گالی نہیں دیتا۔ تو ابو بکرؓ کو گالی دے پھر بھی مسلمان۔ تو عمرؓ کو کافر کہے پھر بھی مسلمان۔ تو عائشہؓ کو منافقہ عورت لکھے پھر بھی مسلمان۔ تو عائشہ صدیقہؓ کو العیاذ باللہ بازاری عورت لکھے پھر بھی مسلمان۔

صدیق اکبرؐ (رشتے میں) پیغمبرؐ کے باپ کی جگہ پر ہیں

اور علیؑ (رشتے میں) پیغمبرؐ کے بیٹے کی جگہ پر ہیں

کئی سال پہلے کراچی یونیورسٹی میں 'میں نے ایک لیکچر دیا تھا..... ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا..... وہ لیکچر ار تھا..... شیعہ تھا..... اس نے کہا کہ علی المرتضیٰؑ کا حق تھا پہلے خلیفہ ہونے کا..... میں نے کہا..... کہ کس دلیل سے؟ کہنے لگا..... کہ علیؑ نبیؐ کے چچا زاد بھائی تھے..... میں نے کہا..... اگر چچا زاد بھائی ہونے کی وجہ سے خلافت اول ان کا حق ہے تو پھر چچا کا کیا قصور؟..... حضرت عباسؑ حضورؐ کے سگے چچا تو موجود تھے..... اگر چچا کے لڑکے کو خلافت ملتی ہے تو حق چچا کا ہے..... پھر حضرت عباسؑ کا جرم بتاؤ کہ کیا جرم تھا کہ انہیں خلافت نہیں ملی؟ اس نے کہا..... کہ حضرت علیؑ تو حضورؐ کے داماد بھی تھے میں نے کہا..... کہ حضرت علیؑ کے گھر نبیؐ کی ایک بیٹی تھی اور حضرت عثمان غنیؓ کے گھر نبیؐ کی دو بیٹیاں تھیں..... پھر خلافت عثمان غنیؓ کا حق تھا۔ اس نے کہا..... جناب یہ عمومی رشتہ داری تھی میں نے کہا..... یہ جو جنرلی ریلیشن عمومی رشتے داری کی جو بات کرتے ہو یہ کوئی بات نہیں..... اس لئے کہ ابو بکر صدیقؓ نے پیغمبرؐ کو بیٹی دی ہے..... اور علیؑ نے نبیؐ سے بیٹی لی ہے..... جو بیٹی لیتا ہے اس کو جتنا بھی بڑھاؤ گے وہ بیٹے کی جگہ پر رہے گا..... اور جو بیٹی دیتا ہے اس کو جتنا بھی گھٹاؤ گے وہ باپ کی جگہ پر رہے گا..... تم علیؑ کو جتنا بڑھاؤ گے علیؑ نبیؐ کے بیٹے کی جگہ پر رہے گا اور صدیقؓ کو جتنا بھی گھٹاؤ گے صدیقؓ پیغمبرؐ ﷺ کے باپ کی جگہ پر رہے گا۔ میں نے کہا..... اس سے آگے چلو..... رشتے داری کی بنیاد پر خلافت نہیں ملتی..... خلافت اور پیغمبرؐ کی جانشینی صحبت پیغمبرؐ سے ملتی ہے..... آؤ دیکھتے ہیں کہ صحبت پیغمبرؐ میں صدیق اکبرؓ نے کتنا مقام پایا اور باقی لوگوں نے کتنا مقام پایا..... جب حضرت علیؑ نبیؐ کے گھر آئے تو حضرت علیؑ کی عمر دو سال تھی..... اور جب حضورؐ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؑ کی عمر انتیس (۲۹) سال تھی..... تو حضرت علیؑ نے پیغمبرؐ کو ستائیس (۲۷) سال تک دیکھا..... اور جب ابو بکرؓ نبیؐ کے دوست بنے تو صدیق اکبرؓ کی عمر اٹھارہ (۱۸) سال تھی اور رسول اللہؐ کی عمر بیس (۲۰) سال تھی..... تو ابو بکرؓ نے پیغمبرؐ کو دیکھا اٹھارہ سال کی عمر سے اکٹھ (۶۱) سال کی عمر تک..... اور علیؑ نے نبیؐ کو دیکھا دو سال کی عمر سے انتیس (۲۹) سال کی عمر تک..... اگر ستائیس (۲۷) کا

ہندسہ زیادہ ہے تو درجہ علیؑ کا زیادہ ہے..... اگر تئالیس (۴۳) سال کا ہندسہ زیادہ ہے تو صدیق اکبرؑ کا زیادہ درجہ ہے..... اور پھر یہ بھی دیکھیں..... کہ حضورؐ کی جب وفات ہوئی تو بجز صدیقؑ کی عمر ہے اکٹھ سال..... اور حضرت علیؑ کی عمر ہے انتیس سال..... آپ انتیس اور اکٹھ سال کے دو آدمیوں کو ایک جگہ کھڑا کریں تو دیکھنے والا کہے گا کہ ایک باپ ہے اور ایک بیٹا ہے..... تو باپ اور بیٹے کی عمر کا بھی تمہیں پتا نہ چلا..... اس فرق کا بھی احساس نہ ہوا.....

علیؑ کو بستر ملا..... اور صدیقؑ کو بستر والا ملا

میرے بھائیو!..... یہ کہنا کہ صدیق اکبرؑ تو اپنے گھر سوئے تھے۔ لیکن حضرت علیؑ تو نبیؐ کے بستر پر سوئے..... میں تسلیم کرتا ہوں کہ علیؑ کو بستر نبیؐ ملا..... لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ صدیق اکبرؑ کو کیا ملا..... علیؑ کو بستر ملا..... صدیق اکبرؑ کو بستر والا ملا..... علیؑ نے بستر کا مزہ لوٹا..... صدیق اکبرؑ نے نبوت کا مزہ لوٹا.....

صدیقؑ کا اعزاز... اور... علیؑ کا اعزاز

میرے بھائیو!..... اس پر بڑی طویل گفتگو ہو سکتی ہے..... میں چند نکتے آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں..... اس پر غور کریں..... حضرت علیؑ بستر پیغمبرؐ پر سوئے..... حضرت علیؑ کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے..... بستر نبیؐ بھی عام کسی کو نہیں ملا..... لیکن شیر خدا نبیؐ کے بستر پر سو گئے اور ان کو نیند آگئی..... رات تو ایک ہے..... ایک رات میں ایک آدمی سویا رہا..... ایک آدمی جاگتا رہا..... سونے والا کیوں سویا؟ جاگنے والا کیوں جاگا؟ ایک کو نیند کیسے آئی؟ دوسرے کو نیند کیوں نہیں آئی؟..... اس پر غور کرو..... سونے والا تو سو گیا..... شیر خدا تم سو گئے..... فرمایا بستر نبیؐ کا تھا اس لئے جتنی نیند آج آئی..... کبھی زندگی میں نہیں آئی..... اور فکر بھی کوئی نہ تھا..... پیغمبرؐ نے کچھ امانتیں دی تھیں..... وہ لوگوں کی امانتیں تھیں..... اور یہاں ایک نکتہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ وہ امانتیں کون سی تھیں..... جو امانتیں حضرت علیؑ کو پیغمبرؐ دے کر گئے تھے..... اس عقدے کو کسی نے حل نہیں کیا..... ان امانتوں میں ایک ستون کی پوری تھی..... چاندی کے کچھ برتن تھے..... کچھ سونے کے زیورات تھے..... حضرت علیؑ

نے فرمایا..... یہ امانتیں بڑی سستی تھیں میں نے اپنے سرہانے رکھیں مجھے فکر کوئی نہ تھا اس لئے میں سو گیا..... صدیق اکبرؑ سے پوچھا کہ تو کیوں نہ سویا؟..... یہ ایسے ہے جیسے میں یہاں راولپنڈی میں آکر اپنے میزبان سے کہوں کہ یہ ایک لاکھ روپے امانت ہے اسے اپنے گھر رکھو..... وہ کہے گا کہ میں نے تو اتنی بڑی امانت کبھی نہیں رکھی..... میں کہوں گا جناب میں پرسوں واپس آکر لے لوں گا..... وہ ایک لاکھ روپے لے کر اپنے گھر میں جائیں گے..... بیٹی کھولیں گے سب سے نیچے ایک لاکھ روپے رکھیں گے..... پھر کپڑے..... پھر برتن..... پھر بیٹی کو تالا لگائیں گے..... پھر بھی نہ ان کو نیند آئے گی نہ ان کی بیوی کو نیند آئے گی..... کیونکہ امانت منگی ہے..... صدیقؑ سے پوچھا کہ تو کیوں نہ سویا؟ فرمایا جو امانت میری گود میں تھی..... وہ عرش اور فرش سے بھی منگی تھی..... نیند کیسے آتی۔

مشکل کشاکش کون؟ اللہ یا علیؑ؟ ہجرت کی رات نے فیصلہ کر دیا

میرے بھائیو!..... صدیق اکبرؑ پیغمبر کو گود میں لے کر بیٹھے ہیں..... یہاں بڑے نکلتے ہیں..... علماء نے لکھا ہے..... لیکن آج حضرت علی المرتضیٰؑ اگر زندہ ہوتے تو میں ہاتھ جوڑ دیتا..... سوال کرتا کہ شیر خدا آپ کیسے سو گئے..... تلواریں چمک رہی تھیں..... پیغمبرؐ نے گزرنا تھا..... آپ کو چاہئے تھا کہ آپ بھی نبیؐ کے ساتھ چلے جاتے..... شیر خدا یہ ضرور فرماتے کہ حکم نبیؐ کا تھا میں سو گیا..... تو میں ضرور عرض کرتا کہ اے شیر خدا! آپ پیغمبرؐ کے ساتھ لجا جت کر کے جاتے کہ آپ تنہا جا رہے ہیں تلواریں چمک رہی ہیں..... میں بھی ساتھ جاتا ہوں..... جہاں آپ نے جانا ہے وہاں میں چھوڑ کر واپس آ جاؤں گا..... لیکن شیر خدا فرماتے کہ حکم اللہ کا یہی تھا..... اور میں سوال کرتا کہ اے اللہ! تیرا حکم یہ کیوں تھا کہ علیؑ کو بستر پر سلاتا تھا..... تو اللہ ضرور یہ بتاتے کہ آج اگر علیؑ نبیؐ کے ساتھ ہوتا تو پاکستان کا ملک یہ ضرور کہتا کہ ہجرت کی رات علیؑ نے نبیؐ کو چایا تھا اس لئے علیؑ کو مشکل کشا کہنا چاہیے..... اس لئے میں نے فیصلہ مشکل کشائی کا بھی آج کر دیا کہ مشکل کشا نہ علیؑ ہو سکتا ہے نہ نبیؑ ہو سکتا ہے..... مشکل کشادہ خدا ہے جو علیؑ کو بستر پر سلا کے چاتا ہے اور نبیؑ کو تلواروں کے نیچے سے

چاتا ہے۔

نبیؐ کی زندگی کی دوراتیں بڑی عجیب ہیں

ایک رات معراج والی اور ایک ہجرت والی

میرے بھائیو!..... وہ مرتبہ اور مقام جو صدیق اکبرؐ کو ملا..... وہ تو جبرائیل کو بھی نہ مل سکا..... جبرائیل فرشتوں کا سردار تھا..... جبرائیل نے بھی نبیؐ کی رفاقت میں کچھ وقت گزارا تھا..... پیغمبرؐ کی زندگی میں دوراتیں بڑی عجیب تھیں..... ایک ہجرت کی رات اور ایک معراج کی رات..... اس ہجرت کی رات میں صدیق نبیؐ کا ساتھ تھا..... معراج کی رات میں جبرائیل نبیؐ کا ساتھ تھا۔

وفادار کون؟ معراج والا... یا... ہجرت والا؟

لیکن ان دونوں کی رفاقتوں کو دیکھو کہ جس نے معراج کی رات نبیؐ کے ساتھ جانا تھا وہ نبیؐ کو جگانے آیا..... معراج کی رات جب نبیؐ کو سواری کی ضرورت پڑی تو جبرائیل براق لینے چلا گیا لیکن ہجرت کی رات جب نبیؐ کو سواری کی ضرورت پڑی تو ابو بکرؓ براق لینے نہیں گیا بلکہ خود نبیؐ کی سواری بن گیا..... اور ہجرت کی رات جب ابو بکرؓ نے پیغمبرؐ کو کندھے پر اٹھایا تو آج بڑے مسئلے حل ہو گئے..... کہ نبیؐ جس سواری پر سوار ہوتا ہے وہ سواری کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہتی..... نبیؐ چمن میں حلیمہ کی سواری پر سوار ہوا تو وہ ساری سواریوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے چلی گئی..... نبیؐ آج صدیقؐ پر سوار ہوا تو صدیقؐ ساری امت کو چھوڑ کر آگے چلا گیا..... معراج کی رات جو نبیؐ کا رفیق تھا اس رفیق کو دیکھو کہ وہ آسمانوں پر جا کر پیغمبرؐ کا ساتھ چھوڑ گیا..... اور اس نے کہا کہ ایک پر بھی اوپر اڑتا ہوں تو اللہ کی جلی میرے پروں کو جلاتی ہے..... لیکن ہجرت کی رات جو نبیؐ کے ساتھ تھا اس کو دیکھو۔ وہ مکے کی گلیوں میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ ام مہدیہ کے خیمے میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ وہ سواری میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ وہ گھروں میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ وہ پہاڑوں میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ وہ غار میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ وہ مدینے میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ ابو ایوب انصاریؓ کی جھونپڑی میں نبیؐ کے ساتھ تھا۔ مسجد نبویؐ میں نبیؐ

کے ساتھ تھا۔ وہ بدر میں ساتھ تھا۔ وہ احد میں ساتھ تھا۔ وہ خیبر میں ساتھ تھا۔ وہ خنہ میں ساتھ تھا۔ وہ تبوک میں ساتھ تھا۔ وہ عثیرہ میں ساتھ تھا۔ فتح مکہ میں ساتھ تھا۔ حدیبیہ میں ساتھ تھا۔ گلیوں میں ساتھ تھا۔ بازاروں میں ساتھ تھا۔ رشتہ لینے میں ساتھ تھا۔ رشتہ دینے میں ساتھ تھا۔ چودہ صدیاں گزر گئیں وہ صدیقؑ آج بھی محمدؐ کے ساتھ ہے۔

صدیق اکبرؑ کے منفرد اعزازات

حضورؐ کے ساتھ کئی چیزوں میں مناسبت

میرے بھائیو!..... صدیق اکبرؑ نے وہ مرتبہ پایا جو کائنات میں کوئی نہیں پاسکا۔ ابو بکر صدیقؓ کو اللہ نے وہ اعزاز دیا جو پوری دنیا میں کسی کو نہیں دیا..... دیکھیں ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ آئے حضورؐ نے فرمایا نماز پڑھو..... سب نے نماز پڑھی..... حضورؐ نے فرمایا حج کرو..... سب نے حج کیا..... حضورؐ نے فرمایا روزہ رکھو..... سب نے روزہ رکھا۔ یہ وہ باتیں ہیں جس میں باقی صحابہؓ بھی صدیقؑ کے ساتھ شریک تھے..... لیکن اس اعزاز میں صدیقؑ کے ساتھ کون شریک ہے؟..... کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو عمر خشنی ۶۳ سال اور صدیقؑ کو بھی عمر دی تریسٹھ سال..... حضورؐ کو وفات سے پندرہ دن پہلے خوار آیا اور صدیقؑ کو بھی پندرہ دن پہلے خوار آیا۔ حضورؐ کی وفات سو موار کے دن ہوئی صدیقؑ کی وفات بھی سو موار کے دن ہوئی۔ حضورؐ کو وفات سے دو سال پہلے زہر دیا گیا اور صدیقؑ کو بھی دو سال پہلے زہر دیا گیا۔ حضورؐ کو زہر یہودیوں نے دیا اور صدیقؑ کو بھی زہر یہودیوں نے دیا۔ حضورؐ کو زہر کھانے میں دیا گیا اور صدیقؑ کو بھی زہر کھانے میں دیا گیا۔ حضورؐ کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی شریک تھا اور صدیقؑ کے ساتھ بھی کھانے میں ایک صحابی شریک تھا۔ جو حضورؐ کے ساتھ شریک تھا وہ زہر کی وجہ سے شہید ہو گیا حضورؐ کو خدا نے چالیا اور جو صدیقؑ کے ساتھ شریک تھا وہ شہید ہو گیا صدیقؑ کو خدا نے چالیا۔ یہ وہ اعزاز ہے جس کو شاعر مشرق اقبال نے کہا ہے کہ

صدیقؑ یارو یارو محبوب ہے کردگار

صدیقؑ ہی سے رسم محبت ہے استوار

صدیقؑ جب تک کسی دل میں نہ آئیں گے
اس دل میں نہ آئیں گے نبوت کے تاجدار

میرے بھائیو!..... حضورؐ کے دو داماد عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور صدیقؑ کے بھی دو داماد عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ حضورؐ کی بیٹی فاطمہؑ نے چکی پیسی اور صدیقؑ کی بیٹی اسماءؑ نے بھی چکی پیسی۔ حضورؐ کے نواسے حضرت حسینؑ کو شہید کیا گیا اور صدیقؑ کے نواسے عبد اللہ بن زبیرؑ کو بھی شہید کیا گیا۔ حضورؐ کے نواسے کاسر کاٹا گیا اور صدیقؑ کے نواسے کا بھی سر کاٹا گیا۔ حضورؐ نے وفات سے پہلے مسواک مانگی اور صدیقؑ نے بھی وفات سے پہلے مسواک مانگی۔ حضورؐ کی مسواک کو عائشہؑ نے چبایا اور صدیقؑ کی مسواک کو بھی عائشہؑ نے چبایا۔ حضورؐ کا جنازہ جس چارپائی پر آیا اسی چارپائی پر صدیقؑ کا جنازہ آیا۔ حضورؐ کے چہرے پر جو چادر ڈالی گئی وہی چادر صدیقؑ کے چہرے پر ڈالی گئی۔ جس حجرے میں حضورؐ کی قبر بنی اسی حجرے میں صدیقؑ کی قبر بنی۔ قیامت کے دن جس وقت نبیؐ اٹھیں گے اسی وقت صدیقؑ اٹھیں گے۔ جس طرف نبیؐ جائیں گے اسی طرف صدیقؑ جائیں گے۔ نبیؐ مقام محمود پر ہوں گے صدیقؑ بھی مقام محمود پر ہوں گے نبی ﷺ حوض کوثر پر ہوں گے صدیقؑ بھی حوض کوثر پر ہوں گے۔

میرے بھائیو!..... دو سال پہلے کراچی سے کتاب چھپی..... کتاب کا نام ہے ”شیخ ثقیف“ اس کتاب کے ٹائٹل پر ابو بکرؓ کا نام لکھ کر علی اکبر شاہ ملعون نے کتے کا فوٹو بنایا..... مسلمانوں!..... میں نے اس کتاب کو بڑے بڑے افسروں کے سامنے پیش کیا..... کمشنر کراچی سے میں نے کہا کہ خدا کیلئے یہ کتاب ضبط کرو..... لیکن یہ کتاب ضبط نہیں ہوئی..... اب تم فیصلہ کر کے بتاؤ کہ ابو بکرؓ کا نام لکھ کر نیچے کتے کا فوٹو بنایا جائے کیا ہم خاموش ہو جائیں؟..... ”نص خلافت بلا فصل“ غلام حسین نجفی نے یہ کتاب لکھی..... اس کتاب کے 226 صفحے پر اس ملعون نے کہا ہے کہ ابو بکرؓ کا ایمان شیطان کے ایمان کے برابر تھا..... نعوذ باللہ۔

شیعو!..... ہم تمہیں کافر کہتے ہیں اور تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔ تم نے پیغمبرؐ کے

مصیبت کے وارثوں کو کافر کہا۔ تم نے رسول اللہؐ کے جانشینوں کو کافر کہا۔ تم نے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کو کافر کہا۔ تم نے پوری امت کی ماؤں کو کافر کہا۔ آج تم چند غنڈوں کو کھڑا کر کے میری جماعت کے لوگوں کو دھمکانا چاہتے ہو..... تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ایک سو چالیس جوان ہماری جماعت کے شہید ہو چکے ہیں اور اس راستے میں ہم نے بھی جام شہادت نوش کرنا ہے..... اس راستے میں ہمارے بچوں نے بھی یتیم ہونا ہے.....

شیعو!..... اگر ہم بھی شہید ہو گئے تب بھی تم کافر ہو۔ نہ شہید ہوئے تب بھی تم کافر ہو۔ اعظم طارق پر تم نے حملہ کیا ہے تب بھی تم کافر ہو۔ حملہ نہ کرتے تب بھی کافر ہو۔ ابو بکرؓ کے دشمن کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ ہتھکڑی پہنی جاسکتی ہے۔ بیڑی پہنی جاسکتی ہے۔ گردن کٹائی جاسکتی ہے۔ راکٹ لانچروں سے جسموں کو اڑایا جاسکتا ہے۔ سموں کے دھماکوں سے ایک ایک ٹکڑا ہمارے وجود کا نفاذ میں بکھر سکتا ہے۔ لیکن شیعہ کو..... ابو بکرؓ کے گستاخ کو اور صحابہؓ کے دشمن کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔

حکومت اور انتظامیہ کی بزدلی اور بے بسی

اور مجھے بڑا افسوس ہے..... پاکستان کی حکومت اور خصوصاً پنجاب کی حکومت کا یہ نرالا کردار دیکھو..... کہ لاہور میں موچی دروازے پر ایک کانفرنس ہوتی ہے..... ایسی کانفرنسیں سو ہوں..... ہم اس کا جواب پہلے بھی دے چکے ہیں اور آئندہ بھی دیں گے..... ہمیں اس سے کوئی پرواہ نہیں..... لیکن حکمرانوں!..... کیا تمہاری عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے..... کہ ایک کانفرنس جس میں ایک آدمی کہتا ہے کہ مولانا اعظم طارق کو میں نے قتل کرنا ہے..... اور میں اشتہاری ملزم ہوں..... ایس ایس پی سے کہا کہ ایس ایس پی حبیب الرحمان دیکھو مجھے میں اشتہاری ملزم ہوں اور ٹھوکر نیاز بیگ میں رہتا ہوں وہیں جاؤں گا..... مجھے آکر گرفتار کر کے دیکھو..... اس نے کہا کہ پولیس والو کیا میں نے تمہارے ڈی ایس پی کی چٹوئیں نہیں اتاریں..... کیا میں نے وہاں ٹھوکر نیاز بیگ میں کھڑے ہو کر تمہاری پولیس کو نہیں بھگایا..... ایک ایسا آدمی جو اپنے آپ کو شیعہ کہے..... قاتل کہے..... دہشت گرد کہے..... راکٹ لانچروں سے حملہ کرنے والا کہے..... اور اشتہاری ملزم ہونے کا اعلان

کرے..... اور تمہاری حکومت وہاں چوڑیا پن کر کھڑی رہی..... ہم تو اس کا مقابلہ کریں گے..... وہ قبر کی نگلی تمہوں میں چلا جائے تب بھی سپاہ صحابہؓ اس کی ہڈیاں نکلا کر چوراہے میں رکھے گی۔ لیکن پولیس والو! تم بتاؤ۔ حکمرانوں تم بتاؤ۔ کون سی تمہاری حکومت ہے؟..... کیسی حکومت؟..... کیسا اقتدار؟..... کیسی پولیس؟..... کہاں تمہارا اقتدار؟..... تمہارا اقتدار پتہ ہے کہاں چلتا ہے..... تمہاری پولیس کا وار پتا ہے کہاں چلتا ہے..... کہ میری جماعت کا ایک نہتا آدمی بازار میں جا رہا ہے تو اس کو پکڑ لیتے ہو کہ تو دہشت گرد ہے..... جہاں انہوں نے تمہیں مکاد کھایا وہاں تم خاموش ہو گئے ہو.....

منظور وٹو صاحب!..... ہمارے ساتھ فیصلہ کرو..... تم پیچھے ہٹ جاؤ..... تھوڑی دیر کیلئے ہمیں اور انہیں آمنے سامنے کر دو..... اگر سپاہ صحابہؓ کے پیشاب میں ابن سباء کی اولاد نہ یہہ جائے تو ضیاء الرحمن فاروقی نہ کہنا..... تم کرو تو سہی..... اب حکومت کہتی ہے کہ ہم اسلحہ پر پابندی لگا دیں گے..... اب ہماری باری آئی ہے تو اب تم پابندی لگا دو گے.....

حکمرانوں!..... سب سے پہلے اعظم طارق پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو پکڑو..... اسلحہ اور راکٹ لاخبر برآمد کرو..... اگر اعظم طارق کے محافظوں کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کرتے اور قانون صرف میرے لئے بناؤ گے..... میری جماعت کیلئے بناؤ گے..... کہ اسلحہ پر پابندی ہے..... تو میں تمہاری پابندی کو پاؤں کی ٹھوک سے اڑا کر رکھ دوں گا..... تم پابندی لگا کر دیکھو..... تم یک طرفہ پابندی لگاؤ گے تو وہ پابندی میں تمہارے منہ پر پھینک دوں گا..... تم صحابہؓ دشمنوں کو پکڑو..... تمہاری پولیس کے قاتل ہیں ان کو پکڑو..... دہشت گردوں کو پکڑو..... ایران کے ڈالر کب تک چلیں گے؟..... ایران کا پیسہ کب تک چلے گا؟.....

شیعو!..... جس دن سپاہ صحابہؓ نے مسلح جدوجہد سے تمہارا مقابلہ کرنا شروع کیا تو ایک دن بھی تم اس ملک میں نہیں رہ سکتے..... پھر ہم ناموس صحابہؓ بل نہیں پیش کریں گے..... پھر ہم کوئی قرارداد نہیں پیش کریں گے..... پھر ہم اسمبلیوں کے الیکشن بھی نہیں لڑیں گے..... پھر یہ ہوگا۔

وقاتلوهم حتی لا تكون فتنة

جب تک فتنے کی جڑیں نہیں مٹ جاتیں اس وقت تک ہم لڑیں گے..... لیکن ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ!..... وہ وقت نہ آئے پاکستان کی گلیوں اور بازاروں میں لاشیں پڑی ہوئی ہوں اور مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی اپنی سیاست بھول جائے..... ہمیں اس بات پر مجبور مت کرو..... تم نے جتنا اسلحہ لاہور کے ایک جلسے میں دکھایا..... خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس سے کہیں زیادہ اسلحہ میرے کئی یونٹوں کے پاس ہے..... لیکن ہم اس ملک میں لڑائی نہیں چاہتے..... اس ملک میں قتل و غارت نہیں چاہتے..... لیکن جب تم میری جماعت کے لوگوں کو ذبح کرو گے..... قاری سمیع اللہ سے لے کر حافظ مطیع الرحمان تک تم چھتیس نوجوانوں کو ذبح کرو گے اور ایک قاتل بھی نہیں پکڑا جائے گا تو پھر میں اپنی جماعت کے لوگوں سے یہ کہوں گا کہ تم حجروں کو چھوڑ کر سڑکوں پر آؤ۔ تم مسجدوں کو چھوڑ کر بازاروں میں آؤ۔ تم تسبیح کو چھوڑ کر جہاد کیلئے میدان میں نکلو۔ پھر اس صبح کی اولاد اور ابن سباء کی اولاد کا بیج جس وقت تک اس ملک سے نہیں مٹ جاتا اس وقت تک سر پر کفن پہن کر آؤ..... پھر مجھے یہ کہنا پڑے گا..... اور جس دن میں نے یہ اعلان کر دیا اس دن تم ایران نہیں بھاگ سکو گے..... پاکستان کی زمین تمہارے لئے قبرستان ہوگی..... تم نے اخباروں میں بیان دیا کہ آج جلسہ نہیں کرنے دیں گے..... تیرا باپ بھی نہیں روک سکتا۔

ہم تو تیری تلاش میں پھرتے ہیں تو آتو سہی۔

ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں

تو تیرا آزما ہم جگر آزمائیں

آتو سہی..... سامنے تو آ..... مقابلہ تو کر..... ابن سباء کی اولاد کہاں گئی؟..... صبح کی

اولاد کہاں چھپ گئی؟..... ہم نے جلسہ نہیں کیا؟ اعظم طارق نے تقریر نہیں کی؟ کہاں

ہو؟..... صبح کی اولاد کے جیالو کہاں ہو؟..... اگر تم میں دم خم ہے تو میدان میں نکلو..... چھپ

کر رہ کر رہتے ہو..... چھپ کر گولی چلاتے ہو..... میدان میں آؤ..... اور جہاں تم میدان میں

آئے وہاں سے تم کو اعظم طارق کے جرنیلوں نے بھگایا یا نہیں بھگایا..... تم کہتے ہو کہ اعظم

طارق فصل میں چلا گیا..... فصل تو وہاں سے پس کنال دور تھی..... تمہارے تو برقعے بھی گاڑیوں سے ملے اور ابھی تک تمہارے برقعے گاڑیوں میں پڑے ہوئے ہیں جا کر وہ لے لو..... عورتیں بن کر آتے ہو..... ہاں تمہاری تاریخ یہی ہے..... میں آج اپنے مخالف سے کہنا چاہتا ہوں کہ آؤ ہم ہر طرح سے تیار ہیں..... مناظرہ کرتے ہو تب بھی تیار ہیں..... ٹیبل پر آنا چاہتے ہو تب بھی تیار ہیں..... لیکن تم بھاگ جاتے ہو۔ وزارت داخلہ نے اجلاس بلایا۔ اس اجلاس سے تم کیوں بھاگے؟..... کہتے ہیں کہ اس لئے بھاگے کہ اعظم طارق کے ساتھ نہیں بیٹھتے..... اعظم طارق کوئی غیر محرم ہے کہ اس کے ساتھ نہیں بیٹھتے..... پہلے تو بیٹھتے تھے اب کیا ہو گیا؟..... اب تمہیں سانپ کیوں سونگھ گیا؟..... واقعی برقعے والوں کو اعظم طارق سے ڈرنا چاہئے..... تم کس ٹیبل پر ہمارے ساتھ آئے ہو؟ روزنامہ پاکستان نے لاہور میں فورم کیا..... میرے مقابلے میں تم نہیں آئے..... نواز شریف نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں چار سو علماء کی موجودگی میں تمہیں بھی بلایا اور مجھے بھی بلایا..... میں

گیا ہوں تم کیوں نہیں آئے؟..... تم اگر دلیل کا جواب دلیل سے نہیں دے سکتے تو پھر مجھے تمہاری تاریخ کا پتا ہے..... باطل جب بھی دلیل سے گھبرایا تو تشدد پر اتر آیا..... موسیٰؑ کی دلیل کا جواب جب فرعون نہ دے سکا تو تشدد پر اتر آیا۔ ابراہیمؑ کی دلیل کا جواب جب نمرود نہ دے سکا تو آگ میں جلانے پر اتر آیا۔ عیسیٰؑ کا جواب جب بنی اسرائیل نہ دے سکے تو ان کو جیل میں ڈال دیا۔ حضورؐ کا جواب جب ابو جہل نہ دے سکا تو پیغمبرؐ پر تشدد پر اتر آیا۔ چودہ صدیاں بیت گئیں..... اب تم بھی ہماری دلیل کا جواب نہیں دے سکتے تو راکٹ لاغیر لاتے ہو..... جب دلیل کا جواب نہیں دے سکتے ہو تو اب آؤ مقابلے کیلئے مقابلہ کرتے ہیں..... بدوق سے چاہتے ہو تو اس کیلئے حاضر ہیں۔ پستول سے چاہتے ہو تو اس کیلئے حاضر ہیں۔ راکٹ لاغیر دلوں سے چاہتے ہو تو اس کیلئے حاضر ہیں۔ توپوں سے چاہتے ہو تو اس کیلئے حاضر ہیں۔ آؤ میدان اگاؤ..... پیچھے سے اپنے محافظوں کو ہٹا دو..... محرم قریب آ رہا ہے اور تم نے لاہور میں اعلان کیا کہ ہم کسی محرم میں کسی جلوس کا پر مٹ نہیں لیں گے..... تم بغیر پر مٹ کے ایک جلوس اس ملک میں نکال دو..... میں تمہاری بات تسلیم کر لوں گا..... میں مان لوں گا کہ تم جیت گئے ہو یہ

چند لائیاں..... چند بدوقیس..... چند ایرانی ڈالر اور چند رآٹ لائروں سے چھجی کے
فرزندوں کا ایمان نہیں ختم کیا جاسکتا..... ہم آخری دم تک لڑیں گے..... فیصلہ کرو ہمارے
ساتھ۔

حکمرانو!..... بے نظیر وزیر داخلہ..... صدر صاحب..... وٹو صاحب..... گورنر
صاحب..... فیصلہ کرو..... آؤ تم درمیان میں آؤ فیصلہ کرو۔ کیا ایران سے گیارہ بارہ سالوں میں
ایک سو پینسٹھ کتابیں صحابہؓ کے خلاف چھپ کر نہیں آئیں؟..... کیا صحابہؓ کو ان میں کافر نہیں
لکھا گیا؟..... کیا وہ کتابیں تمہارے سامنے میں نے پیش نہیں کیں؟..... کیا ان کتابوں میں ابو
بکرؓ و عمرؓ کو کافر نہیں لکھا گیا؟..... صحابہؓ کو کافر لکھا جائے اس پر کوئی پابندی نہ ہو..... میں اگر اس
کا جواب دوں..... ان کتابوں پر احتجاج کروں یا کتابیں لکھنے والوں کو کافر کہوں تو فرقہ
پر در ٹھہروں..... یاد رکھو! سپاہ صحابہؓ اپنے موقف سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے گی..... ہم
زح ہو جائیں تب بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے..... ہمارے ٹکڑے ہو جائیں تب بھی پیچھے نہیں
ہٹیں گے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

مظلوم مدینہ کا نفرنس
شان و شہادت عثمان غنیؓ اور

ملی یک جہتی کونسل
کے

قیام پر اظہار خیال

چمن پارک ہری پور

28-5-1995

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رہے گا کوئی تنگ ستم کے یاد گاروں میں

میرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سوزاروں میں

حضرت عثمانؓ بعض فضائل میں تمام صحابہؓ سے ممتاز ہیں

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام ہری پور ہزارہ کے غیور مسلمانوں!

چمن پارک میں منعقد ہونے والی شہید مدینہ کانفرنس میں آج 28 ذی الحجہ

28 مئی 1995ء کو آپ کی شرکت باعث سعادت ہے..... میں پہلے بھی ہر سال اس

سالانہ کانفرنس میں شریک ہوتا رہا ہوں..... ہری پور کے علماء و مشائخ اور دانشور اس عظیم

الشان اجتماع میں شریک ہیں..... مجھے خوشی ہے کہ آپ حضرات اس کڑکتی دھوپ میں اپنی

مصرفیات چھوڑ کر یہاں جمع ہیں۔

اس سال آپ کی کانفرنس کا عنوان انتہائی نرالا اور عجیب ہے..... شہید مدینہ.....

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ ابن عفان پر مصائب و مشکلات کے جس طرح پہاڑ توڑے گئے.....

وہ ایک ایسی داستان ہے کہ اگر اس کو لفظ بلفظ اسلامی تاریخ کے اوراق سے نقل کیا جائے تو اس

اجتماع میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ جس کی آنکھوں سے آنسو رواں نہ ہوں..... حضرت عثمان

غنیؓ کے بارے میں بہت ساری چیزیں پہلے بھی آچکی ہیں..... میرے فاضل بھائی علامہ

شعیب ندیم نے بھی اور دیگر مقررین نے بھی اپنے اپنے انداز میں مظلوم مدینہ کو خراج

تحسین پیش کیا ہے..... مجھے بھی کہا گیا ہے کہ میں آج تفصیل کے ساتھ مظلوم مدینہ کا

تذکرہ کروں..... اگر آپ کی توجہ پوری ہوئی تو انشاء اللہ میں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت پر

کچھ اہم باتیں عرض کروں گا۔

اس کے ساتھ ساتھ موجودہ حالات پر بھی تبصرہ ہوگا۔

مولانا عظیم طارق کے بارے میں حکومت کے رویے پر بھی بات ہوگی۔

عثمان غنیؓ کو گیارہ مرتبہ حضورؐ کی طرف سے جنت کی بشارت

میرے بھائیو!..... حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل و مناقب بے انتہا اور لا تعداد ہیں..... چند ایسی باتیں ہیں کہ جو کسی اور صحابی کے حصے میں نہیں آئیں..... ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں صرف عثمان غنیؓ ایک ہستی ہے کہ جس کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ نے گیارہ مرتبہ جنت کی بشارت دی۔

ایک آدمی کالج کے لڑکے سے کہے صرف ایک مرتبہ کہ تو فرسٹ آیا ہے تو اس پر اعتماد کرتے ہو۔

ایک آدمی کسی دکاندار سے کہے کہ تیری لائری نکل آئی ہے تو اس پر بھی اعتماد کرتے ہو۔

ایک آدمی کسی یونیورسٹی کے لڑکے سے کہے کہ تو نے سکالرشپ حاصل کر لی ہے اس پر بھی اعتماد ہے..... لیکن دنیا کا سب سے بڑا..... سب سے سچا..... سب سے برگزیدہ..... سب سے بلند انسان ایک شخص کو گیارہ مرتبہ کہے کہ تو جنتی ہے..... اس سے بڑی کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس دن مدینہ میں فتنہ ہوگا..... یہ شخص حق پر ہوگا..... لوگوں نے دیکھا کہ وہ عثمان غنیؓ تھے۔

حضور ﷺ مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے..... صبح کا وقت تھا..... صحابہؓ کی جماعت جمال جہاں آراء نبوت ﷺ کا دیدار کر رہی تھی..... پیغمبر ﷺ کے چہرہ اقدس پر بحاشت اور خوشی تھی..... آپ نے اس موقع پر صحابہؓ کو خطاب کرتے ہوئے عین درمیان میں گفتگو کو روک کر کہا کہ تم میں سے کون ہے جو جنتی کا چہرہ دیکھنا چاہے؟ سب صحابہؓ نے کہا کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ آدمی ہے جس کے چہرے پر نقاب ہے۔ سارا مجمع اٹھ کر اس آدمی کے پیچھے بھاگا اور جب اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ عثمان غنیؓ تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں جتنی باتیں عرض کروں گا انشاء اللہ وہ ایسی ہوں گی کہ شاید پہلے آپ نے ان کو اس انداز میں نہیں سنا ہوگا۔

حضرت عثمانؓ کی حضورؐ سے رشتے داریاں

حضرت عثمان غنیؓ کی حضور ﷺ سے سب سے قریبی رشتہ داری کیا ہے؟
حضرت عثمان غنیؓ کی رسول اللہ سے کتنی رشتہ داریاں ہیں؟

اس پورے اجتماع سے اگر میں یہ سوال کروں تو شاید چند علماء کے سوا کوئی نہ بتا سکے..... کسی کو معلوم ہی نہیں سوائے ایک بات کے کہ رسول اللہ کی دو بیٹیاں عثمان غنیؓ کے گھر میں تھیں..... اور کسی رشتہ داری کا پتا ہی نہیں..... حالانکہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خونی رشتے جتنے بھی حضورؐ کے ساتھ تھے ان تمام میں سب سے زیادہ رشتہ داری پیغمبر ﷺ کے ساتھ عثمان غنیؓ کی تھی۔ حضرت عثمان غنیؓ پیغمبر کے اتنے قریبی رشتہ دار ہیں کہ والد کی طرف سے علیحدہ رشتہ داری۔

والدہ کی طرف سے علیحدہ رشتہ داری۔

اولاد کی طرف سے علیحدہ رشتہ داری۔

پوتوں کی طرف سے علیحدہ رشتہ داری۔

نواسوں کی طرف سے علیحدہ رشتہ داری۔

اتنی رشتہ داریوں کے بعد کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کہ کوئی کتا اس مدینے کے مظلوم کو بھونکے..... اگر ایک آدمی کو ایک دوسرا شخص گالی دے..... اور وہ آدمی یہ کہے کہ اس کو برا کیوں کہتے ہو یہ تو فلاں وزیر کا داماد ہے..... تو وہ ڈر جائے گا کہ یہ تو اس کا داماد ہے..... یہاں پر بات صرف دامادی کی ہوتی تو پھر ٹھیک تھا..... ایک مشیر کا..... وزیر کا..... گورنر کا..... وزیر اعلیٰ کا داماد بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے..... لیکن ایک شخص جس کے نکاح میں پیغمبر ﷺ دو جہاں کی دو بیٹیاں آئیں..... اور وہ بیٹیاں یکے بعد دیگرے آئیں..... اور اپنی مرضی سے نہیں آئیں..... ان کے لئے پیغام بھی عرش سے آیا..... کیا یہ چھوٹی سی بات ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ جب سے یہ دنیا ہی ہے کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا کہ جس کے نکاح میں کسی پیغمبر کی دو بیٹیاں آئی ہوں..... سوائے عثمان غنیؓ کے۔

میرے بھائیو!..... حضرت عثمان غنیؓ کی رسول اللہ ﷺ سے چھ رشتہ داریاں ہیں۔ پہلی رشتہ داری یہ ہے کہ حضور ﷺ کی پانچویں پشت میں عبد مناف حضور ﷺ کے حقیقی پردادا ہیں..... گویا کہ یہ رسول اللہ کے پانچویں دادا ہیں..... اور عثمان غنیؓ کے بھی پانچویں دادا ہیں..... پانچویں پشت میں رسول اللہ اور عثمان غنیؓ کا نسب ایک ہے..... یہ والد کی طرف سے رشتہ داری ہے۔

والدہ کی طرف سے دیکھیں..... حضور ﷺ سرور کائنات کی ایک پھوپھی کا نام بیضاء بنت عبد المطلب ہے..... ان کی بیٹی کا نام عروہ ہے..... یہ عروہ عثمان غنیؓ کی والدہ ہیں..... گویا کہ رسول اللہ کی والدہ ہیں..... تو یہ والدہ کی طرف سے گہری رشتہ داری ہے یا معمولی؟..... نسب کو کہاں لے جاؤ گے..... حسب کو کہاں لے جاؤ گے؟..... جس کا رشتہ باپ میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ چلے..... ماں میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ چلے..... وہ نبی ﷺ کے گھر سے علیحدہ کیسے ہوا؟..... باقی دور رشتہ داریاں یہ ہیں کہ پیغمبر ﷺ کی دو بیٹیاں عثمان غنیؓ کے نکاح میں آئیں.....

میرے بھائیو!..... حضرت رقیہؓ حضور ﷺ کی بڑی چیمٹی بیٹی ہیں..... اور یہ وہ لڑکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر میں تشریف لے گئے..... حضرت عثمانؓ بھی جانے لگے تو حضورؐ فرمایا کہ عثمانؓ تم نہ جاؤ..... میری بیٹی بیمار ہے تم اس کی تیمارداری کرو..... تیمارداری تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا نام بھی بدر کے شرکاء میں لکھ دے گا..... چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ بدر میں نہیں گئے اور حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کرتے رہے..... جب جنگ بدر سے فاتح ہو کر حضورؐ لوٹے تو مدینہ میں پہلا قدم رکھتے ہی قاصد نے آکر کہا کہ آپ کی بیٹی رقیہؓ فوت ہو گئی ہیں..... حضور ﷺ گھر نہیں گئے بلکہ سیدہ حارثہؓ کی قبر پر تشریف لے گئے تو وہاں حضرت عثمانؓ قبر پر مٹی ڈال رہے تھے..... نبوت نے ہاتھ اٹھائے کہ اے اللہ! رقیہؓ میری بڑی پیاری بیٹی تھی..... یہ ایسی بیٹی تھی کہ

جور اتوں کو تیرے دروازے پر سجدے کرتی تھی..... میں محمد ﷺ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ارقیہ سے میں راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا..... کچھ دنوں بعد حضور ﷺ نے جب عثمان غنیؓ کو غمگسار دیکھا تو بلا کر کہا کہ عثمانؓ پریشان کیوں ہے؟..... جبرائیلؑ میرے پاس آئے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ میں ام کلثومؓ بھی تیرے نکاح میں دے دوں..... چنانچہ ام کلثومؓ کا بھی نکاح عثمان غنیؓ سے ہوا..... جب ام کلثومؓ فوت ہو گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو باری باری سب فوت ہوتی جاتیں اور میں سب کا نکاح تیرے ساتھ کرتا جاتا..... اس لئے کہ تجھ سے بہتر داماد کوئی نہیں اور مجھ سے بہتر سر کوئی نہیں.....

مسلمانوں تم مجھے بتاؤ!..... آج لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ تم شیعہ کے خلاف بات کرتے ہو..... تم ٹمنی پہ تنقید کرتے ہو تو اس سے حالات خراب ہوتے ہیں۔

ہری پور کے بزرگو!..... سفید ریشو..... مولویو..... تاجرو..... علماء کرام تم بتا دو کہ جن کے گھر میں تمہاری بیٹیاں ہیں وہ شریف لوگ ہیں یا وہ بد معاش لوگ ہیں؟..... ان کو تو شریف کہتے ہو..... ایک آدمی کسی کو لڑکی دیتا ہے..... سارے لوگ کہتے ہیں کہ کس کو لڑکی دیتا ہے؟..... یہ تو چھاپڑی لگاتا ہے..... یہ تو ریڑھی لگاتا ہے..... تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ ریڑھی لگانا اور بات ہے..... لیکن شریف تو ہے..... نیک تو ہے..... اچھا آدمی تو ہے..... تیرا معیار تو یہ ٹھہرا کہ کوئی آدمی شریف ہو..... کوئی آدمی اچھا ہو تو اپنی عزت و آبرو اس کے حوالے کر دیتا ہے..... اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے دیتا ہے..... تو تو اتنا سمجھدار ہے کہ لڑکی دینے سے پہلے اس کی شرافت کو دیکھتا ہے..... تو کیا تیرا پروردگار جو عالم الغیب ہے..... کیا وہ اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ محمد ﷺ کی دو بیٹیوں کو خود باری باری عثمانؓ کے نکاح میں دے دیا.....؟.....

آج اسی عثمان غنیؓ کو ٹمنی کہے کہ وہ نعوذ باللہ بد قماش انسان تھا۔

تو مجھے فیصلہ کر کے بتا کہ تیری بیٹی شریف کے گھر میں آئے..... نبی ﷺ کی بیٹی بد معاش کے گھر میں کیسے آسکتی ہے؟..... جھگڑا میری ذات کا ہو تو مجھ پر تنقید

کر..... لیکن یہاں لڑائی ذاتی نہیں بلکہ محمد ﷺ کی عزت کی ہے۔

میرے بھائیو!..... پیغمبر ﷺ کی عزت کا سوال ہے..... نبی ﷺ کی عزت کی بات ہے..... بات عثمان غنیؓ کی ہوتی تو کبھی آگے نہ بڑھتی..... بات تو اس محمد ﷺ کی ہے کہ جس کا لب ہلتا تھا تو عرش ہلتا تھا۔

کیسے چھوڑیں؟

تفہیم کیسے چھوڑیں؟

عقیدہ کیسے چھوڑ دیں؟

خاندان نبوت ﷺ کی عظمت کو بیان کرنا کیسے چھوڑ دیں؟

لاشیں اٹھتی رہیں..... عقیدہ بیان ہو تا رہا۔

قبروں میں لوگ جاتے رہے..... عقیدہ بیان ہو تا رہا۔

لوگ ہتھکڑیاں پہنتے رہے..... عقیدہ بیان ہو تا رہا۔

آنے والی نسلوں میں تاریخ کا مورخ کبھی اس کو فراموش نہیں کر سکے گا کہ تین سو لاشیں اٹھانے کے بعد آج بھی سپاہ صحابہؓ وہیں کھڑی ہے جہاں جھکوی نے کھڑا کیا تھا..... میں ان مہربانوں کی بات نہیں کرتا کہ جن کی زندگی ہی ہمارے خلاف تفہیم میں گزرتی ہے..... ان کو خوشی ہوتی ہے کہ سپاہ صحابہؓ پر کوئی آفت آئے..... وہ پروپیگنڈہ کریں..... ان کی زندگی کا سوال ہے اس لیے میں ان پر تفہیم نہیں کرتا..... ان کی زندگی نہیں بیچتی اگر وہ حق نواز جھکوی کے مشن کی مخالفت نہ کریں۔

کافروں کے ساتھ بیٹھ کر پیغمبرؐ نے بھی معاہدہ کیا ہے

ملی یک جہتی کو نسل بن گئی اور شیعہ کے ساتھ بیٹھ گئے..... شیعہ کے ساتھ بیٹھنا تمہیں نظر آیا تو کیا ہم نے شیعہ کو مسلمان کہہ دیا؟..... جب تک شیعہ چودہ سو سال کی کتابوں کا فیصلہ میرے ساتھ نہیں کرتا..... اس کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ میں بیٹھا کیوں ہوں؟..... میں نے دیکھا کہ جس مشرک کو قرآن نے کہا کہ

اولئک کالانعام

اس کے ساتھ پیغمبر ﷺ نے بھی بیٹھ کر معاہدہ کیا تھا۔

میرے بھائیو!..... حضور ﷺ نے مشرکین مکہ سے معاہدہ نہیں کیا؟۔

مدینہ کے یہودیوں سے معاہدہ نہیں کیا؟۔

کیوں کیا؟۔

احقاق حق کے لئے..... حق کو ثابت کرنے کے لئے..... ابطال باطل کے لئے

کہ باطل کو واضح کرنے کے لئے..... عقیدے کو کوئی نہیں بدل سکتا

جس عقیدے کے لئے قبریں بنی ہیں۔

جس عقیدے کے لئے خون سینچا ہے۔

جس عقیدے کے لئے جھنجھوی قبر میں اتر گیا ہے۔

جس عقیدے کے لئے ایثار القاسمی کی بیوی مدہ ہو گئی ہے۔

جس عقیدے کے لئے دو سولاشوں کو کندھوں پہ اٹھا کر قبروں میں اتارا ہے۔

میں اپنی چمڑی ادھر ڈال سکتا ہوں اس عقیدے کو نہیں چھوڑ سکتا۔

اگر کسی کو تکلیف ہے..... اور کسی کو پروپیگنڈے کے لئے اور کوئی بات نہیں

ملتی تو میرا کیا قصور ہے؟..... یہ تو لاعلاج مرض ہے جس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں

..... ہمیں اعتراف ہے کہ ہم شیعہ کے ساتھ بیٹھے ہیں..... ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ

ہمارا یہ موقف ہے..... ہم جھگڑا نہیں چاہتے..... لڑائی نہیں چاہتے..... اگر شیعہ معاہدے

کے مطابق ان کتابوں سے دستبردار ہو جائے گا تو اگلی ترجیح کا اعلان ہم بعد میں کریں

گے۔ کیا یہ چھوٹی سی بات ہے کہ خلفاء راشدین، صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کو جو کافر

کہتا ہے وہ خارج از اسلام ہے..... اس تحریر پر ساجد نقوی نے دستخط کئے ہیں..... جاؤ

جا کر تاریخ کے علماء سے پوچھو..... چودہ سو سال سے شیعہ نے یہ تحریر کسی کو نہیں

دی..... اگر دی ہے تو لاؤ کہاں دی ہے..... کہ صحابہؓ کو کافر کہنے والا خود کافر ہے

..... کہتے ہیں کہ تقیہ کر لیا ہوگا..... تقیہ کرے یا سرہانہ کرے..... جو مرضی ہے

کرے..... اب یہ بات تحریر میں آگئی ہے..... اور اب ہم کتابیں لے کر جا رہے ہیں

..... وہ کہتے ہیں کہ جن میں صحابہؓ کو کافر کہا گیا..... اب ہم ان سے کہیں گے کہ ان کتابوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟..... ہم تو آخری حد تک مخالف کو لے جائیں گے..... لیکن جن لوگوں کے پاس مخالفت کے علاوہ کوئی اور عنوان ہی نہ ہو تو ان کو ہم معذور سمجھتے ہیں..... ان کے لئے اللہ کے دروازے پر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ان کو کوئی اور کام دے دے۔

میرے بھائیو!..... حضرت عثمان غنیؓ کی حضور کے ساتھ چار رشتہ داریاں ہو گئیں اور دو اور رشتہ داریاں ہیں..... حضرت عثمان غنیؓ کے ایک لڑکے کا نام عبداللہ بن عثمانؓ ہے..... اس عبداللہؓ کا نکاح حضورؐ کے نواسے حضرت حسینؓ کی لڑکی سکینہؓ سے ہوا..... اور حضرت حسینؓ کی چھوٹی لڑکی فاطمہ بنت حسینؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے پوتے عبید اللہ بن عمروؓ بن عثمانؓ کا نکاح ہوا..... تو گویا کہ حضورؐ کی اپنی بیٹیاں عثمان غنیؓ کے گھر میں تھیں اور حضور ﷺ کے نواسے حضرت حسینؓ کی بیٹیاں عثمان غنیؓ کے بیٹوں کے گھر میں تھیں..... یہ محبت کی دلیل ہے یاد دشمنی کی؟۔

حضرت عثمانؓ کی وجہ سے امت کو پانچ انعام ملے

چھ رشتہ داریوں کے علاوہ حضرت عثمان غنیؓ کی وجہ سے امت کو پانچ انعام ملے..... یہ بھی بڑے اختصار کے ساتھ میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

میرے بھائیو!..... بڑا مختصر واقعہ عرض کر کے شہادت کا واقعہ شروع کرنا چاہتا ہوں..... حضورؐ کو خواب آیا کہ میں عمرہ کرنے جا رہا ہوں..... نبی کا خواب وحی ہوتا ہے..... صبح کو حضور ﷺ نے سارے خواب بیان کیا تو ساڑھے چودہ سو صحابہؓ پیغمبر کے ساتھ عمرہ کے لئے چل پڑے..... اب حضور ﷺ مدینہ سے چلے اور چند میل باہر نکل کر احرام باندھا..... لمبی بات ہے..... حدیبیہ کے مقام پر حضور ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں..... مکہ کا سردار ابوسفیانؓ ہے اس سے اجازت تو لے لیں..... عمرہ کرنا ہے لڑائی تو نہیں کرنی..... حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بھیجنا چاہتا ہوں جو ابوسفیانؓ سے اجازت مانگے..... تو آپ ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ سے فرمایا کہ تم

جاؤ..... حضرت عمرؓ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میں طبیعت کا سخت آدمی ہوں..... میرے ساتھ مکے کے لوگوں کی بڑی لڑائیاں ہیں..... چھ سال ہو گئے ہیں یہاں آئے ہوئے..... میری تلخ اور سخت طبیعت کی وجہ سے ہر آدمی میرا مخالف ہے..... میں ایک ایسا آدمی آپ کو بتاتا ہوں کہ دشمن بھی جسے کبھی برا نہیں کہتا..... آپ ﷺ اس کو سفیر بنادیں..... اور وہ عثمان غنیؓ ہیں..... چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کے کہنے پر عثمان غنیؓ کو سفیر بنایا اور دو آدمی ان کے ساتھ بھیجے کہ جاؤ سر دار مکہ سے اجازت مانگو..... یہ لوگ مکہ میں پہنچے تو ابو سفیان نے عثمان غنیؓ کو دیکھتے ہی کہا کہ کیا چاہتے ہو؟..... انھوں نے کہا کہ حضورؐ عمرہ کرنا چاہتے ہیں

ابو سفیان نے کہا کہ حضور ﷺ کو عمرے کی اجازت نہیں..... محمد ﷺ مکے میں داخل نہیں ہو سکتے..... ان کا داخلہ بند ہے..... حالات خراب ہو سکتے ہیں..... شہر میں جھگڑا ہو سکتا ہے..... اس لئے ان کا داخلہ مکے میں بند ہے..... آپ کا داخلہ کھلا ہے..... آپ طواف بھی کر لیں عمرہ بھی کر لیں۔

عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ میں محمد ﷺ کے بغیر عمرہ نہیں کر سکتا۔
بس اتنی بات کا جواب دیا تو انھوں نے عثمان غنیؓ کو گرفتار کر لیا..... پیچھے سے خبر مشہور ہو گئی کہ عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے۔

حضرت عثمانؓ کے لئے حضورؐ نے اپنے جان پیش کر دی

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا سفیر میرے بھتیجے پہ شہید ہوا..... اسی وقت آپ حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے بیٹھے اور سارے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کو بلایا اور فرمایا کہ یہ خبر پہنچی ہے کہ عثمانؓ شہید ہو گئے..... میں محمد ﷺ عثمانؓ کا بدلہ لئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

اب اس بات پر غور کریں کہ بدلہ لیتے ہوئے تو آدمی شہید بھی ہو سکتا ہے..... گویا کہ عثمان غنیؓ اتنا قیمتی انسان تھا کہ جس کے لئے پیغمبر ﷺ اپنے آپ کو شہید کرانے کے

لئے تیار ہوئے..... نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بدلہ لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔

ابو بکر صدیقؓ کھڑے ہو گئے فرمایا کہ میں بھی نہیں جاؤں گا۔

عمرؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں بھی بدلہ لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔

علیؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں بھی بدلہ کے بغیر نہیں جاؤں گا۔

چنانچہ ساڑھے چودہ سو صحابہؓ نے کھڑے ہو کر یہی کہا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو جو بدلہ لینا چاہتا ہے آؤ میرے پاس آؤ.....

حضور ﷺ نے یوں ہاتھ رکھا..... اس پر ساڑھے چودہ سو صحابہؓ نے ہاتھ رکھا.....

حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم عثمان غنیؓ کا بدلہ لئے بغیر نہیں جائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ۔

يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

نیچے نبی ﷺ کا ہاتھ اوپر میرا ہاتھ..... اب آپ بتائیں کہ نیچے ہو نبی ﷺ کا ہاتھ اور اوپر

اللہ کا ہاتھ..... تو کوئی چھڑا سکتا ہے؟

اب دیکھیں کہ بیعت کے دوران پتا چل گیا کہ عثمان غنیؓ شہید نہیں ہوئے.....

اب پتا چل گیا کہ زندہ ہیں تو بیعت بند ہو جانی چاہیے..... لیکن اللہ نے فرمایا کہ اے

پیغمبر ﷺ بیعت بند کرنے کی اجازت نہیں..... بیعت جاری رکھو..... کیونکہ اللہ تعالیٰ کو

پتا تھا کہ عثمان غنیؓ آج اگر شہید نہیں ہوئے تو کل تو شہید ہوں گے..... جب یہ شہید ہوں

گے تو اس وقت صحابہؓ کی یہ بیعت بدلہ لینے کے لئے کام آئے گی..... چنانچہ یہ جو جنگ جمل

اور جنگ صفین ہوئی ہے..... کسی کا بدلہ لینے کے لئے اس طرح جنگ نہیں ہوئی ایک لاکھ

چوالیس ہزار صحابہؓ میں سے کئی ہزار صحابہؓ شہید ہوئے..... کسی کا بدلہ لینے کے لئے اس

طرح جنگیں نہیں ہوئیں جس طرح عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کے لئے دو جنگیں ہوئیں.....

اس لئے کہ ان دو جنگوں میں وہ لوگ شامل تھے جو نبی ﷺ کے ہاتھ پر بدلے کی بیعت کر چکے

تھے..... میں نے جو حاصل آپ کے سامنے پیش کرنا ہے اس پر غور کریں..... کہ رسول

اللہ ﷺ صحابہؓ کی بیعت عثمانؓ کی وجہ سے لے رہے ہیں..... تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی یہ

آیت اتاری کہ۔

لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة۔
 پیغمبر ﷺ کے ہاتھ پر جب صحابہؓ درخت کے نیچے عثمانؓ کا بدلہ لینے کی بیعت کر رہے تھے تو اللہ عرش پہ ان سے راضی ہو چکا تھا۔

تو ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کو اللہ نے جنت کا ٹکٹ عثمان غنیؓ کی وجہ سے دیا..... کہ عثمان غنیؓ کی جان اتنی قیمتی ہے کہ اس کا بدلہ لینے کی لئے جن لوگوں نے بیعت کی ہے..... اللہ تعالیٰ ان سے اتنا راضی ہوا کہ قرآن پاک میں ان کی جنت کا اعلان کر دیا..... حالانکہ عثمانؓ ابھی شہید بھی نہیں ہوئے..... صرف انہوں نے عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کی نیت کی اور نبی ﷺ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا..... یہ پہلا انعام ہوا۔
 اور دوسرا انعام کہ

فانزل السكينة عليهم۔

کہ اللہ نے ان پر سکون اتار دیا..... ان کے دلوں سے کفر کا رعب مٹا دیا..... تو کفر کا رعب بھی مٹا عثمانؓ کی وجہ سے..... رضامندی بھی ملی عثمانؓ کی وجہ سے..... اور آگے کیا ہوا کہ

واصابهم فتحا قريبا۔

اس سے مراد علماء کہتے ہیں کہ فتح مکہ ہے..... تو اس بیعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا کہ عنقریب مکہ فتح کر کے تمہارے قدموں کے نیچے ڈال دیا جائے گا۔
 اور چوتھا انعام یہ دیا کہ۔

وعدكم الله مغانم كثيرة

کہ جنگ حنین میں جتنی غنیمتیں ہیں ان کی خبر اللہ نے قرآن میں اسی بیعت کے نتیجے میں دی ہے..... کہ تم نے عثمانؓ سے محبت کی ہے تو اللہ کے کو بھی تمہارے قدموں میں ڈالے گا۔
 پہلا انعام رضامندی کا۔
 دوسرا انعام سکون کا۔

تیسرا انعام فتح مکہ کا۔

چوتھا انعام غزوہ حنین کے مالِ غنیمت کا۔

پانچواں انعام سنیں..... آخر میں قرآن نے کہا کہ۔

واخری لم تقد روا علیہا قد احاط اللہ بہا۔

آج اللہ تعالیٰ اعلان کر رہا ہے کہ اے صحابیو! آج تم اس بات پر قدرت نہیں رکھتے

لیکن اللہ بہت جلد تمہیں اتنی قوت دے دے گا کہ تم قیصر و کسری کو فتح کر لو گے

واخری لم تقد روا علیہا۔

آج تم قدرت نہیں رکھتے ہو۔

قد احاط اللہ بہا۔

لیکن عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ قیصر بھی تمہارے قدموں کے نیچے ہو گا اور کسری بھی

تمہارے پاؤں کے نیچے ہو گا۔

عثمانؓ میں تیری عظمت پہ قربان جاؤں کہ

تیری وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کو جنت بھی ملے۔

مکے کی فتح کا پروانہ بھی ملے۔

غنیمت کے مال کا پروانہ بھی ملے۔

تیری وجہ سے امت کو سکون عطا کرنے کا اعلان بھی ہو۔

تیرے لئے قیصر و کسری کی فتح کی خوشخبری بھی ملے۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة

جاؤ اس آیت کی تفسیر پڑھو ایسا انسان جو عظمت کردار کا گوہر تابدار تھا۔ ایسا انسان

جس کی عظمت، رفعت اور بلندی قرآن سے ثابت ہے حدیث سے ثابت ہے جس کی جنت کا

اعلان قرآن سے ثابت ہے..... بیاسی سال کل عمر تھی..... علماء نے لکھا ہے کہ ایسا آدمی

بھی دنیا میں کوئی نہیں گزرا جس نے بیاسی سال عمر پائی ہو اور پوری زندگی میں حیاء کا یہ عالم ہو

کہ غسل خانے میں بھی کبھی کپڑے اتار کر غسل نہ کیا ہو..... ایک دن چھوڑ کر ایک دن

ساری زندگی روزور کھا..... ہر حصہ کو غلام آزاد کیا۔

عثمان غنیؓ کی سخاوت و فیاضی

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری مسجد کی جگہ تنگ ہے..... کوئی ہے تم میں جو یہ جگہ خرید کر وقف کر دے۔

عثمانؓ کھڑے ہو گئے عرض کیا کتنی رقم؟
فرمایا نو ہزار درہم۔

عرض کیا یہ لے لو اور جگہ وسیع کر لو۔
مسجد نبویؐ کی جتنی جگہ آج ہے اس کا اکثر حصہ عثمان غنیؓ کے نام کا ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا بیٹھے پانی کا کنواں خرید کر کون وقف کرے گا؟
عثمان غنیؓ نے عرض کیا کتنے پیسے چاہیں؟
فرمایا آٹھ ہزار درہم۔

عرض کیا یہ لے لیں میں آپ کے قدموں پہ قربان کرتا ہوں۔
غزوہ تبوک میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا سارا سامان دے دیا..... اسی لئے شاعر کہتا ہے کہ۔

اصحاب مصطفیٰ کو حق نے کیا جگر دیا
بہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا
کسی نے ٹلٹ لا دیا کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

اس جنگ میں عمر فاروقؓ نے آدھا سامان دیا..... حضور ﷺ نے چندہ مانگا.....
تیس ہزار صحابہؓ کا اڑھائی لاکھ روپیوں سے مقابلہ تھا..... حضور ﷺ نے دیکھا کہ چندہ تو
بہت تھوڑا ہوا ہے..... تو آپ نے اسپیشل اپیل کی..... کہ ہے کوئی تم میں جو اور چندہ دے
..... جب کوئی بھی نہ بولا تو عثمان غنیؓ کھڑے ہوئے..... عرض کیا کہ دو سو اونٹ غلے سے

لہے ہوئے میں دیتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کوئی اور بولے۔

کوئی بھی نہ بولا تو عثمان غنیؓ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میں سولونٹ اور دینا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کوئی اور بولے پھر بھی کوئی نہ بولا تو عثمانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ دو سو اور دیتا ہوں۔ چوتھی مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کوئی اور بولے۔ کوئی بھی نہ بولا تو عثمانؓ چوتھی مرتبہ پھر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ دو سو اور دیتا ہوں۔

تو سولونٹ غلے کے ہو گئے..... ”البدایہ والنہایہ“ میں حافظ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب لونٹوں کا وعدہ تم نے نہیں کرنا..... اور کوئی بولے..... کوئی بھی نہ بولا تو عثمان غنیؓ مجمع سے اٹھ کر گھر چلے گئے اور گھر سے ایک ہزار اشرفیاں لے کر آئے..... ان اشرفیوں کی مالیت ایک ہزار لونٹوں کے برابر تھی..... لونٹ علیحدہ اور اشرفیاں علیحدہ..... حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ مسجد نبوی کے صحن میں تشریف فرما تھے..... جب حضور ﷺ کے سامنے اشرفیاں آئیں تو آپ نے یوں جھولی کی اور عثمانؓ نے جھولی میں اشرفیاں ڈالیں..... حضور ﷺ نے جھولی کو نیچے رکھا اور اشرفیوں کو یوں ہاتھوں میں پکڑا..... اور آپ اشرفیوں کو ہاتھوں پہ پلٹتے تھے..... اور ایک لفظ آپ نے کہا..... یہ لفظ بھی صحابہ میں سے کسی کے لئے نہیں کہا..... پیغمبر ﷺ نے اشرفیوں کو اپنے ہاتھوں پہ پلٹتے ہوئے فرمایا۔

ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم۔

آج کے بعد عثمانؓ کوئی غلطی کرے گا تو خدا وہ غلطی بھی نیکی بنا کر لکھے گا۔ اس لئے کہ عثمانؓ نے مجھے خوش کر دیا..... یہ الفاظ سوائے بدر کے شرکاء کے کسی کے لئے نہیں کہے گئے..... بلکہ بدر کے شرکاء کے لئے ہے

اعملو ما شئتم فقد غفرت لکم

لیکن نام لے کر کسی آدمی کو کہا گیا ہو وہ صرف عثمان غنیؓ ہے۔

خلافت علیؓ کا سب سے پہلا نعرہ ابن سبا یہودی نے لگایا

میرے بھائیو!..... یہ ایسی فضیلت ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا.....
 عبداللہ ابن سہاء نے ایسے انسان کی خلافت کے خلاف مصر میں پروپیگنڈہ شروع کیا.....
 یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے یہ نعرہ لگایا کہ خلافت علیؓ کا حق ہے..... یہ نساء
 یہودی تھا..... ٹھگنے قد کا تھا..... ایک آنکھ سے مرزا قادیانی کی طرح تھا اور بڑا شرارتی
 تھا..... مکہ اور مدینہ میں آیا لیکن حضرت عثمان غنیؓ نے اس کو سازشوں کی وجہ سے نکال
 دیا..... شام میں چلا گیا..... وہاں سے امیر معاویہؓ نے نکالا..... اس کے ساتھ دس
 آدمیوں کا ایک گروپ تھا..... پھر وہ مصر آیا..... یہاں آکر اس نے کہا کہ ہر نبی کا ایک وصی
 ہوتا ہے اور حضور ﷺ کا وصی علیؓ ہے..... باقی ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ نے ناجائز قبضہ کیا ہے
 اس لئے اس سے خلافت چھڑاؤ..... ہم اس کو شیعہ مذہب کا بانی بھی اس لئے کہتے ہیں.....
 وصی اس کو کہتے ہیں جس کے بارے میں وصیت کی جائے۔

حضرت عثمانؓ کے خلاف سبائی سازش... اور واقعہ شہادت

میرے بھائیو!..... البدایہ میں لکھا ہے کہ اس نے سازشیں کر کے سات سو
 آدمی تیار کر لئے..... وہ سات سو آدمی وہ وقت تلاش کرنے لگے کہ عثمان غنیؓ کو کس وقت
 شہید کیا جاسکتا ہے..... تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ذیقعد کے مہینے سے بہتر کوئی مہینہ نہیں
 کیونکہ اس وقت سارے مدینہ کے لوگ حج پر چلے جائیں گے..... تو ہم پیچھے سے
 جا کر قبضہ کر لیں گے..... چنانچہ وہ سات سو آدمی ذیقعد کے پہلے ہفتے میں مصر سے چلے اور
 چند دن بعد مدینہ پہنچ گئے..... جب وہ یہاں پہنچے تو اکثر صحابہؓ حج پر جا چکے تھے..... چند ایک
 وہاں موجود تھے..... انہوں نے یہاں آکر عثمان غنیؓ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا.....
 حضرت عثمانؓ نعوذ باللہ وعدہ خلاف ہیں..... اقرباء پرور ہیں..... اس طرح کی باتیں کیں
 جن کا بعض شیعہ کی تاریخ کی کتابوں میں ذکر ہے..... حالانکہ اقرباء پروری کی کوئی بات
 نہیں تھی..... یہ ایک پروپیگنڈہ تھا..... جمعہ کی نماز کے لئے عثمان غنیؓ مسجد میں تشریف
 لائے..... اور جب منبر پہ کھڑے ہوئے تو باغی مسجد میں داخل ہو گئے ایک باغی مجمع میں
 سے کھڑا ہو گیا..... اس نے کہا اے عثمانؓ! خطبہ بند کر دو..... ہم تمہاری تقریر نہیں سننا

چاہتے حضرت عثمانؓ نے خطبہ جاری رکھا..... دوسرا کھڑا ہو گیا..... تیسرا کھڑا ہو گیا..... بالآخر سارے سات سو آدمی کھڑے ہو گئی اور کہنے لگے کہ اے عثمان! ہم تمہاری تقریر نہیں سننا چاہتے۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے خطبہ جاری رکھا..... ان کو سازش کا علم ہو چکا تھا اس لئے انہوں نے خطبہ جاری رکھا..... ان باغیوں نے نیچے سے پتھر اٹھائے اور حضرت عثمانؓ کے چہرے پر مارے..... بیاسی سال کا بوڑھا انسان..... کوئی جرم نہیں..... صرف دشمن کا یہ مطالبہ کہ استعفیٰ دو..... تم خلافت کے اہل نہیں ہو حضرت عثمان غنیؓ کے چہرے پر اتنے پتھر لگے اور اتنا خون بہا کہ وہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گئے..... باغی آگے بڑھے اور وہ لاشی جس پر وہ خطبہ دے رہے تھے وہ لاشی توڑ کر باہر پھینک دی..... یہ وہی لاشی تھی جس پر آسرا لگا کر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے..... حضرت عثمانؓ کو اٹھا کر حضرت علیؓ گھر لے گئے..... جب ان کو ہوش آیا تو فرمایا کہ اہل مدینہ کا کیا حال ہے..... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ لوگ تمہارا حال پوچھنے آئے ہیں اور تم مدینے کا حال پوچھتے ہو.....؟

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میری بات چھوڑو مدینے کی بات کرو..... اگر میں اسی طرح دنیا سے چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں گا..... اس لئے کہ مدینہ میرا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

ایک دو دن گزرے باغیوں نے اعلان کیا کہ کوئی عثمانؓ کے گھر داخل نہیں ہو سکتا۔ عثمانؓ مسجد نبوی میں نہیں آسکتے۔

نماز نہیں پڑھا سکتے۔

جمعہ کا خطبہ نہیں دے سکتے۔

گھر کا محاصرہ ہو گیا..... حضرت عثمانؓ کے پاس حضرت علیؓ گئے..... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ گئے اور عرض کیا کہ امیر المومنین ہمیں اجازت دو کہ ہم باغیوں کا مقابلہ کریں اور انھیں مدینہ سے نکالیں..... انہوں نے آپ کے خلاف بغاوت کی ہے..... حضرت

عثمانؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ..... تمہیں میرے ساتھ محبت ہے یا باغیوں کے حملے سے زیادہ دشمنی ہے؟..... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے محبت ہے..... تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جس کو میرے ساتھ محبت ہے وہ میری بات مانے اور چپ کر کے گھر بیٹھ جائے..... زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ میں اس حملے میں شہید ہو جاؤں گا..... میں اس کو برداشت کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا خلیفہ نہیں بننا چاہتا کہ جس کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مسلمانوں کا خون بہے..... حضرت علیؓ پریشان ہو گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! آپ ہمیں بے شک اجازت نہ دیں لیکن اتنی بات تو مانیں کہ ہم آپ کو مدینہ سے نکال کر ملک شام امیر معاویہؓ کے پاس بھیج دیں یا مکہ بھیج دیں۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ دکھوں کی اس گھڑی میں، میں رسول اللہ ﷺ کا شہر نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اگر مروں گا تو مدینہ کی گلیوں میں اور محمد ﷺ کے پڑوس میں مروں گا۔ میرے بھائیو!..... کیا عجیب منظر ہو گا..... عثمانؓ کا چہرہ زخمی تھا..... لہو بہہ رہا تھا..... سارے صحابہؓ روتے ہوئے واپس آ گئے کہ کتنا شدید حملہ ہوا لیکن عثمانؓ اجازت نہیں دیتے کہ ہم باغیوں کا مقابلہ کریں..... دس دن گزر گئے..... کوئی آدمی گھر میں پانی نہیں پہنچا سکا..... کوئی روٹی نہیں پہنچا سکا..... پندرہ دن گزر گئے۔

حضرت علیؓ نے پوچھا امیر المومنین اتنی بھوک اور پیاس میں کیا کرتے ہو؟ حضرت عثمانؓ نے اندر سے جواب دیا کہ اے علیؓ میری فکر نہ کرو۔ بھوک لگتی ہے نماز پڑھتا ہوں..... پیاس لگتی ہے تو قرآن پڑھتا ہوں۔

ایک دن حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ علیؓ! اگر مجھے پانی پہنچا سکتے ہو تو پہنچاؤ۔ حضرت علیؓ نے پانی کا مشکیزہ کندھے پر رکھا..... میں قربان جاؤں اس ساقی کے جو عثمانؓ کو پانی پلانے جارہا تھا..... باغیوں نے اتنے تیر مارے کہ مشکیزے سے سارا پانی بہہ گیا۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے لکھا ہے کہ عربوں میں جب کوئی آدمی لاچار ہو جاتا تھا تو وہ دوسرے کی جھولی میں اپنی پگڑی رکھ دیتا تھا..... حضرت علیؓ نے مکان کے پیچھے سے

عثمانؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ..... تمہیں میرے ساتھ محبت ہے یا باغیوں کے حملے سے زیادہ دشمنی ہے؟..... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے محبت ہے..... تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جس کو میرے ساتھ محبت ہے وہ میری بات مانے اور چپ کر کے گھر بیٹھ جائے..... زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ میں اس حملے میں شہید ہو جاؤں گا..... میں اس کو برداشت کر سکتا ہوں لیکن میں ایسا خلیفہ نہیں بننا چاہتا کہ جس کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں مسلمانوں کا خون بہے..... حضرت علیؓ پریشان ہو گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین! آپ ہمیں بے شک اجازت نہ دیں لیکن اتنی بات تو مانیں کہ ہم آپ کو مدینہ سے نکال کر ملک شام امیر معاویہؓ کے پاس بھیج دیں یا مکہ بھیج دیں۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ دکھوں کی اس گھڑی میں، میں رسول اللہ ﷺ کا شہر نہیں چھوڑ سکتا۔ میں اگر مردوں کا تو مدینہ کی گلیوں میں اور محمد ﷺ کے پڑوس میں مروں گا۔ میرے بھائیو!..... کیا عجیب منظر ہوگا..... عثمانؓ کا چہرہ زخمی تھا..... لہو بہہ رہا تھا..... سارے محلہ روتے ہوئے واپس آ گئے کہ کتنا شدید حملہ ہوا لیکن عثمانؓ اجازت نہیں دیتے کہ ہم باغیوں کا مقابلہ کریں..... دس دن گزر گئے..... کوئی آدمی گھر میں پانی نہیں پہنچا سکا..... کوئی روٹی نہیں پہنچا سکا..... پندرہ دن گزر گئے۔

حضرت علیؓ نے پوچھا امیر المومنین اتنی بھوک اور پیاس میں کیا کرتے ہو؟ حضرت عثمانؓ نے اندر سے جواب دیا کہ اے علیؓ میری فکر نہ کرو۔ بھوک لگتی ہے نماز پڑھتا ہوں..... پیاس لگتی ہے تو قرآن پڑھتا ہوں۔

ایک دن حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ علیؓ! اگر مجھے پانی پہنچا سکتے ہو تو پہنچاؤ۔ حضرت علیؓ نے پانی کا مشکیزہ کندھے پر رکھا..... میں قربان جاؤں اس ساقی کے جو عثمانؓ کو پانی پلانے جارہا تھا..... باغیوں نے اتنے تیر مارے کہ مشکیزے سے سارا پانی بہ گیا۔

حافظ عمار الدین لکن کثیر نے لکھا ہے کہ عربوں میں جب کوئی آدمی لاچار ہو جاتا تھا تو وہ دوسرے کی جھولی میں اپنی پگڑی رکھ دیتا تھا..... حضرت علیؓ نے مکان کے پیچھے سے

اپنی پگڑی اتار کر عثمانؓ کی جھولی میں پھینک دی کہ میں پانی نہیں لاسکا..... میں اپنے سر کی عزت تیری جھولی میں ڈالتا ہوں۔

میرے بھائیو!..... تمیں دن گزر گئے..... مدینے کا کیا حال ہوگا..... باغیوں نے گھیراؤ کر رکھا ہے..... صحابہؓ گھروں میں رو رہے ہیں..... عورتیں پریشان ہیں..... مدینے کے مظلوم کے گھر کا گھیراؤ ہے..... حضرت عثمانؓ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں..... جب سینتیس دن گزر گئے تو عثمانؓ مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور باغیوں کو خطاب کر کے کہا کہ.....

اوباغیو!..... تم مجھے پہنچانتے ہو؟..... جس نے مجھے نہیں پہچانا وہ بھی پہچانے..... میں عثمانؓ ابن عفان ہوں..... کیا میں وہ عثمانؓ نہیں ہوں کہ جس کے نکاح میں تمہارے رسول ﷺ نے دو بیٹیاں دی تھیں..... تم میرا خیال نہ کرو..... پیغمبرؐ کی دامادی کا خیال کرو..... میں تم سے بھیک نہیں مانگتا..... جس کنوئیں کو خرید کر میں نے وقف کیا ہے تم مجھے اسی میرے خریدے ہوئے کنوئیں سے دو قطرے پانی پینے کی اجازت نہیں دیتے ہو..... یہ مسجد کی جگہ میں نے خرید کر وقف کی تھی آج اسی مسجد میں تم مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے ہو۔ باغیوں نے کہا..... عثمانؓ تیری ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن خلافت سے استعفیٰ دے دو۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا..... کہ مجھے حضور ﷺ نے آخری وقت وصیت کی تھی کہ اے عثمانؓ!..... اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی قمیض پہنائے گا..... باغی کہیں گے قمیض اتار دے..... اگر باغیوں کے کہنے پر تو نے خلافت سے استعفیٰ دے دیا اور خلافت چھوڑ دی تو قیامت کے دن توجہ کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا..... اس لئے میں خلافت سے استعفیٰ نہیں دے سکتا۔

باغی کہنے لگے کہ تمہاری جتنی مرضی رشتہ داریاں ہوں..... جتنی مرضی شرافت ہو..... ہم تمہاری خلافت چھڑائیں گے یا تمہیں ذبح کر ڈالیں گے۔
مدینے کا مظلوم پریشان ہو کر چھت سے نیچے اتر آیا اور قرآن کی تلاوت میں

مصروف ہو گیا۔

البدایہ والنہایہ میں ہے کہ عثمانؓ نیچے آئے..... اس بات کی خبر حضرت علیؓ کو ملی تو انہوں نے فوراً حضرت حسنؓ و حسینؓ کو بلایا اور کہا کہ مجھے خطرہ ہے کہ تمہارے چچا کو لوگ شہید نہ کر ڈالیں..... جاؤ اپنے چچا کے دروازے کا پہرہ دو..... حسنؓ و حسینؓ آئے اور عثمانؓ کے دروازے کا پہرہ دینے لگے..... محمد ابن طلحہؓ بھی پہریدار ہوا..... عبداللہ ابن زبیرؓ بھی پہریدار ہوا..... چار پہریدار دروازے پر کھڑے ہو گئے۔

میرے بھائیو!..... ایک دن گزر گیا..... دوسرا دن گزرا..... تیسری رات خواب میں حضرت عثمانؓ کو رسول اللہؐ کی زیارت ہوئی اور حضورؐ نے فرمایا عثمانؓ چالیس دن سے جو روزہ تم نے رکھا ہوا ہے آج حوض کوثر پر اس کی افطاری کا انتظام ہو چکا ہے..... حضرت عثمانؓ اٹھ بیٹھے اور فرمایا ناکہ! میری شہادت کا وقت قریب آ گیا ہے..... میرا پانچامہ دو..... حضرت عثمانؓ نے پانچامہ پہنا..... حضرت ناکہؓ رونے لگیں اور فرمایا امیر المؤمنین! دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

فرمایا تو دشمن کی بات کرتی ہے..... ابھی رسول اللہ ﷺ نے خواب میں شہادت کی بشارت دی ہے..... آپ تہجد کی نماز پڑھ کر تلاوت میں مصروف ہو گئے..... پھر صبح کی نماز ادا کی..... جمعہ کا دن تھا..... روزے کی نیت کر لی..... صبح دس بجے کا وقت ہو گا جب باغیوں کا ایک گروہ آیا..... انہوں نے دروازہ کھولنا چاہا..... حضرت حسنؓ و حسینؓ نے مزاحمت کی..... باغی پیچھے سے دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے..... ایک باغی نے عثمانؓ غنیؓ کی داڑھی پکڑ لی..... حضرت عثمانؓ نے اس کے چہرے کو دیکھا تو اس نے داڑھی چھوڑ دی۔

میرے بھائیو!..... ذرا تصور کرو کہ بیاسی سال کا بوڑھا انسان..... چہرے سے نور چمک رہا ہے..... اللہ کے قرآن کی تلاوت میں مصروف ہے..... جس نے ساری زندگی دشمن کو بھی گالی نہیں دی..... جس نے ساری زندگی اپنے نوکر کو بھی اف نہیں کہا..... لیکن ظلم کی انتہا دیکھو کہ ایک باغی نے آگے بڑھ کر عثمانؓ غنیؓ کے چہرے پر تھوک

دیا..... عثمانؓ قرآن پڑھتا رہا..... وہ تھوکتا رہا..... جب وہ پیچھے ہٹا تو عمرو بن حنبل آگے بڑھا..... اس ملعون نے ایک لوہے کی لائٹھی اٹھا کر عثمان غنیؓ کے سر پر ماری..... سر سے خون کے فوارے جاری ہو گئے..... خون کا پہلا قطرہ قرآن کی اس آیت پہ گرا۔

فسیكفيكهم الله وهو السميع العليم

سار چہرہ خون آلود ہو گیا..... ایک اور باغی سودان بن حمران آگے آیا اور اس نے خنجر عثمانؓ کے سینے میں پیوست کرنا چاہا..... حضرت نائلہؓ آگے کھڑی ہو گئیں اور خنجر کو ہاتھ سے روکا..... جس کی وجہ سے حضرت نائلہؓ کی انگلیاں کٹ کر زمین پہ گر گئیں..... جب نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں دیکھیں تو عثمانؓ کو دفعۃً ہوش آیا کہ میرے حرم پہ حملہ ہو چکا ہے..... فرمایا اے اللہ! میری عزت کو چانے والا تیرے سوا کوئی نہیں..... اور فرمایا اے اللہ!..... اس کے ہاتھوں کو توڑ دے

اس کے پاؤں کو توڑ دے۔

اس کو جنم میں ڈال دے۔

یہ بد عاکی اور کلمہ شہادت پڑھا اور جان جانانوں کے سپرد کردی..... باغیوں نے عثمان غنیؓ کی لاش کو اٹھا کر باہر مکان کے صحن میں کوڑا کرکٹ پر ڈال دیا..... نائلہؓ کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عثمانؓ کا چہرہ خون آلود تھا..... میں نے کپڑا تلاش کیا تو مجھے گھر کے صحن میں سے کپڑا نہ ملا..... سارے گھر کے سامان کو دشمن آگ لگا چکے تھے..... میں نے سر سے دوپٹہ اتار اور عثمانؓ کے چہرے پر ڈال دیا۔

میرے بھائیو!..... کیا عجیب منظر ہو گا..... جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے..... اس کا باپ آتا ہے..... عورت کا بھائی آتا ہے وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے کہ تیرا ساگ اجڑ گیا ہے تو کوئی بات نہیں..... ہم آج کے بعد تیرے وارث ہیں..... لیکن سارا دن گزر گیا..... مدینہ سے نائلہؓ کو تسلی دینے کے لئے کوئی نہیں آیا..... مسجد نبویؐ سے اذان کی آواز بھی نہیں آئی..... آج مسجد نبویؐ میں جمعہ بھی نہیں ہوا..... صحابہؓ گھروں میں رو رہے ہیں..... اچانک ایک آدمی نے دروازہ توڑا..... نائلہؓ کہتی ہیں کہ اس وقت

میری پریشانی کی انتہا نہ رہی جب اس آدمی نے آگے بڑھ کر عثمانؓ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور زوردار طمانچہ عثمانؓ کے چہرے پر مار دیا۔

مسلمانوں!..... اتنا بڑا ظلم کائنات میں کسی کے ساتھ نہیں ہوا..... جس کے بارے میں تیرے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ۔

ماضِر عثمان ماعمل بعد الیوم۔

آج کے بعد عثمانؓ غلطی کرے گا تو خدا غلطی بھی نیکی بنا کر لکھے گا..... اس کی قربانیوں کو کسی نے نہ دیکھا..... لاش اس کی کوڑا کرکٹ پہ پڑی رہی..... ایک دن اور گزر گیا..... تین دن گزر گئے..... بے گور و کفن لاش پڑی ہے..... ام حبیبہؓ جو حضرت امیر معاویہؓ کی سگی بہن تھیں..... رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں..... عثمانؓ کی چچا زاد بہن تھیں..... اس سے رہانہ گیا..... وہ روتی ہوئی مسجد نبوی کی سیڑھیوں پر چڑھ گئیں..... اور کہا کہ باغیو!..... آج تم نے عثمانؓ کا جنازہ نہ اٹھانے دیا تو میں سر سے دوپٹہ اتار کر مدینہ کی گلیوں میں آجاؤں گی..... میں خود جنازہ اٹھاؤں گی..... میں دیکھوں گی کہ مظلوم کا جنازہ کون روکتا ہے۔

میرے بھائیو!..... جب نبی ﷺ کی بیوہ کی بات سنی تو لوگوں نے کہا کہ اگر نبی ﷺ کی بیوہ باہر آئی تو کہیں آسمانوں سے پتھر نہ برسیں..... کہیں زمین نہ پھٹ جائے..... اجازت دے دی گئی..... باغیوں نے کہا کہ ام حبیبہؓ چار آدمی جنازہ اٹھا سکتے ہیں..... رات کو اٹھائیں گے..... مسلمانوں! یہ کتنا عجیب منظر ہو گا کہ چار آدمیوں کو جنازے کی اجازت ملی..... چار آدمی حضرت حسنؓ..... حضرت حسینؓ..... محمد ابن طلحہؓ اور حضرت علیؓ نماز مغرب کے بعد جنازہ اٹھانے آئے..... جب حضرت علیؓ نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو علیؓ کی چیخیں نکل گئیں..... ان کی زبان سے بے ساختہ جو لفظ نکلا حافظ عماد الدین نے نقل کیا کہ حضرت علیؓ نے رو کر کہا کہ اے عثمانؓ! کیا تو وہ نہیں ہے جس نے میرا گھر آباد کیا تھا..... جب فاطمہؓ سے میری شادی کی بات تھی تو سارا خرچہ دینے والا تو تھا..... میرے گھر کو آباد کرنے والا تو تھا..... علیؓ روتے رہے..... حسینؓ

سنانِ زمان کی
روتے رہے نمازِ عشاء کے بعد جب جنازہ مدینہ کی گلیوں سے نکلا جنازہ اس
حالت میں کہ چار آدمی تھے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
یار کی گلیوں میں بڑے گھوم کے نکلے
چار آدمیوں نے جنازا اٹھا رکھا ہے حضرت نانکہ چراغ لے کر جنازے کے
آگے چل رہی ہیں انگلیاں کٹی ہوئی ہیں خون آلود کرتا ہے۔
مسلمانوں! کیا عجیب منظر ہو گا کعب ابن مالکؓ نے ایک سوداگر کا
مرثیہ لکھا ہے انھوں نے اپنے مرثیے میں کہا کہ اے کعب! تو اپنے باپ مالکؓ کی موت
پہ روتا ہے تو عثمانؓ کی شہادت پہ کیوں نہیں روتا جس کی شہادت سے پہاڑوں
میں زلزلہ آیا جس کی شہادت پہ ساری کائنات روئی جس کا جنازہ رسول اللہؐ کے
روضے کے قریب پہنچا تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی اے روضے میں سونے والے
پیغمبر (ﷺ)! اپنے روضے سے چہرہ اٹھا کے اپنے اس دوہرے داماد کو دیکھ لے جس کو
تو نے دو بیٹیاں دی تھیں۔

جس نے تیرے قدموں میں اونٹوں کی قطاریں لگا دی تھیں۔
جس نے کنوئیں وقف کر دیئے تھے۔
جس نے ساری دولت تیرے قدموں پہ لٹا دی تھی۔
اے محمد (ﷺ)! آج یہ تیرے شر کی گلیوں میں اتنا مظلوم ہے کہ اس کے
جنازے میں چار سے زیادہ آدمی نہیں آسکتے۔
مسلمانو! اس دکھ کا اس ستم کا اس پریشانی کا مدد لیا ہو گا
کتنا ظلم تھا کتنا جبر تھا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اگر آج آسمان پھٹ جاتا تو حق ہوتا
زمین پھٹ جاتی تو حق ہوتا۔
اگر آسمان سے پتھر برستے تو حق ہوتا۔
تیرا جنازہ گلی سے گزرے تو لوگ پھول برسائیں عثمانؓ کا جنازہ اٹھا تو باغیوں

نے مکانوں کی چھتوں سے پتھر مارے..... باغیوں نے کہا کہ عثمانؓ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کر سکتے..... رات کی تاریکی میں ”عش کو کب“ ایک جگہ ہے وہاں دفن کیا گیا..... لیکن جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ جگہ تو جنت البقیع ہی کا ایک حصہ..... حضرت حلیمہؓ کے پاؤں میں حضرت عثمان غنیؓ کی قبر تھی۔

قاتلان عثمانؓ کا ہر تباہی انجام

میرے بھائیو!..... ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں شام میں گیا..... دمشق کی جامع مسجد سے نکلا تو لوگوں کا مجمع دیکھا..... لوگ اکٹھے ہیں..... ایک آدمی درمیان میں لیٹا ہوا ہے..... اس کے پاؤں نہیں..... ہاتھ نہیں..... میں نے قریب ہو کر کہا کہ تو کون ہے؟..... اس نے کہا ابو موسیٰؓ! تم مجھے نہیں پہچانتے ہو..... میں نے کہا کہ میں نے نہیں پہچانا۔

اس نے کہا میں وہ سودان بن حمران ہوں جس نے عثمان غنیؓ کی بیوی کو خنجر مارا تھا..... دیکھو عثمان غنیؓ کی بدعا مجھے لگ گئی ہے۔

میرے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں۔

میرے پاؤں ٹوٹ گئے ہیں۔

صرف جہنم میں جانا باقی رہ گیا ہے۔

ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ شام کی جامع مسجد میں، میں نے دیکھا کہ امیر معاویہؓ خطبہ دے رہے ہیں..... ان کے ایک ہاتھ میں حضرت نائلہؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں ہیں اور ایک ہاتھ میں حضرت عثمانؓ کا خون آلود کرتا ہے..... اور کہتے ہیں کہ شام کے لوگو!..... تم یہاں سوئے بیٹھے ہو اور تمہارے خلیفہ کو مدینہ کی گلیوں میں لوگوں نے ذبح کر ڈالا ہے..... ساٹھ ہزار آدمی دھاڑیں مار کر رو رہے تھے۔

مسلمانوں!..... ”البدایہ والنہایہ“ میں حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ایک خواب لکھا ہے کہ جس دن حضرت عثمانؓ شہید ہوئے..... اس رات خواب میں حضرت حسنؓ نے اپنے نانا کی زیارت کی..... حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں

حضور ﷺ کو پریشان دیکھا..... میں نے پوری زندگی ماما کو اتنا پریشان نہیں دیکھا تھا پریشان اس دن تھے..... میں نے پوچھا- ماما! بڑے پریشان ہو..... تو میرے ماما نے اشارہ کر کے کہا کہ خاموش ہو جاؤ..... میں چپ کر گیا..... میں کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ عرش الہی کا پایا پکڑ کر کھڑے ہیں..... اس کے بعد ابو بکرؓ آئے اور نبیؐ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے..... پھر حضرت عمرؓ آئے اور وہ ابو بکرؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے..... اس کے بعد عثمان غنیؓ آئے اور ان کے ہاتھوں میں ان کا سر پکڑا ہوا ہے..... ان کے جسم سے لہو بہہ رہا ہے اور پیغمبر ﷺ کے سامنے آکر کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول! مدینہ کے لوگوں سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ مجھے کس جرم میں ذبح کیا گیا ہے..... میرا جرم تو بتاؤ..... جب یہ بات کہی تو حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ اسی وقت عرش الہی ہلنے لگا..... عرش ہلتا رہا اور آسمان سے دو پرنا لے زمین کے طرف بھاڑیے گئے..... اور آواز آئی کہ اب قیامت تک مسلمان مسلمان کی گردن کا شمار ہے گا..... یہ پہلا قتل تھا جو اسلام کا دعویٰ کرنے والوں نے کیا۔

عبداللہ بن مبارک نے ایک بڑا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ ایک آدمی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور اس نے غلاف کعبہ پکڑ کر کہا کہ اے اللہ! مجھے معاف کر دے..... لیکن مجھے پتا ہے تو مجھے معاف نہیں کرے گا..... عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے دیکھا تو جا کر اس کا بازو پکڑ لیا اور پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے؟.....

اس نے کہا کہ میں چالیس سال سے رو رہا ہوں..... کعبہ میں رو رہا ہوں لیکن میری دعا قبول نہیں ہوتی۔

انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟

اس نے کہا کہ میں وہ عمرو بن حمک ہوں کہ جس نے عثمانؓ کے سر پر لوہے کی سلاخ ماری تھی۔ جس ہاتھ سے سلاخ ماری تھی..... دیکھو یہ میرا ہاتھ لکڑی بن چکا ہے..... چالیس سال سے رو رہا ہوں..... میری دعا کوئی نہیں سنتا..... اس بزرگ نے پاؤں کا ٹھڈا مار کر کہا دفعہ ہو جا! روئے زمین پر تجھ سے برا کوئی نہیں۔

میرے بھائیو!..... ایسے مظلوم انسان کو کوئی آدمی برا کہے تو سپاہ صحابہؓ کس طرح خاموش رہ سکتی ہے۔

آج مولانا اعظم طارق کا کیا قصور ہے؟..... کیا جرم ہے؟ کبھی کہتے ہیں کہ امریکہ کی ٹیم ان کو لے جائے گی۔ آج میں ہری پور کے جلسہ عام میں اعلان کرنا چاہتا ہوں..... اگر مولانا اعظم طارق کو امریکہ کے سپرد کرنے کی سازش ہوئی تو ایک لاکھ انسان سر پر کفن پہن کر سڑکوں پر آئیں گے۔

ٹھیک ہے؟

آؤ گے؟

اس کے لئے تیار ہو؟

اگر شاہراہ قراقرم بند کرنا پڑی تو کرو گے؟

کفن پہننا پڑا تو پہنوں گے؟

سپاہ صحابہؓ اتمام حجت کے لئے ملی یکجہتی کو نسل میں شامل ہوئی

ہم زیادہ دیر تک یہ تماشا برداشت نہیں کر سکتے..... سپاہ صحابہؓ ملی یکجہتی کو نسل میں شامل ہوئی..... اتمام حجت کے لئے..... ہمارا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ جو شخص صحابہؓ کو کافر کہتا ہے..... وہ خود کافر ہے..... سپاہ صحابہؓ اپنے مشن میں اتنی شاندار کامیابی حاصل کی ہے کہ دشمن کے ساتھ بیٹھ کر اس سے اس بات پر دستخط کروائے ہیں کہ جو ابو بکرؓ کو عمرؓ کو اور صحابہؓ کو کافر کہتا ہے وہ خارج از اسلام ہے..... تو شیعہ کی تو چودہ سو سال سے ہر کتاب میں لکھا ہے کہ صحابہؓ کافر ہیں..... تو گویا کہ شیعہ نے اپنے کفر پر خود دستخط کئے ہیں..... یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے مخالف نے اپنے کفر پر خود دستخط کئے ہیں اور سپاہ صحابہؓ نے اپنا پروگرام منوایا ہے..... ہمیں ان سے شدہ اختلاف ہے..... سپاہ صحابہؓ ”صحابہؓ“ کے دشمن کو کبھی مسلمان نہیں کہہ سکتی..... انتہائی مجبوری کی حالت میں ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہیں..... ابطال باطل کے لئے اور احقاق حق کے لئے دشمن کے ساتھ بیٹھنا یہ اسلام کی تعلیم ہے..... پیغمبر اسلام ﷺ کی سنت ہے..... ہم ان کا کفر منوانے..... امن قائم

کرنے اور قتل و غارت کو روکوانے کے لئے ان کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

قتل و غارت بند ہونی چاہئے؟

امن قائم ہونا چاہئے؟

شیعہ کے کفر کو تسلیم ہونا چاہئے؟

تسلیم ہوا ہے۔

انہوں نے اپنے قلم سے اپنے آپ کو کافر لکھا ہے۔

ہمارے ایک مربیان نے لکھا ہے کہ تم نے ان کو اسلامی فرقہ مان لیا..... کہاں لکھا ہے کہ اسلامی فرقہ مان لیا؟..... اس میں تو یہ لکھا ہے کہ کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہا جائے گا..... اگر تم شیعہ کو اسلامی فرقہ کہتے ہو تو پھر تو اعتراض بتا ہے..... اور اگر نہیں کہتے ہو تو پھر اعتراض کیسے بتا ہے..... ہم کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہتے..... بریلوی..... دیوبندی..... اہل حدیث اسلامی فرقہ ہیں..... اس میں تو شیعہ کا ذکر ہی نہیں ہے..... بلکہ جب ضابطہ اخلاق کی میٹنگ ہوئی تو اس میں سات گھنٹے تک اسی بات پر بحث ہوئی..... ”اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہیں گے“..... شیعہ کا اصرار تھا کہ ”اسلامی فرقہ“ کی جگہ ”شیعہ“ کا نام لکھو

مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ ہم یہ نام نہیں لکھ سکتے۔

اس موقع پر شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ہم آپ کے اسلام کا فیصلہ نہیں کرنے آئے۔ ایک ہزار علماء نے تمہیں کافر کہا..... تم اتنی جلدی مسلمان کیسے ہو جاؤ گے..... پہلے آؤ لٹریچر کمیٹی میں اپنا عقیدہ واضح کرو..... لٹریچر کمیٹی میں بتاؤ کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے ہم صحابہؓ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ ہم قرآن کو مکمل سمجھتے ہیں۔

لٹریچر کمیٹی میں آکر پہلے یہ بات تسلیم کراؤ۔ پھر تمہارے اسلام کی بحث ہوگی..... سپاہ صحابہؓ اپنے موقف پر قائم رہی ہے اور انشاء اللہ آخری دم تک قائم رہے گی..... ہاں شیعہ کہتے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ نے بارہویں امام کی ناموس تسلیم کر لی..... یہ بھی یاد رکھیں کہ امام مہدی کے بارے میں اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ مہدی نے قیامت کے قریب

آتا ہے..... ہم اس مہدی کو مانتے ہیں..... ہم اس مہدی کو نہیں مانتے کہ جس نے آکر حضرت عائشہؓ کی قبر پہ کوڑے مارنے ہیں..... اس کو کوئی نہیں مانتا..... اس کے بارے میں ہمارا وہی عقیدہ ہے جو مولانا اعظم طارقؒ نے بیان کیا۔

یکم محرم کی چھٹی پنجاب حکومت نے کر دی ہے..... یکم محرم حضرت عمر فاروقؓ کا یوم شہادت ہے..... میں پنجاب حکومت کا اس چھٹی کے اعلان پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔..... انھوں نے پچھلے سال سپاہ صحابہ کا مطالبہ تسلیم کیا ہے..... اب سرحد حکومت کو بھی پنجاب کی تقلید کرتے ہوئے چھٹی کر دینی چاہئے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

شان حسینؑ

صحابیت کا شرف

ملی یک جہتی کونسل نے ہمیں کیا دیا

مولانا اعظم طارق کی روپوشی

بمقام جہنگ -

16-6-95

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
 ایک اک آیت قرآن کی تلاوت کرنا
 جان پر کھیل کر اظہار صداقت کرنا
 جھنگ والے نے بتایا بزبان جرأت
 زندگی کیا ہے تمنائے شہادت کرنا
 اس نے جو لفظ سرسید صحران لکھا
 مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
 اس نے ایمان سے چمکتی ہوئی پیشانی پر
 خون سے اپنے صحابہ کا قصیدہ لکھا
 دس محرم کو میری جھنگ آمد پر پابندی

میرے واجب الاحترام قابل صدا احترام علماء کرام
 جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ کے غیور مسلمانو!

آج سولہ جون اور سترہ محرم ہے..... میں نے دس محرم کے روز یہاں
 آنا تھا..... اور ہمیشہ یعنی تقریباً دس سال سے دس محرم کو آخری تقریر مجھے کرنا ہوتی ہے
 لیکن اس مرتبہ جھنگ کے ڈی سی صاحب نے مہربانی کرتے ہوئے میرا داخلہ بند کر دیا.....
 ڈی سی صاحب سے اوپر کے افسران نے مجھے کہا کہ ہم عین موقع پر یعنی آخری دن دس محرم
 کے روز آپ کا داخلہ کھول دیں گے..... میں نے ان سے کہا کہ اس مفاہمت کی فضاء میں اور
 ملی کو نسل کے قیام کے بعد سپاہ صحابہ حکومت سے باضابطہ تعاون کر رہی ہے تو آپ کو بھی اسی
 جذبے کے ساتھ میری داخلہ بندی کو ختم کر دینا چاہئے..... اگر اس پر انتظامیہ کے اعلیٰ
 افسر مجھے یہ کہتے کہ ہم داخلہ نہیں کھولتے..... تو میں یقیناً اپنی روایت کے مطابق ان کو
 ناراض کر کے بھی یہاں پہنچ جاتا..... اس لئے کہ دس محرم کا یہ جلسہ ایک مذہبی اور دینی

جلسہ ہوتا ہے..... جس میں مولانا حق نواز شہیدؒ کے زمانے سے..... بلکہ آپ کو یاد ہوگا کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے زمانے اور خطاط کے آغاز سے بھی پہلے میں یہاں دس محرم کے جلسے میں آتا رہا ہوں..... اس جلسے کی شرکت میرے لئے بہت بڑی سعادت اور ذمہ داری تھی..... لیکن مجھے افسوس ہے کہ دس محرم کے روز عین رخصت ہونے کے وقت مجھے سمندری میں اطلاع دی گئی کہ آپ کو داخلے کی اجازت نہیں ہے..... اگر ایک روز پہلے یہ اطلاع ہوتی تو میں یہاں پہنچ جاتا..... اور جو خطرہ انتظامیہ کو تھا کہ کچل زمین اوپر آجائے گی اور اوپر والی نیچے چلی جائے گی وہ نہ ہوتا..... لیکن مجھے افسوس ہے کہ جتنا تعاون ہم نے انتظامیہ سے کیا اس کا ہمیں مثبت جواب نہیں ملا..... میں نے عید الاضحیٰ کی تقریر میں احرار پارک میں کہا تھا کہ ایس ایس پی کے رویے کے خلاف ہم آئندہ بائیکاٹ کریں گے..... اور جب تک ان کا رویہ درست نہیں ہوتا ہم بائیکاٹ جاری رکھیں گے..... لیکن اس کے باوجود میں نے یکم محرم سے پہلے سپاہ صحابہؓ کی مقامی جماعت کو بائیکاٹ ختم کرنے کا سگنل دیا..... کیونکہ جماعت کی رائے یہ تھی کہ بائیکاٹ میں یہاں نقص امن ہو سکتا ہے..... فساد ہو سکتا ہے..... کوئی تیسری قوت بھی یہاں مداخلت کر سکتی ہے..... ہم نے اس کو بھی انا کا مسئلہ نہیں بنایا..... بلکہ نہایت وسعت اور فراخ دلی سے بائیکاٹ ختم کیا..... لیکن اس کے باوجود مجھے جھنگ آنے سے دس محرم کو روکا گیا..... مجھے افسوس ہے..... ایک طرف پاکستان کی حکومت ٹیلی ویژن پر میرا انٹرویو نشر کرتی ہے کہ امن قائم رکھنا چاہئے..... جس آدمی سے آپ کا ٹیلی ویژن امن کی اپیل کرتا ہے..... اسی آدمی کا سب سے حساس علاقے میں داخلہ بند کر دیا جاتا ہے..... یہ حکومت کی دوغلی پالیسی ہے۔

اگر آپ مجھے فساد سمجھتے ہیں تو ٹیلی ویژن پر میرا انٹرویو کیوں ریکارڈ کر لیا جاتا ہے؟ ہم سے اپیل کیوں کرائی جاتی ہے؟

اگر آپ ہمیں امن پسند شہری سمجھتے ہیں تو ایک ضلع میں جہاں سپاہ صحابہؓ کی ایک

بہت بڑی قوت موجود ہے وہاں میرا داخلہ کیوں بند کیا جاتا ہے؟

تو یہ نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ چند باتیں میں نے عرض کرنا تھیں.....

مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے..... میں آپ حضرات سے معذرت کروں گا کہ دس محرم کے روز یہاں ہزاروں لوگ آئے اور میرا انتظار کیا..... لیکن عین موقع پر میرے نہ آنے پر انھیں پریشانی ہوئی..... دور دراز کے چلوک سے جو میرے بھائی..... سپاہ صحابہؓ کے پرستار..... اہل سنت کے رضاکار آئے..... میں اس بھرے اجلاس میں ان کے دکھ میں برابر کا شریک ہوں..... اور میں امید کرتا ہوں کہ میری اس غیر حاضری کو آپ محسوس نہیں کریں گے..... جھنگ کے ایک ایک چھ کا جب دل دھڑکتا ہے تو میرا بھی دل دھڑکتا ہے..... ہم کبھی بھی جھنگ کے کسی فرد بشر کے کسی دکھ سے باہر نہیں جاسکتے۔

ایک جھونپڑی میں بسنے والا۔

ایک کٹیا میں رہنے والا۔

ایک غریب کسان۔

غریب مزارع۔

غریب سنی۔

غریب مزدور۔

غریب ریڑھی بان۔

غریب چھابڑی فروش اور غریب دکاندار کو کاٹنا بھی مجھے گا تو اس وقت بھی ہمیں دکھ ہوگا..... خواہ ساری رات بیت جائے ہم آپ کے دکھ سے کبھی باہر نہیں جاسکتے۔

میرے بھائیو!..... میں کچھ باتیں شہادت کے عنوان پر عرض کروں گا۔

اس کے بعد ملی کو نسل کا کردار۔

ملی یک جہتی کو نسل نے ہمیں کیا دیا۔

ملی یک جہتی کو نسل نے قوم کو کیا دیا۔

اور مولانا اعظم طارق کے بارے میں سپاہ صحابہؓ کی آئندہ پالیسی کیا ہوگی۔

اس پر میں انشاء اللہ تھوڑی دیر کے بعد گفتگو کروں گا..... اس سے پہلے میں

حضرت سیدنا حسینؑ کی شہادت اور فضائل و مناقب کے سلسلے میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا

علیؑ و خاندان نبوتؑ کی محبت جزو ایمان ہے

میرے بھائیو!..... دنیا کا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جس کو رسول اللہ ﷺ سے محبت ہو اور پیغمبر ﷺ کے نواسوں سے محبت نہ ہو..... ہر کلمہ گو خواہ وہ خفی ہے..... شافعی ہے..... مالکی ہے..... حنبلی ہے..... بریلوی ہے..... دیوبندی ہے..... اہل حدیث ہے..... پوری دنیا میں ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل نواسہ رسول ﷺ کی محبت سے سرشار نہ ہو..... جن کے دلوں میں حضرت سیدنا حسنؑ اور حضرت سیدنا حسینؑ کی محبت کی قدیل روشن نہ ہو

ان سے عشق اور محبت نہ ہو۔

ان سے پیار نہ ہو۔

حضرت علیؑ سے عشق نہ ہو۔

سیدہ فاطمہؑ سے عقیدت نہ ہو۔

دنیا کا کوئی مسلمان اس محبت کے بغیر اپنے ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا..... ہمارا عقیدہ ہے..... سپاہ صحابہؓ کا عقیدہ سنو..... سپاہ صحابہؓ کے نظریے پہ غور کرو..... حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ..... سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ کی محبت جس طرح جزو ایمان ہے..... اسی طرح حضرت علیؑ اور خاندان نبوتؑ کی محبت جزو ایمان ہے..... جس طرح ان تینوں کا منکر کافر ہے اسی طرح خاندان نبوتؑ کی عقیدت کا منکر بھی کافر ہے..... جس طرح صدیق اکبرؓ کی محبت ایمان کا حصہ ہے اسی طرح علیؑ کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے..... کوئی دنیا کا سنی خاندان نبوتؑ کی توہین نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی سنی جھگڑالو ہو سکتا ہے۔

میرے بھائیو!..... مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور تمام صحابہؓ

سے محبت جزو ایمان ہے..... خاندان نبوتؑ سے بھی محبت جزو ایمان ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ سے بھی محبت جزو ایمان ہے۔

علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ اور خاندان نبوتؑ سے بھی محبت جزو ایمان ہے۔

تو لڑائی کیسے ہوگی..... جھگڑا میری طرف سے کیسے ہوگا..... لڑائی اس وقت
جہنم لے گی جب ایک طبقہ کہے گا کہ علیؑ اور فاطمہؑ تو ٹھیک ہیں..... حسنؑ اور حسینؑ تو ٹھیک
ہیں لیکن ابو بکر کافر ہے..... عثمان کافر ہے..... عمر کافر ہے..... جب مسلمان تمام کی
محبت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کی طرف سے جھگڑا ہو ہی نہیں سکتا..... فساد ہو نہیں
سکتا..... لڑائی ہو نہیں سکتی..... لڑائی اس وقت ہوگی جب پانچ کو مسلمان کہا جائے اور ایک
لاکھ چوالیس ہزار کو کافر کہا جائے۔

پانچ کو مومن کہا جائے اور باقی تمام صحابہؓ کو مرتد کہا جائے۔
پانچ کو اسلام کی بنیاد کہا جائے اور صدیقؑ و عمرؑ کو اسلام کا دشمن کہا جائے تو جھگڑا
شرع ہوگا..... اس وقت جھگڑے کا آغاز ہوگا..... پوری دنیا کا مسلمان صحابہؓ اور خاندان
نبوتؐ سے محبت رکھنے کی وجہ سے جھگڑا لو نہیں ہو سکتا..... کبھی فساد ہی نہیں ہو سکتا.....
فساد اس وقت ہوگا جب تم محبت کو تقسیم کرو گے علیؑ سے تو محبت ہے..... صدیقؑ سے دشمنی
ہے..... جب میری محبت ابو بکرؓ سے بھی ہے..... علیؑ سے بھی ہے..... عمرؓ سے بھی
ہے..... عثمانؓ سے بھی ہے..... حسینؑ سے بھی ہے..... میری محبت عائشہؓ سے بھی ہے
اور فاطمہؑ سے بھی ہے..... تو جھگڑا میری طرف سے نہیں ہوگا..... بلکہ صحابہؓ دشمنوں کی
طرف سے ہوگا۔

حضرت حسینؑ کی چار نسبتیں ہیں

ہماری محبت کا معیار دیکھو..... نواسہ رسول حضرت سیدنا حسینؑ کی محبت جزو
ایمان ہے..... حضرت حسینؑ کی چار نسبتیں ہیں۔
پہلی نسبت یہ ہے کہ حضرت حسینؑ حضرت علیؑ کے بیٹے ہیں اور علیؑ پیغمبر ﷺ کے بھائی ہیں
..... علیؑ فاتح خیبر ہے۔

علیؑ صاحب ذوالفقار ہے۔

علیؑ اسلام کا شیر ہے۔

علیؑ اسد اللہ الغالب ہے۔

علیؑ علم نحو کا بانی ہے۔

علیؑ علم صرف کا بانی ہے۔

علیؑ ولایت کے سلسلوں کا بانی ہے۔

علیؑ کا خون ہے حسینؑ۔

دوسری نسبت کہ حسینؑ اس عورت کا لخت جگر ہے..... جس کے بارے میں میرے رسولؐ نے فرمایا۔

الفاطمة بضعة منی۔

فاطمہؑ محمد ﷺ کے جگر کا ٹکڑا ہے..... اور حسینؑ اسی فاطمہؑ کا جگر کا ٹکڑا ہے۔

تیسری نسبت کہ اسی فاطمہؑ کی وجہ سے حسینؑ پیغمبر کا نواسہ ہے۔

یہ نسبتیں تین ہو گئیں..... ان تینوں نسبتوں پر آپؐ اور میں نواسہ رسولؐ کی عظمت کے ترانے گاتے ہیں..... جلے کرتے ہیں..... کانفرنس کرتے ہیں..... لیکن میں آپؐ کی معلومات میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ تینوں نسبتیں موجود ہوں اور چوتھی نسبت نہ ہو تو کبھی آپؐ ان کی شان میں جلے نہ کریں..... کبھی کانفرنس نہ کریں..... کبھی کوئی اعزاز نہ بخشیں..... کبھی ان کے لئے سینار نہ کریں..... آپؐ حیران ہوں گے کہ ان سے بڑی کیا نسبت ہے کہ

فاطمہؑ کا بیٹا حسینؑ ہو۔

علیؑ کا بیٹا حسینؑ ہو۔

نبیؐ کا نواسہ حسینؑ ہو۔

اصل نسبت ”صحابیت“ کی ہے

اگر یہ تینوں نسبتیں نہ ہوں اور صرف چوتھی نسبت ہو تو حسینؑ کا مقام تب بھی اونچا ہے..... اور اس چوتھی نسبت کا نام ہے ”صحابیت“..... اگر حسینؑ پیغمبر ﷺ کا نواسہ بھی ہو..... علیؑ کا بیٹا بھی ہو..... حسینؑ فاطمہؑ الزہراءؑ کا لخت جگر بھی ہو..... لیکن پیغمبر ﷺ کا صحابی نہ ہو..... نبی ﷺ کو ماننا نہ ہو..... کلمہ پیغمبر ﷺ کا پڑھنا نہ ہو تو کبھی

آپ اس کے لئے جلسہ نہیں کریں گے..... یہی وہ نسبت ہے جس نے حسینؑ کا مقام اونچا کر دیا..... اگر رشتہ داری کی نسبت سے بات اونچی ہوتی تو ابو لب کا کوئی قصور نہ تھا..... وہ نبی ﷺ کا چچا تھا..... وہ پیغمبر ﷺ سے محبت کرتا تھا..... جب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو ابو لب نے اتنی خوشی منائی کہ سوانٹ قربان کر دیئے تھے۔

ابو لب نبی ﷺ کو سینے سے لگاتا تھا۔

ابو لب نبی ﷺ کا چچا بھی تھا۔

ابو لب قریشی النسل بھی تھا۔

ابو لب کعبہ میں پیدا ہوا تھا۔

ابو لب کے میں پیدا بھی ہوا تھا۔

عربی زبان بھی جانتا تھا۔

نبی ﷺ کا چہرہ بھی دیکھتا تھا۔

کعبہ کا طواف بھی کرتا تھا۔

لیکن کبھی ابو لب کے لئے آپ نے جلسہ نہیں کیا..... ابو لب کے لئے کبھی آپ

نے کانفرنس اور سیمینار کا انعقاد نہیں کیا..... کیونکہ

چچا تو ہے۔

رشتہ دار تو ہے۔

پیغمبر ﷺ سے محبت تو کرتا ہے۔

کعبہ میں تو رہتا ہے۔

قریشی تو ہے۔

زبان تو جانتا ہے۔

لیکن صحابیت کا شرف نہیں ملا..... جب شرف نہیں ملا تو اللہ کے قرآن نے کہا

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

ابو لب تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں..... تو تباہ ہو جائے..... چچا ہونے کے باوجود

تو تباہ ہو جائے..... مکے میں رہنے کے باوجود تو تباہ ہو جائے..... عربی ہونے کے باوجود تو
تباہ ہو جائے..... اس لئے کہ سارے شرف ایک طرف..... صحابیت کا شرف ایک
طرف.....

میرے بھائیو!..... ابو طالب پیغمبر ﷺ کا سگا چچا ہے..... حضور ﷺ چاہتے
ہیں کہ شرف صحابیت ملے..... لیکن نہیں ملا..... قرآن نے کہا۔

انک لا تھدی من اجبت ولكن الله يھدی من یشاء

یہ آیت ابو طالب کے ایمان نہ لانے پر اتری..... کہ اے پیغمبر ﷺ ہدایت کی چابیاں
تیرے پاس نہیں میرے پاس ہیں۔

ابو طالب کون ہے؟..... جس نے اپنے بھتیجے کی شان میں یہ شعر کہا ہے کہ..... اے
میرے بھتیجے تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ اس چہرے کے بدولت آسمانوں سے بارش آتی ہے
..... تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ یہ یتیموں کا آسرا اور یتیموں کا سہارا ہے۔

ابو طالب نے یہ بھی کہا کہ میرے بھتیجے کا دین ساری دنیا کے دینوں کا سردار ہے..... لیکن
ابو طالب کو شرف صحابیت نہ ملا..... اس لئے کہ رشتے کی بنیاد پر شرف نہیں ملتا۔ یہاں ایک
اور بات بھی بتانا چاہتا ہوں کہ باپ پیغمبر ہے اور بیٹا پیغمبر باپ کے سامنے غرق ہو رہا ہے.....
باپ نے کہا۔

ان ابنی من اھلی

اے اللہ یہ بیٹا تو میری آل میں سے ہے..... تو آواز آئی

انہ لیس من اھلک

اس کو ہم نے تیری آل سے خارج کر دیا ہے..... کیونکہ۔

انہ عمل غیر صالح۔

اس کے عمل اچھے نہیں تھے۔

معلوم ہوا کہ جو نبی کا صحابی نہ ہو..... خواہ وہ بیٹا بھی ہو تو باپ کے سامنے غرق

کمر دیا جاتا ہے۔

اور یہاں باپ بت پرست ہے اور بیٹا پیغمبر ہے..... ابراہیم کا باپ کفر کی حالت میں مرتا ہے اور بیٹا پیغمبر ہے..... اللہ نے قرآن میں کہا کہ ابراہیم!..... اگر آج کے بعد تو نے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگی تو میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا..... تجھے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنے کی بھی اجازت نہیں..... معلوم ہوا کہ

بیٹا ہونے کی وجہ سے شرف نہیں ملتا۔

باپ ہونے کی وجہ سے شرف نہیں ملتا۔

چچا ہونے کی وجہ سے شرف نہیں ملتا۔

نواسہ ہونے کی وجہ سے شرف نہیں ملتا۔

شرف ملتا ہے تو صحابیت کی وجہ سے ملتا ہے۔

مرتبہ ملتا ہے تو صحابیت کی وجہ سے ملتا ہے۔

دیکھیں..... یہ چار شرف ہیں۔

پہلا شرف کہ ابو لہب چچا ہے۔

دوسرا شرف کہ قریشی ہے۔

تیسرا شرف کہ عربی ہے۔

چوتھا شرف کہ کعبہ میں رہتا ہے

پانچواں شرف بھی ہے کہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

لیکن جب اس پیغمبر ﷺ نے دعوت پیش کی کہ میرے صحابی ہو تو چچا نے صحابی

بننے سے انکار کر دیا..... تو قرآن نے کہا۔

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

لیکن ایک اور آدمی ہے..... اس میں یہ پانچوں شرف نہیں ہیں..... یعنی اس

نے نبی ﷺ کی پیدائش پر سواونٹ بھی قربان نہیں کئے۔

وہ کعبہ میں بھی نہیں رہتا۔

وہ قریشی النسل بھی نہیں ہے۔

وہ عربی زبان بھی نہیں جانتا ہے۔

وہ مکے میں کبھی آیا بھی نہیں ہے۔

اس کا رنگ بھی کالا ہے۔

اس کے ہونٹ بھی لمبے لمبے ہیں۔

وہ نبی ﷺ کا رشتہ دار بھی نہیں ہے۔

لیکن اس کو صرف شرف صحابیت ملا..... اس کا نام بلالؓ ہے..... جسے کارہنے

..... ہے..... مرتبہ اتنا ملا کہ ٹھٹھا کے کی گلیوں میں ہے اور قدموں کا کھٹکا جنت میں ہو رہا

..... ہے..... محکوم یہ ہوا کہ صحابیت کا شرف سب سے بڑا شرف ہے جو نواسہ رسول کو عطا

ہوا..... جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو وہ اعزاز عطا فرمایا جو کسی کے نواسے کو نہیں ملا۔

میرے بھائیو!..... یہ جو صحابیت نبوت کا شرف ہے..... یہ ایک لاکھ

چوبیس ہزار صحابہؓ کو ملا ہے..... کروڑوں انسان دلی بن سکتے ہیں..... قطب بن سکتے ہیں

..... لیدال بن سکتے ہیں..... لیکن صحابی نہیں بن سکتے..... کیونکہ جس طرح نبیوں کا

انتخاب عرش پہ ہوا..... اسی طرح پیغمبر کے دوستوں کا انتخاب بھی عرش پہ ہوا۔

کفر کے ساتھ معاہدہ امن وامان کے لئے

ہوتا ہے نہ کہ نظریے کی سودے بازی پر

میرے بھائیو!..... ملی یک جہتی کو نسل قائم ہوئی..... اس پر بات کرنے سے

پہلے میں ایک ضروری بات کی طرف آپ کی توجہ لانا چاہتا ہوں..... کچھ ہمارے ایسے

دوست ہیں کہ جنہیں سپاہ صحابہؓ پر اعتراض کا کوئی یہانہ نہیں ملتا تھا..... ملی یک جہتی

کو نسل کی وجہ سے ان کو ایک بڑا خوبصورت پوائنٹ سپاہ صحابہؓ کی مخالفت کامل گیا..... کیونکہ

وہ عرصہ دراز سے مخالفتیں کرتے آرہے تھے..... کسی مخالفت پر ان کو داد نہیں ملتی

تھی..... لیکن اس یہانے پر وہ داد حاصل کرنا چاہتے تھے..... انھوں نے پمفلٹ لکھے

..... کتابیں لکھیں..... ان کا دعویٰ تھا کہ اگر تم نے ملی یک جہتی کو نسل میں جا کر شیعہ کے

ساتھ بیٹھنا تھا تو دوسو آدمی کیوں مروائے تھے..... سنیوں کا قتل عام کروانے کے بعد تم شیعوں کے ساتھ بیٹھے ہو..... پہلے بیٹھ جاتے..... ان کا یہ اعتراض ہے..... یہاں جھنگ میں بھی کچھ لوگوں نے اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ شیعہ کے ساتھ بیٹھ گئے..... میں ان لوگوں کی معلومات میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر تمہیں تاریخ کا مطالعہ نہیں ہے تو رسول اللہؐ کی سیرت کا مطالعہ کرو..... صلح کے معاہدے ہمیشہ جنگوں کے بعد ہوئے۔

حضور ﷺ نے جنگ بدر لڑی چودہ صحابہؓ شہید ہوئے۔

جنگ احد لڑی اس میں ستر صحابہؓ شہید ہوئے۔

جنگ خندق لڑی اس میں انیس صحابہؓ شہید ہوئے۔

جنگ ٔ قریظہ اور جنگ ٔ نصیر لڑی۔

یہودیوں کے ساتھ دو جنگیں لڑیں۔

مشرکین کے ساتھ تین جنگیں لڑیں۔

ان پانچوں جنگوں میں دوسو کے قریب صحابہؓ شہید ہوئے۔

اس کے بعد حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ ہوا..... وہ صلح کا معاہدہ کس کے

ساتھ ہوا؟

جن کے ساتھ بدر کی جنگ لڑی گئی تھی۔

جن کے ساتھ احد کی جنگ لڑی گئی تھی۔

جن کے ساتھ خندق کی جنگ لڑی گئی تھی۔

معاہدے ہمیشہ جنگوں کے بعد ہوتے ہیں۔

معاہدے ہمیشہ قتل و قتال کے بعد ہوتے ہیں۔

چودہ سو سال کی تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھو..... جب بھی دو گروہوں کے

درمیان معاہدہ ہوا تو وہ نظریے کی تبدیلی کا معاہدہ نہیں تھا۔

صلح کا معاہدہ ہوا۔

قتل روکنے کا معاہدہ ہوا۔

قتال روکنے کا معاہدہ ہوا۔

شیعہ کے ساتھ جو اختلاف 24 مارچ 1995ء سے پہلے تھا آج بھی وہی اختلاف ہے۔

شیعہ کے بارے میں جو نقطہ نظر پہلے تھا وہی آج بھی ہے۔

شیعہ کے بارے میں جو عقیدہ ہمارا پہلے تھا آج بھی اسی عقیدے پر قائم ہیں۔

قتل و قتال روکنے کا معاہدہ کیا ہے۔

امن کے قیام کا معاہدہ کیا ہے۔

سموں کے دھماکوں کے خاتمہ کا معاہدہ کیا ہے۔

گھر گھر کی لڑائی کے خاتمہ کا معاہدہ کیا ہے۔

اور ہم نے صحیح نیت کے ساتھ معاہدہ کیا۔

ہمارے ایک بہت ہی قابل احترام بزرگ پاکستان میں ہیں..... ان کی ایک

جماعت بھی ہے..... انھوں نے باقاعدہ ایک کتاب ہمارے خلاف لکھ دی کہ سپاہ صحابہؓ

والے تو کہتے تھے کہ شیعہ مسلمان نہیں ہیں..... اور اب ان کے ساتھ بیٹھ گئے..... مجھے

بڑا افسوس ہوتا ہے..... کوئی عام آدمی یہ بات کرتا تو افسوس نہ ہوتا..... لیکن ایک وہ

شخص جو ہر چیز سے واقف ہو..... صاحب مطالعہ ہو..... عالم اور بزرگ ہو..... اس کو یہ

بات زیب نہیں دیتی تھی کہ وہ اس طرح کی باتوں کو ہمارے خلاف استعمال کرے۔

میرے بھائیو!..... دوسری بات یہ ہے کہ ملی جتنی کونسل کا لفظ..... ملی یک

جتنی کونسل کا معنی ہے کہ ”ہماری ملت ایک ہے“..... ہمارا مذہب ایک نہیں..... یہ

اعتراض ہے کہ اس لفظ کے تحت آپ کیوں اکٹھے ہوئے؟..... یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ نام ہم

نے نہیں رکھا بلکہ یہ اہلسنت کے دوسرے قائدین نے رکھا..... ہماری تجویز یہ تھی کہ اس

کا نام قومی یک جتنی کونسل رکھا جائے..... اس میں ملت کا لفظ نہ آئے..... لیکن ہماری بات

نہیں مانی گئی۔

ہم شیعہ کے ساتھ شیعہ کا اسلام ثابت کرنے کے لئے نہیں بیٹھے..... اس

کونسل کے ضابطہ اخلاق میں کسی ایک شق میں بھی شیعہ کا اسلام ثابت نہیں ہوتا..... اس

میں ایک شق ہے کہ کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہیں کہا جائے گا..... اگر کسی کے نزدیک شیعہ اسلامی فرقہ ہے تو وہ اعتراض کر سکتا ہے..... ہم تو شیعہ کو اسلامی فرقہ نہیں سمجھتے ہم تو قتل و غارت روکنے کے لئے شیعہ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

میرے بھائیو!.....! جب ضابطہ اخلاق تیار ہو گیا تو اس میں ایک شق ہے جس کا آج شیعہ انکار کر رہا ہے..... وہ شق ہے کہ عظمت رسول ﷺ..... عظمت اہل بیت..... عظمت ازواج مطہرات..... خلفاء راشدین اور اصحاب رسول ایمان کا جزو ہیں اور ان کی تکفیر کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

اس شق پر ساجد نقوی کے دستخط ہیں۔

مرید عباس یزدانی کے بھی دستخط ہیں۔

آغا مرتضیٰ پویا کے بھی دستخط ہیں۔

تین شیعہ لیڈروں کے دستخط ہیں..... لیکن اس کے بعد جب پورے ملک میں شیعہ کے لیڈروں نے دورہ کیا تو شیعوں نے کہا کہ چودہ سو سال سے ہر کتاب میں لکھا ہے کہ ابو بکر و عمر کافر ہیں..... تم نے خلفاء راشدینؓ کے لفظ پر دستخط کیسے کر دیئے؟..... اب شیعوں نے احتجاج کیا تو ایک لیڈر نے انکار کر دیا کہ ہم اس شق کو نہیں مانتے۔

شیعو!..... ہم تمہیں اس شق سے کبھی بھاگنے نہیں دیں گے..... تم نے دستخط کئے ہیں..... مولانا شاہ احمد نورانی سمیت پوری قوم اس کی گواہ ہے..... اب تم اس سے بھاگتے ہو کہ ہم خلفاء راشدینؓ کو نہیں مانتے۔

سن لو!..... جو شخص پاکستان میں اور پوری دنیا میں خلفاء راشدینؓ کا انکار کرتا ہے وہ کل بھی کافر تھا آج بھی کافر ہے..... سپاہ صحابہؓ کا کل بھی یہ موقف تھا اور آج بھی یہی موقف ہے کہ اصحاب رسول ﷺ..... ازواج مطہرات..... اہل بیتؓ اور خلفاء راشدینؓ کی تکفیر کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا دائرۃ اسلام سے خارج ہے..... ہم نے کیا کافر کہنا ہے..... خود شیعہ لیڈروں نے اپنی پہلی لکھی ہوئی کتابوں کے مصنفین کے کفر پر دستخط کر دیئے ہیں..... مجھے بتاؤ۔

ملا باقر مجلسی نے ہر کتاب میں لکھا کہ خلفاء راشدین کافر۔

محمد بن یعقوب کلینی نے لکھا کہ ابو بکر و عمر کافر۔

ضمینی نے لکھا کہ ابو بکر و عمر کافر۔

اور اب اگر شیعہ یہ دستخط کرتا ہے کہ خلفاء راشدین کو کافر کہنے والا کافر ہے.....
تو ہمارا جرم تو کوئی نہیں ہے..... شیعہ نے اپنے چودہ سو سال کے سارے لیڈروں کو خود
کافر قرار دے دیا ہے..... اب جب ہم وضاحت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے لوگ
مشتعل ہوتے ہیں..... تمہارے لوگ مشتعل ہوتے ہیں تو ہمارے لوگ نہیں مشتعل
ہوتے..... تم دستخط کر کے بھاگو تو پوری قوم کہے گی کہ سپاہ صحابہ کا موقف سچا ہے.....
میں مولانا محمد ضیاء القاسمی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں
کہ ان کی جرأت سے اور ان کے اصرار سے ہمارا یہ موقف ملی کونسل نے تسلیم کیا۔
اس پر مولانا فضل الرحمن کے نمائندے کے بھی دستخط ہیں۔

قاضی حسین احمد کے بھی دستخط ہیں۔

مولانا سمیع الحق کے بھی دستخط ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی کے بھی دستخط ہیں۔

تو یہ تاریخی اور پہلا موقع ہے کہ پاکستان کی ساری سنی جماعتوں نے ہمارے
موقف کی تائید کی ہے..... ہم آج بھی کہتے ہیں کہ کونسل سے اختلاف کے باوجود ہم اپنے
موقف کو واضح کرنے کے لئے اس میں شامل ہوئے..... ہمارا مقصد شیعہ سنی فسادات کا
خاتمہ ہے..... اختلاف نہ پہلے ختم ہوا ہے نہ بعد میں ختم ہوگا۔

میرے بھائیو!..... مولانا اعظم طارق صاحب کے بارے میں ایک بات کا اعلان
میں اخبارات میں بھی کر چکا ہوں اور یہاں بھی کرنا چاہتا ہوں..... مولانا اعظم طارق
صاحب کی روپوشی کے خاتمے کے لئے ہم نے بہت سے حلقوں سے بات کی ہے..... اور
انتظامیہ کے کچھ افسران سے بات ہوئی تھی..... جو باتیں ہمارے سامنے آئی ہیں اس کی
روشنی میں میں اکیلا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا..... اس لئے سپاہ صحابہ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا

ہم نے پرسوں 18 تاریخ کو صبح 9 بجے جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں اجلاس طلب کیا ہے..... اس میں کراچی سے پشاور تک اور آزاد کشمیر تک تمام نمائندے شریک ہوں گے..... جو فیصلہ شوری کرے گی اسی فیصلے کی ہم پابندی کریں گے..... کسی کا ذاتی کوئی فیصلہ نہیں ہوتا..... اور کوئی اہم فیصلہ میں خود نہیں کرنا چاہتا..... اور نہ ہی اس طرح کا کوئی اہم فیصلہ ہم نے کیا ہے..... آپ تسلی رکھیں..... انشاء اللہ آنے والے جمعہ سے پہلے پہلے مولانا اعظم طارق صاحب کے بارے میں حتمی فیصلہ آپ کے سامنے آجائے گا۔

میرے بھائیو!..... ہمیں امریکہ کی ایک ٹیم کا بھی پتا چلا تھا کہ یہاں جھنگ میں آئی ہے..... اور کچھ دن وہ لوگ یہاں رہے اور پھر چلے گئے..... اگر وہ یہاں ہوتے تو بہتر ہوتا..... وہ ٹیم یہاں کیا کرنے آئی تھی..... ہمیں نہیں پتا..... بعض لوگوں نے کہا کہ اعظم طارق کو پکڑنے آئی ہے..... بعض لوگوں نے کہا کہ جھنگوی شہید کی مسجد دیکھنے آئی ہے..... میں نے کہا یہ کوئی شاہی مسجد ہے کہ اسے دیکھنے آئی ہے..... بہر حال اگر پاکستان کی حکومت نے مولانا اعظم طارق کو امریکہ کے سپرد کیا تو سپاہ صحابہؓ میں سب سے پہلے میں خود کفن پہن کر لاہور کی سڑکوں پر آؤں گا۔

آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

اگر مولانا اعظم طارق کو امریکہ کے سپرد کیا گیا تو سر پر کفن پہن کر سڑکوں پر آئیں گے؟

کلمہ پڑھ کے وعدہ کریں۔

سارے ہاتھ اوپر کر کے وعدہ کریں۔

کھڑے ہو کر وعدہ کریں۔

ہم حکومت کی ایک طرفہ کارروائی کو پاؤں کی ٹھوکر سے اڑادیں گے۔

بے نظیر!..... تو بھی بن لے..... اگر تیر لباپ کر سی پہ نہیں رہا تو تو بھی کر سی

پر نہیں رہے گی..... مولانا اعظم طارق لاوارث نہیں ہے..... اعظم طارق کوئی حاجی

اقبال اور انوریگ نہیں ہے..... اعظم طارق امریکہ کے سپرد ہو گا تو تو اسرائیل کے سپرد

ہوگی..... سپاہ صحابہؓ اعظم طارق کے بارے میں بہت حساس ہے..... جو فیصلہ پڑے گا
شور مچا کرے گا..... پورے ملک کی جماعت اس کی پابندی کرے گی۔
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین -

ختم نبوت کا نفرنس

سیرۃ النبیؐ

چناب نگر (صدیق آباد)

12-10-1995

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
 وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
 وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
 وہ آئے نعمہ داؤدؑ میں جن کا ترانہ تھا
 وہ آئے گریہ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا
 وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادیٰ بطحا
 وہ آئے جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
 وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
 وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پہ اجالا تھا
 ساری عمر گزر جائے پیغمبرؐ کا حسن بیان نہیں کیا جاسکتا

میرے واجب الاحترام!

قابل صدا احترام علماء کرام!

مشائخ عظام!

حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ
 اور سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ملک بھر سے آئے ہوئے ہزاروں کارکنوں.....
 دینی ساتھیو۔ میرے مخدوم اور فاضل بھائی صاحبزادہ طارق محمود صاحب نے فرمایا ہے کہ
 میں آپ کے سامنے حضور ﷺ کی سیرت طیبہ پر گفتگو کروں..... جب حضور کا ذکر آتا ہے
 تو آدمی پریشان ہو جاتا ہے..... کہ میں بات کہاں سے شروع کروں۔

کس زاویے کو پرکھوں۔

کس حسن کا احاطہ کروں۔

کس کمال کی زیبائش کو واضح کروں۔

کس آرائش کا احاطہ کروں۔

جمال جہاں آرائے نبوت کا کیسے نقشہ پیش کیا جائے۔

حضور ﷺ کا ذکر جب آتا ہے..... تو دفعتاً مولانا ظفر علی خان کا وہ شعر بھی یاد

آجاتا ہے..... جو انھوں نے مدینہ منورہ میں کہا تھا..... کہ

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دلہیز چومتا ہوں

شرابِ عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

حضور ﷺ کا ذکر کیا جائے تو بڑے بڑے شعراء اور ادیبوں کا کلام سامنے آتا

ہے..... مولانا حسین احمد مدنی نے مالٹا کے لئے جب گرفتاری ان کی مدینہ منورہ سے

ہوئی..... تو حضور ﷺ کے روضے کو خطاب کر کے کہا تھا۔

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر

سلامت رہے تیرے روضے کی جالی

ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابو ذرؓ

ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالؓ

میرے بھائیو!..... ساری رات..... سارا دن..... ساری عمر گزر جائے.....

پیغمبر ﷺ کا حسن ہیاں نہیں کیا جاسکتا..... عربی کے ایک شاعر نے چالیس ہزار اشعار لکھے

ہیں..... حضور ﷺ کی شان میں..... اور آخری شعر جو اس نے لکھا اس کا ترجمہ سناتا

ہوں..... اس کا ترجمہ بھی کسی اردو کے شاعر نے کیا..... کہ

تھکی ہے فکر رسا مدحِ باقی ہے

چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد کہتا ہے..... کہ

تھکی ہے فکر رسا مدحِ باقی ہے

قلم ہے آبلہ پا مدحِ باقی ہے

ورق تمام ہوا مدحِ باقی ہے

تمام عمر لکھا مدحِ باقی ہے

یہ حضور ﷺ کی شان ہے..... مولانا اعظم طارق صاحب نے ایک آیت
پڑھی..... میں بھی اسی آیت کی روشنی میں کچھ تفصیل عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ کون سی کانفرنس ہے؟۔ (ختم نبوت)

یہ کون کر رہا ہے؟۔ (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

میں بھی ایک کانفرنس کا ذکر کروں گا..... اور جو عنوان آج کی کانفرنس ہے.....
وہی عنوان اس کانفرنس کا تھا..... یہ جو کانفرنس ہم کر رہے ہیں..... اس کی جھلکیاں

جنگ اخبار میں آئیں گی۔

نوائے وقت میں آئیں گی۔

دوسرے اخباروں میں آئیں گی۔

اللہ نے دو کانفرنسیں کیں

لیکن جس کانفرنس کا ذکر میں کرنا چاہتا ہوں..... اس کی جھلکیاں اللہ نے قرآن
میں خود بیان کر دیں۔

کانفرنس بھی بے مثال۔

مقرر بھی بے مثال۔

صدر بھی بے مثال۔

سامعین بھی بے مثال۔

موضوع بھی بے مثال۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا بھائی..... اور کائنات بنانے سے پہلے دو جلسے کیے..... اللہ نے دو

کانفرنسیں کیں..... اللہ تعالیٰ کی کانفرنس میں یہ بڑا فائدہ..... کہ نہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت کی

ضرورت..... نہ ٹیوب لائٹ لگانے کی ضرورت..... اور نہ شامیانے لگانے کی ضرورت.....

اللہ تعالیٰ نے دو جلسے کیے..... اور یہ دو جلسے کرنا اللہ کی سنت ہے۔

ایک جلسے کا نام ہے..... توحید کانفرنس۔

اور دوسرے جلسے کا نام ہے..... رسالت کانفرنس۔

ان دونوں کانفرنسوں کا ذکر ہے قرآن میں ان جلسوں میں سامعین بھی نرا لے تھے۔

مقرر بھی نرا لے تھا۔

صدر بھی نرا لے تھا۔

موضوع بھی نرا لے تھا۔

جو توحید کانفرنس ہوئی اس میں سامعین ساری کائنات تھی جس جس شخص نے کائنات میں آنا تھا اللہ نے ان کی ارواح کو ایک جگہ جمع کر کے کانفرنس کی ہے خطاب کرنے والا بھی اللہ۔

صدارت کرنے والا بھی اللہ۔

اور پیغام پہنچانے والا بھی اللہ۔

اللہ کی ”توحید“ کانفرنس

اور اس کانفرنس کی جھلکیاں اللہ نے اپنی مقدس کتاب قرآن میں پیش کر کے پوری دنیا کو بتا دیا دیکھو میری توحید کانفرنس

اس توحید کانفرنس میں جو تم نے اقرار کیا تھا۔

ایک تم نے وعدہ کیا تھا۔

تم نے اللہ کی الوہیت کی قرارداد پر دستخط کیے تھے۔

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو ایک جگہ جمع کر کے خطاب فرما کر کہتے ہیں۔

الست بربکم

یہ توحید کانفرنس ہے اور اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے جو توحید کانفرنس میں

ہوا ہمارے ہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ مقرر کو پندرہ منٹ کا ٹائم ملتا ہے دو گھنٹے لگا دیتا

ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس اپنی تقریر میں یہ سبق دے رہے ہیں کہ تقریر تھوڑی

کرو مطلب زیادہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو خطاب کر کے کہا۔

السست بر بکم

توساری کائنات نے جواب دیا۔

بلی

ہاں تو ہمارا رب ہے اور جلسہ ختم ہو گیا۔

مجمع اتنا زیادہ تھا اور نہ کئی مقرر آجاتے ہیں مجمع زیادہ دیکھ کر..... لوگ ان کو پکڑنا چاہتے ہیں کہ ان کو اسٹیج سے ہٹائیں..... لیکن وہ کہتے ہیں کہ اتنا مجمع دیکھ کر اسٹیج سے کون ہٹتا ہے..... لیکن کائنات میں سب سے بڑا مجمع اللہ کی توحید کا نفرنس میں تھا..... اور سب سے مختصر تقریر بھی پروردگار کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... السست بر بکم..... کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

جواب میں ساری روحوں نے کہا..... بلی..... ہاں تو ہمارا رب ہے۔

جلسہ ختم ہو گیا.....

لوگوں نے بھی مختصر کیا..... لوگ یہ نہیں کہتے کہ اللہ میاں تو نے کر لی تقریر..... اب ہماری باری ہے..... بلکہ اللہ نے مختصر خطاب کیا..... اور لوگوں نے مختصر جواب دیا..... یہ ہے توحید کا نفرنس..... اور قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے۔

اللہ کی ”رسالت“ کا نفرنس

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کا نفرنس کی جھلکیاں قرآن میں پیش کیں..... جس کا نام ہے رسالت کا نفرنس۔

شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ..... اے پیغمبر ﷺ اگر تو نہ ہوتا تو کائنات میں کچھ بھی نہ ہوتا..... زمین و آسمان نہ ہوتے..... شاہ صاحب کہتے ہیں کہ اس حدیث کے الفاظ ضعیف ہیں..... لیکن اس آیت۔

واذا حذ الله ميثاق النبيين۔

اس کے مطابق اس کا معنی صحیح ہے کہ..... حضور ﷺ مقصود کائنات ہیں..... حضور ﷺ نے آنا نہ ہوتا تو شمس و قمر نہ ہوتے۔

حضور ﷺ نے آنا نہ ہوتا آسمان و زمین نہ ہوتے۔

حضور ﷺ نے آنا نہ ہوتا شجر و حجر نہ ہوتے۔

حضور ﷺ نے آنا نہ ہوتا کائنات میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

حضور ﷺ کے لانے کے لئے محفل کو سجایا گیا۔

بزم کو آراستہ کیا گیا۔

کائنات کو بنایا گیا۔

دنیا کو لایا گیا۔

مرسلین بنائے گئے۔

پیغمبر لائے گئے۔

رسول بنائے گئے۔

عبادت خانے سجائے گئے

عرش کو سجایا گیا۔

فرش کو سجایا گیا حضور ﷺ کے لئے

اللہ نے قرآن پاک میں اس کانفرنس کی جھلکیاں پیش کیں..... جو کانفرنس

پروردگار نے کی ہے۔

واذا اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة

واذا اخذ الله..... اے میرے محمد ﷺ اس کانفرنس کی جھلکیوں کو یاد کر..... اس کانفرنس

کو یاد کر..... کہ اللہ تعالیٰ نے جب وعدہ لیا تھا۔

ميثاق النبيين..... پیغمبروں سے وعدہ لیا..... کس چیز کا وعدہ؟..... کہ

لما آتيتكم من كتاب..... کتاب بھی دوں گا۔

وحكمة..... اور نبوت بھی دوں گا..... لیکن شرط یہ ہے کہ

ثم جاءكم رسول..... کہ تمہارے بعد آخر الزماں نبی ایک آنے والا ہے۔

محمد رسول الله..... وہ جو محمد ﷺ آخر الزماں آئے گا..... وہ تمہاری

تصدیق کرے گا..... وہ کہے گا کہ مجھ سے پہلے سارے پیغمبر جو آئے..... وہ سچے تھے۔

مصدقاً لمامعکم لتؤمنن.....

اے میرے محمد ﷺ میں نے تیری کافر نس جب بلائی تھی تو سارے انبیاء سامعین میں تھے..... اور جو کافر نس محمد ﷺ کی سیرت کی تھی اس میں سامعین سارے پیغمبروں کی جماعت تھی..... موضوع شان محمد ﷺ تھا..... صدارت بھی خدا کی تھی..... مقرر بھی خدا تھا..... اور یہ جھلکیاں دیکھو۔

لما اتیتکم..... اے پیغمبرو میں تمہیں نبوت دوں گا۔

لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول.....

تمہارے بعد ایک آخر الزماں نبی آنے والا ہے۔

مصدقاً لمامعکم..... وہ تمہاری تصدیق کرے گا۔

لیکن آج تمہارے لئے کیا حکم ہے..... کہ

لتؤمنن به ولتنصرنه..... یہ ہے قرارداد محمد ﷺ کی..... اس پر دستخط

کرو..... ایک ہے

امنو..... ایمان لاؤ..... ایک ہے

لتؤمنن..... کرو دستخط..... یہ ہے قرارداد اے محمد ﷺ تیری ختم نبوت

کی..... تیری عظمت کی..... تیری بلندی کی۔

لتؤمنن به ولتنصرنه..... محمد ﷺ کی ختم نبوت کی قرارداد پہ دستخط

کرو..... اور

ولتنصرنه..... کا مطلب ہے کہ تم اس محمد ﷺ کی مدد کرو..... مدد کا

مطلب ہے..... اے نبیو! جب تم اپنے اپنے علاقوں میں جاؤ تو محمد ﷺ کا چرچا کرو۔ اور

پیغمبروں نے جب ایمان کا اقرار کیا تو اللہ نے فرمایا۔

قال اقررتم..... کیا تم نے اقرار کیا ہے؟

واخذتم علی ذالکم اصری.....

کیا تم میری بات پہ پکے ہو۔ تو تمام پیغمبروں نے جواب دیا۔
 اقرارنا..... ہم اقرار کرتے ہیں..... اللہ نے فرمایا۔
 قال فاشهدوا وانا معکم من الشاہدین.....
 اے نبیو! تم گواہ ہو جاؤ میں بھی گواہ ہوں کہ محمدؐ تمہارا بھی نبی ہے ساری کائنات کا
 نبی ہے۔

اس آیت نے..... اس سیرت کا نفرنس نے..... جو خلاق عالم نے کی ہے.....
 سبق کیا دیا؟..... کہ

اصل میں محمد ﷺ نے آنا تھا۔

اصل میں کملی والے نے آنا تھا۔

شمال رسول ﷺ میں علامہ یوسف بن اسماعیل لمعانی نے لکھا..... کہ آدم علیہ
 السلام کا جب آخری وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹے شیت علیہ السلام سے کہا..... بیٹا! میں دنیا
 سے جا رہا ہوں..... میرے جانے کے بعد اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگا کر
 اگر دعا قبول نہ ہو تو محمدؐ پر درود پڑھ دیا کر۔

حضرت شیت علیہ السلام نے فرمایا..... لباجان! میں نے تو محمدؐ کا نام آج سنا
 ہے..... تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا..... کہ بیٹا تم نے محمد ﷺ کا نام آج سنا ہے.....
 میں جنت سے ہو کے آیا ہوں..... میں نے جنت کا کوئی درخت ایسا نہیں دیکھا جس کے پتے
 پر محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہو۔

حضورؐ کا استقبال

میرے بھائیو!..... قرآن کی اس آیت نے ہمیں کیا سبق دیا؟ کہ محمد ﷺ
 مقصود کائنات ہیں۔

محمد ﷺ کے لانے کے لئے پیغمبروں کو لایا گیا۔

محمد ﷺ کے لانے کے لئے شمس و قمر کو منایا گیا۔

بزم کو نین کو آراستہ کیا گیا۔

میں نے پشاور کے ایک جلسے میں تقریر کی..... اور کہا کہ اصل میں حضور ﷺ نے آنا تھا..... اصل میں محمد ﷺ نے آنا تھا..... تو ایک پٹھان نے کھڑے ہو کر کہا اگر حضور ﷺ نے آنا تھا..... تو حضور ﷺ ہی آجاتے۔

آدم کو جنت سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟

نوح کا طوفان لانے کی کیا ضرورت تھی؟

ہر اہم کو آتش نمرود میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی؟

موسیٰ کو فرعون کے مقابلے میں لانے کی کیا ضرورت تھی؟

عیسیٰ کو جیل میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی؟

یوسف کو حسن دینے کی کیا ضرورت تھی؟

یعقوب کو چالیس سال رلانے کی کیا ضرورت تھی؟

میں نے کہا..... حضور ﷺ کے لانے سے پہلے

محفل کو سجانا تھا۔

بزم کو آراستہ کرنا تھا۔

مجمع کو اکٹھا کرنا تھا۔

کائنات میں عنقوان شباب پیدا کرنا تھا۔

دنیا کو آراستہ کرنا تھا۔

مجمع بھی تو اکٹھا کرنا تھا۔

اس نے کہلات سمجھ میں نہیں آئی..... میں نے کہا آپ اپنے شہر میں عطاء اللہ

شاہ خاری کا جلسہ کرانا چاہتے ہیں..... اور ایک اشتہار چھاپتے ہیں..... اس اشتہار میں سب

سے موٹا نام عطاء اللہ شاہ خاری کا ہے..... اور اس کے نیچے چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے

مقررہ نام کا نام ہے..... لیکن رات کو جب جلسہ شروع ہوتا ہے تو عطاء اللہ شاہ خاری کہیں

نظر نہیں آتے..... میں منظم سے پوچھتا ہوں..... جناب جلسہ تو عطاء اللہ شاہ کا ہے.....

اصل تقریر تو عطاء اللہ شاہ کی ہے..... اور وہ نظر نہیں آتے..... تو مجھے عظیم صاحب کہتے ہیں..... اصل تقریر واقعی عطاء اللہ شاہ کی ہے..... لیکن مجمع کو بھی اکٹھا کرنا ہے۔

لوگوں کو بھی جمع کرنا ہے۔

کائنات کو بھی تولانا ہے۔

مجمع بھی تو سجانا ہے۔

جلے کو بھی آراستہ کرنا ہے۔

اور جب چھوٹے چھوٹے مقرر آتے ہیں..... ہر مقرر کہتا ہے اصل تقریر عطاء

اللہ شاہ کی ہے..... اصل میں خطاب عطاء اللہ شاہ کا ہے..... ہم تو تھوڑی دیر کے لئے

آئے ہیں..... جب رات کے بارہ بج جاتے ہیں تو اصل خطیب کو لایا جاتا ہے..... جس کے

لئے جلسہ بلایا گیا..... میں نے کہا..... اللہ تعالیٰ نے جب فطرت کا اشتہار شائع کیا تو اس پر

سب سے مونا نام آمنہ کے در-یتیم کا لکھ دیا..... اس کے نیچے ایک لاکھ چوبیس ہزار و غمروں

کے نام لکھ دیے..... اور جبکہ فطرت کا یہ جلسہ شروع ہوا..... تو

پہلے آدم علیہ السلام آئے۔

پھر نوح علیہ السلام آئے۔

ذکریا علیہ السلام آئے۔

شیث علیہ السلام آئے۔

جس طرح ہر مقرر نے کہا کہ اصل میں عطاء اللہ شاہ نے آنا ہے..... اسی طرح

ہر نبی علیہ السلام نے کہا کہ اصل میں کملی والے نے آنا ہے۔

اسی لئے حضرت محمد اہیم علیہ السلام نے فرمایا۔

ربنا وابعث فیہم رسولا۔

اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد۔

جس وقت کائنات عقوان شباب پر پہنچی..... اور فطرت کا یہ جلسہ اختتام پر

پہنچا..... تو خدا مکہ اور مدینہ کے اس خطیب کو لایا جس کے لئے کائنات ہستی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا..... جس کے لئے اقبال سہیل نے کہا۔

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الام نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فردغِ حُسنِ نگاہ عرفان اگر چراغِ حرم نہ ہوتا
علامہ اقبال نے بھی یہی فلسفہ بیان کیا..... کہ

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے بلبیل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نبضِ ہستی میں یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رختِ بردوش میں سب دست و گریباں ہوتے
خیمہ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزمِ توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبلِ توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے ہیلاں ہوتے
حصولِ وحی میں موسیٰؑ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور ﷺ پہ پہنچے
میرے بھائیو!..... میرا عقیدہ۔

میرے اکابر کا عقیدہ۔

عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت کا عقیدہ..... حضرت خواجہ خواجگان کا عقیدہ۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ

کہ حضور ﷺ مقصود کائنات ہیں حضور ﷺ کے بعد قیامت کی صبح
تک کوئی پیغمبر پیدا نہیں ہوگا حضور ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی معصوم امام
آئے گا۔

تحریک ختم نبوتؐ کا مشن اور سپاہ صحابہؓ کا مشن ایک ہے

اور آپ اگر غور سے دیکھیں تو سپاہ صحابہؓ اور ختم نبوتؐ کا مشن ایک ہے کوئی
فرق نہیں نقطہ ایک ہے ہم بھی جھوٹ کے خلاف جہاد کر رہے ہیں ختم
نبوتؐ کی جماعت بھی جھوٹ کے خلاف جہاد کر رہی ہے ایک آدمی کہتا ہے میں مسلمان
ہوں ہمارا اختلاف ہے کہ تو کافر ہے مسلمان کیسے جو ہمارا اختلاف ہے وہی ان کا
اختلاف ہے تو دونوں کا مشن ایک ہے۔

میں نے برطانیہ کے اندر گلاسکو کے ایک کمیونٹی سنٹر میں کئی سال پہلے ایک لیکچر
دیا تھا ایک انگریز جو اردو بھی جانتا تھا اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہاں تم مولوی لوگ
آئے ہو اور مرزائیوں کو کافر کہہ رہے ہو یہ برطانیہ آزاد ملک ہے یہاں تو اگر کوئی
آدمی اپنے آپ کو کتا کہے تو اسے اجازت ہے کہ وہ اپنے آپ کو کتا کہہ سکتا ہے چہ جائیکہ
کوئی آدمی اپنے آپ کو مسلمان کہے کیوں اجازت نہیں؟ میں نے کہا
..... ہر آدمی کو کیا آزادی ہے؟

اس نے کہا جو مرضی اپنے آپ کو کہے تمہیں نہیں اجازت کہ
تم روکو

میں نے کہا آپ جو سوال کرنے والا ہے کیا وہ اپنے آپ کو لارڈ میئر کہہ سکتا
ہے؟۔

کہ میں چیئر مین بلدیہ ہوں؟

اس نے کہا نہیں۔

میں نے کہا وزیراعظم ہے آپ کے ملک کا جان میجر آپ
اپنے آپ کو کہہ سکتے ہیں کہ میں وزیراعظم ہوں؟

اس نے کہا..... نہیں۔

میں نے کہا..... آپ کے ملک میں تو اپنے آپ کو کتابلا کہنے کی اجازت ہے
وزیر اعظم کہنے کی اجازت کیوں نہیں؟

اس نے کہا..... کہ لارڈ میسر بننا ہے ایک چینل اور طریقے سے۔

میں نے کہا..... نبی بھی بننا ہے آسمانوں کے چننے سے..... مسلمان بھی
بتا ہے خدا کے چینل سے..... جو خدا اور مصطفیٰ کا چینل ہے..... اگر تم اپنے آپ کو
لارڈ میسر نہیں کہلا سکتے تو میں بھی کسی کافر کو مسلمان نہیں کہلوانے دیتا۔

ہم اس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں..... یہ زندقہ ہے..... کہ ایک
آدمی کافر ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہے..... یہ زندقہ ہے..... اور زندقہ کے
خلاف جہاد کرنا پوری امت پر واجب ہے..... آج مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ قادیانی
ڈش انٹینا کے ذریعے پوری دنیا میں اپنے مشن اور موقف کی بات کرتا ہے اور اس کو حقانیت کی
دلیل سمجھتا ہے۔

لیکن میں اس عظیم اجتماع میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء اور مشائخ کو
مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے پورے یورپ..... پورے مغرب اور پوری دنیا
میں قادیانیت کا منہ بند کر دیا ہے..... اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو پتا چل چکا ہے کہ
جس طرح عیسائی مرتد کافر ہے اس طرح قادیانی بھی مرتد اور کافر ہے۔

یہ وہ قافلہ حریت ہے کہ جس قافلہ کے سالار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ
خاریؒ کو ایک جیل میں کئی سال کی سزا ہوئی..... لیکن کئی سال کے بعد تہجد کے وقت
عطاء اللہ شاہ خاریؒ نے جب یہ شعر پڑھا تو جیل میں سناٹا چھا گیا..... کیا شعر
تھا..... کہ

زندگی کی اداس راتوں میں اک دیا سا ٹھٹھاتا ہے
اے ہوا سے بھی گل کر دے ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے
جو چمن سے گزرے تو اے صبا! تو کہنا یہ بلبل زار سے

خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے
عظیم نوجوانوں!..... مجلس تحفظ ختم نبوتؐ کے اکابر سپاہ صحابہؓ کو حکم
دیں..... تو ایک ایک چہ ختم نبوتؐ کے اکابرین کے اشارہ آمد پر جان قربان کرنے کے لئے
تیار ہے۔ سپاہ صحابہؓ تو ویسے بھی سپاہیوں کی جماعت ہے..... ہم لیڈر نہیں ہیں

.....
ہم سپاہی ہیں۔

رضا کار ہیں۔

چوکیدار ہیں۔

دربان ہیں۔

اور چوکیداروں کا کام خاموش رہنا نہیں بلکہ آواز لگا کر بیدار کرنا ہوتا ہے.....
اور دیکھیں..... آپ کے شہر کے چوک میں اگر دولڑ کے رات کو شور مچائیں تو صبح
تھانے میں رپورٹ درج ہو جاتی ہے کہ انہوں نے سونے نہیں دیا..... لیکن چوکیدار
ساری رات کتا ہے..... جاگو..... جاگو..... اس پر پرچہ کبھی کسی نے نہیں
کرایا..... اس لیے کہ اس کا کام جگانا ہے..... تو

سپاہ صحابہؓ جگانا چاہتی ہے۔

ختم نبوتؐ کے منکروں کی سازشوں سے جگانا چاہتی ہے۔

صحابہؓ دشمنوں کی سازشوں سے پوری امت کو جگانا چاہتی ہے۔

آج یہ بات یاد رکھیں۔

ناموس صحابہؓ کا تحفظ ہو۔

سپاہ صحابہؓ کا چہ جہ جہاں ابو بکرؓ و عمرؓ کی ناموس کے لئے جان قربان کرنے کے لئے
تیار ہے وہاں ختم نبوتؐ کے تحفظ کے لئے بھی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

آپ ہمارا ساتھ دو گے؟

پوری قوم ختم نبوت ﷺ اور صحابہؓ کے مشن پر ایک ہے؟

آپ ایک ہو؟۔

نہ اس ملک میں قادیانیت چل سکتی ہے نہ رافضیت چل سکتی ہے۔

آپ ایک ہو؟

بچے ہو؟۔

ساتھ دو گے؟۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین



دارالعلوم ربانیہ ضلع ٹوبہ

1992ء

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
 آخری رات ہے سر نہ جھکانا لوگو
 - حسن ادراک کی شمعیں نہ جھکانا لوگو
 کٹ گئے جو ناموس صحابہؓ کے لئے
 گلی کوچوں میں دوہراؤان کا افسانہ لوگو
 صحابہؓ کی ہر ادا کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا ہے

واجب الاحترام قابل صد احترام علماء کرام!

دارالعلوم ربانیہ کے عظیم جیالے ساتھیو!.....

صحابہ کرامؓ ایک ایسی جماعت ہے..... جس جماعت کی ہر ادا کا ذکر اللہ نے
 قرآن میں کیا..... صحابہ کرامؓ کے ہر طرز عمل کو اللہ نے قرآن میں بیان کیا..... ایک
 موقع پر جس طرح کوئی وجد میں آجاتا ہے..... اس طرح اللہ تعالیٰ نے کس کیف اور سرور
 میں اتنی خوبصورت بات کہی ہے کہ جو شخص اس حقیقت سے واقف ہے وہ جھومنے لگتا
 ہے..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

والذین ہاجروا و آخر جوا من دیارہم و اودوا فی سبیلی
 ایک آدمی الیکشن میں کھڑا ہوتا ہے اور آپ کے گاؤں کا چوہدری اور نمبردار اس کی
 حمایت کرتا ہے..... علاقے کے دوسرے لوگ اس چوہدری کے مخالف ہو جاتے ہیں کہ
 آپ نے فلاں امیدوار کی حمایت کیوں کی؟..... لیکن جب وہ امیدوار الیکشن میں کامیاب ہو
 کر اسمبلی میں پہنچتا ہے تو ہر معاملے میں اس چوہدری کی بات مانتا ہے..... لوگ کہتے ہیں کہ تو
 سارے علاقے کو چھوڑ کر اس ایک کی بات مانتا ہے..... تو وہ آگے سے کہتا ہے کہ اس آدمی
 نے میرے لئے تکلیف اٹھائی ہے..... میرے لئے طعنے سے..... میرے لئے پورے
 علاقے کی مخالفت مول لی۔

اصحاب رسول ﷺ کی کہانی..... قرآن و سنت کی زبانی

میرے بھائیو!..... ایک عام آدمی اتنا حساس ہے کہ اگر اس کے لئے کوئی آدمی
طعن سے تودہ طعن نہیں فراموش کرتا..... لیکن اللہ نے قیامت کی صبح تک رہنے والی کتاب
میں ایک ایسی بات فرمائی کہ

والذین هاجروا

وہ لوگ جنہوں نے میرے نبی کے لئے گھر چھوڑے..... ہجرت

کی..... علاقہ چھوڑا..... بستی چھوڑی

تصور کرو..... جس گاؤں میں رہتے ہو

جو گھر تم نے بنایا ہے

جو حویلی تو نے بنائی ہے

جو مکان تو نے سجایا ہے

جو فرنیچر تو نے رکھا ہے

جو گھر تو نے آباد کیا ہے

تیرا محبوب کے چھوڑ دے..... تو یہ نہ پوچھے کیوں چھوڑوں؟..... چھوڑ کر

اس کے ساتھ چلا جائے

والذین هاجروا

وہ لوگ جنہوں نے نبی کے لئے ہجرت کی..... گھر بار چھوڑے..... اور صرف

گھر بار نہیں چھوڑے..... قرآن پڑھو..... مکہ اور مدینہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار

صحابہؓ میں سے صرف دس ہزار صحابہؓ کی قبریں ہیں..... باقی ایک لاکھ چوبیس ہزار کہاں

گئے؟.....

کوئی قسطنطنیہ کے خطے میں جا سوا

گھر مدینے میں قبر قسطنطنیہ میں

گھر کے میں قبر مصر کے صحراؤں میں

گرم دینے میں قبر افریقہ کے جزیروں میں
 گرم دینے میں قبر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں
 گرم دینے میں اور قبر مکران کے ساحل پر
 گرم دینے میں 'چچہ مدینہ میں' نبوی مدینہ میں 'قبر انطاکیہ کی بستیوں میں اور روڈس
 کے شہر میں اور پوری دنیا کے ایک ایک خطے میں
 جہاں کوئی جہاز نہ پہنچا
 جہاں کوئی سیاح نہ پہنچا
 جہاں کوئی وفد نہ پہنچا
 محمدؐ کا صحابی قرآن لے کر جزیروں میں پہنچا
 بستیوں میں پہنچا
 علاقوں میں پہنچا
 سمندروں میں پہنچا
 وادیوں میں پہنچا
 کس لئے پہنچا؟..... محمد مصطفیٰؐ نے کہا..... نبیؐ کا ساتھ دے کر..... پیغمبرؐ
 کے لئے۔

اصحاب رسول ﷺ کی ہجرت

والذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم
 اللہ نے صرف یہ نہیں کہا کہ ہجرت کی..... یہ بھی کہا کہ
 اخرجوا من دیارہم

دھکے دیئے
 گھروں سے نکالا
 بچوں سے جدا کیا
 دھکے دیئے 'نبیوں سے جدا کیا

ایک شخص چھ لے کر مکہ میں کھڑا ہے..... ہجرت کرنے لگا ہے..... ابو جہل نے چھ چھین لیا..... اس نے کہا کہ یہ لڑکی بھی مکے کی ہے..... یہ چھ بھی مکے کا ہے..... تو نے ہجرت کرنی ہے تو اکیلا ہجرت کر۔

اس نے کہا چھ لے لو

بیوی لے لو

نبی کو نہیں چھوڑ سکتا

مدینہ میں رسول اللہ کی مجلس میں وہ شخص بیٹھا ہے

حضورؐ نے فرمایا تو کیوں پریشان ہے؟

وہ شخص رو پڑا..... کہنے لگا کملی والے بیس دن ہو گئے یہاں پہنچے ہوئے.....

رات کو بیوی بھی یاد آتی ہے..... چھ بھی یاد آتا ہے..... ایک اکیلا چھ تھا..... آپؐ

کی وجہ سے چھ چھوڑ دیا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ تو آگیا ہے..... اگر تو نے چھ چھوڑا..... بیوی چھوڑی تو

کوئی بات نہیں..... جب تو نے مصطفیٰؐ کو نہیں چھوڑا تو ساری دنیا تیرے قدموں کے

پہنچے ہے۔ وہ صحابی رسولؐ ہے جس کا نام سعد ابن ابی وقاصؓ ہے۔

میرے بھائیو!..... قرآن کہتا ہے

اخرجوا من دیارہم

مجھے بتاؤ..... شیعہ کا نقطہ نظر ہے

ضمنی کا نقطہ نظر ہے..... اصول کافی شیعہ مذہب کی بنیادی کتاب

ہے..... جس کتاب پر پوری دنیا کے شیعہ کا ایمان ہے..... اس میں لکھا ہے کہ ایک

لاکھ چوالیس ہزار سارے صحابہؓ مرتد تھے..... ان کے دل میں ایمان نہیں تھا۔

قرآن نے کیا کہا۔

اخرجوا من دیارہم

اصول کافی میں ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ میں سے صرف چار مسلمان

تھے..... باقی سارے کافر تھے..... ان کے دل میں ایمان نہیں تھا..... بقول شیعہ کے
صرف چار مسلمان کون کون تھے؟..... مقداد ابن اسودؓ..... عمار لکن یاسرؓ..... سلمان
فارسیؓ..... ابوذر غفاریؓ..... سوال یہ ہے کہ قرآن کتنا ہے

والذین ہاجروا

ان لوگوں نے ہجرت کی

بتاؤ جب گھرنی کے لئے چھوڑا..... ایمان تھایا نہیں تھا؟

جب حویلیاں چھوڑ دیں..... ایمان تھایا نہیں تھا؟

جب بچے چھوڑے..... ایمان تھایا نہیں تھا؟

پھر قرآن کتنا ہے۔

اخرجوا من دیارہم

ان کو دھکے دے کر گھر سے نکالا گیا

اور اگلی بات کیا کہی

والذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واودوا فی سبیلی

واودوا ۱..... ایذا سے ہے

واودوا ۱..... تکلیف سے ہے

واودوا ۱..... کا معنی دکھ دینا

واودوا ۱..... کا معنی دکھ میں مبتلا کئے گئے

واودوا ۱..... کا معنی ازیتیں دیئے گئے

واودوا ۱..... کا معنی مصیبتیں دیئے گئے

واودوا ۱..... کا معنی مصائب کے پہاڑوں سے گزارے گئے

واودوا ۱..... کا معنی سمندروں میں غرق کئے گئے

واودوا ۱..... کا معنی آگ میں جلانے گئے

واودوا ۱..... کا معنی آگ کے انگاروں پہ لٹائے گئے

واوذا..... کا معنی آنکھیں نکالی گئیں

واوذا..... کا معنی چڑی ادھیڑی گئی

واوذا..... کا معنی جلتے ہوئے کڑا ہے میں ڈالے گئے

قرآن کتا ہے کہ..... واوذا فی سبیلی

راستہ میرا تھا..... تڑپے یہ تھے

راستہ میرا تھا..... ذبح یہ ہوتے تھے

راستہ میرا تھا..... قربان یہ ہوتے تھے

راستہ میرا تھا..... ٹکڑے یہ ہوتے تھے

کبھی بدر میں ٹکڑے ہوئے

کبھی احد میں ٹکڑے ہوئے

کبھی خیبر میں ٹکڑے ہوئے

جو بدر میں ٹکڑے ہو اس کے رشتہ داروں نے یہ نہیں کہا کہ ہم اب احد میں نہیں

جائیں گے

بدر میں ایک بھائی گیا تھا تو احد میں سات بھائی چلے گئے

بدر میں ایک چہ گیا تھا احد میں سارا خاندان چلا گیا

جب سب کچھ لٹایا تو قرآن نے کہا

واوذا فی سبیلی

شیعہ کتا ہے کہ ایمان نہیں تھا..... اور قرآن کتا ہے کہ میرے راستے میں

مارے گئے خبابؓ ابن ارت فاروق اعظمؓ کے پاس آئے..... فاروق اعظمؓ نے کہا خبابؓ کمر

سے کپڑا ہٹاؤ..... جب کمر سے کپڑا ہٹایا تو ہڈیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا

ہوا؟..... تو خبابؓ نے کہا کہ آگ کے انگاروں پہ جلایا جاتا تھا..... چربی پکھلتی تھی تو

انگارے جھتے تھے..... لیکن دشمن کو ترس نہیں آتا تھا۔

اس لئے تو قرآن نے کہا۔

واذوا فی سبیلی

میرے راستے میں مارے گئے

مجھے بتاؤ جب ان کو آگ کے انگاروں پہ جلایا گیا..... ایمان تھا یا نہیں تھا؟..... شیعہ کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا

ایمان نہیں تھا تو آگ کے انگاروں پہ لٹائے کیسے گئے؟

ایمان نہیں تھا تو زینرہؓ کی آنکھیں نکالی کیسے گئیں؟

ایمان نہیں تھا تو سمیعہؓ کے ٹکڑے کیسے ہوئے؟

ایمان نہیں تھا تو لہینہؓ کی چمڑی کیسے ادھڑی؟

ایمان نہیں تھا تو ایک ایک عورت کے سر کیسے کاٹے گئے؟

ایمان نہیں تھا تو کڑا ہوں میں کیسے ڈالے گئے؟

ایمان نہیں تھا تو زیدؓ ابن دثنہ کو مکہ کے چوک میں پھانسی کیوں دی گئی؟

ایمان نہیں تھا تو خبیبؓ ابن عدی کو تختہ دار پہ کیوں چڑھایا گیا؟

ایمان نہیں تھا تو عاصم بن ثابتؓ انصاری کو پہاڑ سے کیوں گر لیا گیا؟

ایمان نہیں تھا تو طارقؓ ابن زیدؓ کو پہاڑ سے گرا کر کیوں ذبح کر دیا گیا؟

ایمان نہیں تھا تو بیر معونہ میں سڑسٹھ (۶۷) صحابہؓ کیسے ذبح کر دیئے گئے؟

ایمان نہیں تھا تو بدر میں چودہ لاشیں کیسے تڑپیں؟

احد میں ستر صحابہؓ کیسے تڑپے؟

خیبر میں انیس کیسے تڑپے؟

مصعب بن عمیرؓ کی لاش کیسے تڑپی؟

حزہ کے بارہ ٹکڑے کیسے ہوئے؟

ایمان نہیں تھا تو ٹکڑے کیسے ہوئے؟

ایمان نہیں تھا تو جان کیسے گئی؟

ایمان نہیں تھا تو کفن کیسے پہنے؟

ایمان نہیں تھا تو بچ کیسے یتیم ہوئے؟

ایمان نہیں تھا تو بیوی کیسے بیوہ ہوئی؟

ایمان نہیں تھا تو نیزے کی انیوں پہ کیسے چڑھائے گئے؟

والذین هاجروا واخرجوا من ديارهم واوذوا في سبيلي
سیدنا عمرو بن جموح ٹانگ سے لنگڑے ہیں..... پیغمبر نے فرمایا تو تو محذور
ہے..... کہنے لگا یا رسول اللہ! میرا ایمان بڑا مضبوط ہے..... رسول اللہ نے اجازت دے
دی..... اب عمرو بن جموح کو دیکھو جو ٹانگ سے لنگڑا ہونے کے باوجود گھٹ گھٹ کر
میدان جنگ میں جاتا ہے..... میدان احد میں شہید ہو گیا..... رسول اللہ نے فرمایا اس
کی لاش کو اونٹ پہ رکھو اور مدینہ لے جاؤ..... اس کی لاش کو مدینہ میں دفن کرو..... جب
عمرو بن جموح کی لاش کو اونٹ پہ رکھا گیا تو اونٹ اٹھتا نہیں تھا..... حضورؐ نے اس کے
صاحبزادے کو بلا کر کہا کہ عمرو بن جموح نے گھر سے آتے ہوئے کوئی دعا مانگی تھی؟
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گھر سے آتے ہوئے انہوں نے یہ کہا تھا۔

اللهم لا تردني الى اهلي

اے اللہ! مجھے اپنے گھر والوں کی طرف نہ لے جانا۔

پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اس کی دعا قبول ہو گئی..... تو پھر قرآن نے کیا کہا

واوذوا في سبيلي

میرے راستے میں مارے گئے..... ایک بڑی عجیب بات کہتا ہوں..... قرآن

نے یہ نہیں کہا۔

والذین هاجروا واخرجوا من ديارهم

انہوں نے ہجرت کی..... گھروں سے نکالا گیا..... اور نکالنے کے بعد۔

واوذوا في سبيل النبي

نہیں کہا کہ نبیؐ کے راستے میں مارے گئے

یہ نہیں کہا کہ محمدؐ کے راستے میں مارے گئے

یہ نہیں کہا کہ اسلام کے راستے میں مارے گئے
یہ نہیں کہا کہ قرآن کے راستے میں مارے گئے
میرے بھائیو!..... آج تو میدانِ جنگ میں لڑے اور کہے کہ میں ملک کے لئے مارا
گیا..... میں قوم کے لئے مارا گیا..... میں وطن کے لئے مارا گیا..... جو ملک کے لئے مارا
جائے..... آج تک اس کو سلامی دیتے ہو..... بڑے بڑے لوگ مارے گئے۔

چونڈہ کے محاذ پر مارے گئے
یہ وطن کے لئے مارے گئے
یہ قوم کے لئے مارے گئے
یہ ملک کے لئے مارے گئے
یہ ٹینکوں کے نیچے مارے گئے

جو تیری زمین کے تحفظ کے لئے مارا جائے اس کو سلامی دیتے ہو اور جس کو خدا کے

واو ذوافی سبیلی

میرے لئے مارا گیا
میرے نام پہ مارا گیا
میری توحید پہ مارا گیا
میری الوہیت پہ مارا گیا
میری ربوبیت کے لئے مارا گیا
میرے کلمے پہ مارا گیا

واو ذوافی سبیلی

میرے پیغمبرِ مکاتم لے کر..... میرے نبی سے توحید کا سبق پڑھ کر..... میرے
راستے میں ٹکڑے کرائے..... لیکن نہ خدا کو چھوڑا نہ مصطفیٰ کو چھوڑا
شیعہ کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا
جو شہید ہو گیا اس کے دل میں ایمان نہیں تھا

جو زح ہو گئے ایمان نہیں تھا؟

جنہوں نے بچے یتیم کرائے ایمان نہیں تھا؟

جنہوں نے ٹکڑے کرائے ایمان نہیں تھا؟

مولانا اعظم طارق صاحب نے جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا..... بڑا خوبصورت

واقعہ بیان کیا..... ایک چھوٹی سی بات میں بھی کہتا ہوں کہ اس عورت کو جب یہ خبر ملی کہ

تیرا بھائی شہید ہو گیا

تیرا بیٹا شہید ہو گیا

تیرا خاوند شہید ہو گیا

وہ کیا کہتی تھی کہ بیٹوں کی بات نہیں..... خاوند کی بات نہیں..... بھائی کی

بات نہیں ہے..... حقیقت نے یہ نقشہ عجیب کھینچا ہے..... وہ کہتا ہے

چلی تھی ایک ضعیفہ جستجوئے حال کرنے کو

کسی اچھی خبر کا بڑھ کے استقبال کرنے کو

گئے تھے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی

نچھاور کر دیئے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی

ملے ان سب کے رستے میں شہادت کے پیام ان کو

سناتے ہی سناتے جا رہے تھے خاص و عام اس کو

مگر اس کی زبان پر ایک ہی اسم گرامی تھا

اس کا نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا

بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا

رسول اللہؐ کیسے ہیں؟ یہی لب پر سوال آیا

اور جب لوگوں نے کہا حضورؐ زندہ ہیں..... تو

کہا مجھ کو دکھا دو صورت کملی والے کی

کہ ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی

نظر آیا کہ ہاں جلوہ فگن نور تجلی ہے
پکارا بھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

اور شیعہ کہتا ہے کہ ایمان نہیں تھا

بتاؤ ایمان تھلایا نہیں تھا

ایمان کس کو کہتے ہیں

ایمان کی کیا شرط ہے

شیعہ کہتا ہے کہ چار آدمیوں کے علاوہ کسی اور کے دل میں ایمان نہیں تھا اور قرآن

کہتا ہے کہ

واوذا فی سبیلی

میرے راستے میں مارے گئے

میرے راستے میں ذبح کر دیئے گئے

میرے راستے میں سب کچھ لٹا گئے

میرے راستے میں سب کچھ ذبح کرا گئے

مجھے بتاؤ۔

واقعہ غزوہ موتہ

غزوہ موتہ میں یہ واقعہ نہیں پیش آیا؟..... جنگ موتہ میں چشمِ فلک نے یہ نظارہ
نہیں دیکھا؟..... ساری کائنات کے لوگوں نے تاریخ میں یہ واقعہ نہیں پڑھا؟..... کہ جنگ
موتہ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی..... یہ وہی جنگ ہے جس میں رسول ﷺ نے تین صحابہؓ
کے بارے میں کہا کہ زید بن حارثہؓ کے پاس..... عبداللہ بن رواحہؓ کے پاس اور جعفر طیارؓ کے
پاس..... اسی طرح صحابہؓ کا نام لے کر کہا کہ اگر یہ پرچم گر جائے تو دوسرا لے لے.....
دوسرے سے گر جائے تو تیسرا لے لے

میرے بھائیو!..... جنگ تو کل شروع ہوگی..... ایک دن پہلے دو صحابیؓ پہاڑ کے دامن میں
بیٹھے ہیں..... ایک انصاری ہے..... ایک مہاجر ہے..... دعا کرنے لگے..... دعا کیا ہے؟

دنیا میں ایسی دعا کبھی کسی نے نہیں کی ہوگی..... ایک صحابیؓ دعا کرتا ہے..... دوسرا آمین کہتا ہے..... پھر دوسرا دعا کرتا ہے..... پہلا آمین کہتا ہے۔

انصاری دعا کرتا ہے..... اے اللہ! کل جب جنگ شروع ہو..... میری تلوار ہو اور تیرے نبیؐ کے بڑے بڑے دشمن میری تلوار کے نیچے آکر ذبح ہو جائیں..... مہاجر آمین کہتا ہے..... اس کی دعا ختم ہو گئی۔

اب مہاجر نے ہاتھ اٹھائے..... اے اللہ! کل جب جنگ شروع ہو تو میری تلوار سے تیرے نبیؐ کے بڑے بڑے دشمن ذبح ہو جائیں..... پھر اے اللہ! تیرے نبیؐ کا کوئی دشمن مجھے قتل کر ڈالے..... مجھے ذبح کر کے میرے سینے پر چڑھ جائے..... پھر میری آنکھوں کو نکال دے..... میرے ہاتھوں کو کاٹ دے..... میرے پاؤں کاٹ دے..... میرے جسم کے ٹکڑے کر دے..... میرے سارے ٹکڑے پہاڑوں پہ بکھیر دے..... اور جب قیامت کی صبح آئے اور تو ان ٹکڑوں کو جمع کر کے پوچھے کہ تو کیا چاہتا ہے؟..... تو میں کہوں اے اللہ! جس طرح ٹکڑے ہوئے تھے..... ان میں مزہ اتنا آیا تھا کہ دوبارہ دنیا میں زندہ کر دے..... پھر اسی طرح ٹکڑے کر دے..... پھر زندہ کر دے..... پھر اسی طرح ٹکڑے کر دے۔

ثم اقتل۔ ثم احيى۔ ثم اقتل۔ ثم احيى۔ ثم اقتل۔

بتاربا نیہ کے مسلمان!..... جب اس نے یہ دعا کی تو اس کے دل میں ایمان تھا یا نہیں تھا؟..... دعائیں دونوں صحابہؓ کی قبول ہو گئیں..... انصاری کی تلوار سے بڑے بڑے نبیؐ کے دشمن جہنم رسید ہوئے..... جب جنگ ختم ہونے کے بعد یہ شخص اس پہاڑ سے گزار تو دیکھا کہ اس مہاجر کی لاش کے ٹکڑے پڑے ہیں..... آنکھیں علیحدہ ہیں..... ہاتھ علیحدہ ہیں..... پاؤں علیحدہ ہیں..... جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں۔ وہ ان ٹکڑوں کو دیکھ کر دھاڑیں مار کر رو پڑا..... کہنے لگا اے اللہ! کل میں بھی یہی دعا کرتا۔

میرے بھی ٹکڑے ان پہاڑوں پر پڑے ہوتے..... شیعہ کہتا ہے ایمان نہیں تھا..... فیصلہ تو کر میں صحابیؓ کے پاؤں کی خاک چاٹوں..... میں صحابیؓ کا فیصلہ قرآن سے مانگوں یا شیعہ کی بات سنوں.....؟

آج مجھے کہتے ہو کہ یہ تشدد کرتا ہے..... مجھے بتا جس کے ٹکڑے پہاڑوں پر بکھر گئے.....
اس کو شیعہ کہے کہ ایمان نہیں تھا..... میں خاموش کیسے رہوں..... کیونکہ قرآن نے کہا۔

والذین هاجروا واخرجوا من ديارهم واودوا في سبيلي۔
یہ وہی جنگ ہے کہ جس میں حضرت جعفرؓ کے ٹکڑے ہوئے..... جن کو لقب طیار کا ملا۔
..... طیار اڑنے والے کو کہتے ہیں..... حضرت جعفرؓ جنگ موتہ میں شہید ہوئے..... ان کا
ایک ہاتھ کٹ گیا..... پھر دوسرا ہاتھ کٹ گیا..... انہوں نے ٹانگوں کے اندر پرچم لے
لیا..... پھر ٹانگیں کٹ گئیں..... اللہ نے جنت سے ان کے پر لگا دیئے..... خاری شریف کی
حدیث ہے کہ پر لگنے کی وجہ سے انہیں جعفر طیارؓ کہا جاتا ہے..... کہ ایسا جعفرؓ جو جنت
میں اڑ رہا ہے..... پھر قرآن نے کہا۔

واودوا في سبيلي۔

میرے بھائیو!..... یہ بھی بتاؤ کہ حضرت جعفرؓ جب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تو سب سے
پہلے جعفرؓ کی شہادت کی خبر جبرائیل امینؑ نے رسولؐ کو دی۔..... حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو
نکل آئے..... رسول اللہ ﷺ کو پتا تھا کہ جعفر طیارؓ کی پانچ چھوٹی چھوٹی چیاں ہیں اور دو بچے
ہیں..... حضورؐ حضرت جعفرؓ کے گھر گئے۔..... بچے بڑے تھے..... ایک کا نام محمد بن جعفرؓ اور
دوسرے کا نام عبد اللہ بن جعفرؓ تھا اور چیاں چھوٹی تھیں..... ان چچیوں کے سر پر نبوت نے
ہاتھ رکھا..... وہ منظر کتنا عجیب ہو گا..... آپؐ نے فرمایا بیٹو!..... تمہارا باپ جنت میں چلا گیا
ہے..... اگر تم چاہو تو میں دکھا دوں کہ تمہارا باپ جنت میں اڑ رہا ہے..... اور فرمایا آج کے بعد
میں محمدؐ تمہارا باپ ہوں۔

مسلمانو!..... ربانیہ کے لوگو!..... بتاؤ حضرت جعفرؓ کے دل میں ایمان تھا یا نہیں تھا؟..... اسی
لئے قرآن نے کہا۔

واودوا في سبيلي۔

میرے راستے میں مارے گئے۔

میرے راستے میں ذبح کئے گئے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ چار مسلمان تھے..... قرآن کتنا ہے سارے مسلمان تھے..... قرآن کتنا ہے۔
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اللہ کتنا ہے میں راضی ہوں..... چوڑھا کتنا ہے میں نہیں راضی۔

اللہ کتنا ہے میں راضی ہوں..... کافر کتنا ہے میں نہیں راضی۔

اللہ کتنا ہے میں راضی ہوں..... جنسی کتنا ہے میں نہیں راضی۔

میرے بھائیو!..... قرآن کے اس لفظ پر قربان ہو جاؤں۔

واودوا فی سبیلی۔

میرے راستے میں اذیتیں دیئے گئے۔

میرے راستے میں مارے گئے۔

میرے راستے میں ذبح کر دیئے گئے۔

میرے راستے میں ٹکڑے ہو گئے۔

میرے راستے میں سب کچھ لٹا دیا۔

صدیق اکبرؓ کی فیاضی اور جانثاری

مجھے بتاؤ کوئی ایسا شخص بھی دیکھا تم نے کہ نبیؐ نے چندے کی اپیل کی..... کوئی گھر کا
آدھا سامان لے آیا..... کسی نے چوتھائی دیا..... کسی نے ٹکٹ دیا..... ایک شخص ایسا تھا کہ جس
نے گھر کا سارا ہی سامان دے دیا..... تو اقبال کو کہنا پڑا۔

پروانے کو شمع بلبیل کو پھول بس

صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے پانچویں مرتبہ چندہ مانگا تو میرے والد ابو بکرؓ گھر آکر
دیواروں پر ہاتھ پھیرنے لگے..... میں نے کہا اباجان کیا دیکھتے ہیں؟ فرمایا کپڑا سینے والی ایک
سوئی میں نے یہاں لٹکائی تھی..... میں چاہتا ہوں کہ وہ سوئی بھی میرے گھر نہ رہے۔ وہ ملے تو
نبیؐ کے دفاعی فنڈ میں دے دوں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد تیسرے دن ساری رات
کروٹیں بدلتے رہے۔ میں نے پوچھا اباجان گھر کا سارا سامان بھی دے دیا۔

ابو بکرؓ کہتے ہیں عائشہؓ میں تجھے کیا بتاؤں..... پیغمبرؐ نے آج پھر فرمایا ہے کہ تمیں ہزار صحابہؓ کا لشکر ہے..... تبوک میں اڑھائی لاکھ رومیوں کا مقابلہ ہے اور ابھی تمیں ہزار صحابہؓ کے لشکر کے کھانے کے انتظامات بھی پورے کرنے ہیں..... کچھ سامان جمع ہو گیا لیکن ابھی تو بہت سارا چندہ باقی ہے..... عائشہؓ میں کیا کروں؟..... میں آج رات یہ سوچتا رہا کہ میرے جسم پر جو کپڑے ہیں یہ منگے ہیں..... تیرے نبیؐ کو تکلیف ہو اور تو منگے کپڑے پہن کر پھرے..... مجھے اسی بات پر ساری رات نیند نہیں آئی..... خواجہ دل محمدؐ نے کتنی خوبصورت بات کہی۔

اصحابِ پاکِ مصطفیٰؐ کو حق نے کیا جگر دیا
بہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا
کسی نے ٹلٹ لا دیا کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے والد اٹھے..... صبح کو مدینہ کے بازار میں گئے اور اپنے کپڑے اتار کر مدینہ کی گلیوں سے ٹاٹ کا لباس خریدا..... ابو بکرؓ نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور ان کپڑوں سے جو پیسے چھوے وہ بھی لا کر رسول اللہؐ کے دفاعی فنڈ میں دے دیئے..... ابو بکرؓ نے ٹاٹ کے کپڑے پہنے..... اور کراچی کا ایک کافر ایک کتاب لکھتا ہے۔ ”شیخ ثقیفہ“..... اس کتاب میں کہتا ہے کہ ابو بکرؓ کو چین میں ایک نجومی نے کہہ دیا تھا کہ ایک آخر الزماں نبیؐ آئے گا..... اس کے پاس حکومت ہوگی..... ابو بکرؓ حکومت اور پیسے کے لالچ میں اس محمدؐ کے ساتھ نعوذ باللہ چمٹ گیا..... مکے میں بھی ساتھ رہا..... مدینے میں بھی ساتھ رہا..... جب نبیؐ فوت ہو گئے تو جلدی جلدی جا کر کرسی پر قبضہ کر لیا..... اوئے بے ایمان!..... تجھ سے کوئی پوچھنے والا ہو کہ صدیقؓ نے اسلام سے لیا کیا دیا کیا؟..... کبھی یہ بھی سوچا کہ ابو بکرؓ نے جب نبیؐ کا کلمہ پڑھا تو ہزاروں نہیں لاکھوں کا کپڑا موجود تھا..... چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے..... لیکن وہ بھی وقت آیا کہ صدیقؓ ٹاکیوں کا لباس پہن کر محمدؐ کی محفل میں آیا..... اللہ کی رحمت کو جوش آیا

اور اللہ نے فرمایا..... جبرائیلؑ جلدی کر..... آج تو بھی ٹاٹ کا لباس پہن لے اور مدینہ کی گلیوں میں جا کر میرے نبیؐ کو مبارک دے کہ جب تک تیری امت میں ابو بکرؓ جیسے عاشق موجود ہیں..... دنیا کی کوئی طاقت تجھے شکست نہیں دے سکتی..... تو قرآن نے کہا۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَآخَرُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي
ثَاكِيًا مِّنْهُمْ..... چڑیاں ادھیڑ کر محمدؐ کی آبرو کو باقی رکھا۔

ایک صحابیؓ نے نبیؐ کا کلمہ پڑھا..... اس کے گھر والوں نے اس کے سارے کپڑے اتار لئے..... کپڑے اتار کر آدمی رات کی تاریکی کے وقت گھر سے نکال دیا..... ایک ٹاکی لے کر شرم گاہ پر ڈالی اور آہستہ آہستہ رات کی تاریکی میں مسجد نبوی کے دروازے پہ آکر بیٹھ گئے۔ میرے بھائیو!..... دنیا کے سردار نماز کے لئے نکلے..... آپؐ نے دیکھا کہ ایک صحابیؓ بیٹھا ہے..... حضورؐ نے فرمایا تو کون ہے؟..... عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں آپؐ کا صحابیؓ ہوں..... آپؐ نے میرا نام عبد اللہؓ رکھا ہے..... حضورؐ نے فرمایا..... عبد اللہؓ! کیا بات ہے یہاں بیٹھ ہو؟..... عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے کپڑے نہیں..... میرے جسم سے کپڑے اتار لئے گئے..... اللہ اکبر..... عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا..... تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہؐ تشریف لائے اور آپؐ نے گھر سے دو چادریں لا کر مجھے دیں..... جس کے جسم پر دو چادریں ڈالی گئی ہوں اس کو عربی زبان میں ذوالجہادین کہتے ہیں کہ دو چادروں والا..... عبد اللہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا کریں کہ میں کسی غزوے میں جاؤں اور شہید ہو جاؤں..... حضورؐ نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے اے اللہ!..... عبد اللہؓ کو شہادت نصیب فرما..... یہ بات کہنے کی دیر تھی..... تھوڑی دیر بعد اعلان ہوا کہ رقاہ کی بستیوں میں بغاوت اٹھی ہے..... رسول اللہؐ وہاں تشریف لے گئے..... عبد اللہؓ ذوالجہادینؓ ساتھ تھے..... راستے میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا..... اس پڑاؤ کے موقع پر عبد اللہؓ ذوالجہادینؓ شام کو ہمارے ہوئے اور رات کو فوت ہو گئے..... ان کی وفات کی خبر رسول اللہؐ کو ملی تو پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے..... فرمایا عبد اللہؓ جہاد کا مسافر تھا..... راستے میں دنیا سے چلا گیا..... اس کو شہادت کی موت ملی۔

میرے بھائیو! رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کی تدفین میں میں محمدؐ شریک ہوں گا۔۔۔۔۔
جنازہ خفیہ کرنے پر مہلایا۔۔۔۔۔ کفن صحابہؓ نے دیا اور جب تدفین کا وقت آیا تو رسول اللہؐ خود قبر میں
اترے۔۔۔۔۔ تو سارے صحابہؓ دھاڑیں مار کر رونے لگے۔۔۔۔۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے رو کر
کہا۔۔۔۔۔ اے کاش! عبد اللہ ذوالجنادینؓ تیری جگہ میری لاش ہوتی۔۔۔۔۔ مجھے خفیہ خود قبر میں
اترتے۔۔۔۔۔ میں محمدؐ کے ہاتھوں سے قبر میں اترتا۔ شیعو!۔۔۔۔۔ تم کہتے ہو ایمان نہیں تھا۔۔۔۔۔
ہم تمہاری بات کیسے مانیں؟۔۔۔۔۔

آج شیعہ کو جتنی تکلیف ناموس صحابہؓ بل سے ہے کسی سے نہیں۔۔۔۔۔ ہمیں اس
بات کی تصدیق ہو چکی ہے کہ سرگودھا سے شبیر حسین عطاری نے ایک کتاب لکھی ہے۔۔۔۔۔
”معیار صحابیت“۔۔۔۔۔ اور وہ کتاب اسمبلی کے تمام اراکین کو بھیجی ہے۔۔۔۔۔ اس میں لکھا ہے کہ
خو لو محلو سپاہ صحابہؓ والے سارے لوگوں کو جو کافر بھی تھے ان کو بھی صحابی بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔
نحوذ باللہ۔۔۔۔۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ صحابی ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔ میں نے کہا
اچھا ہوا کہ یہ کتاب اراکین اسمبلی کو بھیجی ہے۔۔۔۔۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ صحابہؓ کی توہین کرتے ہیں
تو اسمبلی کے اراکان کہتے تھے نہیں تم غلط کہتے ہو۔۔۔۔۔ لیکن اب ان کا کیا دھرا خود اسمبلی کے
اراکین کے سامنے آئے گا۔

شیعو!۔۔۔۔۔ یہ نہیں ہو گا کہ ابو بکرؓ کو کافر کہو اور تم مسلمان رہو۔۔۔۔۔ یہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ اس کے
لئے اگر ضیاء الرحمن فاروقی اور اعظم طارق کو قبر میں اترنا پڑا تو ہم برداشت کر لیں گے۔۔۔۔۔
صدیقؓ کے دشمن کو مسلمان کہلانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

مسلمانو!۔۔۔۔۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ شیعہ پہلے کافر نہیں تھا؟۔۔۔۔۔ شیعہ جب سے بنا ہے اس
وقت سے کافر ہے۔۔۔۔۔ لیکن بات اصل یہ ہے کہ وہ تقیہ کی سیاہ چادر کے نیچے چھپا رہا۔۔۔۔۔ عثمانی
نے اقتدار میں آنے کے بعد کہا ہم کھلے عام کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کافر ہیں (نحوذ باللہ)۔۔۔۔۔
تو عثمانی نے وہ تقیہ کی چادر کا پا جامہ اتار کر ننگا کر کے خود چوک میں کھڑا کر دیا ہے۔۔۔۔۔ ہم نے
کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ عثمانی نے خود کو ننگا کیا ہے۔۔۔۔۔ ہم نے تو لوگوں سے کہا کہ اس سے جو یہ ننگا

ہے۔

شیعو!..... تمہارے بلا ٹینی نے تمہیں ننگا کیا ہے..... اس نے گیارہ فروری 1979ء کو انقلاب کے بعد کتابیں لکھیں کہ تقیہ کا حکم منسوخ کرتا ہوں اور کھلے عام میں اپنے مذہب کا اظہار کرتا ہوں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کا فرشتے۔ نعوذ باللہ۔

یہ شیعہ کا پرانا عقیدہ ہے..... لیکن یہ کتابوں میں تھا اور کتابیں ملتی نہیں تھیں..... شیعہ عام مسلمانوں سے ملتا اور کہتا ہے کہ ہم صحابہؓ کو مانتے ہیں..... یہی کہتا رہا اور تقیہ اتنا چلایا کہ ختم نبوتؐ کی تحریکوں میں بھی شامل ہوتا رہا..... مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے..... انہوں نے کہا کہ جتنے شیعہ ہمارے اسٹیج پر آئے ان میں ایک بھی ایسا نہیں تھا کہ جو دل سے صحابہؓ کو مانتا ہو..... ہمیں تصدیق ہو گئی کہ تقریر ہمارے جلسے میں اور گالیاں اپنی مجلسوں میں صحابہؓ کو..... مولانا جالندھریؒ کی یہ تقریر چھپی ہوئی ہے ”تقاریر مجاہد ملت“ میں۔

مسلمانوں!..... آج علماء کو ایک غلام غوث ہزارویؒ کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا عبید اللہ انورؒ کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا مفتی محمودؒ کی ضرورت ہے۔

ایک مولانا احمد علی لاہوریؒ کی ضرورت ہے۔

آپ کو پتا ہے کہ آج سے کئی سال پہلے ستر (70) کے الیکشن میں ایک آدمی نے حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف کتاب چھاپی لاہور سے..... سارے علماء نے اس پر تنقید کی..... جس نے حضرت عثمان غنیؓ کے خلاف لکھا اس پر مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے تنقید کی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر میں نے تنقید کی تو میری سیاست ختم ہو جائے گی..... انہوں نے صحابہؓ کی عزت اور دفاع کے لئے ہر عام چوکوں میں اس پر تنقید کی..... اور آج اگر عثمان غنیؓ کو کافر لکھا جائے تو چپ کرنے کا کوئی جواز ہے؟ آج عمر فاروقؓ کو قرآن کا دشمن لکھا جائے تو خاموش رہنے کا کوئی جواز ہے؟

میں تو چاہتا ہوں کہ پاکستان کے تمام سیاستدان..... پاکستان کی تمام دینی جماعتیں..... خواہ وہ جمعیت علماء پاکستان ہو..... جمعیت علماء اسلام ہو..... جمعیت اہل حدیث ہو..... کوئی جماعت

ہو..... جو شخص اسلام کے نظام خلافت کو اور اسلام کو اس ملک میں لانا چاہتا ہے..... اس کو سب سے پہلے اسلام کی بنیادوں کی حفاظت کرنے والے صحابہؓ کرام کا دفاع کرنا ہوگا..... ہم یہ نہیں مانتے کہ ایک آدمی کہے کہ میں اسلام لانا چاہتا ہوں..... اور اس کے سامنے ابو بکرؓ کو کافر کہا جائے اور وہ گونگا بن کر بیٹھ جائے..... میں اس کو اسلام میں مخلص نہیں سمجھتا..... اسلام میں مخلص وہ ہے۔

جو پیغمبرؐ کے خلفاء کا دفاع کرے۔

جو پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا دفاع کرے۔

جو رسول اللہؐ کے صحابہؓ کی عظمت کو فروغ دے۔

رسول اللہؐ کے دور میں دو سو ستائیس ہزار صحابہؓ شہید ہوئے۔

کری کے لئے تو نہیں شہید ہوئے۔

پر مٹوں کے لئے..... لائسنسوں کیلئے..... سیاستدانوں کے لئے..... کس لیے شہید ہوئے؟.....

واو ذوا فی سبیلی

عرش پہ خدا نے اعلان کر دیا کہ یہ صحابہؓ میرے لئے تکلیف میں ڈالے گئے..... اور جو صحابہؓ

اللہ کے لئے تکلیف میں ڈالے گئے..... ان کو آج

ضمنی کافر کہے میں چپ کر جاؤں؟

کلمنی کافر کہے میں چپ کر جاؤں؟

نجنی کافر کہے میں چپ کر جاؤں؟

شیعہ سنی تنازعہ کا حل

سپاہ صحابہؓ کا آٹھ سال کا چہ ہو یا اسی سال کا بوڑھا ہو..... وہ صحابہؓ کے دشمنوں سے

جنگ لڑتا رہے گا..... اور پاکستان کی حکومت اگر یہ چاہتی ہے کہ شیعہ سنی تنازعہ کا حل نکلے تو

یہ فارمولا میں نے نواز شریف کو ایک سال پہلے پیش کر دیا ہے..... لیکن اس پر میاں نواز

شریف نے عمل نہیں کیا اور نہ ہمیں عمل کی توقع ہے..... ہم نے کہا کہ صحابہؓ کے خلاف

ایک سو دس کتابیں جو میں نے حکومت کو پیش کی ہیں..... جو پاکستان میں شیعہ نے لکھی ہیں..... میں نے کہا ان کتابوں کو ضبط کرو اور جنہوں نے کتابیں لکھیں ان کو سزائے موت دو..... گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی..... اس کمیٹی کے چیئرمین مولانا عبدالستار خان نیازی ہیں..... آپ حیران ہوں گے کہ 2 جولائی 1992ء کو وہ کمیٹی بھی یہی فیصلہ کر چکی ہے کہ کتابوں کو ضبط کرو اور مصنفین کو سزائے موت دو۔

تو ہمارا موقف مانا گیا ہے یا نہیں مانا گیا؟

اگر حکومت مخلص ہے اس تنازعہ کو ختم کرنے میں..... تو اس کو چاہئے کہ شیعہ کی کتابوں کو ضبط کرے اور جنہوں نے کتابیں لکھی ہیں ان کو سزائے موت دے۔

آپ کو سپاہ صحابہ کا موقف سمجھ میں آگیا؟۔

آپ سمجھ گئے کہ سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے؟۔

آپ سپاہ صحابہ کا ساتھ دو گے؟۔

اپنے اپنے گاؤں میں سپاہ صحابہ بناؤ گے؟۔

اپنی اپنی بسیوں میں سپاہ صحابہ بناؤ گے؟۔

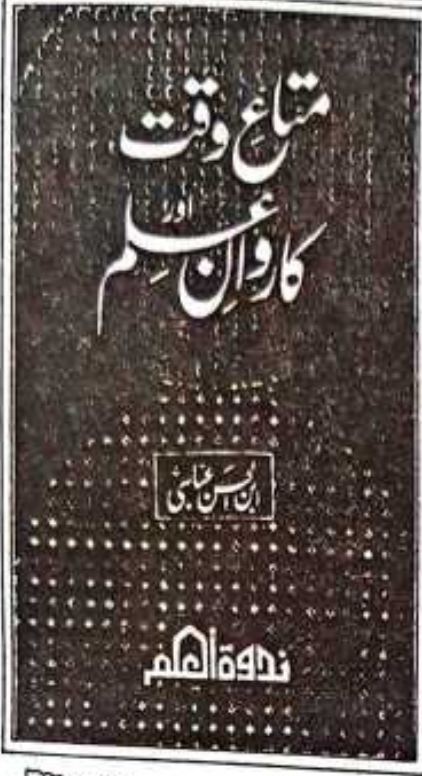
یونٹ بناؤ گے؟

پرچم لہراؤ گے؟۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین



وقت کی قدر و قیمت کے متعلق اردو زبان میں ایک مفرد کتاب



موصوف نے وقت کے موضوع پر سلیس اور عام فہم سلوب میں ایک
گولڈرینٹ کی طرف سے قرض ادا کر دیا۔

شیخ الحدیث مولانا سب خان محمود صاحب

پرفیسر کے بعد اگلا مضمون اپنی طرف کھینچا چلا گیا۔
اس کتاب نے مجھے اپنے صبح سے رات تک کے مشاغل کا احتساب
کرنے پر بار بار مجبور کیا۔ یہی وہ متاع ہے جو مجھے اس کتاب کی
بدولت تازہ ہو کر ملی ہے۔ اگر کاروبار دیکھنے شایاں آپ کو بھی کچھ وقت لے
کر بہت سادہ و سہل یہ کتاب لے جائے۔

رفیق اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی

”وقت“ انسان کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتا ہے؟ اور
اس اہمیت کے اکابر نے وقت کے ایک ایک لمحے سے کس طرح
فائدہ اٹھایا۔ یہ ہے اس کتاب کا موضوع جسے مؤلف نے بڑے
دلکش اور دلچسپ پیرائے میں سمجھایا ہے۔ مضمون مفید ہونے کے
ساتھ دل چسپ بھی اتنا ہے کہ شروع کرنے کے بعد اسے چھوڑنا
مشکل ہو جاتا ہے۔ رجسٹریس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

متاع وقت اور کاروانِ سلم دینی ادبیات میں ایک وسیع اور قابل قدر
انصاف ہے۔ بندہ علمائے کرام اور طالبان سے خصوصی درخواست
کرتا ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں۔
(مفتی نظام السنین شاہنوی)

متاع وقت اور کاروانِ سلم نہایت ہی نثر اور مفید کتاب
ہے۔ اس موضوع پر اتنا وسیع اور وسیع مواد جمع فرمادینا مؤلف
کا کمال بھی ہے اور ناظرین پر احسانِ عظیم بھی۔

شیخ الحدیث مولانا ذہبی احمد صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالافتاء

جب کتاب پڑھنا شروع کی تو کھو گیا جب ختم کر کے فائدہ بڑا قیامی
کے حکومت، تمام واقعات پر حسرت و مذمت حال میں کھلے اور
مستقبل میں اوقات کو غور کر کے چلنے کا عزم کا نڈھ شرواع میں تھا
وقت کی قدر و قیمت کے یہ جواہر دینے ہزاروں صفحات کا ذخیرہ ہیں
(مولانا عبد القیوم عثمانی مدظلہ العالی کوثر خٹک)

ابن الحسن عباسی صاحب ذی کف نے وقت کی اہمیت پہلے لکھی
اور وقت کی قدر و قیمت پر لکھ کر نے کا جائزہ اور دوسری تحریک کے تحت
متاع وقت کے نام سے ذخیرہ مرتب کیا ہے۔
مولانا ذاکر حسین شاہ غفرلہ

اس کتاب کے مطالعہ سے وقت کی قدر و قیمت نامائے اسلاف
کی تالیف و تصنیف کے بلند مقام اور ان کی عظیم زندگی کا روشن
روح سامنے آ جاتا ہے۔ اردو زبان میں ایک مفرد کتاب ہے۔
مولانا عظیم ندوی سابق مہتمم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اگر اس کتاب کے بار بار مطالعہ کرنے سے وہ رنگ نصیب ہو جائے
جو ہمارے اسلاف کا فائدہ اور امتیاز تھا تو زندگی سنوڑ جائے گی۔
مولانا ذاکر محمد سعید عسکری خان مدیر الفاروق کراچی

میرے ناقص مطالعہ کے مطابق وقت کے موضوع پر اردو زبان میں
اتنی جامع اور دلچسپ کتاب تک نہیں لکھی گئی۔
مولانا اسلم شینخو پوری مؤلف جریڈیٹڈ انٹر فم

اپنے قریبی کسی بھی مشہور اسلامی کتب خانہ سے طلب کیجئے

سچے کھنول الہیست کمال

جرنیل سپاہ صحابہؓ

منظرِ عالمِ رحمت

مولانا محمد اعظم طارق

کی ایسری کے دوران لکھی گئی تحریروں اور مضامین کا حسین مجموعہ

جذبات اسیرِ ناموسِ صحابہؓ

المعروف

پیغاماتِ حیل

پس دیوارِ زنداں رہ کر بھی صدائے حق بلند کرنے والے ایک عظیم انسان کے
جذبات جو قلم کی نوک سے قسٹاش پر رقم ہو کر دلوں میں شہبویئے
سپاہِ صحابہؓ کے مشن کو سمجھنے کے لئے آج ہی منگوایئے
مکتبہٴ عمر فاروق، بالمقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کانونی، کراچی ۲۵

صدائے فاروقی مشہور علماء کی نظر میں

مولانا محمد اسحاق

جناب محمد خاتم العینؒ کے صحابہ و ہم نشین جو اسلام کے جیادی شناخت تھے۔ جن کی عظمتوں کو فرشتے بھی سلام کرتے تھے۔ ان پر نہایت مدلل تقاریر کا جمع کرنا اس دور کے کارناموں میں عظیم مذہبی کارنامہ ہے

مولانا عارف الرحمن

”صدائے فاروقی“ ہر موضوع پر ہیں نہ صرف علماء کیلئے بلکہ طلباء اور کالج کے اسٹوڈنٹس اور اسکالرز حضرات غرض زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والوں کیلئے نہایت مفید اور نہایت مدلل دستاویز ہے۔

جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم

یہ خطبات بلاشبہ سپاہ صحابہؓ کے سرفروش کارکنوں کیلئے نعت غیر مترقبہ ہیں اور سنی قوم کے ہر فرد تک ان کو پہنچاؤقت کی اہم ضرورت ہے۔

مولانا منظور احمد چشتی

”صدائے فاروقی“ میں عظمت صحابہؓ ازواج مطہراتؓ شہید ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز شہیدؒ کے مشن کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ مولانا فاروقی شہیدؒ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ کم عمری میں اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا کام لیا ہے۔ وہ تحریر و تقریر دونوں میدانوں کے شاہسوار تھے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام

سپاہ صحابہؓ کے جلیل القدر محترم جناب محمد ساجد جنرل سیکریٹری سپاہ صحابہؓ ضلع انک نے صدائے فاروقی کے نام سے علامہ ضیاء الرحمن فاروقیؒ کے خطبات کیسٹوں سے جمع فرما کر ”عظیم کارنامہ“ انجام دیا۔

حافظ عبدالوہاب راشد

”صدائے فاروقی“ میں مقرر کے لئے اچھوتانہ انیمائی ہے تو طالب علم کے لئے بے ہما علمی خزانہ ہے۔ تاریخی معلومات کا انمول ذخیرہ ہے تو ایک تحریری کارکن کے لئے عمدہ رہنمائی بھی اور مزید بہت کچھ۔

مولانا عبدالقیوم جتانی

”صدائے فاروقی“ اساتذہ علماء خطیب اور طلباء سب کیلئے یکساں مفید اور بے حد نافع ہے۔ مسلک اہل سنت والجماعت اکابر علماء دیوبندؒ عظمت صحابہؓ اور دفاع صحابہؓ اس کامرکزی مضمون ہے۔

حافظ محمد عمر

حضرت فاروقی شہیدؒ کی تقاریر ایک نیش قیمت خزانہ ہے جو کہ ”سنی نظریات“ کے حامل ہر انسان کیلئے ایک بہترین ”راہنما“ ہیں۔

قاضی محمد رشید شمسینی

حضرت فاروقی شہیدؒ کی گرانقدر تصانیف اور سنسنی خیز خطبات آپ کا صدقہ جاریہ ورثہ اور امت کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔ آپ کی تصانیف کی طرح آپ کے خطبات بھی اس لائق ہے کہ انہیں مطبوعات پر منتقل کر کے محفوظ کر دیا جائے۔

اب بکے لئے، مکتبہ عمر فاروق، بیہ شاہ فیصل کالونی کراچی